



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2005

بمقام الہدک 14، پیر 17، منگل 18۔ جنوری 2005
(1) بج 3، ڈونلج 4، اتھین 6۔ ڈونلج 7، 7۔ ڈونلج 1425 (ا)

چودھویں اسمبلی : اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 (حصہ دوم) شماره بات 836

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اتھارہواں اجلاس

جمعہ المبارک 14۔ جنوری 2005

جلد 18، شماره 6

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
567	اجنڈا	1-
569	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	2-
	سوالات (حکمر امور داخلہ و جہل غائبات)	
570	نظن زدہ سوالات اور ان کے جوابات	3-
588	نظن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (یو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	4-
621	غیر نظن زدہ سوالات اور ان کے جوابات	5-
	رپورٹ (توسیع)	
	مجلس کا نمبر بنانے اور داخلہ کی رپورٹ	6-
625	یوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع	
	تحاریک التوائے کار	
627	حکمر فور ازم میں آہن سے زائد اخراجات	7-
631	داعنذہ ضلع گوجرانوالہ میں پولیس کے ہاتھوں زمیندار کی ہلاکت	8-
632	سیالکوٹ شہر کی جامع مسجد زینبیہ میں خودکشی دھماکہ	9-
633	پٹی پی۔ 150 علاقہ فریڈ پاک روڈ کی مکمل تعمیر	10-
	تھانہ غازی آباد (لاہور) پولیس کی تحویل میں نوجوان	11-
634	کابینے سے بھنڈے لے کر خودکشی کرنا	

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
636	حکومت کی جانب سے فیصل آباد کو یکساں سٹی بنانے کی غرض سے زمین کی ارضی نرخوں پر ٹریڈ	12
638	لاہور میں منشیات فروشی کے الزام میں 3 افراد کی پولیس سٹبل میں ہلاکت	13
639	گورنمنٹ میں پولیس کی 9 سہیلے کے اغواء اور قتل کے الزام کو گرفتار کرنے میں ناکامی	14
641	رپورٹیں (توسیع) مجلس قائد برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میٹنگ میں توسیع	15
642	سرکاری کارروائی عام بحث پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2003ء بحث	16
پیر 17 جنوری 2005		
جلد 18، شمارہ 7		
691	ایجنڈا	17
693	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ پوائنٹ آف آرڈر	18
694	صحافی بھائیوں کے ساتھ اعداد یک جہتی کے نئے حزب اختلاف کانوٹن واک آؤٹ	19
702	سوالات (محکمہ صحت و انسانی وسائل) نیشنل زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابات کی میز پر رکھے گئے)	20
747	غیر نیشنل زدہ سوالات اور ان کے جوابات	21

یوانٹ آف آرڈر

750 ----- 22- گورنر کا سوال

منگل، 18 جنوری 2005

جلد 18، شماره 8

753 ----- 23- ایجنڈا

755 ----- 24- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

یوانٹ آف آرڈر

756 ----- 25- جھیکا گی مری میں دو بیٹوں کا دن دہاڑے قتل

سوالیات (حکمر زراعت)

758 ----- 26- نجان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

یوانٹ آف آرڈر

759 ----- 27- سفلی ماہان کا ایکٹ

761 ----- 28- نجان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)

796 ----- 29- نجان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

849 ----- 30- غیر نجان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

855 ----- 31- اراکین اسمبلی کی رخصت

تجاریک التوائے کار

869 ----- 32- سرکاری اراضی کا غیر قانونی حصول (--- جاری)

33- ایویو اے کے اعلیٰ سرکاری ملازمین سے لینڈ ملنا

878 ----- کارزمین ہتھانے کا منصوبہ

34- پورڈ آف ریویو کا بھاری رشوت وصول کر کے

880 ----- میسرز کوہ نور کو سستے دعوں زمین فروخت کرنا

883	35	فد زین کرنے کی عرض سے تعمیر شدہ سڑکوں کی از سر نو تعمیر
			غیر سرکاری اراکین کی کارروائی مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
887	36	مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتب پنجاب صدرہ 2004
889	37	مسودہ قانون (ترمیم) انار و نکاسی آب پنجاب صدرہ 2004
893	38	مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدرہ 2004
			قراردادیں (مطالعہ عام سے متعلق)
906	39	قانون کی بطور نہیں بیج تینالی
914	40	ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی
916	41	پنجاب میں اینٹی بجلی گھر کی تعمیر
921	42	فورٹ منرو میں ڈگری کالج برائے خواتین و بوائز کا قیام
926	43	چوک یتیم ناز میں اوور ہیڈ بریج کی تعمیر
			قاعدہ 251 کے تحت قاعدہ 27 اور 115
929		کو مطلق کرنے کی تحریک
934	45	سرکاری ملازمین کو ہاؤس ریکولیشن کی سہولت کے لئے اقدامات
945	46	اجلاس کے اختتام کا اعلان
			انڈکس
			47

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (حکمر اور داند و جیل فائز بات)
 - 1- نطن زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - 2- غیر نطن زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 3 - سرکاری کارروائی
 - 1- مورخہ 13- جنوری 2005 کی فہرست کارروائی میں سے باقی ماندہ کارروائی اگر ہو۔
 - 2- پنجاب پیبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2003 پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

جمعۃ المبارک 14۔ جنوری 2005

(یوم الجمعہ 3۔ ذوالحجہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمبھرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 22 منٹ

پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منفقہ ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

الحمد لله من الفضل الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۖ وَاحْلُلْ
عُقْدَةَ مِنِّ لِسَانِي ۖ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۖ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ
أَهْلِي ۖ فَهُوَ رَاحِي ۖ أَشَدُّ ذِي بَأْسٍ وَأَشْرَكَ فِي أَمْرِي ۖ
كُنِّي تُسَبِّحُكَ كَثِيرًا ۖ وَتَذَكَّرُكَ كَثِيرًا ۖ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا
بِصِيرًا ۖ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۗ

سورۃ طہ آیات، 36 تا 25

(موسیٰ نے) کہا اے میرے پروردگار میرا حوصلہ اور فروغ کر دے ۵ اور میرا کام مجھ پر آسان کر دے ۵ اور میری زبان سے بھلی دور کر دے ۵ تاکہ (لوگ) میری بات (خوب) سمجھ سکیں اور میرے میں سے میرا ایک معاون مقرر کر دیجئے ۵ (یعنی) ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں میری قوت کو ان کے ذریعہ سے مضبوط کر دیجئے ۵ اور ان کو میرے (اس) کام میں شریک کر دیجئے ۵ تاکہ ہم لوگ خوب کثرت سے تیری پاکی بیان کریں ۵ اور تیرا ذکر خوب کثرت سے کریں ۵ بیشک آپ ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں ۵ (اللہ نے) فرمایا تمہاری درخواست منظور کی گئی

وما علینا الا البلاغ

اے موسیٰ

سوالات (حکمہ امور داخلہ و جیل غزات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقت سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈا پر حکمہ داخلہ اور جیل غزات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 569 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد ساں، سوال نمبر 569 (مسز رکن نے سید احسان کے ایڈ پر دریافت کیا)

ضلع لاہور میں پولیس آفیسرز کی انکوائریوں کی تفصیل

* 569، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں پولیس میں کل کتنے انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اے۔ ایس۔ آئی صاحبان تعینات ہیں؟

(ب) افسران مذکورہ بالا میں سے کتنے کے خلاف جھگڑا تحقیقات ہو رہی ہیں۔ گزشتہ دو سال میں کتنے افسران کو معطل اور برطرف کیا گیا؟

(ج) گزشتہ دو سال میں کتنے معطل، برطرف یا کسی بھی نوعیت کے سزا یافتہ افسران کو جن کی اپیلیں ضلع لاہور پولیس کے سربراہ نے تو نامعلوم کر دیں لیکن پنجاب پولیس کے آئی۔ جی / ایڈیشنل آئی۔ جی یا ان کے نامزد کردہ آفیسر نے بحال کیا اور سزائیں معاف کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ تعداد اور تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) ضلع لاہور میں درج ذیل افسران تعینات ہیں۔

انسپکٹر 249 سب انسپکٹر 1044 اے۔ ایس۔ آئی 1166

- (ب) مظل افسران
 انسپکٹر 51 سب انسپکٹر 134 اے۔ ایس۔ آئی۔ 190
 برطرف افسران
 انسپکٹر 9 سب انسپکٹر 40 اے۔ ایس۔ آئی۔ 74
- (ج) گزشتہ دو سالوں میں کل (41) پولیس افسران سزایافتگان جن کی سزائیں آئی جی آئس پنجاب سے معاف ہوئیں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کا جواب لکھا ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں 41 سزایافتگان پولیس افسران کی سزائیں آئی جی آئس پنجاب سے معاف ہوئیں ان کی تفصیل درج ہے۔ اس میں ایسے پولیس افسران کے نام بتانے جائیں جو ذیری کارمنگ 'Cattle Lifting اور قبضہ گروپ کا حصہ ہیں؟
 جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ سوال Cattle Lifting یا چوروں کے متعلق تو نہیں ہے یہ سوال تو پولیس افسران کے متعلق ہے۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! جس طرح رؤف پیر ذیری کارمنگ کرتا ہے۔ لوگوں کے پوری شدہ جانور اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔

جناب سپیکر، ان کا سوال ہے کہ کس کس جرم میں ان کو سزائیں ہوئیں؟
 چودھری اعجاز احمد سہاں، کون کون سے پولیس افسران ذیری کارمنگ اور قبضہ گروپ کا ذاریت حصہ ہیں اور وہ دیانتدار آدمی ہیں، رشوت نہیں لیتے مگر قبضہ گروپ کا حصہ ہیں؟ ان کے نام بتانے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ گزشتہ دو سالوں میں کتنے سزایافتگان پولیس افسران کی سزائیں آئی جی آئس پنجاب سے معاف ہوئیں۔ ان کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ وہ لسٹ میرے پاس بھی موجود ہے یہ لسٹ ان کی ہے جن کی سزائیں معاف ہوتی ہیں۔ اگر معزز رکن چاہتے ہیں کہ سزافوں کی تفصیل بتائی جانے کہ ان 41 افسران کو کیا کیا سزا ہوتی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے نیا سوال دیں۔

جناب سپیکر، سنا صاحب! پہلے آپ اپنا سوال پڑھیں۔

چودھری اعجاز احمد سنا، جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، پھر اس کے لئے آپ نیا سوال دیں اس کا جواب آجائے گا۔ انہوں نے سوال کی مطابقت ہی سے جواب دیا ہے۔ جو کہ بڑا مفصل ہے۔

چودھری اعجاز احمد سنا، جناب سپیکر! یہ تو ٹھیک ہے مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میرا ضمنی سوال ہے کہ کون سے پولیس افسران قبضہ گروپ کا حصہ ہیں؟

جناب سپیکر، ادھر قبضہ گروپ کا تو ذکر ہی نہیں ہے۔

چودھری اعجاز احمد سنا، یہاں پر ان کا ذکر تو آئی نہیں سکتا کیونکہ وہ بڑے طاقتور لوگ ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کا یہ سوال تھا کہ گزشتہ دو سال میں کتنے مصلح برطرف یا کسی بھی نوعیت کے سزایافتہ افسران کی اہلیں ضلع لاہور پولیس کے سربراہ نے نا منظور کر دیں لیکن پنجاب پولیس کے آئی جی، ایڈیشنل آئی جی یا ان کے ہمزاد کردہ افسر نے بحال کیا۔ آپ نے ان کے نام پوچھے ہیں۔ جو کہ انہوں نے تفصیل بتا دی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سنا، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کون سے پولیس افسران قبضہ گروپ کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر، یہ تو نیا سوال بنتا ہے اس طرح انہیں کیا پتا کہ کون سے قبضہ گروپ ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، سزایانگلن افسران کے بارے میں سزا صاحب نے دریافت کیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کے کرپٹ افسران میں سب کو نہیں کتا، جب انہیں سزا ہو جاتی ہے یہ تو آئی۔ جی آئی آ کر بحال ہو جاتے ہیں۔ ریکارڈ میں بھی یہ چیز ہے کہ جن لوگوں کو میریم کورٹ نے سزا دی تھی وہ وردی کے ساتھ نوکری کرتے رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال صرف یہ ہے کہ ان افسران میں وہ تو نہیں ہیں جنہیں عدالتوں نے سزا دی ہوئی ہے اور اس کے بعد آئی۔ جی پولیس نے انہیں بحال کر دیا ہو۔ ان میں سے کوئی ہے تو یہ بتادیں۔

جناب سیکرٹری، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری عدالت کی طرف سے دی گئی سزا کو آئی۔ جی پولیس معاف نہیں کر سکتے۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال سید احسن اللہ وقاص صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محمد وقاص صاحب کا ہے، وہ بھی تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب محمد وقاص کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 1400 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قابل ضمانت جرم کے قیدیوں کے لئے ضمانت کا انتظام

*1400- جناب محمد وقاص، کیا وزیر جیل غلذبات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اذید جیل راولپنڈی میں جنوری 2003 تک کتنے ایسے مظان قید ہیں جن کا جرم قابل

ضمانت ہے لیکن ان کے لئے ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے؟

(ب) اگر ایسے کچھ قیدی ہیں جن کے لئے ضمانت کا انتظام نہیں تو کیا حکومت ان کے لئے

کوئی متبادل سوچ رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات،

(الف) اذید جیل راولپنڈی میں جنوری 2003 تک 60 حوالاتی بند ہیں۔ جن کے جرائم قابل ضمانت ہیں۔ ان کی ضمانت کا بندوبست کرنے والا کوئی نہ ہے۔

(ب) جہاں تک حکومتی اقدامات کا تعلق ہے۔ مورخہ 30 نومبر 2002 کو قاضی جسٹس علی نواز چوہان صاحب لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بیچ راولپنڈی نے جیل ہذا کا دورہ کیا اور 106 حوالاتی جو کہ قابل ضمانت جرائم میں ٹوٹے تھے کو شخصی ضمانت پر رہا کر دیا۔

اس کے علاوہ ہر ماہ کے آخری جمعہ المبارک کو راولپنڈی اور اسلام آباد کے سیشن بیچ صاحبان اذید جیل راولپنڈی کا دورہ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں ٹوٹے حوالاتیوں کو جن کی ضمانت دینے والا کوئی نہ ہو ذاتی چمکے جات پر جیل سے رہا کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب کو لاشیں گے تو ضمنی سوال کریں گے۔ مہربانی سے اگر وزیر صاحب آجاتے تو میں ضرور سوال کرتا۔ میری گزارش ذرا سن لیں کل آپ نے بت اعلیٰ فیصد کیا اور رات جو اپنی commitment کی تھی اور اس کو honour کیا اور اب یہاں تشریف فرما ہیں۔ 371 ارکان کے ہاؤس کو چلانا اس کا decorum اور تقدس ہمارا دونوں کا فرض ہے۔ کل کے اجلاس میں یہ خبر بھی گئی ہے کہ تین بندے بیٹھے تھے۔ لائسنس صاحب ہاؤس مجبوری بیٹھے ہیں اور ہم اپنی ذیولٹی کے لئے بیٹھے ہیں۔ اب دیکھیں کہ اس ہاؤس میں اگر متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری بھی تشریف نہیں لاتے بلکہ میرا خیال ہے کہ جیل کے چمکے کا کوئی عمل بھی نہیں آیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، کل یہ خبر بھی آنے لگی کہ اپوزیشن سے دگنی تعدد میں حکومتی پارٹی کے ممبران موجود تھے۔

رانا آفتاب احمد خان، سر! آپ ہم سے تین گنا زائد ہیں اور تین گنا ہو جائیں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، تو پھر اس سوال کا کیا کرنا ہے۔ اس کو pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سوال کا جواب تو میرے پاس موجود ہے۔ اگر مجھے حکم دیں گے تو میں جواب دے دوں گا اور اگر متعلقہ وزیر صاحب سے چاہیں گے تو پھر اس کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، راج صاحب! اللہ بڑے بڑے لگے بندے ہیں اور یہ پوری اسمبلی چلا رہے ہیں۔ راج صاحب! اگر آپ via گجرات نہ آتے تو یہاں ان سب کو مصیبت پڑ جاتی تھی۔ یہ ان کے لئے مصیبت تھی۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ اگر متعلقہ وزیر نہیں ہے تو ان کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے sign ہونے ہیں یہ جواب دے سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے۔
We want to improve the system.

جناب سپیکر، اب آپ کیا چاہ رہے ہیں کہ اس کو pending کر لیں۔ یا راج صاحب اس کا جواب دیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر ایک سرکاری افسر کام نہیں کرتا تو اس کو آپ شوکاز نوٹس دیتے ہیں یا نہیں؟

The matter should be brought to the notice of Chief Executive

جناب سپیکر، ہو سکتا ہے کہ کوئی ایئر جنسی بن گئی ہو۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب پارلیمانی سیکرٹری کو بھی؟

جناب سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری کو بھی ایئر جنسی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کہیں تو راج صاحب اس کا جواب دے دیتے ہیں۔

Raja sahib is not concerned Minister. He is not in سر! رانا آفتاب احمد خان،

power. سر! وہ illegal ہو جانے گا۔ راج صاحب بتادیں کہ یہ illegal ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، یہ question next session تک pending کیا جاتا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سپیکر! جیل غزبات سے متعلقہ اور بھی سوالات ہیں۔

جناب سپیکر، جیل غزبات کے حوالے سے تمام questions next session تک pending کئے جاتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزراء اور پارلیمانی سیکریٹریوں کی غیر حاضری اور without informing the Speaker یہ بھی ساتھ لکھا جانے۔

جناب سپیکر، جی next ہے جناب محمد آجاسم شریف! تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose

of ہوا۔ اگلا سوال جناب نوید عامر جیوا! کا ہے تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

next بھی جناب نوید عامر جیوا صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے dispose of question ہوا۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگوا تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال

چودھری عبدالغفور خان صاحب! تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ

صبا صادق صاحبہ! یہ جیل غزبات سے متعلق ہے اس نے یہ pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال بیگم

رحمانہ جمیل صاحبہ! تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی بیگم رحمانہ

جمیل صاحبہ کا ہے، تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب پرویز رفیق

صاحب! تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب! تشریف

نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب احتیاق احمد مرزا صاحب! تشریف نہیں

رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب! سوال کا نمبر یکاریں۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 2445

D.P.O فیصل آباد کی قائم کردہ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹی
اور اس سے پیدا شدہ مسائل کی تفصیل

- 2445*، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر فیصل آباد ظفر عباس لک نے پولیس ویٹیفائر کے نام پر ایک سوسائٹی بنائی ہے جس کی باقاعدہ منظوری اجازت نہ تو محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسران ایوم ڈیپارٹمنٹ اور دیگر ایجنسیوں سے لی ہے اور نہ ہی اسے محکمہ سوشل ویٹیفائر میں رجسٹرڈ کروایا گیا ہے، جو کہ انتہائی ضروری تھا۔
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفیسر مذکور نے فیصل آباد کے ایک مقامی تاجر کے ساتھ مل کر چک نمبر 123/JB موضع سدھو پورہ میں 83 کھال اور 16 مردہ زمین اپنے ماتحت عہد کو پولیس ہاؤسنگ سوسائٹی بنا کر پلاٹ فروخت کرنے کے لئے D.S.P ہیڈ کوارٹری سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے، جس نے ضلع کے برقیٹلر کے S.H.O کو مبلغ 100 روپے فی کس کے حساب سے درخواست فارم تقسیم کئے، جسے 20 فیصد ایڈوانس کے ساتھ 15 یوم کے اندر جمع کروانے کی ہدایت کی گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفیسر مذکور اپنے ماتحت پولیس افسران و اہلکاران کو اصل قیمت سے چارگنا زیادہ منگوا پلاٹ خریدنے پر مجبور کر رہا ہے۔ جس سے پولیس ملازمین اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے سرانجام نہیں دے سکیں گے، بلکہ وہ ناجائز طریقے سے پیسے کمانا شروع کر دیں گے؟
- (د) اگر جزو ہونے والا کاجواب اجابت میں ہے تو ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر فیصل آباد کی بنائی گئی پولیس ویٹیفائر سوسائٹی جو کہ غیر رجسٹرڈ ہے، کے خلاف حکومت کیا موثر اقدامات عمل میں لانا چاہتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر، جواب پڑھا تصور کیا جائے؟

رانا آفتاب احمد خان، نہیں جناب سپیکر! یہ ذرا پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) ضلع فیصل آباد پولیس نے حکومت پنجاب نظامت معاشرتی بہبود سے باقاعدہ طور پر پولیس ایجوکیشن سوسائٹی فیصل آباد (فیصل آباد پولیس ویلفیئر سوسائٹی) بحوالہ رجسٹریشن نمبر 209/DSDSW/I/SD/92 مورخہ 15-02-1992 رجسٹرڈ کروائی تھی۔ اس کی منظوری مجاز اتھارٹی سے نہ لی گئی چنانچہ اس سکیم کو ختم کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ فیصل آباد پولیس ویلفیئر سوسائٹی کی ایک میٹنگ مورخہ 28-03-03 کو پولیس لائن میں منعقد ہوئی جس میں ممبران نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ فیصل آباد میں بھی لاہور اور سرگودھا کی طرز پر محلاظ ٹاؤن بنایا جائے جس میں پولیس ملازمین کو آسان اقساط پر پلاٹ دیے جائیں تاکہ ملازمین اپنے گھر آسانی سے بنا سکیں۔ بہر حال سکیم ہذا کو ناپسندیدہ قرار دے کر ختم کر دیا گیا ہے۔

(ج) چونکہ سکیم ہذا کو روک دیا گیا ہے لہذا اس سلسلے میں مزید تفصیل میں جاننے کی ضرورت نہ ہے۔

(د) سکیم ہذا پر مزید عمل درآمد روک دیا گیا ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ ویلفیئر فنڈ سے خرچ کی گئی رقم واپس ویلفیئر فنڈ میں جمع کرا دی جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال ہے۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، وزیر موصوف نے یہاں خود جواب میں یہ کہا ہے کہ اس کی منظوری البتہ مجاز اتھارٹی سے نہ لی گئی۔ جس افسر نے یہ irregularity کی ہے کہ اس نے competent authority سے permission نہیں لی اس کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس افسر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی بلکہ انہوں نے جو ایک irregularity commit کی تھی اس irregularity کو ختم کر دیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! irregularity کو commit کرنا you have to fix

the responsibility کہ جس افسر نے یہ غلط اور غیر قانونی کام کیا ہے ایک irregular چیز کی ہے تو کیا اس کو ریگولائز کرنے یا ختم کرنے سے اس کا illegal Act ختم ہو گیا ہے؟

مطلب یہ ہے کہ under the Rule جس نے کرنا ہے you have to fix the

responsibility for an irregular Act اگر irregular Act انہوں نے کیا ہے تو

گورنمنٹ اس پر کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے، اگر نہیں تو کب تک کرے گی؟ میں تو کہہ رہا ہوں کہ

to good the train on the right track کہ جس افسر نے irregularity کی ہے آپ اس

کو پروموت کر دیں گے۔ اگر ایک سپاہی کرتا ہے تو اس کو آپ شوکاز کر کے کہتے ہیں کہ جی

خارج ہے اور اگر ایک بڑا افسر کرتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ جی اسے ریگولائز کر لیں۔ جناب!

under the financial Rules or in the discipline آپ کے سروس رولز میں کوئی ایسا

law نہیں ہے۔ آپ اس کو کم از کم شوکاز نوٹس دیں اس کی انکوائری کروائیں کہ جس نے

irregular کام کیا تھا۔ اگر اس کی انکوائری کی جاتی ہے تو that is a separate issue

مگر اس کو آپ نے پوچھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! رانا صاحب مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اگر during

سروس کسی افسر سے کوئی غلط کام ہو جاتا ہے تو ہر کام کے لئے اس کو penalize نہیں کیا

جاتا۔ بعض اوقات یہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی آئینہ غلط فیصد کرتا ہے تو مجاز اتھارٹی یا اس سے

سینٹرز اس کو ختم کر دیتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر افسر کو ہر فیصلے پر penalize

کیا جائے۔ اس لحاظ سے ایک افسر نے جو غلط فیصد کیا تھا اس فیصلے کو ختم کر دیا گیا ہے چونکہ وہ

بجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہے اس لئے وہ ختم کر دیا گیا ہے لیکن اس افسر کے خلاف اس ایک particular Act کے حوالے سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

چودھری اعجاز احمد سماں، ضمنی سوال ہے جناب سیکرٹری!

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری! (ب) کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ بہر حال سکیم ہذا کو ناپسندیدہ قرار دے کر ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی سوال کے حوالے سے پوچھنا ہے کہ کیا وہاں پر کچھ پیسے بھی اکٹھے ہونے تھے اور اگر ہونے تھے تو کتنے اور جو واپس کئے گئے وہ کس طریقے سے واپس کئے گئے،

جناب سیکرٹری، جی، لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں اس سلسلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ سکیم ختم کر دی گئی ہے اور اس سکیم کے حوالے سے on record جتنے بھی لوگوں سے پیسے وصول کئے گئے تھے automatically وہ ان کو واپس کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سیکرٹری، سماں صاحب! جتنے بھی اکٹھے کئے گئے تھے وہ واپس کر دیئے گئے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری! تیسرے تھے فیر گونگوڈاں توں منی جھانن والی گل اے، اسیں من لینے آں جناب! اسے بڑی زیادتی اے۔۔۔۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب علی عباس صاحب کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری! میں ان کے behalf پر سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سیکرٹری، آپ اپنے سوال کا نمبر پکھریں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سیکرٹری! میرا سوال نمبر 2509 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

گوگا لنک روڈ، کامونکی پر جرائم کی روک تھام

- *2509، جناب علی عباس، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوہ گوگا لنک روڈ پر شام 7 بجے کے بعد ڈاکو راج ہو جاتا ہے۔ آنے دن موٹر سائیکل سواروں کو لوٹ لیا جاتا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوگا لنک روڈ سے ڈاکوؤں نے جتنی بھی موٹر سائیکلیں چھینی ہیں، آج تک برآمد نہیں ہوئیں۔ مذکورہ روڈ سے کتنی موٹر سائیکلیں چھینی گئی ہیں اور کتنے لوگوں کو لوٹا گیا ہے اور کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ روڈ پر اس ڈاکو راج کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) یہ درست نہ ہے گوجرانوہ کے دیگر علاقہ جات کی طرح گوگا لنک روڈ کامونکی پر بھی پولیس کا موٹر گشت ہوتا ہے اور وہاں پر کسی قسم کا کوئی ڈاکو راج نہ ہے۔
- (ب) یہ بھی درست نہ ہے۔ مقامی پولیس کو کسی بھی موٹر سائیکل چھینے جانے کے کسی وقوعہ کی نسبت 01-01-03 30-06-03 رپورٹ نہ کی گئی ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی مقدمہ درج ہوا ہے۔
- (ج) مندرجہ بالا جوابات کے پیش نظر یہ امر عیاں ہے کہ مذکورہ روڈ پر کوئی ڈاکو راج نہ ہے۔ بہر حال مذکورہ روڈ پر پولیس پٹرولنگ کو مزید بہتر جاننے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جواب کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے گوجرانوہ کے دیگر علاقہ جات کی طرح گوگا لنک روڈ کامونکی پر بھی پولیس کا موٹر گشت ہوتا ہے اور وہاں پر کسی قسم کا کوئی ڈاکو راج نہ ہے۔ گوجرانوہ میں متعدد بار ڈاکو فائرنگ کر چکے ہیں بے شمار لوگ زخمی بھی ہوئے جن میں میرا ایک وزیر آباد کا

دوڑوہ اپنے بچوں کے ساتھ زخمی ہوا لیکن آج تک کوئی ڈاکو نہیں پکڑا گیا۔ جناب والا cattle lifting, ransom, car lifting جتنا جرم اب ہو رہا ہے منجانب کی تدارک میں اتنا جرم کبھی نہیں ہوا۔ میرے حلقے میں ایک تھانہ ہے دس کروڑ کے مویشی چوری ہوئے ہیں۔ وزیر قانون کسی سے چیک کروالیں۔ وہاں پر سب مال محفوظ ہے۔ وزیر آباد تھانہ میں پانچ ٹرک کھڑے ہیں۔ ٹرک بھی specifically designed for cattle lifting ہیں۔ جناب والا جاگتی گا چور پکڑا ہے، ٹرک بھی موجود ہے، رسر گیری بھی موجود ہے جو دہنی کے علاقے سے سارے جانور مگر کوئی بھی زمیندار اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ اپنا مال وصول کروا سکے۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

چودھری امجاز احمد سہا، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ قانون موجود ہے لیکن rule of law موجود نہیں ہے۔ جب ٹرک سامنے کھڑے ہیں اور مال مویشی واپس نہیں آسکتے، میں واپس نہیں منگوا سکتا۔ دس کروڑ روپے کے مویشی تھانہ سحر وزیر آباد سے چوری ہوئے ہیں۔ ٹرک موجود ہیں، چور احمد خان موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو جاگتی تھانے کا بتاتا ہوں کہ جاگتا آزاد کھمیر میں کد روٹاس سے ملے جو گیل کے درمیان بنتی ہے وہاں جا کر یہ چیزیں چیک کی جا سکتی ہیں۔ وزیر آباد میں بازار کی سڑک پر ایک اسے۔ ایس۔ آئی کی پوسٹنگ ہے لیکن وہاں ہر مہینے دو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں۔ گوجرانوادر شہر میں گانگ سے جو زخمی ہونے ہیں ان کا کیا جانا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں سوال کا جز (الف) پڑھ دیتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کاموکی ضلع گوجرانوادر گواک ٹنک روڈ پر تمام 7 بچے کے بعد ڈاکو راج ہو جاتا ہے۔ آنے دن موٹر سائیکل اور سائیکل سواروں کو لوٹ لیا جاتا ہے۔ اس میں گواک ٹنک روڈ کا پوچھا گیا تھا اور اس کا ہم نے جواب دیا ہے اس میں سے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو بتائیں میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ ان کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اگر یہ مجموعی بات کرتے ہیں کہ ضلع میں جرائم کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ تو اس سلسلے میں، میں نے تحریک اتوانے کار میں بھی جواب دیا ہے اور آپ کی خدمت میں بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت جتنے مرضی اقدامات کرے بلکہ انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں بھی جرائم پر مکمل طور پر قابو نہیں پایا جاسکتا۔ لیکن کسی بھی حکومت کی کارکردگی کو اس حوالے سے دیکھا جاتا ہے کہ اس نے ان جرائم پر قابو پانے، ان میں کمی کرنے یا ان جرائم میں موٹ لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کی تو میں نے اس سلسلے میں ہمیشہ یہ کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے کم از کم اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ اگر ایک واقعہ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس واقعہ میں موٹ لوگوں کی گرفتاری کے لئے ہماری کارکردگی مطابقتاً باقی ادوار سے بہتر ہے۔ یہاں مائیننگ کا بھی سسٹم موجود ہے اس کے علاوہ پولیس کو تفتیش کے سلسلے میں بہتر سہولیت فراہم کی گئی ہیں، پولیس کو گت کرنے کے سلسلے میں بہتر سہولیت فراہم کی گئی ہیں، پولیس کی نفری میں اضافہ کیا گیا ہے اور پولیس کو نئی گاڑیاں خرید کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہنرونگ پوسٹ کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران پولیس کے لئے موجودہ حکومت نے جو بجٹ مختص کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب اس کے نتائج سامنے آنا شروع ہوں گے اور پولیس کی کارکردگی یقینی طور پر بہتر ہوگی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ کرائم چارٹ دیکھ لیں یہ برسوں "Dawn" اخبار میں آیا تھا کرائم ریٹ ہے arisen from 25 to 33% as compared to the previous year یہ میں نے نہیں لکھا بلکہ اخبار میں آیا ہے۔ میں دو تین چیزوں کی نشاندہی

کرواتا ہوں۔ نمبر 1 کہ under which law جتنے بھی حوالدار یا کوئی بھی نیلی جی ٹکا کر پھر رہا ہے خواہ وہ یونین کونسل کا ناظم ہے there is no provision نمبر 2 میں ان کو نشانہ دی کرتا ہوں کہ اگر یہ آج ہی پولیس کی وردیوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی گاڑیاں چیک کر لیں وہ تمام کی تمام چوری کی ہیں۔ تیسری بات یہ کہ جتنی گاڑیاں یکڑی جاتی ہیں وہ سپرداری پر نہیں دیتے بلکہ خود استعمال کرتے ہیں اور ہم کئی بار ان کے نوٹس میں لائے ہیں۔ آپ اچھے آئینہ کی ٹیم بنائیں جو ان کو چیک کرے۔ مجھے پتہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص میرے ساتھ آ رہا تھا اس کی گاڑی چوری ہوئی تھی اس چوک میں ہماری ایک گھنٹہ بحث ہوتی رہی luckily of my cousin is also in police ranks میں نے اس کو call کر کے بلایا کہ یہ ہماری گاڑی ہے اور اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو جناب اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے بھی یہ ranks اور نیلی جی استعمال کر رہے ہیں اس پر حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر صاحب نے سن لیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس پر انشاء اللہ تعلقان ایشن لیا جانے کا۔ اگلا سوال محترم نجمی سلیم صاحب کا ہے 'یہ جیل غنڈہ جات کے متعلق ہے لہذا اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عبیدہ جاوید صاحب کا ہے 'تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد افضل کھوکھر صاحب کا ہے 'تشریف نہیں رکھتے' سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ دو سوال کر چکے ہیں لہذا آپ کا کون پورا ہو گیا ہے۔ حاجی محمد اعجاز صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ غلامہ منصور کا ہے 'تشریف نہیں رکھتیں سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال راجو جمانزیب صاحب کا ہے 'وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب علی حسن رضا قاضی صاحب کا ہے 'وہ بھی تشریف نہیں رکھتے' لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے 'تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے

یہ جیل غنات سے متعلق ہے اسے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر اپائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سہل صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! گزارش اے وے کہ آج محکمہ جیل غنات دے سوال جناب نے وزیر صاحب دے نل pending کر دتے نیں۔ لیکن ایسے بچے جیزے مصوم بچے نے جیل دی غاصی تعداد مخب دی جیلوں وچ معمولی مقدمیں دے وچ او قید نیں۔ جناب سپیکر! میری وزیر قانون اگے ایہ گزارش اے کہ اسے بچے جیزے معمولی مقدمیں وچ قید نیں اونہں دی رہائی دا کوئی بندوبست کیتا جاوے۔ یا پیرول تے رہا کر دین یا میں ٹرچر چک لاس گان جو وی اونہں دا جرمانہ اے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی، اگلا سوال محترمہ شہناز سلیم ملک صاحبہ کا ہے، تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔ یہ سوال جیل غنات دے متعلق ہے اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نور النساء ملک صاحبہ کا ہے، تشریف نہیں رکھتیں سوال dispose of ہوتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نور النساء ملک کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کا ہے جو جیل غنات دے متعلق ہے۔ اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) کا ہے اور یہ سوال جیل غنات دے متعلق ہے اسے pending کیا جاتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، جناب سپیکر اپائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کرنل صاحب فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوان، جناب سپیکر! یہ دیکھا گیا ہے کہ جیلوں میں بہت سے قیدی ایسے ہیں جن کو چار چار سال ہو گئے ہیں یا تو ان کے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے یا پھر

کیس کے فرائض شروع نہیں ہونے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قانونی پوزیشن کیا ہے کہ اگر کوئی قانون نہیں ہے تو کیا یہ اس سلسلے میں کوئی لمبلیشن لانا چاہیں گے؟ جناب سپیکر، وزیر موصوف تو تشریف نہیں رکھتے اسی لئے ان کے سوالات pending کر دیئے گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری ہوں۔ جناب سپیکر، جی، ماشاء اللہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف لے آئے ہیں وہ اس پوائنٹ آف آرڈر کا ابھی جواب دے دیتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات، جناب سپیکر! اس میں قانونی پوزیشن یہ ہے کہ اگر کوئی چالان دو سال تک عدالت میں پیش نہ ہو تو عزم کو ضمانت کا حق مل جاتا ہے۔ ایسے قیدی اپنا یہ حق استعمال کر سکتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوال، جناب سپیکر! اس قانون کا اطلاق اس وقت نہیں ہو رہا اور یہ ٹیڈ تبدیل ہو چکا ہے، راجہ صاحب کو چنا ہو گا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے حلقے کے کیسز چار سال سے اتوار میں پڑے ہیں اور ان کا چالان بھی پیش ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر، کرنل صاحب! آپ ایسا کریں کہ منسٹر صاحب جب اپنے چیئرمین تشریف لائیں تو وہیں مل لیں۔ وہ آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو احوال، یہ عوام کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر، میں بھی ان کو گزارش کر دوں گا۔ آپ انہیں ان کے چیئرمین مل لیں وہ آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! امجد سہل صاحب کا ابھی ایک بڑا important issue تھا

کہ کچھ بچے جیلوں میں مقید ہیں جو کسی بڑے جرم میں بھی ملوث نہیں ہیں اور وہ bailable offences میں بھی ہیں جب سیشن جج صاحبان routine جیلوں کا visit کرتے ہیں تو شخصی ضمانت پر ان کی رہائی ہو سکتی ہے اور وہ بچے بھی جیلوں سے باہر آ سکتے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ Chief Justice صاحب سے request کریں کہ وہ اپنے متعلقہ سیشن جج صاحبان سے کہیں کہ visit کرنے کے بعد جیلوں میں مقید بچے جو bailable offences میں کو رہا کر دیں۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر اسمبلی پر پنجاب گورنمنٹ کو خود رہا کر دینا چاہیے۔ اگر قیدی بھی ہیں تو رہا کرنے چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ہر ماہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان باقاعدہ جیل میں تشریف لے جاتے ہیں اور اس قسم کے معمولی جرائم میں ملوث قیدیوں کی رہائی کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ حکومت کی طرف سے بھی بعض مجرم حضرات کے تعاون اور حکومت کی اپنی طرف سے بھی کم جرمانے والے قیدیوں کے جرمانے ادا کر کے رہائی کرائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر! جس طرح ساتھ ساتھ عورت یا سٹو سال توں زیادہ عمر دے بندے رہا کیٹے گئے ہیں ایسے طرح بچیاں لئی آج تک کسی گورنمنٹ نے بچے رہا نہیں کیٹے۔ ایسے تمام بچے جہڑے معمولی مقدمہ میں وچ سزا یافتہ ہیں اوہ ایس عید توں یہاں پنجاب حکومت نوں آپ suo-moto action لے کے رہا کرنے چاہی دے نہیں۔۔۔

جناب سپیکر، جی، سہاں صاحب! منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب! اوہ عید اپنے عزیز و اقارب وچ کر سکن۔ اوہ بچے نہیں اور قوم

دا سمرلیہ نہیں۔ اوہناں دی رہائی لئی وزیر صاحب کوئی assurance تے دیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

عدالتوں میں ملزمان کے لئے بخشی خانوں کا انتظام

570* سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینٹ کچہری اور انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں ملزمان کے لئے بخشی خانوں (انتظار گاہوں) کا کوئی انتظام نہیں ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر تمام عدالتوں میں بھی فریقین مقدمہ، گواہان اور دیگر متعلقین کے لئے انتظار گاہوں کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے؟
- (ج) اگر (الف) اور (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو ملزمان اور دیگر فریقین مقدمہ کے لئے سولٹیں ہم پہنچانے کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں اور کب تک عمل درآمد متوقع ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

- (الف) یہ درست ہے کہ لاہور کچہری اور انسداد دہشت گردی عدالتوں میں ملزمان کے لئے بخشی خانوں (انتظار گاہوں) کا کوئی انتظام نہیں ہے۔
- (ب) یہ بھی درست ہے کہ کینٹ کچہری، انسداد دہشت گردی، سیشن کورٹ، ایوان عدل، ضلع کچہری، ماڈل ٹاؤن کچہری، کسٹم و بٹلنگ کورٹ، احتساب کورٹ میں بھی فریقین مقدمہ، گواہان اور دیگر متعلقین کے لئے انتظار گاہوں کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے۔
- (ج) کینٹ کورٹ اور دہشت گردی کورٹس میں ملزمان کے بخشی خانوں کی تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ انجینئر (بلڈنگز) لاہور سنی ڈویژن نمبر 2 اور ضلعی ناظم کو تحریر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب انجینئرز بلڈنگز مہار تو قیر کو جگہ کا ملاحظہ کروایا گیا ہے، جو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جانے کا۔

تھانہ واہ کینٹ کی حدود میں منشیات

اور جوئے کا کاروبار

*1399، جناب محمد وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ واہ کینٹ کی حدود میں 150 سے زائد جوئے، شراب اور
بیروئن کے اڈے قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ S.H.O اور اس سے نچلا عملہ ان جرائم کے اڈوں کو حفاظت
فراہم کر رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

پولیس ویلفیئر فنڈ سے زیر تکمیل

اور تکمیل شدہ منصوبہ جات کی تفصیل

*1549، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پولیس ویلفیئر فنڈ سے اس وقت صوبہ میں کون سے منصوبہ جات چلانے جا رہے ہیں
اور کون کون سے زیر تکمیل ہیں۔ ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ان کی تفصیل فراہم کی
جائے؟

(ب) اس فنڈ سے دوران ملازمت مزدور اور شہید ہونے والے ملازمین کو 2000 سے 2002

تک کتنی امداد دی گئی۔ امداد حاصل کرنے والوں کے نام، عمدہ و گریڈ واٹر تفصیل
فراہم کی جائے؟

(ج) کیا اس فنڈ سے دوران ملازمت وکالت پانے والے ملازمین کو بھی امداد دی جاتی ہے تو کس طریق کار کے مطابق دی جاتی ہے۔ اس سے امداد حاصل کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ اور گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) 1- پولیس ویلفیئر فنڈ سے 1953 سے پولیس ویلفیئر بیروول پیپ چلایا جا رہا ہے۔
2- مندرجہ ذیل ضلعوں میں پولیس ویلفیئر فنڈ سے پولیس ملازمین اور پبلک کے بچوں کے لئے سکولوں کے منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تخصیص لاگت

زیر تکمیل سکول

32 لاکھ روپے ادا کئے	1- ڈی جی خان
25 لاکھ روپے ادا کئے	2- سرگودھا
25 لاکھ روپے ادا کئے	3- ملتان

زیر توسیع منصوبے برائے تعمیر سکول

تعمیر لاگت

25 لاکھ روپے	1- جھنگ
25 لاکھ روپے	2- رحیم یار خان
25 لاکھ روپے	3- راولپنڈی
25 لاکھ روپے	4- لاہور

5- گوجرانوادر اور لاہور میں 3 سکولوں کے لئے مناسب جگہ کی تلاش جاری ہے۔ منصوبے زیر غور ہیں۔

(ب) دوران ملازمت معذور و شہید ہونے والے ملازمین کو منجانب گورنمنٹ کی طرف سے شہید ملازم کے لواحقین کو 3 لاکھ روپے اور معذور کو compensation (جو دوران پولیس معاہدہ معذور ہوتا ہے) اور میڈیکل بنیاد پر ریٹائرمنٹ لیتا ہے اس کو compensation الاؤنس ایک لاکھ روپے اور پولیس ویلفیئر سے -12000 روپے ماہوار گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دوران ملازمت وکالت پانے والے ملازمین کو پولیس ویلفیئر سے مندرجہ ذیل ملٹی امداد دی جاتی ہے۔

I- تجویز و تکفین، گریڈ واٹر تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II- گزارہ الاؤنس، 1200/- روپے ماہوار تمام ملازمین کو جو معذور یا میڈیکل بنیاد پر ہونے ہوں۔

III- جیز فنڈ، 20,000/- روپے مرسوم کی بنی کی عدا کی ہے۔

IV- پولیس مطالبوں میں زخمی ہونے والے ملازمین کو فراہم کی گئی امداد کی تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ پولیس میں اقلیتی کوٹا اور اس پر

ہونے والی بھرتی کی تفصیل

*1936ء جناب نوید عامر جوا، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پولیس میں انسپٹر اور اسسٹنٹ سب انسپٹر کی اسامیوں پر 2002 میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، ڈومی سائل اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(ب) کیا ان تمام اسامیوں کے لئے کوئی میرٹ مقرر تھا تو اس کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(ج) کیا ان اسامیوں کے لئے کوئی اقلیتی کوٹا مختص تھا، تو کتنے فی صد تھا۔ اس مختص کوٹا

پر بھرتی کئے گئے افراد کے نام، ولدیت، پتاجات اور مقام تعیناتی کی تفصیل فراہم کی

جانے۔ اگر کوئی اقلیتی امیدوار بھرتی نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہت کیا تھیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) 2002 میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کوئی بھی انسپکٹر یا اسسٹنٹ سب انسپکٹر

بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ب) ان اسامیوں پر بھرتی اوپن میرٹ کی بنیاد پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے

ہوتی ہے۔

(ج) ان اسامیوں کے لئے پولیس فورس میں کوئی اقلیتی کوڈ مختص نہیں ہے۔

پنجاب پولیس ٹریننگ سکول میں اقلیتی کوٹا

*1941، جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) 2002 میں پنجاب پولیس ٹریننگ سکول میں بھرتی کے لئے کتنے ہی صد اقلیتی کوڈ

مختص تھا اور کتنے اقلیتی امیدواروں کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام 'ولدیت' پناجات'،
تعلیمی قابلیت اور مذہب کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(ب) کیا 1997 سے 2001 تک اقلیتی امیدواروں کے مختص کوڈ پر عمل کیا گیا۔ اس حصر

کے دوران کتنے اقلیتی افراد بھرتی کئے گئے ان کے نام 'حمدہ' گریڈ اور تعلیمی قابلیت
کے علاوہ تعیناتی کے مقام کی تفصیل فراہم کی جانے؟ اگر اس حصر کے دوران کوئی

بھی اقلیتی امیدوار بھرتی نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) پنجاب پولیس میں ٹریننگ سکول کا کوئی علیحدہ کیڈرنہ ہے اور وہ اپنے ملازمین پولیس

کی عمومی فزری سے لیتے ہیں۔

(ب) پنجاب پولیس میں اقلیتی امیدواروں کے لئے ابھی تک کوئی علیحدہ کوڈ مختص نہیں

کیا گیا ہے۔ کانسٹیبل اور A.S.I. حمدہ کی ڈائریکٹ بھرتی اوپن میرٹ کی بنیاد پر کی

جاتی ہے۔ مزید ازاں محکمہ پولیس نے بحوالہ چٹھی نمبری SE.III/6061/VIII مورخہ

11-11-2002 ہوم ڈیپارٹمنٹ کو تجویز پیش کی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کہ اقلیتوں کے لئے کانسٹیبل اور A.S.I عہدہ کی ڈائریکٹ اسامیوں میں 3 فیصد کوٹا محض کیا جائے اور اس عہدہ کے لئے متعلقہ پولیس رولز کی حق نمبر 12.3 اور 12.4 میں ترمیم کی جائے۔

امن کمیٹی سیالکوٹ کے ارکان اور اجلاسوں کی تفصیل

- 1999ء، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز شریف بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) سال 2001 سے آج تک امن کمیٹی سیالکوٹ کے ممبران کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) سال 2001 سے آج تک اس کمیٹی کے کتنے اجلاس کس کس جگہ اور کن کن صدارت میں منعقد ہوئے۔ اس میں شمولیت کرنے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور ولایت کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اس کمیٹی کے ان عہدہ اجلاسوں پر کتنی رقم کس کس مد پر خرچ ہوئی۔ اس کی تفصیل ہر اجلاس وار فراہم کی جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمیٹی کا اجلاس حال میں ہی محرم الحرام کے سلسلہ میں سیالکوٹ کے بدنام زمانہ ہوٹل میں منعقد ہوا۔ اگر ایسا ہے تو اس ہوٹل میں امن کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کا ذمہ دار کون ہے۔ اس کا نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اجلاس میں کسی بھی ایم۔ پی۔ اے کو نہ بلایا گیا۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمیٹی کے اس اجلاس میں ان کی خاطر توابع بھی اس ہوٹل کی انتظامیہ نے کی تھی؟

(ز) کیا حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) سال 2001 میں امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے ممبران کی تعداد 44 تھی۔ فہرست ممبران ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2002 میں امن کمیٹی کے ممبران کی تعداد 45 تھی۔ فہرست ممبران ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2003 میں امن کمیٹی کے ممبران کی تعداد 66 ہے۔ فہرست ممبران ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2003 میں امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس 25 فروری زیر صدارت ضلع ناظم میں محمد نسیم کمیٹی روم دفتر ضلع ناظم میں ہوا۔ جس میں تمام ممبران امن کمیٹی ضلع بڑانے شرکت فرمائے۔ سال 2003 میں ہی بسلسلہ انتظامات محرم الحرام اور اتحاد بین المسلمین کو فروغ دینے کے لئے ضلعی امن کمیٹی کا اجلاس 26 فروری بمقام تاج ہوٹل سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سید اختر حسین رضوی، صوبائی وزیر محنت و افرادی قوت نے کی۔ جس میں مہمان خصوصی جناب اہل چیمبر وزیر صنعت پنجاب تھے۔ امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے تمام ممبران بشمول ایم۔ پی۔ ایز حضرات ضلع سیالکوٹ نے شرکت کی۔ امن کمیٹی کا ایک اجلاس 17 اپریل کو زیر صدارت ضلع ناظم منعقد ہونا تھا جو بعض وجوہت کی بنا پر ضلع ناظم نے منسوخ کر دیا۔ سال 2002 میں محرم الحرام کے آغاز کے موقع پر بسلسلہ انتظامات محرم الحرام امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ضلعی ناظم میں نسیم جاوید نے کی۔ اجلاس میں تمام ممبران امن کمیٹی نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران محرم الحرام کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کے آغاز پر امن کمیٹی سیالکوٹ کا ایک اجلاس S.S.P سیالکوٹ کی درخواست پر پولیس لائن سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں تمام ممبران امن کمیٹی نے شرکت فرمائے اور رمضان المبارک میں شہر میں

(ج) امن و امان کی ضعا قائم رکھنے میں تعاون کی درخواست کی گئی۔

سال 2001 میں آغاز محرم الحرام پر امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس ڈپٹی کمشنر کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ عرفان الہی صاحب نے کی۔ ضلع کے تمام ممبران امن کمیٹی نے شرکت کی۔ امن کمیٹیوں کے ممبران اعزازی ممبر ہوتے ہیں جن کو کوئی تنخواہ یاٹی۔ اے 'ڈی۔ اے نہیں دیا جاتا اور نہ ہی اجلاس منعقد کرانے میں رقم خرچ ہوتی ہے۔ اجلاس کے دوران زیادہ سے زیادہ پانے کا کپ اور بسکٹ فراہم کئے جاتے ہیں جو خرچ شدہ رقم نہ ہونے کے برابر ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس مورخہ 26 فروری 2003 کو تلج ہوٹل میں منعقد ہوا۔ جو بسلسلہ انتظامات محرم الحرام اور اتحاد المسلمین کو فروغ دینے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ جس کی صدارت سید اختر حسین رضوی وزیر محنت و افرادی قوت پنجاب نے کی اور جس میں مہمان خصوصی جناب اہمل پیپر وزیر صنعت پنجاب تھے۔ جس میں ضلع سیالکوٹ کے تمام ممبران امن کمیٹی نے شرکت کی۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام ایم۔ پی۔ ایز حضرات کو مدعو کیا گیا تھا۔ اکثریت نے اجلاس میں شرکت کی تھی۔ یہ غلط ہے کہ تلج ہوٹل ایک بدنام زمانہ ہوٹل ہے بلکہ یہ سیالکوٹ میں بین الاقوامی میڈر کا دامد ہوٹل ہے۔ جس میں پاکستانی و بیرون ملک سے اہم شخصیات تشریف لاتے ہیں اور مختلف ملکی و بین الاقوامی تنظیموں کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں جو کہ اس ہوٹل کی اہمی شہرت کا مزہ بوتا ثبوت ہیں۔ یہ اجلاس محرم الحرام کے موقع پر امن و امان قائم رکھنے کی غرض سے جناب شاہد اقبال (ساجد) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کی درخواست پر منعقد ہوا۔

(ه) یہ غلط ہے کہ اجلاس منعقدہ 26 فروری 2003 میں کسی M.P.A کو نہ بلایا گیا۔ درحقیقت تمام M.P.As, M.N.As حضرات ضلع ہذا امن کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے ممبر ہیں اور تمام حضرات کو دعوت نامے بھجوانے گئے تھے اور M.P.As, M.N.As حضرات کی اکثریت نے اجلاس میں شرکت فرمائی تھی۔

- (و) یہ غلط ہے کہ اجلاس مذکورہ میں شامل حضرات کی خاطر تواضع ہوٹل انتظامیہ نے کی تھی۔ اجلاس پر معمولی اخراجات آنے تھے جو ضلعی انتظامیہ نے ادا کئے تھے۔
- (ز) اجلاس مندرجہ 26۔ فروری 2003 بسلسلہ انتظامات محرم الحرام اور اتحاد المسلمین کو فروغ دینے کے لئے ہوا تھا جو غیر قانونی نہ ہے بلکہ وقت کی اہم ضرورت اور قانون کے مطابق تھا۔ اگر یہ اجلاس غیر قانونی ہوتا تو اس میں صوبہ پنجاب کے دو معزز ممبران صوبائی کابینہ، تمام مسالک کے علمائے کرام اور دیگر معزز حضرات شرکت نہ فرماتے۔

تجاوزات کے خاتمہ کے لئے جانے والی ٹیم پر حملے

اور دیگر معاملات کی تفصیل

- 2067* چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ناہائز تجاوزات کو ہٹانے کے لئے ایک ہفتہ قبل پولیس کی ایک ٹیم نوید شہزاد مجسٹریٹ کی قیادت میں کیسپین ہوٹل، جوہر ہاؤس لاہور گئی تو اس ہوٹل کے مالکان اور ان کے عملے نے پولیس ٹیم پر ہتھیار بول دیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہوٹل کے مالکان اور دیگر عملے نے پولیس ٹیم سے ہتھیار چھین لیں اور ان کو شدید زخمی کر دیا۔ جس کی وجہ سے اسی تک دو پولیس ملازم لاہور کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں؟
- (ج) کیا اس واقعہ کی F.I.R کسی تھانہ میں درج ہوئی تو اس کی نقل فراہم کی جائے۔ نیز یہ ایف۔آئی۔ آر کن کن افراد کے خلاف درج ہوئی اور کن کن افراد کی رپورٹ پر درج کی گئی ہے؟
- (د) کیا اس واقعہ میں ملوث ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں تو ان کے نام، ولدیت، پتاجات، شناختی کارڈ نمبر بھی فراہم کئے جائیں؟

(۵) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک چند ملازمین کے علاوہ کسی ذمہ دار ہوٹل کے مالک کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ اس ہوٹل کے مالکان خود سرکاری ملازم اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں؟

(۶) کیا حکومت اس واقعہ کے ذمہ داران کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) مورخہ 18-03-2003 کو نوید شہزاد مرزا مجسٹریٹ اسٹیشن اسٹیٹ آفیسر لاہور ڈویژن ہتھیاری اور L.D.A ملازمین ناجائز تجاوزات ہٹانے کے سلسلے میں کیمپین ہوٹل جوہر ٹاؤن آنے، یہاں ہوٹل ملازمین اور نوید شہزاد مجسٹریٹ اور ملازمین LDA کے درمیان جھگڑا ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہوٹل کے مالک اور دیگر عہدے والے پولیس ملازمین سے رائفلیں چھین لی اور زخمی بھی کیا۔ لیکن اس وقت کوئی ملازم ہسپتال میں داخل نہ ہے۔

(ج) اس واقعہ کی ایف۔آئی۔آر درج ہے۔ F.I.R مسلمان محمد عرفان، مقصود احمد، محمد حفیظ ضمیر ہوٹل، رئیس غورخید، آفتاب، مصباح عطاء اللہ اور سجاد مع 10/12 کس دیگر درج ہے۔ کاپی ایف۔آئی۔آر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس واقعہ کے تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ پتاجات درج ذیل ہیں۔

- 1- عبدالحفیظ ولد محمد منیف قوم راجپوت، 2- عطاء اللہ ولد شہزاد خان، قوم ماہلان، 3- رشید احمد ولد شمس دین قوم راجپوت، 4- رئیس احمد ولد محمد یوسف قوم راجپوت ساکنے 33-D تحصیل دیپاپور ضلع اڈاکاڑہ، 5- سجاد احمد ولد بارغ علی قوم وقم تیلی چک نمبر 61 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد، 6- محمد عرفان ولد محمد منیف قوم سید مکان نمبر 625 بلاک نمبر D-II گرین ٹاؤن لاہور، 7- مقصود احمد ولد محمد منیف قوم راجپوت سکند آزاد کشمیر محل میں میر لاہور، 8- محمد مصباح ولد محمد صدیق قوم آرائیں، 76-G-III جوہر ٹاؤن لاہور، 2 کس گرفتار ہو کر حوالہ جودیشل گئے۔ بقیہ ملزمان کی بروئے راضی

- نامہ ضمانتیں کنفرم ہوئیں اور گرفتار تصور ہوئے۔ جب کہ محمد شریف صدیقی بیگناہ پایا گیا۔ جس کو غلط نمبر 2 میں چالان کیا گیا ہے۔
- (۵) F.I.R میں درج تمام الزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ 2 کس موقع پر گرفتار ہوئے ہیں۔ جب کہ بقیہ الزمان کی ضمانتیں کنفرم ہوئیں۔
- (۶) تمام الزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ چالان برائے سماعت مجاز عدالت میں مجموعاً کیا ہے۔

S.H.O پولیس سٹیشن راوی روڈ لاہور کے کوائف

اور سروس ریکارڈ

- *2112، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پولیس سٹیشن راوی روڈ لاہور کے موجودہ S.H.O کا نام اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟
- (ب) حکومت نے بھرتی کے وقت ان کی ڈگری کی تصدیق کب اور کس تاریخ کو کرائی اگر نہیں کروائی تو وجہ بیان فرمائیں؟
- (ج) وہ کس کس حیثیت سے کہاں کہاں اور کتنا کتنا عرصہ تعینات رہے۔ ان کا S.H.O کا میرٹ بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) پولیس سٹیشن راوی روڈ لاہور کے موجودہ S.H.O کا نام انسپکٹر احتیاق حسین نمبر L/321 اور تعلیمی قابلیت ایف۔ اے ہے۔
- (ب) جب بھی کوئی سرکاری اہلکار کسی محکمہ میں بھرتی ہوتا ہے تو اس کے تمام کاغذات و اسناد وغیرہ چیک کروائی جاتی ہیں۔ ان کی چیکنگ و پڑتال کے بعد منظور کئے جاتے ہیں۔ انسپکٹر احتیاق حسین نے سرگودھا بورڈ سے تعلیم حاصل کی جبکہ کاغذات کی پڑتال بھی مستعد بورڈ سے ہوئی ہے۔

(ج) انسپکٹر اشتیاق حسین 1984 میں محکمہ پولیس میں بھرتی ہوا۔ وہ تھانہ مصری شاہ رانیونڈ سٹی، ضلعی جماعتی، بی سٹی، نیو انارکلی، لوہاری گینٹ، ضلع باغ، لوزر مال اور اب تھانہ راوی روڈ میں S.H.O تعینات ہے۔ ہمیشہ میرٹ پر ہی S.H.O تعینات ہوتا رہا ہے۔

S.H.O راوی روڈ پولیس سٹیشن کے خرچ کردہ سرکاری فنڈز کی تفصیل

- 2113^a بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ فوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) موجودہ S.H.O راوی روڈ پولیس سٹیشن کی بھرتی کی تاریخ اور میرٹ بیان فرمائیں؟
- (ب) بھرتی سے آج تک انہوں نے جو سرکاری اخراجات کئے ان کی سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) یہ سرکاری فنڈز استعمال کرنے کی اجازت دینے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور تاریخ بیان فرمائیں، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) تاریخ بھرتی 14-03-1984 اور T/A.S.I مطابق میرٹ ہے۔
- (ب) S.H.O راوی روڈ نے آج تک کوئی سرکاری خرچ نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی فنڈ ان کے دائرہ اختیار میں ہے۔
- (ج) S.H.O راوی روڈ نے آج تک کوئی سرکاری فنڈ استعمال نہ کیا ہے اور نہ ہی کسی اتھارٹی نے انہیں اجازت دی ہے۔ کیونکہ اس کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ جو یہ استعمال کر سکے۔

سرکاری محکموں میں اقلیتی کوٹا

اور اقلیتی پولیس ملازمین کی تفصیل

*2271، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ پولیس پنجاب و دیگر محکموں میں بھرتی کے لئے اقلیتوں کا کتنے فیصد کوٹا رکھا گیا

ہے؟

(ب) مقرر کردہ اقلیتی کوٹا کے تحت بھرتی کے طریق کار کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) صوبہ بھر میں محکمہ پولیس میں اقلیتی ملازمین افسران و اہلکاران کی کل تعداد کتنی ہے۔ ان کے نام، عمدہ اور مال تعیناتی سے متعلق مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) محکمہ پولیس پنجاب میں بھرتی حکومت کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق اوپن میرٹ پر کی جاتی ہے۔ اگر حکومت اقلیتوں کے لئے کوٹا مقرر کرے تو اس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ پولیس پنجاب میں بھرتی اوپن میرٹ پر ہوتی ہے۔ جس کے لئے باقاعدہ اخبار میں بھرتی کا اشتہار دیا جاتا ہے اور پھر پنجاب پولیس کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں محکمہ پولیس میں اقلیتی ملازمین آئیسران و اہلکاران کی کل تعداد 718 ہے۔ دفتر وائر تفصیل درج ذیل ہے۔

21

سپیشل برانچ

05

انویسٹی گیشن برانچ

126

پی۔ سی کاروق آباد

47	پولیس کلج سہلہ
32	ٹریگ پنجاب
04	سی۔ آئی۔ ڈی
92	ڈی۔ آئی۔ جی۔ T&T
19	ایسٹ پولیس فورس
72	سی۔ سی۔ پی۔ او
37	شیخوپورہ ریج
30	راولپنڈی ریج
07	بہاولپور ریج
32	سرگودھا ریج
40	فیصل آباد ریج
50	گوجرانوالہ ریج
49	ملتان ریج
06	ڈی۔ جی۔ ملتان ریج
692	ٹوٹل

ان کے نام 'ہمدہ اور حال' تعلق کے متعلق مکمل تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایس۔ آئی۔ تھانہ سول لائن گوجرانوالہ کے کوائف

اور سروس ریکارڈ

2331^۸ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) مسٹر امجد A.S.I تھانہ سول لائن گوبرانوالہ، کب کس حیثیت سے بھرتی ہوا؟ اور آج تک کس کس جگہ کس کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکا ہے اس کا نام، عہدہ، گریڈ، ولایت، ذمہ سائل اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا بھرتی کے وقت اہلکار موصوف کی تعلیمی اسناد کی تصدیق متعلقہ بورڈ، یونیورسٹی سے کروائی گئی تھی تو اس کی تفصیل مع نقل فراہم کی جائے اگر تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات نیز اس کے ذمہ داران کون ہیں؟
- (ج) کیا اہلکار موصوف کی بھرتی کے وقت اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا تو اس اشتہار کی نقل مع اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں؟
- (د) اس کی بھرتی کے وقت مزید کتنے افراد نے بھرتی کے لئے درخواستیں جمع کروائیں۔ ان افراد کے نام، ولایت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا بھرتی کے وقت میرٹ لسٹ تشکیل دی گئی تھی تو میرٹ لسٹ فراہم کیجئے۔ نیز میرٹ جانے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ A.S.I کو بھرتی کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) اہلکار موصوف نے اپنی جائیداد کے جو گوشوارے محکمہ کو جمع کروائے، ان کی تفصیل نیز بھرتی کے وقت ان کی جائیداد کتنی تھی اور آج کتنی ہے اور اس میں آج تک کتنا اضافہ ہوا ہے؟
- (ز) کیا اہلکار موصوف نے اپنی ملازمت کے دوران جو جائیداد اپنے یا اپنی فیملی کے نام خریدی ہے اس کی اجازت اپنے محکمہ سے لی تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) اے۔ ایس۔ آئی حافظ محمد امجد 60/PC مورخہ 13-11-93 کو بطور T/A.S.I پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سہارش پر بعد از I.G.P.s Punjab کی منظوری بحوالہ پتلی

نمبری 8485/SE-II/V مورخہ 30-10-1993 پنجاب کانسٹیبلڈی میں بھرتی ہوا۔
 مذکورہ 13-11-1993 تا 20-03-1996ء جالین نمبر 2 پی۔ سی راولپنڈی میں رہا اور بطور
 A.S.I ضلع گوجرانوالہ میں اپنی ذیوقی سرانجام دے چکا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں اس
 کی پوسٹنگ درج ذیل ہے۔

20.3.96	آد بصورت A,B,C,D کورس ضلع ہذا
30.3.02	تھلہ کرہاکہ
31.8.02	ردانگی بصورت تہادہ P.C راولپنڈی
26.9.02	گوجرانوالہ آد پولیس لائن بصورت تہادہ
20.11.02	مسئل
9.1.2003	مارضی بحال
20.1.03	تھلہ سول لائن

اے۔ ایس۔ آئی 9 گریڈ میں بھرتی ہوا اور تعلیم ایف۔ اے ہے۔ ولدیت اللہ دتہ
 قوم کھوکھر سکھ مکان نمبر E-99 زیر پوائنٹ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ہے۔ مذکورہ
 اے۔ ایس۔ آئی بحوالہ I.G.P صاحب کے حکم نمبری 4678-90/SE-II/VII مورخہ
 13.08.2002 مستقل طور پر گوجرانوالہ ریجن میں تبدیل ہو چکا ہے۔

(ب) مذکورہ اے۔ ایس۔ آئی پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بھرتی کیا۔ یہ سوال ان کے
 متعلق ہے۔

(ج) یہ سوال پنجاب پبلک سروس کمیشن کے متعلق ہے۔

(د) یہ سوال پنجاب پبلک سروس کمیشن کے متعلق ہے تاہم بھرتی آرڈر کی کاپی ایوان کی
 میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ اے۔ ایس۔ آئی نے جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے برائے اجازت نہ تو محکمہ
 ہذا سے رجوع کیا اور نہ ہی گوشوارہ جائیداد جمع کروانے۔

(ز) ایضاً۔

ضلعی پولیس کے لئے گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ڈرائیونگ لائسنس چیکنگ کا اختیار

2363-A* جناب اشتیاق احمد مرزا، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔ کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک پولیس کے علاوہ ضلعی پولیس کے اہلکار بھی گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ چیک کرنے کے مجاز ہیں۔ اگر نہیں تو پنجاب بھر کے شہریوں کو سڑکوں پر بلا جواز کیوں پریشان اور تنگ کیا جاتا ہے۔ جس سے شہریوں میں بے چینی، اضطراب اور غم و خضہ پایا جاتا ہے۔ کیا حکومت عوام کی اس پریشانی کے ازالہ کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

یہ بات درست ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ڈرائیونگ لائسنس چیک کرنے کا اختیار صرف ٹریفک پولیس کو ہے، تاہم سنگین حالات کے پیش نظر اور افسران بالا کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کئے گئے سرکس آرڈر کے تحت ضلعی پولیس کے اہلکار بھی گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ڈرائیونگ لائسنس چیک کرتے ہیں۔ گاڑیاں چوری ہونے یا کسی جگہ پر سنگین قسم کا وقوعہ ہونے کی صورت میں D.I.G صاحبان ریجن اپنے ماتحت اضلاع میں ناکہ جات کی صورت میں چیکنگ کرواتے ہیں تاکہ مزید کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔

بورے والامیں رکشہ ڈرائیورز

اور ویگن سٹینڈ سے متعلق پولیس کا رویہ

2456* ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا شہر اور گردونواح میں ایک ہزار سے زائد افراد کا ذریعہ معاش موٹر سائیکل رکشہ سے وابستہ ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان موٹر سائیکل رکشہ ڈرائیوروں سے ٹریفک پولیس کے اہلکار سیکرٹری آرٹی۔ اے کے نام پر زبردستی منتقلی وصول کر رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورے والا شہر میں واقع ویگن سٹینڈ کی انتظامیہ ٹریفک پولیس کو دینے کے لئے منتقلی کے نام پر رقم بھی وصول کر رہی ہے؟
- (د) اگر درج بالا جواب اجبت میں ہے تو کیا حکومت ان کے تدارک کے لئے کوئی اقدامات کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) یہ درست ہے کہ بورے والا شہر و گردونواح میں ایک ہزار افراد کا ذریعہ معاش موٹر سائیکل رکشہ سے وابستہ ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشہ ڈرائیوروں سے ٹریفک پولیس کے اہلکار سیکرٹری آرٹی۔ اے کے نام پر منتقلی وصول کرتے ہیں۔ بلکہ سیکرٹری آرٹی۔ اے کے ساتھ ٹریفک پولیس کا کوئی اہلکار تینیاں نہ ہے۔ دوران ٹریفک چیکنگ۔ کم عمر رکشہ ڈرائیور، بیئر روٹ پرمنٹ، بنیئر لائسنس اور دیگر قسم کی خلاف ورزی پر ٹریفک کنٹریول سسٹم کے تحت رکشہ ڈرائیور کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔
- (ج) یہ بھی درست ہے کہ بورے والا شہر میں ویگن سٹینڈ کی انتظامیہ ٹریفک پولیس کو دینے کے لئے منتقلی کے نام پر کوئی رقم وصول کر رہی ہے۔
- (د) مورڈ 12-06-03 کو تھنڈر صدر بورے والا میں اڈا کے انتظامیہ و موٹر مالکان رکشہ ڈرائیورز کی میٹنگ بلانی گئی تھی جس میں D.S.P ٹریفک وہاڑی نے واضح طور پر کہا کہ ٹریفک پولیس کے نام پر کسی شخص کو منتقلی نہ دی جائے۔ اگر کوئی شخص آپ سے منتقلی کی بات کرے تو فوری طور پر نوٹس میں لائیں تاکہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے

اور ٹرانسپورٹرز کو واضح ہدایت کی گئی کہ اگر وہ ٹریک قوانین کی خلاف ورزی کریں گے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس میٹنگ کے دوران ڈاکٹر نذیر احمد منٹو ڈوگر، ایم پی اے صاحب بھی تھانہ صدر بورے والا میں تشریف لائے تھے ان کو بھی اس میٹنگ میں دی گئی ہدایات کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

پولیس مقابلوں میں شہید ہونے والے ملازمین

اور جرائم پیشہ افراد کی ہلاکت کی تفصیلات

2527^a، محترمہ عابدہ جاوید، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے جون 2003 تک پنجاب پولیس کے کتنے آفیسران ملازمین پولیس مقابلہ

میں شہید ہوئے۔ ان کے نام اور عمدہ بیان فرمائیں؟

(ب) جن جن جرائم پیشہ لوگوں سے مقابلہ میں پولیس افسران و ملازمین شہید ہوئے۔ مقام اور

جرائم پیشہ افراد کے جرائم کی تفصیل نیز پولیس مقابلہ میں کیفر کردار کو سمجھنے والے

جرائم پیشہ لوگوں کے نام پتہ جات بیان فرمائیں؟

(ج) جو اشتہاری ایسی تک قانون کی گرفت سے بچے ہوئے ہیں ان کے نام پتہ جات

جرائم کی تفصیل بیان فرمائیں۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) 1999 سے جون 2003 تک پنجاب پولیس کے جو آفیسران ملازمین پولیس مقابلہ میں

شہید ہوئے۔ ان کے نام اور عمدہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ب) جن جن جرائم پیشہ لوگوں سے مقابلہ میں پولیس افسران و ملازمین شہید ہوئے۔ مقام اور

جرائم پیشہ افراد کے جرائم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جو اشتہاری ایسی تک قانون کی گرفت سے بچے ہونے ہیں، ان کے نام، پتاجات، برانچ کی تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

M.P.O تعینات سپیشل برانچ لاہور کے کوائف اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

- 2561^۴ ملک محمد افضل کھوکھر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) مرزا کرامت بیگ (انسپیکٹر) M.P.O سپیشل برانچ لاہور کس حیثیت سے محکمہ میں بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت، ولایت اور ذومی سائل کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟
- (ب) ابھار موصوف بھرتی سے آج تک کس کس جگہ کس کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکا ہے اور لاہور میں کب سے تعینات ہے؟
- (ج) محمد ریکارڈ کے مطابق بھرتی کے وقت ابھار موصوف کی جائیداد کتنی تھی اور آج کتنی ہے؟
- (د) بھرتی سے آج تک ابھار موصوف نے کتنی تنخواہ وصول کی ہے۔ اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (۵) کیا بھرتی کے وقت ابھار موصوف کی تعلیمی اسناد کی تصدیق متعلقہ اداروں سے کروائی گئی تھی۔ تو اس کی نقل فراہم کی جائے، اگر تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات نیز اس کے ذمہ دار آفیسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) کیا ابھار موصوف جب بھرتی ہوا تو اخراجات میں بھرتی کے لئے اشتہار دیا گیا تو اس کی نقل، اخراجات کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں؟

- (ز) اہلکار موصوف کے خلاف کتنی شکایات اور انکوائریاں ہوئیں۔ کیا سزا دی گئی۔ اس کی رپورٹ ایوان کو فراہم کی جائے؟
- (ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرزا کرامت ایم۔ پی۔ او سپیشل برانچ لاہور سرکاری موٹر سائیکل، میسرز منظور آٹوز 157/A ملحق روڈ ایوب مارکیٹ لاہور سے 96-1995 میں مرمت و سنیز پائرس ڈلو اتا رہا اور بلوں کی ہزاروں روپے کی رقم کی ادائیگی تقریباً -90,000 روپے کرنے کی بجائے خود سرکاری رقم خورد برد کرتا رہا؟
- (ط) کیا یہی درست ہے کہ مذکورہ رقم کی خورد برد کے بارے میں افسران بالا کو علم ہے؟
- (ی) اگر جزو (ح) اور (ط) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مرزا کرامت بیگ M.P.O سپیشل برانچ کے خلاف محکمہ انکوائری کروانے اور میسرز منظور آٹوز کو بلوں کی ادائیگی کرنے کو تید ہے۔ تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

- (الف) مرزا کرامت بیگ ولد بشیر احمد مذکورہ سپیشل برانچ میں بھرتی نہیں ہوا تھا۔ وہ 19 نومبر 1963 کو ملی کمیونیکیشن پولیس پنجاب میں رانچ الوقت قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ پر بطور وائس آپریٹر / کانسٹیبل بھرتی ہوا۔ بھرتی کے وقت اس کی تعلیم میٹرک اور ڈومیسائل ضلع جہلم کا تھا۔
- (ب) مذکورہ تاریخ بھرتی سے 30-12-1976 تک ملی کمیونیکیشن میں فرائض سرانجام دیتا رہا۔ مورخہ 31-12-1976 کو ملی کمیونیکیشن سے موٹر ٹرانسپورٹ ورکلپ پنجاب لاہور میں ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا اور مورخہ 17-01-1985 سے بحیثیت ہنرمند (لیکنیل) ملازم ڈیپٹیشن پر محکمہ پولیس پنجاب کے موٹر ٹرانسپورٹ ورکلپ سے سپیشل برانچ لاہور مختلف عہدوں پر ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا۔
- (ج) مذکورہ کی جانیداد کی تفصیل ریکارڈ میں درج نہ ہے۔

- (د) بھرتی سے لے کر ریٹائرمنٹ تک مذکورہ مختلف عہدوں پر تعینات رہا اور رائج الوقت قواعد و ضوابط کے مطابق ماہانہ تنخواہ وصول کرتا رہا۔
- (و) مذکورہ اہلکار پولیس ایلی کیونٹیشن میں مورخہ 19-نومبر 1963 کو بھرتی ہوا اور مورخہ 30-12-1976 تک پولیس ایلی کیونٹیشن میں فرائض سرانجام دیتا رہا۔ مورخہ 31-12-1976 کو ایلی کیونٹیشن سے موٹر ٹرانسپورٹ ورکسٹاپ پنجاب لاہور میں ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا اور مورخہ 17-01-1985 سے بحیثیت ہنرمند (ٹیکنیکل) ملازم ڈیوٹیشن پر محکمہ پولیس پنجاب کے موٹر ٹرانسپورٹ ورکسٹاپ سے سپیشل برانچ لاہور مختلف عہدوں پر ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا۔
- (و) عرصہ تقریباً 17/16 سال سے کانٹینیلن کی بھرتی کے لئے باقاعدہ اشہدات میں اشہدات دینے جاتے ہیں۔ اس سے قبل علی یوسٹ ہانے کو دفتر روزگار کے ذریعے مشترک کیا جاتا تھا اور بھرتی کے خواہش مند افراد دفتر روزگار کے توسط سے بھرتی کئے جاتے تھے۔
- (ز) مذکورہ مورخہ 23-07-1999 سے 15-02-2001 تک معطل رہا اور 16-02-2001 کو بحال ہو گیا۔ لیکن مورخہ 17-09-2002 کو محکمہ ہذا سے حیرتی ریٹائر کر دیا گیا۔
- (ح) اس معاملے کی پڑتال کی جا رہی ہے اور فیصلہ قواعد و ضوابط کے مطابق کیا جائے گا۔
- (ط) ایسا۔
- (ی) ایسا۔

ڈیفنس ایریا لاہور میں بڑھتی ہوئی وارداتیں

اور حکومتی اقدامات

2584* حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری سے 31 مئی 2003 تک صوبائی دارالحکومت کے صرف ایک تھانہ ڈیفنس ایریا لاہور میں گزشتہ پانچ ماہ کے دوران ذکیٹی، کار، موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کی درج ہونے والی چالیس وارداتوں کے دوران ڈاکو ایک کروڑ 30 لاکھ روپے مالیت کے طلائی زیورات 'نقدی' 10 کاریں اور 12 موٹر سائیکلیں لوٹ کر لے گئے؟

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ اور بڑھتی ہوئی وارداتوں پر قابو پانے کے لئے کوئی موثر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) یکم جنوری 2003-05-31 کے عرصہ کے دوران علاقہ تھانہ ڈیفنس ایریا میں سرقہ بائجر کے 12 کار چھیننے کے 2، موٹر سائیکل چھیننے 1، کار چوری 13 اور موٹر سائیکل چوری کے 11 کل 39 درج ہوئے۔ جن میں 1,28,19,600 روپے مالیت کا مال لوٹا اور چوری ہوا۔ 39 درج ہونے والے مقدمات میں سے 16 مقدمات چالان جبکہ 2 مقدمات (کار چھیننا 1، کار چوری 1) چھوٹے پائے جانے پر خارج ہوئے۔ چالان ہونے والے مقدمات میں 71,50,000 روپے مالیت کا مال برآمد کر کے باضابطہ طور پر اصل مالکان کے سپرد کیا گیا ہے جبکہ 13 مقدمات (سرقہ بائجر 4، موٹر سائیکل چھیننا 1، کار چوری 1، موٹر سائیکل چوری 7) تا حال زیر تفتیش ہیں۔ جن کی سرسبزی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ مزید برآں 8 مقدمات (سرقہ بائجر 4، کار چوری 2، موٹر سائیکل چوری 2) جو باوجود انتہائی کوشش کے نہیں نہ ہونے کی وجہ سے عدم پتہ کئے گئے۔ جن کی ازسر نو تفتیش اور سرسبزی کو یقینی بنانے کے لئے ایس ایس پی انوسٹی گیشن لاہور کو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔ عرصہ زیر بحث کے دوران ڈیفنس ایریا پولیس نے 38 خطرناک جرائم پیشہ اشخاص پر مشتمل 7 گینگ جن میں ارشد عرف کمانڈو، سلیم عرف لڈو، شفیق عرف شفیقا، محسنی، عبدالرحمن عرف یارا فوجی، میر عرف منیرہ، جوزف

سیخ اور سید عرف فوجی شامل ہیں کو گرفتار کیا۔ جموں نے دوران ایٹرو گیشن، ذکیٹی، سرقہ بانجیر اور چوری کی 70 وار داتوں کا انکشاف کیا جو آئندہ ان کے انکشاف کے مطابق ان کی نشاندہی پر -/62,89,000 روپے مالیت کا لوٹا اور چوری شدہ مال برآمد کیا۔

(ب) قلعہ ڈیٹنس ایریا ایک وسیع و عریض علاقہ پر مشتمل ہے۔ جس میں سیر ٹاؤن کنبان آبادی والا علاقہ ہے۔ ڈیٹنس D.H.A کے پاروں فیزمیں زیادہ تر حاضر رہائش فوجی افسران و کاروباری حضرات و دیگر افسران کی رہائش گاہیں ہیں۔ گشت کو ضابطہ بنایا گیا ہے۔ اس علاقہ میں پٹنے والی مجلہ، انگل اور ٹائیگر سکوڈ کو مقامی پولیس کی ہر ممکن معاونت اور SP کینٹ S.D.P.O/S.H.O ڈیٹنس کو جرائم پیشہ اشخاص کی پیم کیخ کنی اور عوام کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے گئے ہیں۔

ضلعی اور ٹریفک پولیس کی ڈیوٹیز

اور دیگر مسائل کی تفصیل

*2639، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) عام پولیس اور ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی میں کیا فرق ہے۔ ان کے فرائض کیا کیا ہیں۔

تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا گاڑیوں کے کاغذات کی چیکنگ کا اختیار عام پولیس کو ہے۔ عام پولیس

مونٹر سائیکل اور گاڑیوں والے حضرات کو روک کر جو کاغذات چیک کرتی ہے۔ اس

کی وجوہت سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔ نیز کیا پچھلے تین ماہ میں ایسے ہی اختیارات

سے تجاوز کرنے پر کسی اہلکار یا آفیسر کو سزا دی گئی ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا پولیس ناکوں پر عواتین کو گاڑیوں سے اتار کر گاڑیوں کی تلاش میں عام پولیس لے سکتی ہے اور کیا عام شہری کو بذریعہ اشتہارات 'ریڈیو'ئی۔وی آگاہ کیا گیا تھا۔ کہ مندرجہ بالا اقدامات کے بارے میں پولیس کے اختیارات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) عام پولیس اپنے ملحقہ اختیار (ملحقہ) میں نظم و ضبط رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ اس مقصد کے لئے علاقہ جات کی حدود کو تقاضا جات میں تقسیم کر کے ہر تقاضا کو اس مخصوص علاقہ میں نظم و نسق قائم کرنے کے لئے اور مروجہ قوانین کی عوام الناس سے پابندی کے لئے مامور کیا جاتا ہے جبکہ ٹریفک پولیس کے اہم فرائض میں سڑکوں پر ٹریفک کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے فرائض شامل ہیں۔ نیز کسی قسم کے روڈ ایکسیڈنٹ کی صورت میں یا ٹریفک کے بہاؤ کے تھپل کی صورت میں اعلیٰ افسران کو آگاہ کرنے اور ٹریفک کو اپنے اپنے علاقہ اختیار میں رواں دواں رکھنے کی ذمہ داری بھی ٹریفک پولیس پر ہے۔

(ب) عام حالات میں گاڑیوں کے کاغذات کی چیکنگ کے اختیار عام پولیس (ایگزیکٹو پولیس) کو حاصل نہ ہیں مگر کسی خاص صورتحال کے پیش نظر اگر کوئی معقول اطلاع اس بات ہو کہ گاڑی کسی واردات میں استعمال کی گئی ہے اس گاڑی میں کوئی مجرم اشتہاری ہے یا کوئی گاڑی منشیات کے لئے استعمال ہو رہی ہے تو عام پولیس کو بھی اختیار حاصل ہے کہ ایسی صورت میں گاڑی روک کر اس کے کاغذات وغیرہ چیک کریں اور اپنی تسلی کریں۔

(ج) سوائمر ہذا کا مفصل جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے کہ کن حالات میں عام پولیس گاڑیوں کی تلاش وغیرہ لے سکتی ہے۔ جہاں تک عام شہری کو بذریعہ اشتہارات 'ریڈیو'ئی وی وغیرہ آگاہی کا مسئلہ ہے تو یہ حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

تھانہ شرق پور شریف شیخوپورہ

میں درج مقدمات کی تفصیلات

*2644، رافو جہانزیب، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تھانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران قتل، اقدام قتل، پوری، راہزنی، ذہنی اور دیگر جرائم کی وارداتوں کے کل کتنے مقدمات درج ہوئے، ان رجسٹرڈ مقدمات کی F.I.R نمبرز، جرم کی نوعیت، نلزد ملزمان کی تعداد اور اب تک حل میں لائی گئی، کارروائی کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت تھانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے میں ناکام ہونے کی بنا پر متعلقہ افسران و اہلکاران کے خلاف سخت تادیبی کارروائی اور تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید برآں جرائم کو روکنے میں ناکامی پر جو کارروائی حکومت نے اب تک کی ہے یا نوسن لیا ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور

(الف) تھانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران کل جرائم میں 323 مقدمات درج ہوئے۔ دیگر تفصیل کی فہرست ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان 323 مقدمات میں ناجائز اسلحہ کی برآمدگی کے 18 مقدمات کی برآمدگی کے 56 اور برآمدگی زیر دفعہ 411 ت پ کے 10 مقدمات شامل ہیں۔ جو مقامی پولیس کی بہتر کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے۔

(ب) تھانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں پولیس کا جرائم پر قابو ہے۔ لہذا متعلقہ افسران و اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔ تاہم پولیس نے جرائم کی روک تھام کے لئے مقامی طور پر گشت بالخصوص پانی وے گشت کو موثر بنایا ہے۔ ٹھیکری پھرہ اور چوکیدارہ نظام کو بھی دوبارہ بحال کر کے موثر بنایا گیا ہے۔ حکومت پانی ویز پر پٹرولنگ پوسٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تہانہ چنیوٹ میں جنوری سے جون 2003

تک درج مقدمات کی تفصیلات

- *2689، جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) تھانہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں جنوری سے جون 2003 تک قتل، اغوا، ذکیتی اور چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟
- (ب) مندرجہ بالا مقدمات میں سے کتنے مقدمات میں ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مقدمات میں ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں؟
- (ج) مندرجہ بالا کتنے مقدمات کا چالان مکمل کر کے متعلقہ عدالتوں میں بھیج دیا گیا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں؟
- (د) مندرجہ بالا چوری کے مقدمات میں سے کتنے مقدمات میں مال مسروقہ برآمد ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

- (الف) تحصیل چنیوٹ کے تھانہ صدر چنیوٹ اور سٹی چنیوٹ میں جنوری سے جون 2003 تک درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جملہ مقدمات میں گرفتار ہونے والے ملزمان اور جن مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری بتایا ہے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تفصیل چالان مقدمات جو عدالتوں میں بمجوانے گئے اور زیر تفتیش ہیں، کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) چوری کے مقدمات میں مال مسروقہ کی برآمدگی کی تفصیل بھی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تہانہ لنگرانہ تحصیل چنیوٹ ماہ جون، جولائی 2003

درج مقدمات کی تمام تر تفصیلات

*2690، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تھانہ لنگرانہ تحصیل چنیوٹ میں ماہ جون اور جولائی 2003 میں قتل، اغوا، ڈکیتی اور چوری

کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

(ب) مندرجہ بالا مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور ابھی تک کتنے مقدمات میں ملزمان

گرفتار نہیں ہوئے ہیں اور گرفتار نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) مندرجہ بالا مقدمات میں مال مسروقہ کی برآمدگی کی کیا پوزیشن ہے؟

(د) مندرجہ بالا مقدمات میں سے کتنے مقدمات کا چالان مکمل کر کے متعلقہ عدالتوں میں بھیج

دیا گیا اور کتنے مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں، ان کی تفصیل مع جرم کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) تحصیل چنیوٹ کے تھانہ لنگرانہ میں ماہ جون اور جولائی 2003 میں 24 مقدمات درج ہوئے

جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بعد بالا مقدمات میں گرفتار ہونے والے ملزمان اور جن مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری

بھایا ہے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مقدمات میں برآمدگی و مال مسروقہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(د) تفصیل چالان مقدمات جو عدالتوں میں بھجوانے گئے اور جو زیر تفتیش ہیں کی تفصیل

ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

روحان ضلع راجن پور، بگلی ڈاکوؤں کی وارداتوں:

پولیس مقابلوں اور متعلقہ دیگر تفصیلات

- 2699* محترمہ شہناز سلیم ملک، کیا وزیر اعلیٰ ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پچھلے چھ ماہ کے دوران انڈس ہائی وے روہان (ضلع راجن پور) میں بگلی ڈاکوؤں نے ڈاکا اور لوٹ مار کی کتنی وارداتیں کی۔ ان وارداتوں کے دوران بگلی ڈاکوؤں نے کون کونسا سامان لوٹا؟
- (ب) ان وارداتوں کے دوران کتنے پولیس مقابلے بگلی ڈاکوؤں کے ساتھ ہوئے اور ان پولیس مقابلوں کے دوران کتنے ڈاکو ہلاک ہوئے اور کتنے پولیس ملازم شہید اور زخمی ہوئے۔ ڈاکوؤں سے کتنا سامان برآمد ہوا۔ تفصیل فراہم کریں؟
- (ج) کیا جو پولیس ملازم ان ڈاکوؤں سے مقابلہ کے دوران شہید یا زخمی ہوئے، ان کو یا ان کے لواحقین کو کوئی مالی امداد دی گئی ہے۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے کتنے پولیس ملازمین کو ترقی دی گئی؟
- (د) اگر کسی ملازم یا ان کے لواحقین کی مالی یا کسی اور طرح سے مدد نہیں کی گئی تو اس کی وجوہت بیان کریں۔ نیز حکومت کب تک ملازمین کو مدد یا ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

- (الف) پچھلے چار ماہ کے دوران انڈس ہائی وے روہان (ضلع راجن پور) میں بگلی ڈاکوؤں نے 10 وارداتیں کیں۔ ان وارداتوں میں ڈاکوؤں نے درج ذیل سامان لوٹا۔
- 1۔ گاڑی سرکاری 7700/RP مع وائر لیس سیٹ رائفل SMG مع کار توں
 - 2۔ گاڑی سرکاری جدید مع وائر لیس سیٹ رائفل SMG مع 07 میگزین LMG مع 500 کار توں ایک G-3 رائفل مع 06 میگزین چارجز SMG مع 08 میگزین 02 عدد وائر لیس سیٹ۔

3- ٹریڈر میس فرگوسن مع نرالی

1- نقدی -5000/- (ٹریڈر ذراپور سے چھیننی گئی)

5- سرکاری گاڑی 1111/RP نیز مسافروں سے نقدی و سامان وغیرہ۔

6- سوزوکی کار

7- ہٹی ایس کار

(ب) ان وارداتوں میں دو پولیس مطالبے ہوئے۔ ان مطالبوں میں کوئی ڈاکو نہ مارا گیا بلکہ دو

پولیس ملازمان جن میں ایک D.S.P نوید اکرم اور کانسٹیبل عبداللطیف 180/C شہید

ہوئے۔ زخمی ہونے والوں میں 1- چودھری بیات علی D.S.P صدر، 2- غلام فرید

انسپکٹر، 3- سجاد حسین سب انسپکٹر، 4- مقصود احمد 495/CH کانسٹیبل اور 5- محمد اقبال

494/CI کانسٹیبل شامل ہیں۔ ان ڈاکوؤں سے ایک سرکاری گاڑی 1111/RP ہٹی

ایس کار برآہ ہوئی۔

(ج) شہداء کے لواحقین کی مالی امداد کے لئے علیحدہ کیس برائے منظوری بھیجے گئے ہیں۔

D.S.P صاحب روہان کے لئے QPM-PPM اور آؤٹ آف ٹرن پروموشن کے لئے

کیس بھیجا جا چکا ہے۔ نیز 62 ملازمین کو پانچ پانچ سو روپے انعام مع سیکنڈ کلاس

سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا ہے۔ D.S.P صاحب صدر کے لئے QPM کا کیس بھیجا گیا

ہے۔ انسپکٹر ارٹلا حسین کو 10000/- روپے انعام مع فرسٹ کلاس سرٹیفکیٹ کے لئے

کیس بھیجا گیا ہے۔ کانسٹیبل مقصود احمد، محمد اقبال کی امداد کے لئے کیس بھیجا گیا

ہے۔

(د) یہ تصفیہ طلب حکومت ہے۔

صوبہ میں 1999 سے 2002 تک چوری

اور دیگر وارداتوں کی تمام تر تفصیلات

*2714، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نومبر 1999 سے اکتوبر 2002 تک صوبہ میں چوری، ڈکیتی اور اغواء برائے تالوان کی

وارداتوں کے درج شدہ مقدمات کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ مقدمات میں کتنے مرتباں گرفتار ہوئے، کتنے پالان عدالتوں میں بھیجے گئے۔ کتنے سزا

یاب اور کتنے بری ہوئے، ضلع وار تعداد کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) نومبر 1999 سے لے کر 2002 تک صوبہ میں چوری کے 91012 مقدمات درج ہوئے۔

2۔ نومبر 1999 سے لے کر 2002 تک صوبہ میں ڈکیتی کے 2305 مقدمات درج

ہوئے۔

3۔ نومبر 1999 سے 2002 تک صوبہ میں اغواء برائے تالوان کے 179 مقدمات درج

ہوئے۔ درج شدہ مقدمات کی ضلع وار تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔

(ب) اس کی ضلع وار تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جلد اور سستا انصاف کی فراہمی کے لئے

حکومتی اقدامات کی تفصیل

*2715، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عوام کو جلد اور سستا انصاف فراہم کرنے کا عہدہ دیا

ہے؟

(ب) حکومت نے عوام کو جلد اور سستا انصاف مہیا کرنے کے سلسلے میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے عوام کو جلد اور سستا انصاف فراہم کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

(ب) حکومت نے عوام کو جلد اور سستا انصاف مہیا کرنے کے سلسلے میں درج ذیل اقدام اٹھائے ہیں۔

- 1- عدالتوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔
- II- پولیس آرڈر 2002 کے تحت شبہ تفتیش کو پولیس کے دیگر شعبوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ہر وقتی طور مہدات کی تفتیش جلد از جلد مکمل کر سکے۔
- III- آرٹیکل (6) 18 پولیس آرڈر 2002 کے تحت مہدات کی بار بار تبدیلی تفتیش کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اب تبدیلی تفتیش صرف دو دفعہ ممکن ہے۔ پہلی تبدیلی تفتیش کا حکم ضلعی سینیڈنگ بورڈ کی سفارش پر صوبائی ہیڈ آف انویسٹی گیشن دیتے ہیں جب کہ دوسری تبدیلی تفتیش کا حکم صوبائی پولیس آفیسر کی منظوری سے دیا جاتا ہے۔

IV- پولیس آرڈر 2002 کے تحت مقدمہ کے اندراج سے انکار یا تاخیر کرنے والے پولیس افسر کو محکمہ و قانونی کارروائی کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔

V- تفتیشی آفیسر کو چالان مقدمہ مکمل یا نامکمل اندراج مقدمہ کے 14 یوم کے اندر مرتب کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔

VI- دہشت گردی کے سنگین مہدات کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جن کے فیصلہ جات کے خلاف اپیل کی مدت کو محدود کر دیا گیا ہے تاکہ جلد انصاف میسر ہو سکے۔ سزا کے خلاف اپیل کی میعاد سات یوم جب کہ بریت کے خلاف اپیل کی میعاد پندرہ یوم ہے۔

VII۔ دہشت گردی کے سنگین مقدمات کی سماعت کی نگرانی کے لئے صوبائی وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو مقدمات کی فوری اور بروقت سماعت کو یقینی بنانے کے لئے احکامات جاری کرتی ہے۔

VIII۔ سنگین مقدمات کی سماعت کو فوری اور آسان بنانے کے لئے جیل کی حدود میں سماعت مقدمہ کی اجازت بھی محکمہ داخلہ پنجاب دیتا ہے۔

IX۔ حکومت کے اثراہات پر نادار اور غریب ملازمین کو حصول انصاف کے لئے وکیل صفائی بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے قواعد و فیس

میں امتیازی قوانین کا خاتمہ

2727* محترمہ ثمنینہ نوید، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اسلحہ لائسنس جاری کرنے کے لئے عام شہری اور سرکاری ملازمین کے لئے الگ الگ میٹر مقرر کر رکھا ہے۔ نیز اسلحہ لائسنس فیس بھی الگ الگ مقرر کر رکھی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت نے اسلحہ جاری کرنے کے لئے جو الگ الگ میٹر فیس مقرر کر رکھی ہے اس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف)۔ عام شہری جو انکم ٹیکس اور زرعی ٹیکس گزار ہے اور سرکاری ملازم گریڈ 17 یا اس سے اوپر گریڈ کو وزارت داخلہ کی پالیسی کے مطابق اسلحہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ لائسنس فیس یکساں ہے۔

(ب) اسمٹائسن جادی کرنے کے لئے عام شہری اور سرکاری ملازمین کے لئے الگ الگ میڈر افسین مقرر نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاول پور ریجنج - A.S.I 1997/1993

اور S.I بھرتی ہونے والوں کی پروموشن کا مسئلہ

235. ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1993 اور 1997 میں "بہاولپور" رینج میں کتنے A.S.I اور S.I بھرتی کئے گئے؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین Promote ہو چکے ہیں۔ ان کے نام، ولایت اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر ان میں سے کسی بھی ملازم کو Promote نہ کیا گیا ہے تو اس کی وجوہت کیا ہیں نیز اس کے ذمہ دار کون ہیں۔ کیا حکومت حق دار A.S.I اور S.I کو Promotion دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی دیگر Ranges میں 1993 اور 1997 میں بھرتی ہونے والے A.S.I اور S.I Promote ہو چکے ہیں۔ مگر بہاولپور Range کے A.S.I اور S.I کے ساتھ امتیازی سلوک کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) سال 1993، 1997 میں بہاولپور رینج میں اکائیس (41) A.S.I اور سات (7) S.I بھرتی کئے گئے ہیں۔ ان میں سے پانچ SI بطور Inspector پروموت ہو چکے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- محمد ناصر غوری ولد محمد شیر غوری موٹر وے پولیس
- 2- راشد منیر رائے ولد محمد منیر رائے ایٹ فورس، بہاولنگر

- 3۔ شباز احمد ولد محمد بخش ضلع رحیم یار خان
- 4۔ محمد نصر اللہ خان ولد غلام فرید ایبٹ فورس، بہاولپور
- 5۔ اکمل حسین ولد غلام رسول ایبٹ فورس، گوجرانوالہ
- (ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ پانچ S.I. پیسٹرز ازیں ہی بدمدہ انسپکٹر ترقی یاب ہو چکے ہیں۔ تمام A.S.I. صاحبان کو تدریج بھرتی سے کنفرم کر دیا گیا ہے۔ جس میں A.C.R. کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان پولیس ملازمین کے سروس ریکارڈز اور سالانہ تخمینہ رپورٹس تکمیل کی جا رہی ہیں۔ جس کو جلد از جلد یکسو کر کے اگلے رینک میں ترقی یاب کر دیا جانے کا۔
- (ج) یہ درست ہے صوبہ کی دیگر Ranges میں سال 1993 تا 1997 میں بھرتی ہونے والے A.S.I. اور S.I. میں سے کچھ A.S.I. اور S.I. promote ہو چکے ہیں۔ چونکہ A.S.I. اور S.I. کی سنیڈری رینج یول پر ہوتی ہے۔ لہذا ایک رینج کا دوسری رینج سے متقابل نہیں ہو سکتا۔ بہر حال جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ انہیں تدریج بھرتی سے کنفرم کر دیا ہے اور انہیں بھی ریکارڈز مکمل ہونے پر مقررہ تدریج سے ترقی یاب کیا جانے کا۔ اس طرح بہاولپور رینج کے ملازمین کے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہوتی ہے۔

لاہور میں جنوری 2002 تا جون 2004 خواتین

کے خلاف اندراج مقدمات کی تفصیل

268، محترمہ شائین عتیق الرحمن، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 لاہور میں سال 2002 اور سال 2003 (جنوری تا دسمبر) اور سال 2004 (جنوری تا جون) کے دوران گورنوں کے خلاف درج ہونے والے مقدمات / جرائم کی تعداد کیا ہے۔ درج ذیل واقعات کو نمایاں طور پر بیان کیا جائے؟

جنوری تا دسمبر 2002 اور جنوری تا دسمبر 2003 جنوری تا مئی جون 2004

1- قتل 2- اغواء 3- کاروکاری 4- زخمی 5- ریپ

6- جلنے کے واقعات

وزیر قانون و پارلیمانی امور

سال 2002، 2003 اور جون 2004 تک عورتوں کے متعلق درج مقدمات کی تفصیل ذیل ہے۔

2004	2003	سال 2002	
25	39	35	قتل
159	253	135	اغواء
			کاروکاری
25	57	45	زخمی
41	75	93	ریپ
	02	01	جلنے کے واقعات

جناب سپیکر، اب ہم تحریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

محترمہ شمیمہ نوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ شمیمہ نوید، جناب سپیکر! میں محکمہ جیل خانہ جات کے حوالے سے بات کروں گی کہ میں

نے سہولتگار میں دو بار جیل کا visit کیا تو وہاں یہ ایسی عواتین دکھی ہیں کہ جو وکیل afford

نہیں کر سکتیں یا کھر والے ان کی بیروی یا persue نہیں کرتے تو مجھے یہ بتائیں کہ ایسی

عواتین کا کیا مل ہے کہ جو نہ تو کسی وکیل کو فیس ادا کر سکتی ہیں اور نہ وہ انعامات afford

کرتی ہیں۔ تو حکومت انہیں کیا ریٹیف دینا چاہیے گی؟

محترمہ شمیمہ نوید، جی،

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب کو آپ جمیئر میں مل لیں۔ منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ وہ آپ کو تفصیل بنا دیں گے۔ شکریہ۔ یہ تحریک استحقاق ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے، تشریف نہیں رکھتے۔ تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق پرویز رفیق صاحب کی پہلے ہی pending ہوئی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ نجی سلیم صاحبہ، جناب نوید علم، محترمہ صغیرہ اسلام، تینوں۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جیسے آپ نے محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات pending کئے ہیں ان کو بھی pending کر دیں۔

جناب سپیکر، نہیں۔ یہ میں dispose of کرتا ہوں۔ جی، تحریک استحقاق بھی ختم ہوئیں۔ راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ دو اہم مسئلے جن کی پچھلے سال بھی ہم نے نشاندہی کی تھی۔ اب موسم سرما ہے اور اس کے بعد جون، جولائی کا موسم آ رہا ہے۔ ڈرائیوروں کے لئے نیچے کوئی جگہ نہیں، نہ پانی ہے، پچھلے سال بھی ہم نے point out کیا تھا۔ میری آپ سے گزارش ہے کیونکہ یہ آپ نے ہی اقدام کرنا ہے۔ جناب سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔

جو دھری اعجاز احمد سہا، جناب! اک اک دن دی ساڈی تنخواہ کن کے بنوادو۔

سپیکر، ٹھیک ہے، میں نے سن لیا ہے۔

جناب سپیکر! اسی کے ساتھ دوسری بات بھی ہے۔ جب ہم یہاں اجلاس سے

کہ ہمارے لئے استنباط شرم ہوتا ہے کہ جیسے ہی ہم نیچے اترتے

تے ہیں۔ وہاں پر ہی ہم جوتوں سمیت ان کے درمیان میں سے

مسجد کے لئے بھی کوئی انتظام کیا جائے۔ یہ دو ضروری

اقدام فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ ایک ڈرائیوروں کے لئے جگہ اور دوسری مسجد کے لئے proper جگہ ہونی چاہیے جہاں پر نماز ادا کی جاسکے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب اجہاں تک مسجد کا تعلق ہے تو یہ جو نیا ہال بن رہا ہے اس کے ساتھ ہی مسجد ہو گی جس میں تقریباً 300 آدمی نماز پڑھ سکیں گے۔ میرا خیال ہے کہ کام اگر زیادہ سے زیادہ لیٹ بھی ہوا تو دو ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بڑی خوبصورت قسم کی مسجد بنے گی۔

راجہ ریاض احمد، ڈرائیوروں کا بھی کچھ کریں۔

جناب سپیکر، ڈرائیوروں کا بھی کچھ کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔

رپورٹ (توسیع)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، جی، چودھری اعجاز احمد سہل مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003,
moved by Dr Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں مورخہ 28-فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003

moved Dr Anjam Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے

کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ توڑا سا ایک اور نوٹس لیں کہ ایک بل کو introduce

ہونے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور ڈیڑھ سال میں اس کی رپورٹ مکمل نہیں ہو رہی ہے۔ یہ 28 فروری

کے بعد پھر آجائیں گے اور پھر کہیں گے کہ ہمیں تین ماہ اور دے دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب کی

تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ محرک تشریف نہیں رکھتے۔ ابھی پھر

اسے pending ہی رہنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ویسے جواب آ چکا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جب تشریف لائیں

گے تو میں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر، پھر pending ہی کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب سپیکر، یہ اگلے اجلاس تک کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، اگلے اجلاس تک کر لیں۔

جناب سپیکر، یہ اسکے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا جناب سمیع اللہ خان، رانا آفتاب احمد خان، لادھ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) صاحب کی طرف سے ہے۔ اس کا نمبر 808 ہے اور یہ نوراژم کے بارے میں ہے۔

محکمہ نوراژم میں آمدن سے زائد اخراجات

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ ہم نے کل پیش کر دی تھی۔ وزیر صاحب نے آج اس کا جواب دینا تھا۔ ہمیں تشریف فرما تھے۔ میرا خیال ہے کہ ابھی چلے گئے ہیں۔ ابھی ادھر ہی تھے۔ جناب سپیکر، وزیر نوراژم تشریف فرما نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں، رانا آفتاب احمد خان، وزیر صاحب آگئے ہیں۔ جناب سپیکر، جی، وہ آگئے ہیں۔

وزیر سیاحت، شکر۔ جناب سپیکر! انہوں نے اپنی تحریک اتوانے کا میں جو سوال پوچھا ہے میں اس حوالے سے ایوان کو کچھ information دینا چاہ رہا ہوں۔ محکمہ نوراژم کے حوالے سے یہ حقیقت ایوان کے روبرو پیش کی جاتی ہے کہ محکمہ نوراژم کا پوریشن پورے صوبہ پنجاب میں پھیلا ہوا ہے جس میں ریجنل آفسز، ٹورسٹ ریزارٹ، انفارمیشن سنٹر اور دوسرے مجموعے مجموعے دفاتر کے علاوہ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھی شامل ہے۔ ان تمام دفاتر کو ہیڈ آفس لاہور جو ضلعان میں واقع ہے، کنٹرول کرتا ہے۔ ان سب اداروں کی اپنی اپنی آمدن ہے۔ 2002-03 میں ٹی، ڈی، سی، پی کا مجموعی منافع ایک کروڑ سے زائد ہے جبکہ 2003-04 میں یہ منافع 64 لاکھ سے زیادہ ہے۔ جہاں تک آپریشن ڈیپارٹمنٹ ضلعان لاہور کی آمدن کا تعلق ہے تو یہ آفس سپروائزری کا کردار ادا کرتا ہے اور خود انکم جرنلنگ یونٹ نہ ہے۔ جیسا کہ پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ ٹی، ڈی، سی، پی کا تمام آپریشن ونگ ایک منافع بخش حیثیت رکھتا ہے۔ ٹی، ڈی، سی، پی اپنے تمام اخراجات خود ادا کرتی ہے اور 5.43 ملین کے اخراجات بنیادی طور پر ملازمین کی تنخواہیں، یونٹیلیٹی بزز اور دیگر ضروری اخراجات کی مد میں آتے ہیں۔ ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر لائسنس روڈ لاہور ایک انفارمیشن سنٹر کی

حیثیت سے کام کرتا ہے جس میں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو معلومات فراہم کرنے کا کام سر انجام دیا جاتا ہے۔ صرف publicity material معمولی قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ ان انفارمیشن سنٹرز کی منت کے نتیجے میں 'T.D.C.P Adventure Tourism Resort' وغیرہ سے انکم حاصل کرتی ہے۔ تاہم اثراجات کے حوالے سے جو سوالات اس تحریک کے اندر پوشے گئے ان کی میں نے تموزی سی تفصیل بتائی ہے کہ T.D.C.P کے انفارمیشن سنٹرز کے لئے نکلنے نے تین regions لاہور، ملتان اور راولپنڈی بنائے ہوئے ہیں۔

جناب والا! انفارمیشن سنٹرز سے income generate نہیں ہوتی بلکہ وہاں پر صرف سٹاف انفارمیشن مہیا کرتا ہے۔ اسی لئے یہ چیز نظر آ رہی ہے کہ اثراجات زیادہ اور آمدن کم ہے تو وہاں سے صرف لوگوں کو انفارمیشن مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے اثراجات کیوں زیادہ ہیں؟ وہاں پر بجلی کے علاوہ دوسرے یونٹیلٹی بزز اور ملازمین کی تنخواہیں بھی اسی account میں calculate کی جاتی ہیں کہ اس رتبہ میں 'انفارمیشن سنٹر پر بیٹھے ہوئے لوگ کتنے پیسے کما رہے ہیں اور ان کے کتنے اثراجات ہیں؟ جیسا کہ میں نے پہلے تفصیل سے بتایا ہے کہ 2002-03 کے اندر T.D.C.P کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک کروڑ روپے سے زیادہ تھی۔ ملتان، راولپنڈی اور لاہور تمام regions منافع میں جا رہے ہیں۔ لاہور رتبہ پر ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں انفارمیشن سنٹرز کی آمدنی کم اور اثراجات زیادہ ہیں تو یہ اثراجات لاہور کا ہیڈ آفس پورے کرتا ہے۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان : جناب سیکرٹری دنیا میں سب سے بڑی انڈسٹری Tourism Industry ہے۔ آج کل سب سے زیادہ آمدنی Tourism Industry میں ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف نے بڑے فخر سے اپنے نکلنے کی کارکردگی بیان کی ہے جبکہ ان کی بے قاعدگیوں کی انتہا یہ ہے کہ 1984 under the Companies Ordinance ان کا آڈٹ چارٹر اکاؤنٹنٹ سے ہونا تھا لیکن انہوں نے کئی سال سے نہیں کروایا ultimately انہیں Security Exchange Pakistan نے one time permission دی ہے۔ وزیر موصوف مجھے صرف یہ بتادیں کہ انہوں نے اپنے دو سالہ دور وزارت میں کون سے ایسے فورسٹرز شروع کئے ہیں؟ اگر وزیر صاحب کی تنخواہ بھی ان اثراجات میں شامل کر لی جائے تو یہ نکلہ سیاحت نکلان میں چلا جاتا ہے۔

جناب والا ٹورسٹ انفرمیشن سنٹرز کھولنا بہت اہم بات ہے۔ کیا ان سنٹرز کے کھولنے کے بعد کوئی ٹورسٹ کو attraction ہوتی ہے؟ میرے خیال میں سب سے زیادہ بے توجہ گاہکوں T.D.C.P میں ہو رہی ہیں کیونکہ ہمارے پاس 'پبلک اکاؤنٹ کمپنی میں بھی یہ مسئلہ آیا تھا۔ ایشو یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کوئی ایسی پالیسی نہیں بنائی کہ How to open further new tourist attractions جس کسی بھی سسٹم میں آپ کا income expenditure level پر آ جاتا ہے That is not a business مجھے اس بابت وضاحت کریں 'policy statement دیں کہ یہ کون سے نئے ٹورسٹ attractions دے رہے ہیں جس سے ٹورسٹ attract ہوں؟

جناب سیکریٹری: وزیر صاحب! کیا حکومت آئندہ کے لئے آمدن میں اضافے کے لئے کوئی پالیسی بنا رہی ہے؟

وزیر سیاحت: جناب سیکریٹری! گزارش یہ ہے کہ T.D.C.P کا محکمہ بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ Private Tour Operators کو زیادہ سے زیادہ facilitate کیا جائے۔ پوری دنیا کے اندر جہاں tourism ہے وہاں حکومت خود کسی ادارے کو کنٹرول نہیں کرتی۔ اس طرح کی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں کہ Private Tour Operators کو زیادہ سے زیادہ facilitate کیا جا سکے۔ اس طرح لوگوں میں tourism کے حوالے سے awareness پیدا کی جاتی ہے۔ رانا صاحب نے یہ پوچھا ہے کہ کون سے نئے پراجیکٹ آرہے ہیں؟ تو میں عرض کرتا ہوں کہ "بلو تقسیم پارک" کے لئے بجٹ میں بھی پیسے رکھے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا بڑا پراجیکٹ "نیو مری" کا ہے۔ اس کے علاوہ ہم پرانی resorts کو بھی بہتری کی طرف لے کر جا رہے ہیں 'نئے انفارمیشن سنٹرز بنانے گئے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے six point - بجندے میں tourism کے حوالے سے vision کو بہتر سے بہتر طریقے سے achieve کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا صاحب! کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ اب آگے چلتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ tour operators manage ضرور کرتے ہیں لیکن tourist resorts کو حکومت خود handle کرتی ہے۔ ان کے نکلنے کی کارکردگی یہ ہے 'یہاں پر بیٹھے ممبران مجھے بتادیں کہ کوئی نئی resort تیار کی گئی ہے؟ ابھی پچھلے دنوں جمولا کرتے ایک بہت بڑا سامنہ جس سے بہت سے بچوں کی اموات ہوئی ہیں۔ اس کے بعد یہ ویسے ہی گھبرا گئے ہیں۔ He should admit that there is no such progress in the tourism industry انہیں لازماً consultants کو hire کرنا چاہیے تاکہ پاکستان کی Tourism Industry کو فروغ مل سکے۔

جناب سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اس بات work کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہتری آنے گی۔ ابھی جو مکہ عمرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔

اگلی تحریک جناب سمیع اللہ خان 'جناب حاجی محمد اعجاز اور راجہ محمد طارق کینی صاحب کی طرف سے ہے۔ تینوں صاحبان تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔ اگلی تحریک چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا تحریک 'dispose of' کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں لگتیں لہذا تحریک 'dispose of' ہوئی۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص اور جناب محمد ارشد بگو صاحب کی طرف سے ہے۔ دونوں صاحبان تشریف نہیں رکھتے، تحریک 'dispose of' ہوئی۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص اور چودھری محمد شوکت صاحب کی طرف سے ہے۔ دونوں صاحبان تشریف فرما نہیں ہیں، تحریک 'dispose of' کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریک کا نمبر 830/04 ہے۔ جی 'ڈاکٹر صاحب!

واہٹو ضلع گوجرانوالہ میں پولیس کے ہاتھوں

زمیندار کی ہلاکت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لے کر لینے اسمبلی کی کارروائی فتویٰ کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 27 ستمبر 2004 کی خبر کے مطابق واہٹو ضلع گوجرانوالہ کی پولیس نے گاڑی نہ روکنے پر ایک زمیندار سردار محمد ولد غوشی محمد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ تفصیل کے مطابق پولیس نے پل پر ناک لگا رکھا تھا زمیندار کے ڈرائیور نے گاڑی سائیڈ سے نکالی تو پولیس اہلکاروں نے فائرنگ کر کے زمیندار کو ہلاک کر دیا۔ اس واقعہ سے عیاں ہے کہ پولیس کس قدر نا اہل اور غیر ذمہ دار ہے۔ انتظامیہ کی اس غفلت اور نااہلی پر عوام میں شدید غم و غصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ویسے تو اس کا جواب Call Attention Notice پر ہی دیا جا چکا ہے لیکن میں مختصراً پھر عرض کر دیتا ہوں کہ ان مضمون میں سے ایک کو گرفتار کر کے ہم نے جوڈیشل حوالت بھیجا ہے جبکہ باقی مضمون کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: مزید کتنے مضمون مطلوب ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کہ دوران تفتیش محمد اشفاق کانسٹیبل نے جناب و امق جاوید ایڈیشنل سیشن جج صاحب کی عدالت سے قبل از گرفتاری ضمانت کروائی تھی جو مورخہ 27-10-04 کو کنفرم ہوئی۔ ایک مضمون کی ضمانت قبل از گرفتاری کینسل ہوئی ہے اور اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مضمون عفر عباس، بیات علی اور محمد علی شامل تفتیش ہوئے ہیں اور ان سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کا جرم

حیات ہوا تو ان کو بھی گرفتار کیا جانے کا لیکن فی الحال ان کو حائل تفتیش کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ چونکہ محرک اسے مزید پریس نہیں کرنا چاہتے لہذا یہ تحریک اتوانے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے۔ محترمہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک اتوانے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک بھی محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک اتوانے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 840 لاکھٹیل الزم ایڈووکیٹ، چودھری زاہد پرویز صاحب، چودھری محمد اشرف کبہ صاحب اور چودھری اعجاز احمد سہل صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، چودھری اعجاز احمد سہل صاحب!

سیالکوٹ شہر کی جامع مسجد زینبیہ میں خود کش دھماکہ

چودھری اعجاز احمد سہل، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی مٹوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 2۔ اکتوبر 2004 کو سیالکوٹ شہر کی جامع مسجد زینبیہ میں خودکش دھماکے سے تقریباً 30 سے زائد غازی شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہو گئے یہ دھماکا خطبہ جمعہ کے موقع پر ہوا۔ یہ واقعہ صوبہ میں امن عامہ کی ناقص صورت حال کا منہ بولنا ثبوت ہے۔ ابھی تک اس واقعہ کے مزلن کا سراغ نہیں لگایا جاسکا جو محکمہ پولیس کے افسران کی ناکامی کا بھی ثبوت ہے۔ اس واقعہ پر صوبے کی عوام میں شدید خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اہمیت دی جائے۔

جناب سپیکر، سہل صاحب! یہ مسئلہ Call Attention Notice میں آچکا ہے اور اس کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب بھی آچکا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سہل، ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب سپیکر، چونکہ محرک اسے مزید پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا یہ تحریک اتوانے کار

dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار جناب لاد شکیل الرحمن ایڈووکیٹ صاحب، چودھری محمد اشرف کبوتر صاحب اور چودھری زاہد پرویز صاحب کی طرف سے ہے۔ چونکہ محرک تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک اتوانے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار محترم فرزادہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار محمد وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔ گجر صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک اتوانے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار سید احسان اللہ وقاص صاحب اور جناب ارشد محمود گجو صاحب کی طرف سے ہے لیکن دونوں صاحبان میں سے کوئی بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار چودھری محمد ارشد صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک اتوانے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ تحریک اتوانے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار مہر اشتیاق احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ جی 'مہر صاحب! آپ کی تحریک کا نمبر 888 ہے۔ پیش کریں۔

یہی پی 150- شاہ فرید پارک روڈ کی نامکمل تعمیر

مہر اشتیاق احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بنی بنی 150- کی یونین کونسل 111 کے عوام حکومت کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے ہیں۔ تفصیل یوں ہے کہ UC-111 میں کالی عرصے سے مختلف سڑکوں کی اکھاڑ بچھاڑ جاری ہے اور ان سڑکوں پر روزی بگری ڈال کر جوں کا توں چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان میں شاہ فرید پارک کی مصروف

ترین سڑک ملک لطیف شریٹ جس پر بہت زیادہ آمد و رفت ہے پچھلے چھ ماہ سے روزی بگری ہاتھ ڈال کر ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس کے باعث علاقے کے کمینوں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس سڑک کا کوئی متبادل راستہ بھی نہ ہے جہاں سے عوام گزر سکیں۔ اب حال یہ ہے کہ عوام کا پیدل گزرنا بھی محال ہو گیا ہے جس بنا پر عوام نے سخت احتجاج کیا۔ عوام مطالبہ کرتے ہیں کہ متذکرہ سڑک کو فی الفور پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا تقاضا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر بلدیات!

وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے موصودہ رپورٹ کے مطابق یونین کونسل کے تمام جاری ترقیاتی منصوبے مکمل کرا دیئے گئے ہیں اور بالخصوص شاہ فرید پارک کی سڑک ملک لطیف شریٹ مکمل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکر ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جی درست ہے۔

جناب سپیکر، چونکہ محکمہ اسے مزید پرنس نہیں کرتے لہذا یہ تحریک اتوانے کار dispose of ہونی۔ اگلی تحریک اتوانے کار سید احسن اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ اب شاہ صاحب آگئے ہیں۔ شاہش۔ شاہ صاحب آپ کی تحریک اتوانے کار نمبر 891 ہے۔

تھانہ غازی آباد (لاہور) پولیس کی تحویل میں نوجوان

کا پنکھے سے پھندا لے کر خود کشی کرنا

سید احسن اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 25 اکتوبر 2004 کی خبر کے مطابق غازی

آباد میں ایک اسے۔ ایس۔ آئی کی تحویل میں نوجوان نے ہینکے سے پھندا اے کر خودکشی کر لی۔ تفصیلات کے مطابق فرقان علی نامی شخص نے چند روز قبل اپنی دکان سے ایک ویڈیو کیسٹ چوری ہونے کی درخواست دی تھی۔ گزشتہ شام وہ ایک نوجوان شاہد عرف مون کو لے کر تھانے آ گیا اور شبہ ظاہر کیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ مون عرف شاہد کو اسے۔ ایس۔ آئی کے حوالے کر دیا جو اسے اپنے کمرے میں چارپائی کے پاس بٹھا کر کسی اطلاع پر تھانے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد شاہد عرف مون لے کرے کو اندر سے بند کر لیا اور کپڑے کا پھندا اجا کر ہینکے سے بھول گیا۔ یہ صورتحال دیکھ کر تھانے کا عملہ دروازہ توڑنے کی کوشش کرتا رہا اور بالآخر پھمت پھاڑ کر اندر داخل ہونے اور شاہد کو پیلے شاہد، پھر جنرل اور آخر میں میو ہسپتال لے آنے مگر شاہد عرف مون جانبر نہ ہو سکا۔ پولیس کی حراست میں نوجوان کی بلاکت سے عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باعاطف قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی۔ لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ مورخہ 24-10-2004 کو قریباً رات 8.30 بجے مسمی فریمن علی سکند میرالدین پارک غازی آباد وڈیو کیمرہ چوری کے سلسلے میں مسمی خرم جنزاد عرف شاہد کو پکڑ کر تھانہ غازی آباد میں نذیر احمد اسے۔ ایس۔ آئی کے سامنے پیش کیا۔ اسے ایس آئی ذکر اسے اپنے کمرے میں بٹھا کر خود دیگر کار سرکار کے سلسلے میں تھانہ سے باہر چلا گیا۔ خرم جنزاد عرف شاہد نے کمرے کے دروازے کو اندر سے کنڈی لگانے دی اور دروازہ کھٹکھٹانے پر اندر سے کوئی جواب نہ دے رہا تھا۔ ایس۔ ایچ۔ او تھانہ غازی آباد مع پولیس افسران و ملازمین نے اوپر سے پھمت اکھاڑ کر اندر سے کنڈی کھلوائی تو خرم جنزاد کے میں کپڑے کا پھندا اڈال کر ہینکے کے ساتھ ٹکا ہوا تھا۔ اس نے شیشے کی بوتل توڑ کر اپنے جسم کو زخمی بھی کیا تھا جسے فوری طور پر نیچے اتارا گیا اور بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ متوفی خرم جنزاد نے خودکشی کی ہے۔ نذیر احمد اسے۔ ایس۔ آئی نے بیہر

کارروائی کے اسے تھانے میں بھایا تھا جس نے نہایت غفلت اور لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے۔ جس پر مقدمہ نمبر 615/2004 مجرم C-156 پولیس آرڈر 2002 تھانہ غازی آباد درج کیا گیا۔ نذیر احمد اسے۔ اس۔ آئی کو گرفتار کر کے حوالت جوڈیشل بمجوا یا گیا ہے اور چالان مجاز عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر، جی شگریہ۔ شاہ صاحب! کٹنی تفصیل کے ساتھ جواب آ گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! جی درست ہے۔ میری تحریک اتوانے کار تو انھوں نے بھی پڑھ دی ہے اور سارے واقعات درست ہیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ چونکہ محرک اس تحریک کو مزید پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا یہ تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 22 راجہ ریاض احمد صاحب کی طرف سے ہے انھوں نے out of turn لینے کے لئے کہا تھا۔ جی راجہ صاحب! تحریک پیش کریں۔

حکومت کی جانب سے فیصل آباد کو ٹیکسٹائل سٹی

بنانے کی غرض سے زمین کی ارزاں نرخوں پر خرید

راجہ ریاض احمد، شگریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسپیکر کی کارروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد میں حکومت ٹیکسٹائل سٹی بنانے کے لئے چکوک نمبرز 144 ر۔ب '152 ر۔ب '157 ر۔ب '159 ر۔ب '160 ر۔ب '161 ر۔ب اور 186 ر۔ب تحصیل چک عمرہ میں اراضی کے مالکان سے چار لاکھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے خرید رہی ہے جو کہ انتہائی کم رینٹ ہیں جب کہ متذکرہ چکوک کی اراضی 6 سال قبل موثر و سے کی تعمیر کے لئے 4 لاکھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے خریدی گئی تھی مگر یہ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ حکومت 5 سال بعد انتہائی کم نرخوں پر زبردستی زمین خرید رہی ہے۔ اس حکومتی ظالمانہ فیصلے سے وہاں کے معاشین میں بالخصوص اور صوبے کے موام میں بالعموم خوف بے چینی اور اضطراب پایا جاتا

ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک مجھے ابھی موصول ہوئی ہے جیسا کہ جناب نے حکم فرمایا ہے اور آپ کے ہی حکم کے مطابق یہ تحریک out of turn لی گئی ہے تو سو مواریٹک کے لئے اسے بھی pending کر لیتے ہیں اور سو مواریٹک کو ہی اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، اسی نوعیت کی ایک پہلے بھی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب اسی نوعیت کی ایک پہلے بھی ہے دونوں کا اکٹھا سو مواریٹک کو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، ساتھ ہی اس کا بھی جواب دے دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے جناب! سو مواریٹک کو اس کا بھی جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، راج صاحب! ٹھیک ہے؟

راج ریاض احمد، جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک اتوانے کا بھی اس کے ساتھ ہی attach کر دی گئی ہے۔ شکریہ

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، چودھری اعجاز احمد سہل صاحب!

چودھری اعجاز احمد سہل، جناب والا! جیل فنانڈنگ کے سوالات جناب! کی شفقت سے

pending کر لئے گئے ہیں لیکن 68 بچوں کے متعلق محکمے نے جواب دیا ہے کہ وہ معمولی مقدمے کی وجہ سے جیل میں قید ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کو عید سے قبل لن کی پیرول پر رہائی کرنی چاہیے اور یہ ایک حوامی مطالبہ ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر موصوف نے سن لیا ہے۔ اچھی تحریک احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔
تحریک اتوانے کار نمبر 892۔

لاہور میں منشیات فروشی کے الزام میں 3 افراد

کی پولیس مقابلہ میں ہلاکت

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”نوائے وقت“ مورخہ 25-1 اکتوبر 2004 کی خبر کے مطابق لاہور میں سینڈ پولیس مقابلے میں ہلاک ہونے والے حاجی نوید، اس کے بھائی حفیظ نوشی اور کرن فرم بٹ کے لواحقین کے مطابق ان کو ناکردہ گناہ کی سزا دی گئی اور ان پر منشیات فروشی کا الزام لگا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مقتول کی بہن کے مطابق انصاف کی بھیک مانگنے پر اس کے دوسرے دو بھائیوں وحید بٹ اور عزیز بٹ کو بھی جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ پولیس مقابلے میں ہلاک ہونے والے مڑموں کے ورثا کے مطابق حاجی نوید، حفیظ اور فرم کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور پولیس نے انہیں سپینڈ تشدد کا نشانہ بنایا۔ ایک اور وارث کے بیان کے مطابق مڑموں کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ لاشوں کو غسل دینے والے اسلم بٹ کے مطابق ان کے منہ میں گھاس اور منی تھی۔ منڈ کرہ بالا واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ مڑموں کو پولیس نے تشدد کا نشانہ بنا کر بڑی بے دردی کے ساتھ ہلاک کیا۔ پولیس کی ان روز بروز بڑھتی ہوئی ظالمانہ کارروائیوں سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس میں ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اس کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا۔ اس نے آپ اس کو pending فرمائیں۔

جناب سپیکر، اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس نے اس کو اگلے اجلاس تک pending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، اگلے اجلاس تک کے لئے یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد علی حسن رضا قاضی صاحب، ڈاکٹر اسد معصوم صاحب، سمیع اللہ خان صاحب۔ تینوں صاحبین میں سے کوئی بھی صاحب تشریف فرما نہیں۔ لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اس کے بعد نوید عامر صاحب کی تحریک ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے اس لئے ان کی تحریک بھی dispose of ہوئی۔ اس کے بعد ملک اصغر علی قیصر صاحب، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب، جناب علی حسن رضا قاضی صاحب۔ تینوں میں سے کوئی بھی تشریف فرما نہیں۔ لہذا یہ تحریک بھی dispose of ہوئی۔ اس کے بعد تحریک اتوانے کا نمبر 898 چودھری زاہد پرویز صاحب اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) چودھری محمد اشرف کبوتر صاحب، چودھری اعجاز احمد سہاں صاحب۔ چودھری اعجاز احمد سہاں صاحب اپنی تحریک پڑھیں گے۔

گوجرانوالہ میں پولیس کی 9 سالہ بچے کے اغواء

اور قتل کے ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکامی

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سپیکر اس میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ہفتی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 7 نومبر 2004 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ کے علاقہ جنڈیلہ باغ والا کے رہائشی صلاح مسیح کے 9 سالہ بچے سنیل کو نامعلوم افراد نے اغوا کر لیا اور والدین سے بچے کے محض پانچ لاکھ تاوان طلب کیا۔ والدین نے تاوان کی رقم پانچ لاکھ

کی ادائیگی بھی کر دی۔ مگر اس کے باوجود بچے کو قتل کر کے اس کی نعش قربی گندے نالے میں پھینک دی گئی۔ بچے کی نعش ملنے پر علاقہ کے لوگوں نے اس واقعہ کے خلاف شدید احتجاج کیا اور پولیس کے خلاف نعرے لگانے۔ گوجرانوالہ میں روزانہ اغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ مگر مٹن گرفار نہیں ہو رہے۔ جس کی وجہ سے مٹن اور زیادہ وارداتیں کر رہے ہیں۔ مگر پولیس ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی ہوئی ہے۔ ان وارداتوں کی وجہ سے گوجرانوالہ کے لوگ شدید اضطراب کا شکار ہیں اور ان کے دلوں میں حکومت وقت کے خلاف شدید نفرت پائی جا رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکر۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جس واقعہ کی میرے بھائی نے نشاندہی کی ہے یہ اغوا برائے تاوان کا واقعہ تھا۔ لیکن میں اپنے بھائی سے اس لحاظ سے اتفاق نہیں کرتا میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ایک وقوعہ کا ہو جانا ایک علیحدہ بات ہے لیکن اصل دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بعد پولیس اس مقدمے میں موٹ مٹن یا ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کرتی ہے اور اس سلسلے میں مزید کیا کارروائی کرتی ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ جو بچہ اغوا ہوا اس کے مقدمہ میں دو مٹن و سیم احمد اور غلام مصطفیٰ کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ صرف ایک غاتون جس کا اس مقدمے میں ذکر کیا گیا تھا اس کو فی الحال گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ لیکن دونوں نامزد مٹن گرفتار ہو چکے ہیں۔ پولیس غاتون کی گرفتاری کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ جیسے ہی وہ گرفتار ہو جانے کی پالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ چودھری اعجاز احمد سہا، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، شکر۔ محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا یہ تحریک dispose of ہوتی ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ۔ مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ
توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ طلعت یعقوب، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

1. The Punjab Ministers Salaries , Allowances and Privileges (Amendment) Bill 2004
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 moved by Rana Sana Ullah Khan M.P.A PP 70.
3. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 moved by Mrs Shahina Asad M.P.A W 310.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان
میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-فروری 2005 تک توسیع کر دی
جائے۔

MR SPEAKER: The motion moved is:-

1. The Punjab Ministers Salaries , Allowances and Privileges (Amendment) Bill 2004.

- 2 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 moved by Rana Sana Ullah Khan M.P.A, PP 70.
- 3 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 moved by Mrs Shahina Asad M.P.A, W 310.

کے بارے میں مجلس کانہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 28-فروری 2005 تک توسیع کر دی بلنے۔

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ

برائے سال 2003 پر بحث

جناب سپیکر، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے اجنڈے کی اگلی آئٹم پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2003 پر عام بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر خوراک کی تقریر سے ہوگا۔ جنہیں اس اجلاس کے لئے ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کا اضافی پارچ دیا گیا ہے۔ تاہم جو دیگر اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی پٹریں مجھے بھجوا دیں۔ جی وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آج چونکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پر بحث ہے۔ میں مختصر آس کی out line معزز ایوان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو مفید آرا، میرے کاغذ اراکین ہیں سے ان پر پورا غور و خوض کرنے کے بعد میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب سیکر، کیا پھر wind up آپ کریں گے؟

وزیر خوراک، جی ہاں۔ جناب سیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے اور اس کا بنیادی مقصد گزینڈ اور نان گزینڈ staff provide کرنا ہے اور ان کی جانچ پڑتال کر کے میرٹ کے اوپر ان کی عداالت مرتب کرنا ہے۔ آرڈیننس 1978 کے سیکشن 9 کے تحت اس کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ اس میں کچھ اعداد و شمار ہیں اگر اجازت ہو تو میں ان کو پڑھ دوں؟

جناب سیکر، جی، فرمائیں!

وزیر خوراک، دوران سال کمیشن کو 1398 مشترکہ اسامیوں کے لئے 44 ہزار 765 درخواستیں موصول ہوئیں اور 2002 میں درخواستوں کی اوسط تعداد فی اسامی 20 تھی۔ اس سال progress بہتر رہی ہے اور فی اسامی 32 درخواستیں موصول ہوئیں۔ بہت سے کیسوں میں درخواستوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ وہاں کمیشن نے short listing کا طریقہ کار اپنایا۔ اگر جناب والا بہت زیادہ درخواستیں آجائیں تو ہم short listing کر لیتے ہیں کہ میرٹ پر کون سے امیدوار eligible ہو سکتے ہیں۔ ان میں پھر competition کروایا جاتا ہے تاکہ process مختصر کیا جائے۔ معروضی اور غیر معروضی تحریری آزمائش کو بھی بنیاد بنایا جاتا ہے۔ ساری جھان بین کے بعد کمیشن نے 7 ہزار 44 امیدواروں کے انٹرویو کئے۔ جس کے ذریعے 2 ہزار 439 اسامیوں کے لئے 2 ہزار 4 سو 19 امیدواروں کی تقرری کی عداالت کی گئی۔ مناسب امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے 9 اسامیوں کو غلطی رہا۔ جبکہ پنجاب اسمبلی کی دس اسامیوں اور اسسٹنٹ کمپنژر کی ایک اسامی حکومت نے واپس لے لی۔ کمیشن کے اہم کاموں میں مطالبے کے امتحانات اور ایکس پی۔سی۔ ایس اور ایکس سول جی بی بی جوڈیشل مجسٹریٹ کا انعقاد کرنا ہے۔

دوران سال کمیشن کو EX-P.C.S کے لئے 78 اسامیوں کی requisition موصول

ہوئی اور انہیں proper طریقے سے اخبارات میں مشترکہ کیا گیا۔ اس طرح 19 ہزار 107 درخواستوں کی ریکارڈ تعداد موصول ہوئی۔ 19 دسمبر 2003 سے 5 جنوری 2004 کے دوران امتحان کا

اتحاد کیا گیا جس میں 1068 امیدواروں نے شرکت کی اور اس طرح سول بیج کم جوڈیشل مجسٹریٹ کی 50 اسامیوں کے لئے 13 سے 21 اکتوبر 2003 کے دوران امتحان لیا گیا جس میں 1792 امیدواروں نے شرکت کی اور یہ دونوں کیس 2004 میں پایہ تکمیل کو پہنچے۔ جناب والا! پیبلک سروس کمیشن کے سسٹم میں تحریری امتحانات اور انٹرویو کے لئے ممتحن اور ماہرین صحافیوں کی فہرستیں اور ازسرنو یونیورسٹی کے وائس چانسلروں اور دیگر اداروں کے سربراہوں کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے جامع طور پر ہم نے اس کا پروگرام ترتیب دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ صوبے کے تمام علاقوں کو یکساں فائدہ می دی جائے۔

جناب سپیکر! اس میں کچھ اعتراضات تھے کہ ہمارے دور دراز کے امیدواروں کو آنے جانے میں بڑی دقت ہوتی ہے تو ان امیدواروں کی سہولت کے لئے پنجاب پیبلک سروس کمیشن نے مٹھان اور پنڈی میں دو علاقائی دفاتر میں انٹرویو کا اتحاد کیا ہے۔ یہ پہلا break through تھا اور یہاں پر تحریری امتحانات پر غور بھی کیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ کچھ مشاہدات اور کچھ سفارشات بھی کمیشن نے مرتب کی ہیں اور طلباء کی جو رپورٹیں اور مشاہدات بھی میں آپ کو پیش کروں گا اور کمیشن کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کچھ اصلاحات بھی مرتب کی گئی ہیں وہ بھی میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں تاکہ بہتر نتائج نکل سکیں۔

جناب سپیکر! امیدواروں کی کارکردگی پر تبصرہ بڑا مایوس کن ہے لیکن حالات کے پیش نظر ہمیں کرنا ضروری ہے۔ امیدواروں میں اعتماد لانے کی بڑی کمی ہے اور وہ اپنے صحافیوں پر واضح اور مدلل انداز میں گفتگو نہیں کرتے۔ پنجاب پیبلک کمیشن کے ممبران اور تمام ٹیم نے یہ experiment کیا ہے۔ اس کے علاوہ امیدواروں کی انگریزی اتنی کمزور ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ وہ پہلی دفعہ اس زبان میں بات کر رہے ہیں اور اس طرح کے حالات دیکھنے میں آئے ہیں۔ ان کی بڑی تعداد بغیر تیاری کے آجاتی ہے اور پھر ان کو دیکھ کر بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ بہت سے طالب علم ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی تعلیم سے متعلقہ سلیبس پڑھا ہی نہیں ہوتا۔ انہوں نے کانڈیز اور نوٹس کے ذریعے short cut مارے ہوتے ہیں جن کی بنا پر انہیں امتحان میں بڑی دقت

ہوتی ہے۔ اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے تجاویز دی ہیں کہ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں میں مختلف مضامین پر بحث مباحث میں حصہ لینے کے لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ تعلیمی اداروں میں تقاریر اور بحث مباحثوں کا انعقاد اکثر و بیشتر ہونا چاہیے تاکہ طلباء اعداد دیال بہتر طور پر کر سکیں اور ان کو بولنے کا experience حاصل ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ حالات حاضرہ اور اہم مضامین پر سیمینار منعقد کرنے کے لئے بھی کمیشن نے recommendation بھیجی ہے تاکہ ان میں حصہ لیں اور طالب علموں کی ترقی کا ریکارڈ رکھنا ضروری ہوگا۔ طالب علموں کی مناسب تربیت کرنی بہت ضروری ہے اور انگریزی زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے انہیں ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ پڑھانے کے مسئلے کو بہتر طریقے سے ترتیب دے سکیں۔ اس کے علاوہ مضامین کے انتخاب کے سلسلے میں طالب علموں کو ماہوی، اعلیٰ ماہوی اور یونیورسٹی کی سطح پر مناسب رہنمائی اور مشاورت ہونی چاہیے تاکہ طالب علم پڑھانی کے میدان میں اپنے اعتماد اور ذہانت کے ساتھ اعلیٰ مقاصد حاصل کر سکیں۔ قابل اساتذہ کی سرپرستی میں مطالعاتی گروپ بنانے جائیں تاکہ طالب علموں کی اہلیت اور قابلیت میں اضافہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! یہ موٹی موٹی outlines ہیں۔ کمیشن کے ایک چیئرمین اور 15 ممبر ہوتے ہیں۔ جب بھی کبھی انہیں technical assistance کی ضرورت ہو تو محکمہ جات سے انٹرویوز کے لئے experts کو بلایا جاتا ہے۔ وہ امیدواروں کی قابلیت دیکھ کر نمبرز لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ادارہ پنجاب کے اندر بہت ہی اعلیٰ خدمت کر رہا ہے اور میرٹ کو promote کر رہا ہے اور میرٹ کے اوپر تمام محکمہ جات کو feed back جاتی ہے جنہوں نے آجے جا کر ہماری قیمت کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ تمام لوگ اس ذریعے سے گزر کر جاتے ہیں اور ہماری واحد حکومت ہے جو اس کو بڑا promote کر رہی ہے۔ اس کے preview کو بڑھانے میں دلچسپی رکھتی ہے اور اس کے اختیارات کم کرنے کے بارے میں ہماری حکومت نے کبھی نہیں سوچا۔ اب جو بھی ہمارے فاضل ممبران تجاویز دیں گے ہم ان کو سر آنکھوں پر رکھیں گے اور اس کو آگے بڑھائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ، جی 'رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جو رپورٹ پیش ہوئی ہے۔

This is the oldest Commission in the Province. Under the Article 242 of the Constitution of Pakistan

میں اس کی رپورٹ میں سب سے پہلے

I will go to the observation and recommendations

اگر آپ اس کے page 8 پر دیکھیں جو بڑا important ہے کہ۔

15 . Devolution plans: Implications for administrative landscape need to be analyzed.

اس کا operative part آتا ہے

District Government appears to have been authorized to recruit officials in basic pay scale 16 and 17 in certain sectors. Such a delegation of authority should not and cannot curtail PPSC's role or jurisdiction. The selection against these posts has to be made through Punjab Public Service Commission irrespective of the placement or level of the requisitioning appointing authority.

جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن نے کہا ہے کہ آپ نے یہ جو authority devolve کی ہے۔

that is illegal. This should not go to the devolution plan. This should go back to the

یہ ان کی main observation ہے۔ اس کی Second observation لکھتے ہیں، ہیلتھ منسٹر

ساب بیٹے ہیں۔

16. During last year no requisition was received for appointments in the medical field. This is a sad state of affairs. A large number of medical graduates and post graduates are getting frustrated due to lack of jobs and inability to meet a dire social need. These causes and pumps brain drain. This dismal situation further deprives the society of needed expertise. It is, therefore, suggested that the immediate steps be taken to fill the vacant posts of medical manpower through Punjab Public Service Commission at the earliest to avoid the fast deteriorating situation in the medical profession.

MR SPEAKER: Order please.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Imran Masud Sahib take this business serious. I am coming to your Education Department next. This is an alarming sign for the Honourable Health Minister. Then we go to the Minister Education who is neither attentive nor serious in the business.

17. **Teaching posts in the Education Department:** During the year 2003, Punjab Public Service Commission did not conduct any interview for the new teaching posts in the Education Department as no requisition was received. Some adhoc appointees, however, were assessed but the number was small.

18. Qualified young persons produced by the colleges and the universities in the field of humanities, basic sciences and technical education are frustrated due to lack of opportunities of employment. A small fraction of this manpower is absorbed by autonomous institutions on contract basis but the vast majority remains unemployed. It is recommended that the Government should consider the Education Department should be filled through the Commission. This may help to save the educational institutions from further decay.

جنت سیکر! یہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہے جس میں دو major sectors, health and education پر انہوں نے کہا ہے کہ لوگ frustrate ہو کر فارغ ہو رہے ہیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے بڑا اچھا کہا کہ ان کی بڑی اصلی کارکردگی ہے۔ If you go to the page 64 ان کی appointments کے خلاف بھی لوگ مدتوں میں گئے ہیں جن سے 33 پیج کے فیصلے ان کے خلاف ہونے ہیں۔ why کہ انہوں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جو 15 سیٹیں رکھی ہوئی ہیں وہ بھی pick and choose ہے ان کی پسند ہے جس کو کبھی accommodate کرنا ہو تو وہ اس کو وہاں پر fit کر دیتے ہیں۔ They do not take any criteria کہ اس بندے کی کیا services ہیں؟ اس میں بھی They are know political motivated rather than.... actual ہو۔ ابھی یہاں پر منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا اور میں بھی اس کا reference دے رہا ہوں۔

22. Comments on the performance of the candidates: Most of their candidates gave the impression that they had not studied relevant syllabus of the subjects but had managed to secure their degrees through the made easy guides and notes. They did not exhibit the

knowledge about the subject of their studies, and their knowledge remained shallow and superficial.

جناب سیکرٹری! آپ جن لوگوں کا انکشاف کا انٹرویو کر رہے ہیں انہوں نے اس پر صاف لکھا ہے۔

Candidates were generally poor and gave the impression that if they were using guides and notes for the first time.

جناب! انہی میں سے select ہو کر آئے ہیں۔ You have to find out the reasons کہ یہ ہماری quality of education کا standard کیوں deteriorate ہو رہا ہے۔ Because

you are not employing proper teaching professors contract پر جا رہا ہے۔ آپ کسی کو بھی contract پر رکھیں گے اس کا interest نہیں ہوگا۔ Another factor,

you will appoint member of Public Service Commission on political

grounds you will have these results. education and health کے

major sectors ان میں پورے سال میں کوئی recruitment نہیں ہوتی ہے اور

devolution plan کا بھی آ گیا ہے۔ اب جو ریکورڈ 16/17 گریڈ میں ہوتی ہے 20 ویں

گریڈ میں direct تو نہیں ہوتی۔ now what is the Government stand on this کہ

devolution plan کو implement کرنا ہے یا پنجاب پبلک سروس کمیشن کی

observation کو implement کرنا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی observation

clear ہیں کہ جتنے بھی 16/17 گریڈ کے ہیں 'they should be come through

the Punjab Public Service Commission اور جو health کا brain drain ہو رہا ہے۔

observations کی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی میری یہ درخواست ہے کہ

and recommendations کو letter and spirit enforce کیا جانے اور جو

devolution plan کے تحت آپ نے devolve کیا ہے۔ اس کو withdraw کرنے کے

it should be through the Punjab Public Service Commission بعد

جناب سپیکر، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں شکر گزار ہوں کہ بالآخر ہماری بار بار کی گزارشات کے بعد پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی گئی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہمارے سرکاری دفاتر کا ایک آئینہ بھی پیش کرتی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے سرکاری دفاتر کی کیا صورت حال ہے اور بہت جو بند بانگ دعوے حکومتوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ان کے کیا نتائج سامنے آتے ہیں۔ اس وقت میرے فاضل ساتھی نے بہت تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ تمام ادارے صوبائی حکومت نے ضلعی حکومتوں کے سپرد کر دیئے ہیں مگر ضلعی حکومتیں کسی قسم کی ریکوزیشن بھیجنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہاں پر جو بھرتیاں ہو رہی ہیں اور اس طرح کے افراد وہاں لانے جا رہے ہیں اس سے عام آدمی کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ کرپشن اور لوٹ مار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جو لوگ میرٹ پر آئیں گے وہ کرپشن کا ہاتھ روکیں گے اور ان میں لوٹ مار کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہونے کی صلاحیت ہوگی لیکن جن لوگوں کو صرف معاشروں کی بنیاد پر محض اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر تعینات کر دیا جاتا ہے۔ وہ لوگ پوری طرح ان کے حصہ دار بن کر اس نظام کو تباہ کرنے پر تل جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ افواج پاکستان کے بعد پاکستان کا سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور تیسرے نمبر پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ان دونوں ڈیپارٹمنٹس کی کوئی بھی تقرری پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نہیں کی گئی، یعنی طور پر اس کے نتیجے میں عام فوجیوں میں Frustration پیدا ہو رہی ہے۔ یہ درست بات ہے کہ انہوں نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں تیس ہزار کے قریب کنٹریکٹ پر لوگوں کو بھرتی کیا لیکن پبلک سروس کمیشن نے خود بھی یہ recommend کیا ہے کہ اگر آپ کنٹریکٹ پر بھرتیاں بھی کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بہتر ہو گا کہ وہ بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے کریں تاکہ اس کے لئے جو بھی آپ کی شرائط اور جو بھی کم از کم

تھرمولائٹس کرنا چاہتے ہوں، اس ٹارمے کو پبلک سروس کمیشن کو آپ بتائیں اور اس کے مطابق بھرتی کی جائے۔

جناب سپیکر! تیسری چیز میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کے پندرہ ممبران میں سے اس وقت بھی دو ممبر جنرل ہیں۔ ایک میجر جنرل صاحب ریٹائر ہوتے ہیں تو ان کی جگہ پر دو ممبر جنرل آجاتے ہیں۔ میں یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس بات پر بھی غور کرے کہ یہ عاصمہ سولین افراد کو منتخب کرنے کا ادارہ ہے مگر یہاں پر بھی فوج کے میجر جنرل آجاتے ہیں۔ یہ کسی ادارے کو تو معاف کر دیا کریں۔ کسی ادارے پر تو رقم فرمادیا کریں اور کچھ ادارے ایسے ہونے چاہئیں جہاں پر سول ہی کے لوگوں کو سول کے معاملات نبھانے کے لئے محمودا جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور چیز جس کے بارے میں ہر پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ میں بہت واضح طور پر کہا جاتا ہے اور وہ انگریزی کے حوالے سے ہے۔ ہم نے متعدد بار اس بارے میں اسمبلی میں بھی آواز اٹھائی ہے۔ اردو ہماری قومی زبان ہے، اردو زبان کو اس ملک کے اندر کھڑے لائن لکایا جا رہا ہے، کرشی کیا جا رہا ہے، ختم کیا جا رہا ہے۔ انڈیا کے اندر اردو زبان کے مسئلے پر مسلمانوں کو شہید کیا جاتا ہے، زیادتیاں کی جاتی ہیں کہ یہ اردو بولتے ہیں اور یہ ملک پاکستان جس کے متعلق بانی پاکستان حضرت قائد اعظم نے خود یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس ملک کی قومی زبان اردو ہوگی۔ مگر یہاں اردو زبان کو بس پشت ڈال رہے ہیں۔ یہ پندرہ کروڑ لوگوں کا ملک ہے اور پندرہ کروڑ لوگوں میں صرف 0001 (ایوانٹن زیرو زیرو ون) فیصد لوگ انگریزی کے دلدادہ ہوں گے لیکن باقی تمام ملک میں اردو ہی بولی جاتی ہے اور اردو ہی ہماری زبان ہے۔ ہمارے سرکاری دفاتر میں لوگوں کو ignorant رکھنے کے لئے، جاہل رکھنے کے لئے، ان کو نہ جاننے کے لئے کہ انہوں نے کیا فیصد لکھا ہے۔ ایک آدمی آتا ہے تو اس کے سامنے انگریزی میں آرڈر لکھ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ پر بڑا خوش خوش چلا جاتا ہے کہ یہ آرڈر مل گئے ہیں۔ اس پر انگریزی میں لکھا یہ ہوتا ہے کہ اس کا کام نہ کیا جانے، یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر یہی بات وہ اردو میں لکھے گا تو اس سائل کو پتا تو چلے گا کہ اس کے خلاف کیا لکھا گیا ہے۔ پبلک سروس کمیشن

نے بھی اس بات کا کہا ہے کہ انگریزی زبان ہمارے ملک میں صرف اس لئے رکھی گئی ہے کہ ایک مضمون ایسا بھی ہونا چاہیے۔ ایک مشہور شاعر کا شعر بھی ہے 'اس وقت مجھے شعر تو یاد نہیں ہے لیکن اس کا مضمون یہ تھا کہ ایک مضمون ہمارے ملک میں ایسا بھی ہونا چاہیے جس میں لوگ فیل ہوا کریں۔ فیل ہونے کے لئے بھی ایک مضمون رکھا جانا چاہیے اور انگریزی فیل ہونے کے لئے مضمون رکھا گیا ہے۔ اس کے جو بھی نتائج سامنے آ رہے ہیں وہ آپ پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ میں دیکھ سکتے ہیں۔

جناب والا! میں ایک اور چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف سرکاری افسران کے دفاتر کے بارے میں اس رپورٹ میں بڑا واضح طور پر کہا گیا ہے کہ وہ اپنی ریکورڈز ہمیں نہیں بھیجتے۔ تاخیر سے بھیجتے ہیں لگانے رکھتے ہیں۔ اس بات کا بھی آئندہ سبب ہونا چاہیے۔ آپ معاشرے کی حالت کا بھی اندازہ لگائیں کہ جو پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہمارے سامنے آتی ہے کہ 178 اسمیں تحصیلدار، ایکسائز اینڈ ٹیکسشن آفیسر اور فوڈ کنٹروزرز کے لئے ہیں۔ یہ ساری اسمیں مالی لحاظ سے attractive سمجھی جاتی ہیں۔ جہاں پر اوپر کی آمدنی بڑی ہوتی ہے۔ ان 78 اسموں کے لئے 19107 امیدوار apply کرتے ہیں۔ اس سے ہمارے اپنے معاشرے کی حالت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بے روزگاری کی صورتحال بھی واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ پبلک سروس کمیشن ایک اچھا ادارہ ہے، اچھا کام کر رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی اپنی ریکورڈز اس ادارے کو بھیجی جاہیں اور برس یا برس سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کوئی تعیناتی نہیں ہو رہی۔ آپ برسر میں کالج بر کالج کھولے چلے جا رہے ہیں۔ جہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لے جاتے ہیں ہمارے ممبران اسمبلی مطالبہ کرتے ہیں تو وہ کالج منظور کرواتے ہیں، جب اس کا اجرا ہو جاتا ہے تو وہاں پرفیسر فنانس کی سہولتیں شروع کر دیتے ہیں۔ لوگ دو دو تین تین لاکھ روپے سالانہ فیس ادا کرنے کے بعد ڈاکٹر بنتے ہیں۔ ڈاکٹر بنتے کے بعد ان کے لئے کوئی post available نہیں ہوتی۔ ان کو کوئی جگہ نہیں ملتی۔ خدا کے لئے یہ جو ادارے بنانے لگے ہیں۔ اس کے ساتھ نوجوانوں کو روزگار بھی مہیا کریں اور کو frustrate نہ کریں کیونکہ frustration بڑھنے کے نتیجے میں روزانہ لاہور شہر کے اندر

سو سو ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ جو نوجوان frustrate ہوتے ہیں، جن کو نوکریاں نہیں ملتیں، جنہیں کام نہیں ملتا، جن کو میرٹ پر ملازمتیں نہیں ملتی وہ جرائم کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے یہی نتیجہ نکلا ہوتا ہے۔ اس لئے میں آخر میں آپ کا اتہانی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا اور یہ درخواست کروں گا کہ پبلک سروس کمیشن نے جتنی بھی recommendations گورنمنٹ کو دی ہیں۔ ان پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیے۔ بہت بہت شکر ہے جناب سپیکر، شکر ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سالانہ رپورٹ بابت سال 2003 منجانب پبلک سروس کمیشن پر بحث ہو رہی ہے۔ وزیر موصوف نے اس بحث کا آغاز کیا ہے اور بڑے رواستی انداز میں واجبی طور پر چند فقرے ارٹلا فرمادئے۔ حالانکہ ابھی میرے دو فاضل دوستوں نے تفصیل کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ یہ رپورٹ خود حکومت کی کارکردگی پر ایک تبصرہ ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ منجانب پبلک سروس کمیشن کی جتنی بھی recommendations آئی ہیں اس کا وزیر موصوف پوری طرح مطالعہ کرتے اور یہاں رپورٹ پیش کرتے کہ یہ 2003 کی رپورٹ ہے اس پر Punjab Public Service Commission نے جو recommendations دی ہیں ان پر ہم نے یہ عملدرآمد کیا ہے۔ یہ رپورٹ پیش ہو گئی ہے انہوں نے چند واجبی فقرے کہہ دیئے ہیں جن پر بحث ہو جانے گی اس کے بعد اس کو وائز اپ کر دیا جانے کا اور اس کا کوئی نتیجہ عمل میں نہیں آنے گا۔ یہ بڑی قابل غور بات ہے اس کو بڑا seriously ٹیک اپ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ 398 پوسٹوں کے لئے 44765 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ہماری حکومت کو اس کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ صرف ٹکڑے دینے کے بعد کہہ دینا کہ ہم نے اس میں حثرت لسٹنگ کر کے یہ recommendations کی ہیں۔ یہ چیز reflect کرتی ہے کہ معاشرے میں کتنی بے روزگاری ہے؟ ہمارا جو بجٹ رواں مالی سال چل رہا ہے وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر کے اندر یہ بات کہی تھی کہ ہم کم و بیش پندرہ لاکھ اسمبلی گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کے اندر پیدا کریں گے لیکن

پچھلی رپورٹ اور آئندہ کی رپورٹ جب آنے کی تو اس سے اندازہ ہوگا کہ اس حوالے سے کیا صورت حال ہے؟ اس حوالے سے جو یہ اعداد و شمار ہیں کہ پنجاب میں پچھلے سال 658 خود کشیاں نوجوانوں نے بے روزگاری کی وجہ سے کی ہیں اس پر ہمیں بڑا سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔

ابھی پچھلے دنوں بھرتیاں کھنے پر مجھے بہاولپور میں ایک محلے کے سربراہ نے بتایا کہ ہمارے ہاں نائب قاصد کی سات اسمیں ایڈوانٹز ہوئیں اور جس دن انٹرویو تھے اس دن میں گاڑی پر اپنے دفتر پہنچا تو میری گاڑی کے باہر ایک بہت بڑا بجوم تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے وائزس پر پولیس کنٹرول سے پوچھا کہ کوئی بڑا واقعہ ہو گیا ہے کہ لوگ احتجاج کے لئے میرے دفتر کے باہر کھڑے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ جو سات نائب قاصد کی پوسٹیں آپ نے ایڈوانٹز کی ہیں اس کے لئے یہ امیدوار انٹرویو کے لئے آنے ہوئے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ چار ہزار سے زائد امیدوار سات نائب قاصدوں کی پوسٹوں کے لئے آنے ہوئے تھے اور 1200 کے قریب امیدوار گریجویٹ تھے اور سو زینڈ سو پوسٹ گریجویٹ امیدوار تھے جنہوں نے نائب قاصد کی اسامی کے لئے درخواست دی ہوئی تھی۔ اس صورت حال پر حکومت کو غور کرنا چاہیے اور کوئی outlet بنانا چاہیے۔ پبلک سروس کمیشن نے یہ بات کی ہے کہ انہوں نے academic record اور written test کی بنیاد پر شارٹ لسٹنگ کی ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ academic record کے حوالے سے شارٹ لسٹنگ ہوتی ہے وہ محض دفتر کے اندر ہوتی ہے اور اس کے بارے میں باقاعدہ کلک و جہلت بھی پانے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں میری تجویز ہے کہ جتنی بھی درخواستیں موصول ہوں اور اس کے اندر اگر شارٹ لسٹنگ academic record کی وجہ سے کی جائے تو اس کو باقاعدہ publicise کیا جائے کہ نال امیدوار کا یہ academic record ہے اور اس بنیاد پر ہم شارٹ لسٹ کر کے اس کو انٹرویو یا ٹیسٹ کے لئے call کر رہے ہیں اور اس وجہ سے نال امیدوار کو ہم reject کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ راجن پور کے دیہات یا بہاولپور کے کسی دور دراز علاقے سے آکر ہر امیدوار لاہور میں پبلک سروس کمیشن سے یہ inquire کر سکے کہ اسے کیوں drop کیا گیا ہے؟ اس طرح تو نوجوانوں میں ایک reaction نوجوانوں میں develop ہوتا ہے اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ یہاں صرف لاہور کے لوگوں

کو ہی نوکریاں ملتی ہیں یا جن کی معاشیں ہوتی ہیں وہی نوکری لے سکتے ہیں۔ اس رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے غالباً دس پوسٹیں مانگی تھیں اور پھر گورنمنٹ نے اس کو withdraw کر لیا۔ اس سلسلے میں بھی میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف کو اپنی تقریر میں بتانا چاہیے تھا کہ یہ پوسٹیں گورنمنٹ نے withdraw کی ہیں اور میں سمجھوں گا کہ جب وہ اپنی وائٹڈ اپ تقریر کریں گے تو اس حوالے سے اس کی وجوہت کا تعین بھی کریں گے؟

جناب سپیکر، کون سی سینیٹیں withdraw کی گئی ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، رپورٹ میں لکھا ہے کہ

Ten posts of Provincial Assembly of the Punjab were withdrawn by the Government.

یہ introduction میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں انہیں بتانا چاہیے کہ وہ پوسٹیں کیوں withdraw کی ہیں؟ اگر اسمبلی کی طرف سے گئی ہیں اور گورنمنٹ نے withdraw کی ہیں تو کس بنیاد پر کی ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس رپورٹ کے صفحہ نمبر 2 میں لکھا ہوا ہے کہ سول ججز کم جوڈیشل مجسٹریٹ 2003 کے نئے انہوں نے 78 پوسٹیں advertise کیں تھیں اور اتنے امیدوار آنے 'شارٹ لسٹنگ ہوئی اور اس کے بعد written examination ہوا۔ examination میں جٹایا ہے کہ 29-دسمبر 2003 سے 5-جنوری 2004 تک یہ written examination conduct کیا گیا۔ آج 14-جنوری 2005 ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ examination held results awaited اس کے بارے میں بھی وزیر صاحب کو آگاہ کرنا چاہیے کہ آیا یہ معاملہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہے یا نہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ عہدہ آمد ہونا تھا اس میں پبلک سروس کمیشن نے کیا کارکردگی دکھائی ہے۔ اس حوالے سے کمیشن کی رپورٹ میں تبصرہ ہمارے ملک کے تنظیمی نظام اور اس کے examination سسٹم کے بارے میں بڑا سیر حاصل ہے اور وزیر موصوف نے بھی اس حوالے سے باتیں کی ہیں کہ امیدواروں کی انگریزی کمزور ہے'

بغیر تیاری کے آنے ہیں، مضامین سے متعلق سلیبس پڑھا ہوا نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نوٹس اور کانڈیکس کے ذریعے وہ تیاری کرتے ہیں۔ یہ ہماری Education Policy اور انگریزی کے حوالے سے ان کا تبصرہ ہے اس کی گہرائی میں بھی جاننے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ملک میں ایک طبقاتی نظام تعلیم چل رہا ہے۔ امیر لوگوں کے بچے A اور O یول کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جب اس طرح کے امتحانات ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اس میں دیہات والے بھی apply کریں گے اور انٹرویو کے لئے جو لوگ بلانے جائیں گے تو ظاہر ہے کہ امیدواروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ کمیشن کا تبصرہ اس حوالے سے یہ ہے کہ انگریزی میں کمزور ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طبقاتی نظام تعلیم کی وجہ سے انگریزی پڑھنے والے کمزور ہوں گے۔ پھر یہی امراء اور خاص کلاس کے بچے انگریزی جانتے ہیں اور وہ select ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان میں مسلسل احساس محرومی develop ہوتا رہتا ہے۔ اہم کارخانے کی کمی کے حوالے سے وزیر موصوف نے بھی یہ تبصرہ کیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں ہر کام گورنمنٹ خود نہیں کر سکتی، کچھ کام لوگ اپنے طور پر بھی کرتے ہیں۔ اب آپ دیکھتے ہیں کہ اس وقت ملک میں این۔ جی۔ او کا سیلاب ہے اور حکومت کی کوشش یہ ہے کہ کم سے کم کام اپنے ہاتھ میں لے جائیں اور زیادہ سے زیادہ نئی گورنمنٹ آرگنائزیشن کو دیے جائیں تاکہ وہ اپنا part contribute کرے۔ میں بالخصوص تعلیمی اداروں کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹوڈنٹس یونین کے ایکشن نصابی سرگرمیوں کے لحاظ سے طالب علم کی گرومنگ میں بہت مثبت کردار ادا کرتے تھے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سالہا سال گزر گئے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں کوئی یونین ایکشن نہیں ہوا۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے تو باقاعدہ روٹنگ دیتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں طلباء یونین کے انتخابات ہونے چاہئیں کہ جن کے ذریعے طلباء میں اہم کارخانے کی ایک صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں بھی ہماری حکومت کو مثبت طور پر سوچنا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جب یونین ایکشن ہوں گے تو اس کی بنیاد پر تنظیمیں بھی بنیں گی۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مثبت تنظیموں کو سزا اس لئے دی جا رہی ہے کہ ایم۔ ایس۔ ایف تنظیم جو مختلف ادوار میں بنتی رہی وہ جگا گیروں اور غنڈوں پر مشتمل تھی۔ انہوں نے غنڈہ ٹیکس کی وصولی اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا لیکن

اس کی سزا اچھی تنظیموں کو دی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے امیدواروں میں lack of

confidence پیدا ہوتا جا رہا ہے

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ کمیشن نے اس طرف بھی ریفر کیا ہے کہ محکمہ ہیلتھ کی طرف سے کوئی ریکورڈنگ شامل موصول نہیں ہو رہی ہے اور عام سسٹم کنٹریکٹ کی بنیاد پر چل رہا ہے اس میں انہوں نے تبصرہ کیا ہے کہ autonomous میڈیکل انسٹی ٹیوشنز میں بھی بھرتیاں قواعد ضوابط کے مطابق نہیں ہو رہی ہیں اور ہر طبی ادارے میں اپنے اپنے اصول و ضوابط کے تحت یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے اندر بھی اہم پوسٹ پر تعیناتی کمیشن کو بنانی پاس کر کے اپنے طور پر کی گئی ہے۔ میں نے جب اس سلسلے میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ بیان پڑھا کہ انہوں نے پنجاب میں کنٹریکٹ اور ایڈپاک ڈاکٹرز کو مستقل کرنے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی اور ایوان کے دونوں جانب سے اس کی تحسین کی گئی اور حکومتی چغڑ کی طرف سے ایک قرارداد بھی آئی جس کی اپوزیشن چغڑ نے بھی تحسین کی کہ ٹھیک ہے تو اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے لیکن کم و بیش ایک سال ہو گیا ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ یہ سلسلہ اسی طرح رواں دواں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ چغڑیں کہیں اور سے govern ہو رہی ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بیان دیا اور عوام میں فیصلہ کیا لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود بھی وہ اپنے ہی فیصلے پر عملدرآمد کروانے سے قاصر ہیں۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس صورتحال پر سنجیدگی سے بحث ہونی چاہیے اور اس کے نتیجے میں کوئی واضح لائن اختیار کرنی چاہیے۔ آئی۔ ایم۔ ایف اور ورلڈ بینک کی طرف سے آنے والی ہدایات اس ملک کے اداروں کو develop کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بہلا کرنے کے لئے ہوتی ہیں اور ہم من و عن آنکھیں بند کر کے اس کو follow کر رہے ہیں۔ وزراء کی فوج ظفر موج کا بنیادی کام یہی ہے کہ وہ پالیسی سازی اور غور و فکر کریں۔ ملک کی بیوروکریسی کی صورتحال تو ہمارے سامنے ہے کہ 56 سال سے مٹری اور سول بیوروکریسی کے رم و کرم پر ہمارا یہ ملک چل رہا ہے اور آج ہمارا ملک اس حالت کو پہنچ گیا ہے کہ اس پر تبصرہ باطل۔ بجا ہے کہ جب ہم بسوں پر سفر کرتے ہیں اور جو بست پرانی بسیں ہوتی ہیں اور جس میں سے

کھٹ کھٹ، کھڑ کھڑ کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں اور ان پر لکھا ہوتا ہے کہ "نہ خوبی انجمن نہ کمال ذرا نیور جلی جاری ہے" ادا کے سہارے "جناب والا! یہی تبصرہ اس کمیشن نے ہمارے پورے سسٹم پر کیا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان!

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آخر میں جب وزیر موصوف بحث کو سمیٹیں تو وہ مہربانی فرماتے ہوئے ہمیں یہ بتائیں کہ مختلف محکموں کے لئے کمیشن کی recommendations پر کیا عملدرآمد ہوا ہے اور ان محکموں نے اس کے بارے میں عملدرآمد کی کیا رپورٹ دی ہے؟ میں خصوصاً محکمہ صحت اور تعلیم کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس رپورٹ کے حوالے سے میرے دوستوں نے کافی تفصیل سے تبصرہ کیا ہے۔ میں صرف ایک دو باتوں کی طرف آپ کی اور اس ایوان کی توجہ چاہوں گا۔ پبلک سروس کمیشن کا دائرہ کار بنیادی طور پر پنجاب ہے۔ امداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 50 لاکھ سے زیادہ بڑے لکھے نوجوان بے روزگار ہیں۔ یہ کمیشن بے روزگاروں کو خود کشیوں سے روکنے اور امید دینے کا ایک ایسا ادارہ ہے کہ جہاں پر وہ apply کر کے اپنے دلوں میں زندہ رہنے کی امنگ پیدا کرتے ہیں۔ اس ایوان میں وزیر اعلیٰ صاحب اور دوسرے وزراء صاحبان نے یہ اعلان کیا کہ حکومت پنجاب دس لاکھ ملازمین مہیا کرے گی۔ لیکن کمیشن کے حوالے سے figures ہیں وہ اس دس لاکھ کا 0.1 فیصد بنتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ بے روزگاری کے حوالے سے پرائیویٹ سیکٹر نے بہت زیادہ contribute کرنا ہے لیکن سرکاری ملازمتوں کا یہ تناسب کہ 99.9 فیصد پرائیویٹ سیکٹر کرے گا اور 0.1 فیصد سرکاری سیکٹر کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تناسب کسی طرح سے بھی بے روزگار نوجوانوں کے دلوں میں امید پیدا نہیں

کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے کمیشن کے figures اور صحف محکموں کی طرف سے refer کردہ requisitions ناکافی ہیں اور ان میں بہت سارا ایریا Public Service Commission کے دائرہ کار میں نہیں آتا جیسا کہ devolution کے بعد ضلعی حکومتیں خود بھرتیاں کر رہی ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ صوبے کی دیگر ریکروٹمنٹ اور گریڈ 16 سے نیچے کی ریکروٹمنٹ کو بھی کمیشن کے دائرہ کار میں لایا جائے تاکہ بھرتی کا عمل صاف اور شفاف طریقے سے ہو سکے۔

جناب سپیکر! جس انداز سے بے روزگاری بڑھ رہی ہے کمیشن کی رپورٹ میں بھی اس طرف اشارہ ہے یعنی پچھلے سال پوسٹس کی average number of applications 23 تھی اور اس سال 32 ہو گئی ہے۔ یہ ایک indication ہے کہ صوبے میں بے روزگاری کی شرح انداز سے بڑھ رہی ہے اس حوالے سے گورنمنٹ سیکرٹری اور پبلک سیکرٹری میں جو jobs create ہو رہی ہیں ان پر حکومت کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ آخری بات ایجوکیشن سسٹم کے حوالے سے کرنا چاہوں گا دوستوں نے بہت تفصیل سے کہا لیکن اس ملک اور خصوصاً پنجاب کی بدقسمتی ہے کہ ہمیں پورے ایجوکیشن سسٹم کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس میں نصاب کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے جو کہ ایک متنازعہ issue رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم اپنے نصاب کو نہیں دیکھیں گے اس وقت تک ایجوکیشن سسٹم ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کے ماحول کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ تعلیمی نظام پر توجہ دیں گے تو یقینی بات ہے کہ ایک بہتر طالب علم آئے گا کہ بہتر سرکاری یا پرائیویٹ ملازمت کر سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک comprehensive رپورٹ پیش کی اور اس میں ان کی observations اور recommendations خاصی bold ہیں۔ جس

میں حکومت کی existing پالیسی کے حقائق کو سامنے لے کر آنے ہیں۔ میں اس پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر اسی طرح تمام ادارے weak points سامنے لے کر آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہتری کی صورت حال سامنے آنے گی۔

جناب سپیکر! نظام تعلیم کے حوالے سے کہا گیا کہ اس وقت ہمارے candidates میں یہ ability نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو express کر سکیں اور اپنی اس ذگری کا ثبوت دے سکیں جو ان کے پاس ہے۔ وہ ذگری تو ان کے پاس ہے مگر اس کے پیچھے جو knowledge ہونا چاہئے وہ ان کے پاس نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں اس وقت چار نظام تعلیم چل رہے ہیں۔ ایک نظام تعلیم وہ ہے جس سے تقریباً 70 فیصد بچے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ ہمارے گورنمنٹ کے سکول ہیں۔ ان سکولوں کے ذریعے جو بچے نکلتے ہیں وہ ٹھوکرین کھاتے کھاتے اگر کینی ایچ۔ اے بھی کر لے تو ان کے اندر اتنی ability ہوتی ہے کہ وہ کسی جگہ ٹھوکر بن جائیں اس سے زیادہ وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ 20 فیصد ہمارے بچے ایسے تعلیمی اداروں میں پڑھتے ہیں جو انٹرنش میڈیم ہیں اور جن کا میڈیم سینئر ڈ ہے۔ یہ بچے انجینئر اور ڈاکٹر بن جاتے ہیں کہیں نہ کہیں گریڈ 17 میں لگ جاتے ہیں۔ پانچ فیصد تعلیمی ادارے جیسا کہ اسپیشلس اور بیکن ہاؤس وغیرہ میں پڑھنے والے لوگ بہت آگے ہوتے ہیں اور اصل میں یہی مطالبے کے امتحان میں بیٹھتے ہیں اور یہی اس ملک کو rule کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک ایسا نظام تعلیم متعارف کروائیں کہ جس سے پورے صوبے میں ایک سسٹم رائج ہو۔ یعنی غریب کا بچہ اگر گورنمنٹ سکول میں پڑھ رہا ہے اور امیر کا بچہ اچھے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھ رہا ہے تو ان سب کو ایک ہی سٹیپس پڑھایا جائے۔ جب اردو کی بات ہوتی ہے تو ہم defensive ہو جاتے ہیں۔ جاپان میں مطالبے کا امتحان جاپانی میں ہوتا ہے، فرانس میں مطالبے کا امتحان فرانسیسی میں ہوتا ہے، جاپان میں مطالبے کا امتحان جاپان میں ہوتا ہے تو ہم پاکستان میں مطالبے کا امتحان اردو میں کیوں نہیں لے سکتے؟ میں آپ کو متاثر دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے پچھلے سال سے مطالبے کا امتحان اردو میں لینا شروع کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہمارے بہت بڑے ٹیلنٹ کو آگے آنے کا موقع ملے گا اور

وہ اپنے آپ کو express بھی کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں کہ میں نے پشاور یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ایم۔ اے کیا ہے۔ چونکہ میں اردو میڈیم میں پڑھتا رہا ہوں۔ جب پشاور یونیورسٹی میں پہنچا تو اس وقت وہاں پر medium of instruction انگلش تھا۔ میں پوری کلاس میں ہر چیز میں بہت زیادہ participate کرتا تھا چونکہ میری انگلش کمزور تھی تو میں آسے بھی نہیں جاسکا اور وہاں بھی میرے نمبر کم آئے۔ حالانکہ پوری کلاس کی آبروریش ہوتی تھی کہ کسی بھی بیچیک میں یہ بہت اچھا ہے۔ اس لئے کہ شروع سے ہی ہمارا بہت بڑا نینٹ اردو میں پڑھتا ہے تو اگر ان سے اردو میں امتحان لیں تو وہ کسی سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ وہ ہر موضوع اور ہر بات پر اپنے آپ کو express کر سکیں گے اپنی بات کو بیان کر سکیں گے لیکن انہی کو کہیں کہ وہ انگلش میں لکھنا شروع کر دیں تو وہ نہیں لکھ سکیں گے لہذا ہم اپنے نینٹ کو ضائع کر رہے ہیں اور اس کے راستے میں ایک رکاوٹ ڈال رہے ہیں اس لئے ہمیں مقابلے کے امتحان کو اردو میں لینا چاہئے۔ انگلش کو بطور زبان اور بطور بیچیک پڑھانا چاہئے اس سے کوئی نہیں روکتا لیکن پاکستان کی ضرورت یہ ہے کہ پاکستان کے دفاتر پاکستان کے تعلیمی ادارے اور پاکستان کا پورا سسٹم اردو میں چلے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کسی گنی اور اس پر بڑی سیر حاصل گفتگو بھی ہو گئی لیکن خاص طور پر تعلیمی اداروں کے لحاظ سے اگر ہمیں اچھی نوجوان نسل پیدا کرنی ہے اور اگر ہم نے تعلیمی نظام کو بہتر بنانا ہے تو پھر ہمیں اچھا ٹیچر درکار ہے۔ لیکن اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پاکستان میں جسے کہیں اور ملازمت نہیں ملتی اور پاکستان میں جو کچھ نہیں کر سکتا تو وہ ٹیچر بن جاتا ہے اور پاکستان میں جو کوئی اور کاروبار نہیں کر سکتا تو وہ سکول کھول لیتا ہے۔ یہ انتہائی مایوس کن صورتحال ہے کہ جس کے پاس دو چار لاکھ روپے آجائیں اور وہ کوئی اور کام نہ کر سکے تو وہ کہتا ہے کہ چلیں سکول کھول لیتے ہیں اور جو دو چار سالوں کے بعد بی۔ اے کر لیتا ہے یا ایم۔ اے کر لیتا ہے تو اسے کہتے ہیں کہ ٹیچر بن جائے۔ اگر ہمیں اپنی تعلیم کا مفید بہتر بنانا ہے تو بہترین لوگوں کو ٹیچنگ پروفیشن میں لانا ہو گا اور اگر بہترین لوگوں کو ٹیچنگ پروفیشن میں لانا

ہے تو ان کو incentives زیادہ دینا ہوں گے، ان کو ایڈہاک ازم سے نکالنا ہوگا، ان کو کنٹریکٹ ازم سے نکالنا ہوگا۔ ہم نے دو دو سال کے کنٹریکٹ پر لوگوں کو بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ ساڑھے چار ہزار روپے ان کو تنخواہ دیتے ہیں تو اس طرح ایجنٹس کھل سے آنے کا؛ ایجنٹس نے ایسی صورتحال میں باہر چلے جانا ہے لہذا اگر ڈوری کا ایک سرائیکز کر معاملات کو سلجھانے کی ابتداء کرنی ہے تو میرے خیال میں تعلیمی نظام سے ابتداء کر کے اس کو سلجھانا چاہئے اور ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ پاکستان کا بہترین دماغ ایجوکیشن کی طرف آنے اور وہ لوگ devotion کے ساتھ اس نوجوان نسل کو پڑھائیں تو ساری صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

آخر میں ایک بار پھر محترم وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ خدارا! خاص طور پر اس مسئلے کو سوچنے کہ جو recommendations ہیں، ان کو uphold کریں اور اس پر عمل درآمد کریں تاکہ آئندہ یہ صورت حال بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ محترم سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا موضوع بحث اپنے معنی میں بہت قیمتی تہ امتیاز رکھتا ہے۔ پبلک سروس کمیشن پاکستان کا اور پنجاب کا وہ امتحان ہے جس کی dignity اور جس چیز کو حاصل کر لینا تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ایک بہت بڑے سنی رکھتا تھا اور آج بھی رکھتا ہے۔ اس امتحان کی اہمیت اس طرح کم ہوتی گئی کہ اس کی قدر نہ کی گئی یا 56 برسوں میں جو قدر و منزلت اس امتحان کو دینی چاہتے تھے وہ صرف اس لئے زائل ہوتی چلی گئی کہ اس سے جو نتائج یا جو advantages ملنے آنے چاہئیں تھے وہ میسر نہ ہو سکے چاہے وہ بیورو کریسی کی وجہ سے تھا یا سیکرٹریٹ کی پرکاروں کی وجہ سے تھا۔ اس چیز کی criticism اس طرف سے کافی ساری آچکی ہے اور ان لوگوں نے ان باتوں کی نشاندہی بڑے صحیح انداز سے کی ہے جن کی correction کی میں بھی اپیل کروں گی۔ میں چند ایک باتوں اور ہیلتھ کے بارے میں بھی کہوں گی چاہے وہ تعلیم کا میدان ہے، چاہے وہ اس ایوان کی بت ہے، کسی بھی چیز کی بلا دستی ایجوکیشن پر ہی base کرتی ہے۔ ہیلتھ میں اگر تنخواہیں بڑھا دینا یا incentives بڑھا دینا ہی کافی رہتا تو پھر ہمارے ڈاکٹر آج باہر بیٹھے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے

کی ٹنگ و دو میں نہ لگے ہوتے۔ اسی لئے اس حکومت نے *autonomic bodies* یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی، کینٹر یونیورسٹی اور اب حال ہی میں دی کلج آف فیلٹی فرینڈز کے حوالے سے یہاں جو قرارداد پاس ہوئی تھی تو یہ ان 80 فیصد ڈاکٹرز کی تعلیم کو آگے بڑھانے کا ایک ایسا سلسلہ تھا اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ شروع رہے گا جس سے ہم نے اپنے اس سیکٹر کو انتہائی مشکل سے ٹرینڈ کیا ہے، ان کو وہ انعام دینا ہے جس کی تلاش میں وہ آگے بڑھتے ہیں اور وہ ہے علم۔ علم ہی ہمارا جہاد ہے اور علم ہی ہماری منزل ہے۔ صرف پیسے حاصل کر لینا کبھی بھی ڈاکٹرز یا *educationist* کا وہ نہیں رہا لہذا میری اس ایوان میں یہ پر زور اپیل کہ ادارے چاہے وہ *autonomous* ہیں چاہے وہ نئے قائم ہو رہے ہیں اور پنجاب کے اس وزیر اعلیٰ کا نعرہ کہ "ہمارا خواب، بڑھا لکھا پنجاب" کو آگے بڑھانا ہی ان تمام مسائل کا حل ہے۔

پبلک سروس کمیشن والوں نے انتہائی خوبی سے یہ بتایا ہے کہ انٹریڈیپارٹمنٹل *system* کی وجہ سے ان کے مسائل آگے نہیں جاتے۔ انہوں نے بہت صحیح کہا ہے کہ یہ ریکوریشن جو ہیں وہ *delayed* ہے۔ انہوں نے بہت صحیح کہا ہے کہ ہمیں فنانس والے *assess* کر کے ہی نہیں دیتے کہ یہ امتحان کب ہونا ہے؟ انہوں نے بہت صحیح کہا ہے کہ سلیکشن کمیٹیاں سب سینڈرڈ ہیں، *devolution of power* کی وجہ سے آپ حیران ہوں گے کہ اگر ہیلتھ کی سلیکشن کمیٹی ہے تو اس میں ای-ڈی۔ او کیونٹی بیٹھا ہوتا ہے یا اس میں کوئی ایسا غیر متعلقہ بندہ بیٹھا ہوتا ہے تو میں اس سسٹم کے بارے میں پر زور اپیل کروں گی کہ ان سلیکشن کمیٹیوں کو صرف *selects* کریں، *light* لیں، یہ مجھے پسند ہے۔ اگر آپ نے امیدوار *assess* ہی نہیں کیا تو آپ کو پسند یا ناپسند کرنے کا کس طرح اختیار حاصل ہوتا ہے لہذا میں *devolution* کے تحت لوکل گورنمنٹ سسٹم میں بنی ہوئی کمیٹیوں پر سختی سے تنقید کروں گی کہ ان میں کم از کم متعلقہ لوگوں کی بھرتی *ensure* کی جانے تاکہ یہ جس وقت اتنی بڑی ذمہ داری، جبکہ آپ سلیکشن کرتے ہیں اور *compliance* کروانا چاہتے ہیں اپنے امتحانوں کی، اپنے اداروں کی وہ *improve* کی ہے۔ کل یہاں سے ایک بار پھر رانا محمد اللہ نے کہا کہ یہ کمیٹیاں بڑی نالائق تھیں، کھیریکل اور فل

سناپ اور قومز کو ٹھک بھی ٹھیک کر سکتے تھے۔ مجھے ان کی بات سن کر بڑا دکھ ہوا۔ اس لئے کہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کام ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کا ہے یہ بھی historical event ہے جب یہاں پر برٹش تھے تو ایک جملہ بولا "روکو، مت جانے دو" انگریز سرکار کی طرف سے حکم یہ تھا کہ "روکو، مت جانے دو" جبکہ وہ لوکل وہاں پر کھڑے ہونے لگے تھے انہوں نے اس کو ایسے پڑھا کہ "روکو، مت جانے دو" اور اتنی سی بات سے ایک بست بڑا historical event ہوا۔ یہ قومز، نفل سناپ، یہ اردو کی ٹرانسلیشن میں آپ کو بتا دوں کہ اردو میں کبھی بھی آپ ٹرانسلیشن بغیر بورڈ کے نہیں کر سکتے۔ لہذا میں ان کی اس بات کی تائید کروں گی کہ آپ کو اپنی انگریزی improve کرنی چاہئے کیونکہ یہ زبان International Progress کی ایک وجہ ہے۔ میں اس میں یہ ضرور سمجھوں گی کہ انکس improve کرنی انتہائی آسان ہے۔ ڈاکٹری کو آپ سے لیں وہ انگریزی میں نہیں ہے بلکہ وہ لاطینی زبان میں ہے اور greek میں ہے لیکن ہم لاطینی greek اس کو کبھی بھی نہیں کہتے ہم اس کو بھی انگریزی ہی کہتے چلے جاتے ہیں اور جو بات سمجھ میں نہ آنے وہ انگریزی ہو گئی۔ ایسی بات نہیں ہے۔ terminology ہر ایک کی specific ہوتی ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ اعلیٰ تعلیم صرف انگریزی میں ہی ہے۔ لوگوں نے اس کو ٹرانسلیٹ بھی کیا ہے۔ میری اس ایوان کے through یہ اپیل ہو گی کہ جو بورڈ اردو میں ٹرانسلیٹ کرتا ہے وہ اپنا کام کرے we can not sit in legislative Assembly and just simply say کہ اردو میں آرڈر رکھ دیں۔ اردو میں آرڈر رکھ دینے سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اس لئے اردو میں ٹرانسلیٹ کرنے کے لئے قائم بورڈ جب تک اپنی ذمہ داریوں کو لے کر آئے نہیں بڑے گا اور نیل ڈاکومنٹس کو اردو میں ٹرانسلیٹ نہیں کرے گا، یا نصاب کی کتب کو proper اردو میں ٹرانسلیٹ نہیں کرے گا، اس سے بھی بست زیادہ معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہ انکس اور اردو قومز، ڈائل کو criticism کا topic بنانا میرے خیال میں عجیب سی بات ہے کہ historical واقعات ایسے ہو جاتے ہیں جو قومز اور ڈائل سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سیکرٹریٹ ڈیولوشن کی بھی بات ہو گئی، ہیٹھ کی بھی بات ہو گئی ایک resolution کے حوالے سے بار بار بات ہوتی

ہے کہ کنٹریکٹ ڈاکٹرز کو پرمٹنٹ نہیں کیا گیا اور مبارکباد دے دی گئی۔ اس چیز پر میں سختی سے یہ کہوں گی کہ صرف نعرے لگانا، گھمبیاں دینا، ڈنڈا، لوٹ کھسوٹ اور گریبان پکڑنے سے ہی کسی چیز کو مانگ لینے کا طریقہ نہیں ہوتا۔ سب سے مشکل قدم وہی ہے، وہی من بھر کا پہلا قدم یا وہ بارش کا پہلا قطرہ جو چودھری پرویز الہی ہماری اس اپوزیشن نے "hotch potch" جو hotch potch کا اپوزیشن غیب خطاب دیا ہے کہ انہوں نے اپنی حکومت کو کیا بنایا۔ اس حکومت نے اس Hodge Podge میں بارش کا پہلا قطرہ یہی ڈیکریٹرز ہیں اور thank you کہنے سے اور encourage کرنے سے، شباش دینے سے بھی بہت ساری چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں لہذا آج میں بانگ دہلی اس resolution پر دوبارہ emphasis کروں گی کہ ہم نے ٹھیک کیا ہے، ہم نے اگلا راستہ the forward way اختیار کیا ہے اور ہم اپنے قائد چودھری پرویز الہی کے قدم بقدم ساتھ ہیں۔ ہم کمیشن کے امتحانی سسٹم کو ضرور ٹھیک کریں گے۔۔۔۔۔ جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں محترمہ کو ایک بات کہنا چاہوں گا کہ حکومتیں کوششوں کا نہیں نتیجے کا نام ہوتی ہیں۔ اگر آپ کو پتا نہیں تو یہ ذہن میں رکھیں کہ دنیا میں حکومتیں کوششوں کا نہیں بلکہ نتیجے کا نام ہوتی ہے اور ایسی بارش اور ایسے قطرے جو زمین کو گیلا نہ کرے اسے بارش نہیں کہتے اور جو کنواں پیاسے کو پانی نہ دے وہ کنواں نہیں بلکہ گڑھا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ذہن میں رکھیں کہ جب نتیجے سامنے آنے تو پھر ہی یہ تحسین اور خوشامد کریں۔ جناب سپیکر، جی، شکریہ، محترمہ! ذرا مختصر کریں۔

ڈاکٹر سائبر امجد، جی ہاں! میں آپ کی بات کا جواب ضرور دوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکومتیں آج دھواں دھواں ہیں اور ہلاکوں میں اوپر ہی تیر رہی ہیں زمین پر تو ایک ہی قطرہ نہیں آیا۔ میں اس وقت پنجاب سروس کمیشن کے حوالے سے یہ ضرور کہوں گی کہ پبلک سروس کمیشن کا امتحان اور اس کی requisits کو ہم priority پر اور بھی آگے لے جانے کا وعدہ کرتے ہیں۔

آئی۔ ایم۔ ایف کے قرضے ختم ہو گئے ہیں، نیا سورج نکل چکا ہے۔ اگر نتائج کی بات کرتے ہیں تو نوکریاں بھی سامنے آگئی ہیں، قرضے ادا ہو رہے ہیں، اکانومی بھی آگے بڑھ گئی ہے اور stock exchange کو دیکھ لیں وہ بھی بہتر ہو رہی ہے یہ سب نتائج نہیں تو اور کیا صرف آئیڈیاز ہیں؟ یہ غلط ہے انہیں اور باتوں پر بھی نظر رکھ کر یہ بات کہنی چاہیے تھی۔ میں حکومت کی طرف سے آپ کو یہ بات ensure کروانا چاہتی ہوں کہ یہ حکومت مزید دو تین سال ہے اور انشاء اللہ تعلق ہم اپنے دور میں مزید مثبت نتائج ضرور لائیں گے۔

جناب سیکرٹری، جی ٹکریہ، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، نَعْمَةُ وَفَصْلِ عَلٰی رَسُولِ الْکَرِیْمِ۔ جناب سیکرٹری! پبلک سروس کمیشن ایک اچھا ادارہ ہے اور یہ ملک کو گریڈ اور نلن گریڈ افسران مہیا کر رہا ہے۔ لیکن اس رپورٹ میں امیدواروں کی تعلیمی قابلیت کے متعلق کی گئی بات ہمارے ملک کے نظام تعلیم پر اچھا خاصا تبصرہ ہے۔ اصل میں اس پر غور کرنا چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مختلف اقسام کے نظام ہائے تعلیم رائج ہیں۔ کچھ انکلس میڈیم، کچھ اردو میڈیم، کچھ اے یول اور کچھ او یول ہیں۔ اس طرح ہمارے ہاں اسی کو قابل گردانا جاتا ہے جو اپنے آپ کو انکلس میں express کر سکے۔ باقی نظام تعلیم میں طلباء اپنے آپ کو اس طرح سے express نہیں کر سکتے اور وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آپ دنیا کے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی مثال لیں جاپان اور چائینہ میں ایسی ہی لینگویج میں امتحانات ہوتے ہیں اور وہاں کے بچے اسی لینگویج میں اپنے آپ کو express کرتے ہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی نظام میں نظام تعلیم ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتا ہے اس لئے اس پر بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بہترین اساتذہ بھی درکار ہیں لیکن وہ اساتذہ جنہیں contract پر بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کی تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں ایسے اساتذہ کس طرح اچھے تعلیمی نظام کا حصہ بن سکتے ہیں؟ اس لئے اساتذہ کا نظام زندگی بہتر بنانا چاہیے اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ملک کو اچھے طالب علم مہیا کر سکیں۔ اس رپورٹ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ مستند سرکاری افسران اپنی requisition یا تو سمجھتے ہی نہیں اگر سمجھتے ہیں تو وہ تاخیر سے سمجھتے ہیں اس کا بھی ازالہ کیا جانا چاہیے خاص طور پر محکمہ صحت کے

ڈاکٹرز کئی سالوں سے بالکل بے کار ہیں۔ میرا اپنا بیٹا بھی ڈاکٹر ہے اور تین سال تک اسے job نہیں ملی پھر اس کو باہر بھیجا گیا۔ اس طرح پھر brain drain ہوتی ہے جب job نہیں ہے تو پھر ہم نئے نئے میڈیکل کالج کھول رہے ہیں؟ اس کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی پلاننگ ہونی چاہیے تاکہ ہمارے ملک کے بچے باہر نہ جائیں۔ ہمیں اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ 81 سینٹوں کے لئے 2,780 درخواستیں وصول ہوئیں اور 18 پوسٹوں کے لئے 1985 امیدواروں نے apply کیا تو اس سے ہمارے ملک کی بے روزگاری کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اور اس کے علاوہ دس لاکھ بے روزگار کے لئے روزگار مہیا کرنے کے حکومتی وعدے کے باوجود اب تک 1398 سینٹیں recreate ہوتی ہیں اور اس وقت بے روزگاری نوجوانوں کو نکل رہی ہے۔ حکومت کو اس سلسلے میں ضرور سوچنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ، ملک اصغر علی قیصر!

ملک اصغر علی قیصر، شکریہ، جناب سپیکر! پبلک سروس کمیشن ایک ایسا اہم ادارہ ہے جس میں talented اور غریب بچوں کو بھی کچھ آس امید ہوتی ہے کہ اگر ہم میں کچھ دم غم ہے تو ہم بھی کوئی نوکری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ medium of examination پر میرے دوستوں نے کافی بحث کی ہے میں اس بارے میں صرف یہی کہوں گا اور آئین میں بھی یہی بات تھی کہ پاکستان کے اداروں میں اردو کی بتدریج ترویج کی جانے لگی لیکن ویسا نہیں ہو سکا اور وہی quality والی بات ہے کہ جو بچہ ساری عمر اپنے گاؤں اور دیہات میں امب امب کرتا پھر سے گا وہ mango کیسے کہہ دے گا۔ ہمیں اس مساوات کو قائم کرنے کے لئے اپنے medium of examination اور آئین پر عمل کرتے ہوئے اور قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس کو عملی جامہ پہنائیے۔ یہ ادارے فنانس لیتے ہیں اور رپورٹیں پیش کرتے ہیں لیکن عملی طور پر کوئی اقدام نہیں کرتے۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین رانے اعجاز احمد کرسنی صدارت پر مستحسن ہوئے)

جناب چیئرمین! ہمارے تعلیمی نصاب کی conversion اردو میں کی جانے تاکہ 83 فیصد لوگوں

کی حوصلہ افزائی کر سکیں جو دیہاتوں کے رہنے والے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے کہنا چاہوں گا یہاں پر وزیر قانون تو تشریف نہیں رکھتے تو سول ججز اور جوڈیشل مجسٹریٹ کے لئے ججاس پوشیں آئی تھیں جن کے لئے تین ہزار پچھتیس لوگوں نے apply کیا اور 1792 لوگوں نے written examination پاس کیا۔

جب سے پرائیویٹ لاہ کالج شروع ہونے لگا اس سے لاہ گریجویٹس کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ پہلے پنجاب کے اندر صرف دو تین یونیورسٹیاں تھیں جہاں طلبہ لاہ گریجویٹس کا امتحان پاس کرتے تھے اب یہ اضافہ اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بار کے اندر کالا کورٹ پہن کر اور کالی ملٹی ٹاکا کر میں نے کافی تعداد میں سفید پوش نوجوانوں کو دلبرداشتہ اور بے روزگار دیکھا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف ججاس پوشوں کے لئے تین ہزار لاہ گریجویٹ apply کرتے ہیں۔ میں اس کے لئے یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ لائسنس اور سنسٹر انڈسٹریز پنجاب کے اندر تمام انڈسٹریز کو پائند کریں کہ وہ نئے لاہ گریجویٹس کو اپنا لیگل ایڈوائزر مقرر کریں اور ان کا وظیفہ مقرر کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اگر ان کی پریکٹس نہیں چلتی اگر بیلک سروس کمیشن ان کو accommodate نہیں کرتا تو کم از کم زندہ رہنے کے لئے ان کو پیسے دینے ہائیں۔ پنجاب میں تمام معمولی بڑی انڈسٹریز سب کو پائند کیا جانے اور لیبر والوں کا اتنا بڑا محکمہ ہے وہ باقاعدہ چیک کریں کہ واقعی صرف نام ہی دیا گیا ہے یا وہاں عملی طور پر بھی کام ہو رہا ہے۔ میں ہائیکورٹ کا ایڈووکیٹ ہوں میرے دوستوں کی انڈسٹریاں ہیں وہ سال بعد خراب پر لکھوا کر لے جاتے ہیں کہ اصغر علی قیصر ہمارے لیگل ایڈوائزر ہیں لیکن یہ مجھے دیتے کچھ بھی نہیں ہیں۔ تو میں یہ چاہوں گا کہ اس کو ensure کیا جائے۔

جناب چیئرمین، آپ کو کون کتنا ہے کہ دستخط کریں؟ آپ نہ کیا کریں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب چیئرمین! میری بات نہیں ہے میری چودہ سال کورٹ میں سینیڈنگ ہے میں نے آنے والے Junior Lawyers کی بات کر رہا ہوں جو بڑے جوش و دلولے سے لاہ گریجویٹ بنتے ہیں ان کا تعلق اسی میں ہے کہ پنجاب کے انڈسٹریٹ کو پائند کیا جانے کہ وہ لیگل ایڈوائزر مقرر کریں اور ان کو سکلر شپ دیں۔ اسی طرح ہیتھ میں ہمارے بڑے بڑے ادارے

جیسے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، علامہ اقبال میڈیکل کالج ہیں اور ان کے ساتھ attached hospital میں ہم نے contract پر ڈاکٹروں کی بھرتی شروع کی ہے تو اس طرح ڈاکٹرز ان اداروں کو چلانے میں دلچسپی نہیں لیتے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نہ ہی ہماری پروموشن ہوگی نہ ہی ہم اسسٹنٹ پروفیسر، نہ ہی ایسوسی ایٹ پروفیسر اور نہ ہی ہم پروفیسر بنیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے یہ ادارے چلانے ہیں وہ تیار نہیں ہوں گے یہ ایڈہاک اور یہ جو کثرتیں کسٹم بند کر کے مسئلہ بنیادوں پر ان کا سروس سٹرکچر اگر فریم نہیں کیا جاتا تو وہ وقت دور نہیں جب جو ہیلتھ میں اپنی شناخت رکھنے والے یہ بڑے بڑے ادارے تباہ ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں ایجوکیشن پر بات کرنا چاہوں گا کہ بہت سے کاؤں ایسے ہیں کہ جہاں کی کوئی لاکے graduate نہیں ہوتی اور ہماری آج کل جو ریکروٹمنٹس ہو رہی ہیں اس میں ہم کہتے ہیں کہ قریبی کاؤں کی لاکیں یا لاکے نیچے کے لئے apply کریں۔ بلاآخر کیا ہوتا ہے کہ شہر کے رہنے والے لوگ وہ سہیلیں لے جاتے ہیں۔ پھر چونکہ یہ non transferable post ہے، بچیوں کے لئے بڑی مشکل ہے کہ لاکیں join کر لیتی ہیں، پھر ظاہر ہے کہ ان کی صلاحیتیں بھی ہوتی ہیں تو پھر ٹرانسفر نہیں ہوتی، نہ ہی ان کی رہائش کا بندوبست ہوتا ہے، صبح جلدی گھر سے نکلتی ہیں اور رات کو دیر گئے گھر آتی ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اگر ایسا کسٹم اپنانا ہے جیسے حضرت عمر فاروق نے اپنے دور میں چور کا ہاتھ کاٹنے سے اس وقت تک منع کر دیا تھا کہ جب تک میری پوری اس ریاست کے اندر اگر ایک بھی فرد بھوکا ہے تو اس وقت تک اس سزا پر عملدرآمد نہیں ہوگا، جب ریاست پورے ملک کے رہنے والے لوگوں کو روٹی فراہم کرے گی تو پھر جو آدمی چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ہم جو conditions apply کرتے ہیں وہ ان کا نقطہ نظر اور ہے جبکہ ہماری back ground ہمارا infrastructure اس کو follow نہیں کرتا۔ بے روزگاری اتنی بڑھ گیا ہے کہ گریجویٹس ملائکہ ہمارا education rate 26، 27 فیصد ہے جبکہ سری لنکا جیسے غریب ملک کا education rate 87% ہے انہوں نے کیسے اپنا education rate بڑھا لیا ہے؛ میری گزارش ہے کہ یہ ایف۔ اے اور بی۔ اے کروا کر ہم بے روزگاری کی فیکٹریاں لگا رہے ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ ڈاکٹر محبوب الحق

نے بہت سال پہلے کہ دیا تھا۔ اگر کوئی بچہ پرائمری پاس کرتا ہے تو ایسے ادارے قائم کئے جائیں کہ جو اس بچے کو پرائمری کے بعد technical hand بنا دے، تاکہ وہ raw handed نہ رہے۔ اگر کوئی طالب علم میٹرک کرتا ہے تو میٹرک کے بعد اس بچے کو ہر شعبے میں technicality facilitate کیا جائے تاکہ وہ کوئی ڈپلومہ، کوئی ڈگری حاصل کر کے کسی کوئی ٹیکنیک بھی لگے تو اس کے گے میں ایک تہہ ہو گا کہ جناب! میں نے یہ ڈپلومہ لیا ہوا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنا infrastructure بہتر بنانا ہو گا اور کم از کم گریجویٹ آدمی پبلک سروس کمیشن میں apply کرتا ہے تو آپ دیکھیں کہ لوگوں کی تعداد 2002 میں 23 تھی جو 2003 میں بڑھ کر 32 ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب کہ ہمارے reserve assets میں ان کا ہم ڈھنڈورا پیٹتے کہ اتنے بڑھ گئے ہیں جب تک ان assets کا عام آدمی کی زندگی پر فرق نہیں پڑے گا، غریبوں کے بچوں کو روزگار نہیں ملے گا، اس ملک کے نوجوان کو مناسب ماحول اور مناسب تحفظ نہیں ملے گا تو پھر میں اسی ایک شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ،

کیہ دسں میں دور میرے وچ کیہ کیہ مجڑے ہون پنے
پھلل ورے نازک بنے سرتے ہتھر ڈھون پنے
شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ محترمہ حمیدہ نوید صاحبہ!

محترمہ حمیدہ نوید، جناب سیکرٹری پنجاب پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے یہ بحث ہو رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ جو basically merit چیز دلھی جاتی ہے وہ میرٹ کو ہی دیکھا جاتا ہے اور میرٹ پر وہی لوگ آتے ہیں جن کو انگلش آتی ہے۔ بڑا مسئلہ انگلش کا ہی ہے لیکن اگر ہم Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1933 کے مطابق دیکھیں تو اس میں بھی یہی تھا کہ اردو زبان کی ترویج کی جائے گی، اسے بڑھایا جانے کا لیکن اب تک کسی بھی حکومت نے یہ کوشش نہیں کی کہ ہم اردو کو سرکاری زبان بنائیں اور ساری کارروائی کو ہم اردو میں convert کریں۔

سید عبدالعلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سیکرٹری انصاف نے جو پاکستان کے آئین 1933 کا حوالہ دیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین، جی، ہو سکتا ہے کہ وہ غلط فقرہ کہ گئی ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، کوئی بات نہیں ہے۔

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سیکرٹری انصاف میں ان کی معلومات میں اختلاف کرتا ہوں کہ 1933 میں تو پاکستان وجود میں بھی نہیں آیا تھا۔

جناب چیئرمین، جی، اس فقرے کو درست کر لیا جاتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شہینہ نوید، جناب سیکرٹری انصاف میں آپ کی توجہ چاہوں گی۔ ہمارے پنجاب میں نصاب کا ایک میڈیم نہیں ہے۔ اس کی واضح مثال میں خود ہوں کہ جب میں نے ایل، ایل، بی کے لئے داخلہ لیا تھا تو اس وقت اردو میڈیم تھا۔ تین ماہ کے بعد پتا چلا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے انٹرنش میڈیم لازم قرار دے دیا ہے حالانکہ دیکھا جانے کہ بہاولپور نے کیا یونیورسٹی ملتان میں option ہے کہ چاہے آپ اردو میں کریں یا انٹرنش میں امتحان دیں۔ بالکل یہی صورتحال پنجاب لاء کالج کی ہے۔ یہاں پر بھی option ہے تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ انٹرنش میڈیم لازمی کر رہی ہے حالانکہ انٹرنش کی ہمارے سکولوں میں صورتحال کا آپ کو پتا ہے، موجودہ تعلیمی پالیسی میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ ہم نے جو قومی کلاس تک بچوں کو فیل نہیں کرنا اور یہاں تک کہ ہم اور دہم کے امتحانات دینے والے طلباء کو گریڈ "ایف" میں پاس کیا جا رہا ہے جو کہ ہمارے لئے مصیبت ہے، آپ دیکھیں کہ گریڈ "ایف" لینے والے بچے آگے کیسے جائیں گے؟ جو گریڈ (ایف) لے رہے ہیں آپ ان کو پاس کر رہے ہیں، وہ انٹرنش کیسے سیکھیں گے؟ کیسے پڑھیں گے حالانکہ بین الاقوامی سطح پر یہ چیز ہے۔ ہمارے لئے کوئی اتنا ضروری نہیں ہے۔ ضروری تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی قومی زبان آئی

پاسیے، اپنی قومی زبان میں ہمارا میڈیم ہونا چاہیے۔ یہ چیز تصعب پیدا کرتی ہے، یہ احساس کمتری کا احساس دلاتی ہے۔ میں ایک مثال دیتی ہوں، میں جا رہی ہوں کہ جب میں نے داغہ لیا تو اس وقت ہمارے بہاولنگر لاء کالج میں 75 سٹوڈنٹس نے داغہ لیا تھا لیکن جب انہیں پتا چلا کہ بہاولپور یونیورسٹی نے انکس میڈیم لازمی کر دیا ہے تو ہمارے 75 سٹوڈنٹس میں سے صرف 7 سٹوڈنٹس رہ گئے تھے اور جن سٹوڈنٹس نے بہاولپور محض لاء کالج میں داغہ لیا تھا کیونکہ اس کا الحاق ملتان بہاولدین ذکر کیا سے تھا، صرف اسی وجہ سے کہ انہیں انکس نہیں آتی تھی۔ اس problem کو بھی حل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ انکس کے بغیر کسی کو میرٹ پر آنے کا chance نہیں ملتا اور ہمارے نوجوان اسی لئے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ انہیں کہیں سیٹ نہیں ملتی، کہیں نوکری نہیں ملتی۔ اس طرح بے روزگاری ہوتی ہے اور پھر جب ملک میں بے روزگاری ہوتی ہے تو پھر وہ لوگ غلط راستوں کی طرف نکلنے لگتے ہیں۔ چوری چکاری کرتے ہیں، ڈاکے ڈالتے ہیں کیونکہ ان کے پاس کوئی اور مشن نہیں ہوتا، ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ پھر جہاں انہیں راستہ ملتا ہے وہ اسی طرح چلتے ہیں۔ تعلیم کے حوالے سے دیکھیں کہ گورنمنٹ کے سکولوں سے بہتر کارکردگی 70 فیصد ذمہ داری تعلیمی لحاظ سے پرائیویٹ سکولوں نے لی ہوئی ہے اور آپ کی گورنمنٹ نے اب جو نئی پالیسی بنائی ہے کہ دو سال کنٹریکٹ کی بنیاد پر آپ لوگوں کو ملازم رکھیں گے، انہیں سینیٹیں دیں گے تو پھر میرا خیال ہے کہ وہ دلچسپی سے کام نہیں کر سکیں گے۔ جیسے محکمہ صحت میں ہے کہ ڈاکٹر سپیشٹ جیتے ہیں، جب آپ دو سال کے لئے ان کو لکھائیں گے تو پھر میرا خیال ہے کہ وہ سپیشٹ نہیں بن سکیں گے۔ اسی طرح سے تعلیمی میدان میں ہمارے ٹیچر، لیکچرار ہیں وہ بہت زیادہ تعداد میں بچھنی لے رہے ہیں، اسٹنٹنی صرف اسی وجہ سے دے رہے ہیں کہ انہیں پتا ہے کہ جو facilities ساتھ حکومتیں دے رہی تھیں وہ facilities اب نہیں ملیں گی تو ظاہر کہ جب انہیں facilities نہیں ملیں گی تو وہ پوری توجہ بچوں پر نہیں دے سکیں گے۔ جب بچوں پر توجہ نہیں دی جائے گی تو پھر میرا خیال ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام ایک دم سے ختم ہو جانے کا بلکہ بچوں کو detain کرنے والی کوشش کی جا رہی ہے۔ پنجاب حکومت اس بات کا بڑا اہوا لیا کرتی ہے کہ

ہم تعلیم کو عام کریں گے۔ یہ کہیں کی پالیسی ہے کہ جب وہ چوتھی کلاس تک فیل ہو بھی پاس کر رہے ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ والدین بھی اس طرف توجہ نہیں دیں گے، اساتذہ بھی اس طرف توجہ نہیں دیں گے کہ انھیں پتا ہے کہ سب بچوں کو پاس کرنا ہے اور بچوں کو بھی پتا ہے کہ اگر ہم نہ بھی پڑھیں تو پھر بھی پاس ہو جائیں گے لہذا ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو جب گورنمنٹ اس قسم کی پالیسی بنا کر چلانے گی تو مجھے یہ بتائیں کہ آپ تعلیم کو کیسے عام کریں گے؟ اس طرح آپ بچوں کو ان کے تعلیمی حق سے محروم کر رہے ہیں اور یہ قانونی لحاظ سے بھی بہت بڑا جرم ہے۔ آپ کو تو چاہیے کہ تعلیم عام کریں لیکن آپ اس کو ناکام کر رہے ہیں اور واویلا یہ مچا ہے کہ ہم دس لاکھ ملازمتیں دیں گے۔ لیکن میں آپ کو بھیج کر رہتی ہوں کہ آپ کبھی بھی دس لاکھ ملازمتیں نہیں دے سکتے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تعلیم کے بغیر کوئی بھی شخص اس عمدے تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک وہ پہنچنا چاہتا ہے لیکن آپ بنیادی طور پر اس تعلیم کو ہی ختم کر رہے ہیں جس کی بناء پر وہ میرٹ یا کسی عمدے پر آنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں بے روزگاری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس بیروزگاری کو بڑھانے میں موجودہ حکومت کی تعلیمی پالیسی ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اگر حکومت نے اس پالیسی کو ختم نہ کیا تو پھر بیروزگاری مزید بڑھے گی، کم نہیں ہو گی۔

جناب والا! بنیادی ضروریات روٹی، کپڑا اور مکان کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جب حکومت اپنی ذمہ داری پوری ہی نہیں کرے گی تو پھر چوری کرنے والے کا ہاتھ سزا کے طور پر کس طرح کاٹا جا سکتا ہے؟ اسلامی تعلیمات کے مطابق چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے لیکن میرے خیال میں آج تک پاکستان میں کسی ایک آدمی کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا گیا کیونکہ جب تک حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری ہی نہیں کرتی تو پھر کس بنیاد پر چور کا ہاتھ کاٹنے کی؟ لہذا تعلیمی پالیسی پر از سر نو غور کیا جائے۔ اساتذہ تعلیم کے شعبے کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ذگری کلچر، ہاؤسنگ، نگر کی پرنسپل نے استعفیٰ صرف اسی وجہ سے دے دیا ہے کہ انھیں آگے مستقبل میں کوئی کامیابی نظر نہیں آ رہی ہے۔ حالانکہ اس کی

سروس تیس سال ہو چکی ہے لیکن جب انھوں نے موجودہ تعلیمی پالیسی دیکھی تو اسے بہتری کی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ جب اسانڈہ ہی مطمئن نہیں تو پھر وہ بچوں کو کیا تعلیم دے سکیں گے؟ یہاں میرٹ کی باتیں ہو رہی ہیں جبکہ میں عرض کرتی ہوں کہ لوگوں کو بنیادی تعلیم کی سہولتیں ہی حاصل نہیں ہیں۔ براہ کرم آپ پبلک سروس کمیشن کی بجائے تعلیمی پالیسی کو تبدیل کریں اور اسے بہتر بنائیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جناب والا! آج ہم پنجاب پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی کے حوالے سے پیش ہونی والی رپورٹ پر بات کر رہے ہیں۔ اس کمیشن کی رپورٹ تو حکومت کی کارکردگی پر ایک ٹھکانہ ہے۔ خاص طور پر اس حکومت کے تعلیمی نظام پر عدم اعتماد کا اظہار ہے۔ اس حکومت کی سنجیدگی کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ میری ایک بہن ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ جو کہ عموماً بہت اچھی باتیں فرماتی ہیں۔ ان کی اچھی باتوں کا آغاز وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے خراج تحسین سے شروع ہوتا ہے اور خراج تحسین پر ہی ختم ہو جاتا ہے۔ آج وہ بھی ایسی ہی باتیں فرما کر ایوان سے باہر چلی گئی ہیں۔

(اس مرحلے پر ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ ایوان میں تشریف لے آئیں)

مجھے خوشی ہے کہ وہ دوبارہ ایوان میں تشریف لے آئی ہیں۔ انھوں نے مٹھلی حکومتوں کی کارکردگی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ قطرے زمین پر نہیں بیچنے، آسمان میں ہی رہ گئے۔ میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ انھوں نے خود ہی اپنی بات کو negate کرتے ہوئے کہہ دیا ہے کہ devolution plan کے بعد ہماری کمپنیوں کا نظام ٹھیک نہیں ہے۔ صحت اور تعلیم کا نظام ٹھیک نہیں ہے۔ اس حکومت نے ہمیں خواب دکھا دکھا کر بے حال کر دیا ہے۔ اس حکومت نے صرف خواب دکھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ خواتین کے حوالے سے میں یہ کہوں گی کہ جتنے بھی منصوبے موجودہ حکومت نے announce کئے ہیں ان کا کسی صورت کو کوئی fruit نظر نہیں آیا۔ پنجاب کی عورتوں کی حالت بدلنے کی بجائے مزید ابتر ہونی ہے۔ ہاں البتہ حکومتی نیچر پر مثبتی ہوتی بہنوں کی حالت کافی بدل گئی ہے۔

محترمہ گلشن ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'فرمائیں!

محترمہ گلشن ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بات کا جواب دینے کے لئے کھڑی ہونی ہوں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ یہ حکومت صرف خواب دکھا دکھا کر ہی ہمیں مار رہی ہے۔ جناب والا! ہماری حکومت نے فیس معاف کی ہے، مفت کتائیں فراہم کی ہیں کیا یہ ایک خواب ہے یا حقیقت جاگتی حقیقت ہے؟ ہسپتالوں کی اسمارٹمنسی میں مفت ادویات فراہم کی جا رہی ہیں کیا یہ بھی ایک خواب ہے؟ اسی طرح سائے بارہ ایکڑ اراضی پر ٹیکس معاف کیا گیا ہے، کیا وہ بھی ایک خواب ہے؟ اگر میری بہن خود خواب میں بیٹھی ہوئی ہے، خواب دیکھ رہی ہے تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ براہ مہربانی وہ جاگ کر دکھیں کہ حکومت کیا کچھ کر رہی ہے۔ لاہور میں رنگ روڈ بنانی جا رہی ہے کیا یہ ایک خواب ہے؟ (نعرہ ہانے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میری بہن نے واقعی بہت زیادہ خوابوں کی تعبیر بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مفت تعلیم مہیا کی جا رہی ہے۔ جناب والا! کئی مرتبہ on the floor of The House میں نے categorically کہا کہ مفت کتائیں مہیا کرنے والی بات بالکل جھوٹ ہے۔ ہمیں مفت کتائیں کہیں نظر نہیں آئیں۔ میں نے ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے categorically کہا کہ اس ضلع میں کہیں بھی مفت کتائیں نہیں ملیں۔

(مکومتی بیچ کی طرف سے جھوٹ۔ جھوٹ کی آوازیں)

بی بی! یہی بات ہے کہ اگر آپ اپنے اپنے گھروں سے نکلیں اور علاقے میں جا کر معلوم کریں تو پھر آپ کو حقیقت کا علم ہو گا۔ آپ اپنے حالات سے نکل کر غریبوں کی حالت معلوم کریں پھر آپ کو اصلیت کا علم ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ رنگ روڈ بن رہا ہے لیکن غریب بستیوں پر سڑک نام کی کوئی چیز نہیں ہے وہاں بھی کچھ کام کر کے دکھاؤ۔ صرف رنگ روڈ بنانے، انڈر پاس بنانے یا نہر کو بہتر کرنے سے ترقی نہیں ہوگی، غریبوں کی حالت نہیں سنبھلے گی۔ یہ کہتے ہیں کہ جی ایم نے یہ کر دیا وہ کر دیا، کہا جا رہا ہے کہ جی اس ملک کی اقتصادی حالت بہت بہتر ہو گئی

ہے۔ زرمبادلہ میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن عام آدمی تک اس کے اثرات کیوں نہیں پہنچ رہے؟ کب اس ملک میں بیروزگاری ختم ہو گی؟ کب اس ملک میں لوگ خود کشیاں کرنا مجبور دیں گے؟ جناب والا! اگر ان کے حالات بدل گئے ہیں تو اس کا ہرگز مطلب نہیں ہے کہ پنجاب میں ہر رستہ والی عورت کے حالات بدل گئے ہیں۔ میں اس بات سے ضرور اتفاق کرتی ہوں کہ ان کے حالات بدل گئے ہیں۔ حکومتی بجڑ کی طرف سے بلا بار یہاں پر میرٹ کی بات کی جاتی ہے۔ اس حکومت کو آنے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں جبکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے کئے جانے والے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہو سکے۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس وقت موجودہ حکومت کی کتنی Riot of government ہے؟ یہ اپنے کتنے امکانات پر عملدرآمد کروا سکتے ہیں؟ جب ان کی طرف سے میرٹ کی بات کی جاتی ہے تو بڑا افسوس ہوتا ہے۔ اس ملک میں تو میرٹ کا نام ہی نہیں لیا جاتا چاہیے۔ جس ملک میں سب سے اوپر والی اماں اور عہدوں کے لئے جب کوئی میرٹ نہیں ہے، جب ان عہدوں کے میرٹ کی دھجیاں لکھیری جاسکتی ہیں تو پھر معمولی ملازمتوں کے حوالے سے میرٹ کی بات کرنا قابل افسوس ہے۔ ان کی تمام کرسیاں ایک ہی بندے کے شانے پر ٹکی ہوئی ہیں۔ وہ ذرا ادھر ادھر ہوا تو ان کی کرسیاں بھی نیچے آ جائیں گی اور وہ صاحب جن کی بدولت وہ اپنی کرسی نکالنے بیٹھے ہیں ان دونوں کے لئے ایک شعر کہنا چاہوں گی اور اس کے بعد میری بسوں کے لئے فلور ماضی ہے وہ جو مرضی فرمائیں۔ جناب چیئرمین! کتنا چاہتی ہوں کہ :

ادھر بٹش ادھر مش

یہ بھی خوش وہ بھی خوش

بت بست شگریہ۔

جناب چیئرمین، محترمہ زاہدہ سرفراز صاحبہ آپ بات کرنا چاہتی تھیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب والا! میری بہن گلشن ملک صاحبہ نے تو بہت معمولی معمولی باتوں کا حوالہ دیا ہے۔ ہماری حکومت کی کارکردگی یہ ہے کہ اس نے ملک کو آئی۔ ایم۔ ایف کے قرضوں سے نجات دلائی ہے۔ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی حکومت چاروں وزراء اعلیٰ کی مہکتوں اور کادشوں سے پاکستان کو قرضوں سے نجات ملی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اس وقت ایوان میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پر بحث ہو رہی ہے لیکن میری بہنیں کس پکڑ میں پڑی ہوئی ہیں؟ یہ یہاں کیا گفتگو کر رہی ہیں؟ اس سال بھی وفاقی بجٹ میں 352 ارب روپے کا

deficit تھا جو کہ قرضوں سے پورا کیا گیا ہے۔ یہ ہمیں کون سی کہانیاں سنارہی ہیں؟ محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب سپیکر! جنرل پرویز مشرف نے تعلیم کا نعرہ لگایا اور پڑوسی لگھی اسمبلیوں میں آئیں جبکہ ذوالفقار علی بھٹو نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا اور یہاں پر قوم کو جاہل بنا دیا گیا۔ یہاں پر قرض اٹارو ملک سنوارو کا نعرہ لگایا گیا تھا لیکن اپنے بینک بھرنے کے رانیونڈ کے نام پر اپنی ریاستیں قائم کر لی گئی تھیں۔ اور اس کے بعد جب ابھی طرح سے اپنی میٹھی بھرن گئیں تو ملک بھوز کر بھاگ گئے لیکن ہمارے صدر اور ہماری حکومت ملک بھوز کر بھاگنے والوں میں سے نہیں۔ انشاء اللہ تملن رہیں گے اور اس ملک کی ترقی میں حصہ لیں گے۔

جناب چیئرمین، جی شکر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی عظمیٰ صاحبہ! آپ نے تقریر تو کر لی ہے۔ اب کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، شکر۔ جناب سپیکر! میری بہن بہت جذباتی انداز میں اپنی حکومت کی کارکردگی بنا رہی تھیں۔ دراصل میں نے کارکردگی پر بات نہیں کرنی تھی۔ ڈاکٹر سامیہ امجد کی بات سے بات شروع ہوئی تھی۔ کیونکہ انہوں نے دوسری حکومتوں کی کارکردگی پر بات شروع کی اور پھر اپنی حکومت کی کارکردگی پر غراج تحسین پیش کیا تو مجھے یہ بات کرنا پڑی۔ یہ فرما رہی ہیں کہ ہم نے آئی۔ ایم۔ ایف کے قرضے سے نجات حاصل کر لی ہے۔ تو میرے خیال میں میری بہن کو جتنا بتایا جاتا ہے وہ اتنا ہی کہہ دیتی ہیں لیکن شاید ان کو یہ پتا نہیں کہ اب ہم جاپان سے تے قرضے لے رہے ہیں۔ ہم نے آئی۔ ایم۔ ایف کا نام بھوز کر اب ایک نیا آئی۔ ایم۔ ایف ڈیپونڈ

یا ہے اور وہیں سے قرضے لیں گے۔ اس کا ہرگز مطلب نہیں ہے کہ پاکستان کو قرضوں کی لنت سے نجات مل گئی ہے۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ محترم بونے سے پہلے سوچتی نہیں کہ میں کیا بول رہی ہوں؟ انہوں نے کہا کہ بھٹو صاحب نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نمبر لکایا اور ہمیں جاہل قوم دے دی۔ تو اس قوم میں آپ بھی شامل ہیں آپ کے آباؤ اجداد بھی شامل ہیں۔ ہمارے آباؤ اجداد بھی شامل ہیں۔ تو براہ کرم بات کرنے سے پہلے سوچ لیا کریں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اور کس کو کہہ رہی ہیں؟

جناب چیئرمین، شکریہ محترم تشریف رکھیں۔ محترم ارشاد بیگم بات کرنا چاہتی ہیں۔ محترم ارشاد صدر، جناب والا! پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا بزنس بہت زیادہ ہے لیکن کام کرنے کے دن بہت کم ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ میٹنگ کے دن تین سے پانچ کر دینے جائیں۔ جناب چیئرمین، جی راجہ صاحب! محترم نے پوائنٹ raise کیا ہے۔ آپ اس پر کوئی جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، کونسا پوائنٹ ہے؟

جناب چیئرمین، محترم ارشاد بیگم صاحبہ دوبارہ بتادیں۔

محترم ارشاد صدر، جناب والا! میں نے کہا ہے کہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا بزنس بہت زیادہ ہے لیکن کام کرنے کے دن بہت کم دن دیئے جاتے ہیں لہذا تین دن کی بجائے پانچ دن کر دینے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! یہ تو اسمبلی سے متعلق ہے۔ اس میں تو رولز کو follow کرنا پڑے گا اور جناب! نے فیصلہ لینا ہے۔

جناب چیئرمین، آصف سعید منہیس صاحب! آپ چیئرمین ہیں آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف سعید خان منہیس، جناب چیئرمین! محترمہ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ دونوں کمیشنز کے پاس تقریباً دو دو رپورٹس ہیں اور کمیشنز کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اگر آپ دن بڑھانا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، چونکہ رولز آف پروسیجر کے بارے میں ذہنی سیکیورٹی صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی موجود ہے تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اگلے اجلاس تک اس بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں۔

جناب آصف سعید خان منہیس، جناب والا! آپ یہ معاملہ کس کمیٹی کو بھیج رہے ہیں؟ جناب چیئرمین، ذہنی سیکیورٹی سردار شوکت حسین مزاری صاحب کی سربراہی میں یہ کمیٹی موجود ہے۔ لہذا ان کو یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی حتمی رپورٹ اگلے اجلاس تک ایوان میں پیش کر دیں۔

جناب آصف سعید خان منہیس، جی درست ہے۔

چودھری محمد عظیم گلگن، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے!

چودھری محمد عظیم گلگن، جناب چیئرمین! میں آصف سعید صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعی کام بہت زیادہ ہے اور ہماری معزز ممبر ارشاد صدر صاحب نے بہت اہم پوائنٹ raise کیا ہے۔ اس پر غور و غوض کیا جائے۔ چونکہ پہلے ہی ہاؤس کی کمیٹی موجود ہے لہذا اسے پندرہ دن کے اندر اس پر فیصلہ کرنا چاہیے۔ P.A.C کو بے ڈیزہ سال ہوا ہے لیکن میرے خیال میں ایک رپورٹ بھی مرتب نہیں کی جاسکتی کیونکہ درمیان میں کبھی کوئی اجلاس آجاتا ہے۔ اگر کارکردگی دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دن بڑھانے جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! ذرا یہ وضاحت کر دیں کہ آپ نے کمپنی کو پندرہ دنوں کا کہا ہے یا اگلے اجلاس تک کہا ہے؟

جناب چیئرمین، وہ اگلے اجلاس سے پہلے رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

ملک شیب اعوان، جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ اگر کام اتنا زیادہ ہے اور دونوں چیئرمین صاحبان بھی فرما رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ آپ P.A.C-3 بنا دیں تاکہ کام جلدی نہایا جا سکے۔

جناب چیئرمین، جی! چودھری اقبال صاحب! اب آپ wind up کریں۔

وزیر خوراک، جناب چیئرمین! میں اپنے دوستوں کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے پبلک سروس کمیشن کے بارے میں اتنی مفید آرا فرمائی ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ حکومتی اور اپوزیشن ممبروں سے normally بڑا supportive attitude تھا تمام دوستوں نے پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی کو سراہا ہے اور supportive سی باتیں کی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں کوئی negative بات نہیں ہے جس کے لئے میں نے تمام کابینہ اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

جناب والا! محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے۔ خاص طور پر محکمہ تعلیم کو کہ وہاں پر جو بھرتیاں ہو رہی ہیں وہ میرٹ پر نہیں ہو رہیں اور وہ سینیں پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن کے لئے نہیں بھیجی جاتیں۔ حکومت کا ایک حصہ ہوتے ہوئے میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں اس کی بھی بات کروں حالانکہ وہ پبلک سروس کمیشن سے متعلقہ نہیں ہے۔ میں اپوزیشن کے ممبران سے بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ میں خود عینی گواہ ہوں کہ آپ میرے ضلع سے لے کر پورے پنجاب میں چیک کر سکتے ہیں کہ ہمارے دور میں ایجوکیشن کی جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں ان میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے جتنے لوگوں کو ملازمتیں دی ہیں ان میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ وہاں پر جو ریکروٹمنٹ کمیشنیں بنی ہیں ان میں ڈی۔سی۔ اوز اور ایجوکیشن کے experts ہیں۔ وہ تمام بھرتیاں خاصاً میرٹ پر کی گئی ہیں۔ اس پر ہمارے

حکومتی فاضل ممبران کو بھی اعتراضات تھے اور بہت دفعہ انہوں نے اپنی reservations show کی ہیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس پر stand لیا ہے کیونکہ ایجوکیشن وادھ محکمہ ہے جس نے قوم بنائی ہوتی ہے۔ تعلیم سے قومیں بنتی ہیں اور مہذب قومیں اقوام عالم میں اچھا مقام بنانے کے لئے محاذوں کی بجائے یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں مطالبہ کرتی ہیں۔ اس چیز کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ سیشنل ہدایت کی تھی کہ کوئی بھی ایجوکیٹر میرٹ کے علاوہ بھرتی نہ کیا جائے۔ اس لئے تمام بھرتیاں میرٹ پر ہوتی ہیں۔ میں ابھی اپنے فاضل ساتھی عمران مسود صاحب سے بات کر رہا تھا۔ اس میں higher positions میں ملاحظہ کیجئے اور position پر جو بھرتیاں ہوں گی ہم انہیں فاضل ممبران کی آراء کا خیال کرتے ہوئے اور ان کو weightage دیتے ہوئے contract کی بھرتیاں بھی پبلک سروس کمیشن کو بھجوا رہے ہیں۔

جناب والا! اس کے بعد محکمہ صحت کو بڑا ہدف تنقید بنایا گیا کہ اس میں پبلک سروس کمیشن کے بغیر بھرتیاں ہو رہی ہیں اور کوئی ریکورڈیشن نہیں بھجوائی گئی اور کسی بھی ڈاکٹر کا کیس نہیں بھجوا یا گیا۔ میں اس سلسلے میں ابھی وزیر صحت صاحب سے بات کر رہا تھا کہ اس طرح کی صورتحال کیسے چل رہی ہے؟ اپنے ساتھی کی یہ بات سن کر مجھے بڑی غوشی ہوئی ہے کہ پنجاب کے اندر ان کا ایک سلیکشن بورڈ بنا ہوا ہے۔ اس میں پبلک سروس کمیشن کے فاضل ممبران میں سے بھی ایک ممبر کو وہاں بلایا جاتا ہے۔ ہیلتھ کے ایکسپرٹس علیحدہ ہوتے ہیں لیکن اس میں پبلک سروس کمیشن کا بھی ایک ممبر جاتا ہے۔ اس لئے اہم اداروں میں ڈاکٹرز کی بھرتیوں میں پبلک سروس کمیشن کی بھی participation ہے۔ ہمارا ایک ممبر وہاں participate کرتا ہے اور وہ بورڈ باطل میرٹ پر سلیکشن کر رہا ہے۔ اس لئے حکومت کے بارے میں یہ بات کرنا مناسب نہیں ہے کہ وہ میرٹ promote نہیں کر رہی۔ جناب والا! مجھے ایک بات بڑے افسوس کے ساتھ کرنی ہے کہ ایک فاضل ممبر نے integrity of the Public Service Commission کے بارے میں بات کی ہے اور کہا ہے کہ ان کے کمپوز کورس میں گئے ہیں اور ان کے خلاف فیصلے بھی ہوئے ہیں۔ کورٹ کی تو اپنی independence ہے وہ جو بھی چاہے فیصلہ کر سکتے ہیں لیکن وہ

ہم فیصلے سلیکشن کے سلسلے میں نہیں تھے۔ بلکہ اس میں اور کیسز بھی تھے۔ میں نے ایک بات بڑے واضح طریقے سے کرنی ہے کہ اگر پبلک سروس کمیشن کا ادارہ نہ ہوتا یا اس کی کارکردگی ایسی ہوتی تو پرائمری سکول انچر کے بیٹے اس ملک کے اندر کبھی بھی پی۔ ایس۔ پی اور سی۔ ایس۔ پی نہ بنتے۔ یہ صرف میرٹ اور پبلک سروس کمیشن کی وجہ سے ہے اور ایجوکیشن اور دوسرے سادے سادے سٹم میں پبلک سروس کمیشن کی جو کارکردگی کی ہے اس سے غریب اور ذل کلاس کو ریلیف ملتا ہے اور ان کے بچے سی۔ ایس۔ پی اور پی۔ ایس۔ پی ہوتے ہیں۔ یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ امرا کے بچے۔ آپ ذرا سی۔ ایس۔ پی اور پی۔ ایس۔ پی کی تعداد نکال کر دیکھ لیں کہ کتنے بچے امرا کے ہیں، کتنے بچے ذل کلاس کے ہیں اور کتنے بچے غریب کلاس کے ہیں؟ اس لئے integrity of the Public Service Commission کے متعلق بات بڑی نامناسب ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہیں ہونی چاہیے تھی۔

جناب والا! اس کے علاوہ چند باتیں اور بھی کہنی ہیں جن میں سے ایک بات سادے فاضل ممبران کی طرف سے بڑی agitate ہوتی ہے کہ مطالبے کے امتحان میں انگریزی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جناب والا! آج کل بھی جو written امتحان ہوتا ہے جس کے بعد short listing ہوتی ہے اس میں امیدوار کی choice ہے کہ وہ اردو میں امتحان دینا چاہتا ہے یا انگریزی میں؟ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی ملک کے اندر انگریزی زبان کو discourage کیا جائے تو وہ قوم اقوام عالم میں مقابہ نہیں کر سکتی۔ یہ international language ہے جو ساری دنیا میں بولی جاتی ہے اور اس میں جو قوم پیچھے رہ جائے گی وہ بالکل پیچھے رہ جائے گی۔ یہ تو سرسید کے فلسفے کی negate کرنے والی بات ہے کہ فاس طور پر پاکستان کے اندر انگریزی زبان کو discourage کیا جائے۔ تو پھر ہماری قوم نے اقوام عالم میں مقابہ کیسے کرنا ہے؟ اور جو شخص ملازمت میں آنے کا وہ کیا contribute کرے گا اور اس کی کارکردگی کیا ہو گی؟ اس لئے انگریزی زبان کو discourage تو نہیں کیا جاسکتا۔۔۔

جناب والا! اس کے علاوہ contract کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ نئی contract policy کے تحت 29-دسمبر 2004 کو محکموں کو ہدایت

بھی گئی ہے کہ آپ ترجیحاً بھرتی پبلک سروس کمیشن کو بھجوائیں اور خود نہ کریں۔ اس سلسلے میں عمران مسود صاحب نے میسج کہا ہے کہ لیچرار کی بھرتی کے لئے فوری طور پر پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج رہے ہیں۔

اس کے علاوہ devolution plan کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے۔ اس میں بھی کچھ اسامیوں پر مجاز حکام سلیکشن کمیٹیوں کے ذریعے بھرتی کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ناظم اضیٰ مرضی سے جو چاہے کر دے۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک سلیکشن کمیٹی ہے جو بھرتیاں کرتی ہے۔ اس میں تمام قواعد و ضوابط کو بھی دیکھا جاتا ہے اور ان میں سے بھی ایسی اسامیاں ہیں جو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں پر کہا گیا ہے کہ اسمبلی کی پوسٹوں کی requisition کیسے واپس لے لی گئی؟ قواعد کے تحت جو محکمہ پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجتا ہے وہ واپس بھی لے سکتا ہے۔ اس میں کوئی lapse رہ سکتا ہے اس میں کوئی miscalculation ہو سکتی ہے۔ محکمے کو واپس لینے کا پورا اختیار ہے اس میں بھی کوئی بے حاشیگی نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ یہ کہا گیا ہے کہ جس وقت یہ رپورٹ بنی تھی جس وقت اس کی پرنٹنگ ہوئی ہے اس وقت تک کچھ results awaiting تھے لیکن اب جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ ابھی تک ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا یہ بات درست نہیں ہے۔ ان کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے اس کی بھی میں نے گزارش کر دی ہے کہ جس پر ان کا اعتراض تھا اس کا رزلٹ بھی آچکا ہے۔ فاضل رکن محترم ڈاکٹر وسیم صاحب نے اس کا ذکر کیا تھا۔

باقی جناب اجو یہ کہا گیا ہے کہ کمیشن کی صلاحات پر حکومت کیا عملدرآمد کرے گی وزیر موصوف اٹھ کر جانیں کہ اس پر کیسے عمل درآمد ہوگا۔ کمیشن کی وہ رپورٹ جس کی recommendation کمیشن نے بھیجی ہیں ان میں ایسی reports بھی ہیں جو نہایت ضروری ہیں۔ لہذا حکومت ان پر پورا غور بھی کرے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ عمل بھی کرے گی۔ ایک بات یہاں پر کہی گئی ہے کہ short listing publish نہیں ہوتی۔ اس میں بھی صداقت نہیں ہے۔ اس طرح نہیں ہے کہ publish ہی نہیں ہوتا۔ جب short listing ہوتی ہے اس میں

سے جو پہلے پانچ بندے میرٹ پر آتے ہیں ان کے نام بھی اخبارات میں publish ہوتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی lacuna ہے تو میں اس کو مزید بہتر طریقے سے publish کروانے کا وعدہ کرتا ہوں اور on the floor of the House کہتا ہوں کہ بیلک سروس کمیشن والے اس کو publish کریں گے تاکہ لوگوں کو پتا چل سکے کہ Where they stand کہ ان کی کیا پوزیشن ہے۔ اس نے اس سلسلے میں کوئی اہام نہیں رہے گا۔

اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ بیلک سروس کمیشن کی encouragement پر حکومت کرتی ہے۔ میں نے اپنی opening تقریر کے وقت بھی یہ کہا تھا اور اب میں پھر on the floor of the House ممبران ایوزیشن کو اور حکومتی پارٹی کے فاضل اراکین کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ بیلک سروس کمیشن کی سرپرستی ہماری حکومت کا اولین فریضہ ہے اور اس فریضے کو ہماری حکومت نہایت ہی احسن طریقے سے نبھانے گی اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بہت بہت شکریہ مہربانی۔

جناب چیئرمین، چودھری صاحب شکریہ۔ اس میں حکمہ تعلیم کے جو لیکچرار ہیں جیسے ڈاکٹروں کو آپ confirm کر رہے ہیں ان کے لئے بھی آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو لکھیں کہ ان کو بھی confirm کیا جائے تاکہ ان کے سر پر بھی یہ سوار نہ لگتی رہے۔

دوسری میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے دیہاتوں میں basic health unit چلانے ہیں اور سکول چلانے ہیں تو آپ کا جو یہ criteria ہے۔ جو آپ نے میرٹ بنایا ہے اس کو بہتر بنایا جائے۔ کیونکہ تمام سکول بند پڑے ہیں۔ یہ آپ جہاں مرضی جا کر چیک کر لیں میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ دیہاتوں میں جو خواتین ہم پندرہ بیس میل دور تعینات کر دیتے ہیں یا جو لیڈی ڈاکٹرز ہیں ان کو دور دراز کے علاقوں میں تعینات کر دیتے ہیں۔ میرے سارے ضلع شیخوپورہ میں بھی ہینڈ کوارٹر پر ایک لیڈی ڈاکٹر کام کر رہی ہے اور وہاں پر 8 سینیں ہیں۔ اس کا آخر کس نے بندوبست کرنا ہے۔ وزیر صحت اس کا جواب دے دیں اور جو سکولوں میں appointments ہوئی ہیں کوئی بھی خاتون 15 کلومیٹر دور پڑھانے کے لئے نہیں جا سکتی۔

وزیر خوراک، اگر آپ چاہیں تو میں عرض کر دیتا ہوں ورنہ وزیر تعلیم بھی تشریف رکھتے ہیں۔
میسے آپ کی مرضی۔

جناب چیئرمین، وزیر تعلیم اس کا جواب دے دیں۔

وزیر تعلیم، جناب والا چودھری اقبال صاحب نے بڑے شاندار انداز میں اپنی تقریر wind up کی ہے۔ مزید وضاحت کی ضرورت تو نہیں اگر آپ کا حکم ہے اور سید احسان اللہ وکاس صاحب نے بھی کہا کہ لیکچراروں کے حوالے سے اگر بات کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین! آپ کو بھی معلوم ہے اور جس بھرتی کا امی آپ نے بھی ذکر کیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہم نے حال ہی میں 16 ہزار teachers contract پر بھرتی کئے ہیں۔ ان کا گریڈ 14 ہے۔ گریڈ 14 یا اس سے نیچے کا جو گریڈ ہے اس کی recruitment Departmental committee کے تحت ہوتی ہے۔ گریڈ 16 اور اس سے اوپر That is dealt by the Public Service Commission. اقبال صاحب نے امی جس amount کا ذکر کیا اڑھائی ہزار لیکچرار کی ہم نے requisition بھیجی۔ اس کے بعد applications آئیں ان کو sort out کیا گیا اور ان کے written test اور interviews بھی ہو گئے ہیں۔

Public Service Commission is in a process and totally ready to give them recruitment letters.

جناب سپیکر! یہ ہمارے ٹکٹے کا اپنا ایک vision ہے۔ اگر آپ یونیورسٹی سیکٹر کی بات کرتے ہیں تو یونیورسٹی میں اپنی recruitment خود کرتے ہیں۔ ان کا اپنا ایک selection board اور recruitment committee ہے۔ چونکہ charter کے ذریعے آپ ان کو خود مختاری دیتے ہیں۔ تو جہاں تک محکمہ تعلیم کی بات ہے پبلک سروس کمیشن ایک اچھا ادارہ ہے ہم اسے recognised کرتے ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کے پاس کام کا استعار زیادہ load ہے کہ آج اگر محکمہ تعلیم ان کو کے کہ آپ میں 27 ہزار لیچرز بھرتی کر کے دے

دیں تو انہیں اس کے لئے دو اڑھائی سال چاہئیں۔ اس طرح کمیشن کے کام پر بہت زیادہ pressure بڑھ جانے گا۔ لیکن پھر بھی وہ ہمارے اڑھائی ہزار ٹیچرز کو process میں لے کر آئے ہیں اور ان کو جلد ہی recruitment letters ملنے والے ہیں۔ آپ نے جس problem کا ذکر کیا کہ آپ کے محنتی کے سکولوں میں 15 کلو میٹر دور ٹیچرز نہیں جاتیں۔ ہم نے نئی recruitment policy میں area specific کیا اس کو ہم نے school specific کیا اور ہم نے ٹیچرز کو non transferable contract jobs دی ہیں۔ آپ کو بھی پتا ہے اور تمام August House کو بھی پتا ہے کہ اصل مسئلہ transfer and posting policy ہے۔

جناب سپیکر! اوکاڑہ کی کوئی بھی اگر سبھرات میں تعینات ہو جانے تو It is obvious کہ وہ نہیں جاسکتی۔ کیونکہ ہمارا کھیر ایسا ہے اس کے بچے ہیں اور وہ travel نہیں کر سکتی اس کی تنخواہ کم ہے۔ ہم نے اس menace کو دور کرنے کے لئے اس چیلنج کو دور کرنے اور اس پر ریسرچ کی اور پھر area specific jobs بھی اسی لئے دیں کہ جو ٹیچرز وہاں پر تعینات ہوں وہ اپنے ہی گروڈ نواح میں کام کریں۔ ہمارا یہ تجربہ بڑا کامیاب رہا۔ بے شمار ٹیچرز ہمیں اسی علاقے کی ملیں۔ اب وہ وہاں پر جا رہی ہیں اور دوسرے ٹیچرز بھی وہاں پر جا رہے ہیں۔ اکاڈمک کس میسے آپ فرما رہے ہیں وہ ہو گا۔ لیکن اس کے لئے بھی ہم ایک ایسی حکمت عملی بنا رہے ہیں کہ میسے روجھان میں ڈپٹی سپیکر صاحب کا مسئلہ ہے کہ وہاں پر انہیں زیادہ ٹیچرز نہیں مل سکے۔ اس کے لئے بھی ہم criteria کو re-assess کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہم توڑا سا low down کر لیں۔ لیکن ہم نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار گریجویٹ ٹیچرز بھرتی کئے ہیں۔ اس سے پہلے محکمہ تعلیم میں گریجویٹ ٹیچرز بھرتی ہی نہیں کئے گئے تھے۔ سکول سٹانڈ پر آپ اندازہ لگائیے جو ہمارا پی۔ ٹی۔ سی ٹیچر تھا Matriculate تھا یا زیادہ سے زیادہ اس نے ایف۔ اے کر لیا اور بڑی جھلانگ لگانی تو اکاڈمک ہمیں گریجویٹ مل گئے۔

6 But this is for the first time in the history of Punjab, in the history of the Ministry of Education

کہ ہم نے گریجویٹ ٹیچرز بھرتی کئے۔ اب آئندہ بھی ہم ایسا ہی کریں گے۔ اس وقت بھی ہمارے محلے کے پاس پوسٹل علی پڑی ہوتی ہیں۔ ہمارے محلے میں اس وقت بھی 38 ہزار پوسٹل علی پڑی ہوتی ہیں۔ جس کی وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی اجازت دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام سکول جو آپ کے محلے کے ہیں یا اس August House کے ممبرز کے محلے کے سکولوں میں تمام vacancies کو fill up کر دیں گے۔ لیکن یہ posting transfer کا جو مسئلہ آ رہا تھا۔ area specific اور school specific بنا کر ہم نے بھرتی کیا۔ میں پودھری اقبال صاحب کو بھی ٹراچ تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے بڑا اچھا wind up کیا پبلک سروس کمیشن کی اپنی ایک sanctity ہے اور اس ادارے کے خلاف ہم نے کبھی کوئی complaints نہیں سنیں اور ان کی بڑی authenticity ہے۔ جب بھی انہوں نے کوئی بھرتی کی ہے اس کو کسی نے بھی چیلنج نہیں کیا۔ ایک اور بات جو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جو بھرتی ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذریعے recruitment کروائی ہے۔ ہم نے ایک recruitment policy بنائی تھی۔ یہ بھرتی مکمل طور پر merit پر کی ہے۔ آپ بھی اس چیز کے گواہ ہیں اور مجھے بھی پتا ہے کہ تمام ممبرز نے کہا کہ ہمیں کوٹا دیا جائے لیکن ہم نے کہا There will be no politics in the education sector. تمام ممبرز نے ہمارا ساتھ دیا اور I am so grateful to all the Members including the Chair also. کہ

ہماری جو بھرتی تھی That was entirely on the merit. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین، عمران صاحب! میں دوبارہ یہ عرض کر رہا ہوں کہ---

جناب محمد عظیم گھمن نوری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، گھمن صاحب فرمائیں!

جناب محمد عظیم کھمن نوری، جناب چیئر مین! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آج کل بہت سارے ملکوں کی immigration open ہے۔ میرے خیال میں کافی سارے پاکستانی بالخصوص پنجاب کے بہت سے نوجوان روزگار کے سلسلے میں بہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کو وہاں پر legalise ہونے کے لئے ایک character certificate کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے ہمارے ضلع میں باقی پورے پنجاب کا تو مجھے علم نہیں ہے character certificate پولیس رپورٹ پر مشتمل ہوتا ہے وہ جاری نہیں ہو رہا۔ اس میں reason یہ بتانی جاتی ہے کہ جناب بندے کا خود حاضر ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں بندے کا خود حاضر ہونا کوئی استثناء ضروری نہیں ہے۔ صرف پولیس رپورٹ پر depend کرتا ہے کہ اس بندے کے خلاف کوئی criminal case درج ہوتا ہے یا نہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ اس اہم مسئلے پر خصوصی طور پر اور فی الفور توجہ دی جائے۔ تاکہ پاکستان کے نوجوان بے روزگار ادھر بھرتے تھے اب انہیں روزگار ملنے لگا ہے تو یہ مسئلہ آڑے آ رہا ہے۔

جناب چیئر مین، وزیر قانون یقین دہانی کراتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

ملک شعیب احموان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب چیئر مین، جی فرمائیں!

ملک شعیب احموان، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پہلے وزیر تعلیم صاحب فرما رہے تھے کہ recruitment ہو رہی ہے، واقعی ہو رہی ہے اور واقعی on merit ہو رہی ہے۔ لیکن ایک چیز جو دیکھنے میں آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب انہوں نے ایک ایریا رکھا ہے کہ اس ایریا میں اس کے نمبر زیادہ ہوتے ہیں لیکن اس میں ایک problem ہی آ رہی ہے کہ جو لوگ میرٹ پر آتے ہیں تو دوبارہ پھر وہ appear ہو جاتے ہیں اور پھر وہ سینیٹیں دی لوگ fill کرتے ہیں اور سینیٹوں کی کمی اسی طرح آ رہی ہے لیکن 80 فیصد لوگ repeat کر کے دوبارہ آ جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ جن لوگوں کو ایک دفعہ contract پر بھرتی کر لیتے ہیں تو دوبارہ ان لوگوں کو ریکروٹمنٹ میں

شامل نہ کیا جانے اور fresh لوگوں کو بھرتی کیا جائے تب جا کر پرسنٹ مل ہوگا اور علی سینیں
fill up ہوں گی۔

جناب چیئرمین، گلگتہ جی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز پیر مورخہ
17- جنوری 2005ء صبح 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

پیر 17 - جنوری 2005

(یوم الاثنین 6 - ذوالحجہ 1425ھ)

چودھویں اسمبلی : اٹھارہواں اجلاس

جلد 18، شماره 7

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (محکمات و انٹرنی و مسائل)
 - 1- نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - 2- غیر نگران زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 3 - توجہ دلاؤ نوٹس
- 4 - سرکاری کارروائی
 - مسودہ قانون
 - مسودہ قانون بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی لاہور، صدرہ 2005
- 5 - ماحولیات پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

پیر 17 - جنوری 2005

(یوم الاثنین 6 ذوالحجہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 28 منٹ

پر زیر صدارت جناب سیکرٹری چوہدری محمد افضل سہمی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَوْ يَعْلَمُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعَجَلَ بِهِمْ بِالْخَيْرِ
لَقَضَىٰ إِلَيْهِمْ أَجْلَهُمْ قَدْ أَتَىٰ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَارِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ وَإِذْ أَمَرْنَا النَّاسَ الشُّرَكَاءَ عَنَّا
لِحَبِيبِهِمْ أَوْ قَائِمًا ۖ فَلَمَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ هُمْ مَرَّةً
كَانَ لَكُمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضَرْبَتِهِ كَذَلِكَ نُزِيلُ لِلْمُتَرَفِّعِينَ
مَا كَانُوا يَسْتَمْتُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ
لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَهُمْ رَسُولُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ يَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

سورہ یوسف آیات 11 تا 14

اگر خدا لوگوں کی برائی میں جلدی کرنا جس طرح وہ جب میر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی (حمری) سیلاب پوری ہو چکی ہوتی۔ سو ان لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں انہیں ہم بھروسے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں جکے رہیں اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو یہاں اور جگہ اور کھڑا (برہن میں) نہیں پکڑتا ہے۔ ہر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (بے لحاظ ہو جاتا اور) اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف پہنچتی رہیں گے پکڑا ہی نہ تھا۔ اسی طرح وہ سے نکل جانے والوں کو ان کے اہل آرمز کے کے دکھانے لگے ہیں۔ اور تم سے پہلے ہم کئی امتوں کو جب انہوں نے ہم اظہار کیا پاک کر چکے ہیں۔ اور ان کے پاس ہتھیار کھلی نکلیں لے کر آئے۔ مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایسا ہوتے۔ ہم کھلموں کو اسی طرح بد دیا کرتے ہیں۔ ہر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں لایا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

جناب سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈا پر محکمہ محنت اور انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یک جہتی

کے لئے حزب اختلاف کا ٹوکن واک آؤٹ

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف، جناب سیکرٹری! میں آپ کی توجہ پریس گیری کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے پریس گیری کے دوست واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ تین دن پہلے پریس کلب میں ایک واقعہ پیش آیا ہے۔ جناب سیکرٹری! یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آج سے پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ جب اس ملک میں ۱۰۰۰۰۰۰ ہو رہا تھا۔۔۔۔

جناب سیکرٹری، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف، اس وقت فیصل آباد میں گورنر کے ریمارکس پر جس طرح صحافیوں کو بیٹا گیا اس کے بعد A.G Office میں ایسا واقعہ پیش آیا اس کے علاوہ جب اپوزیشن اس ہاؤس کے باہر اپنا احتجاج کر رہی تھی اس وقت صحافیوں کو پولیس کے ہاتھوں ہٹایا گیا۔ آج پھر اس پریس کلب پر حملہ کیا گیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت میں ایک مقدس جگہ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ جمہوریت کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور اگر آپ کی بھی کوئی

* محکمہ جناب سیکرٹری کا کارروائی سے حذف کئے گئے

ابھی چیز ہو تو یہ وہ بھی عوام تک پہنچاتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں ابھی تک نہیں ہے۔ آج وہ صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ ابھی میرے بیٹے کے بعد وزیر قانون ہمارے بھائی انھیں گے اور کہیں گے کہ ہم رپورٹ مانگ رہے ہیں، کچھ لوگ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فیصل آباد میں جو واقعہ پیش آیا اس کی رپورٹ آج تک ایوان میں پیش نہیں ہوئی، جو واقعہ اسمبلی کے سپریش آیا اس کی رپورٹ آج تک ایوان میں پیش نہیں ہوئی۔ جمہوریت کو چلنے اور فروغ دینے میں جو ادارہ مددگار ثابت ہوتا ہے کب تک ان کے ساتھ زیادتی ہوتی رہے گی؟ میں آپ کی وسالت سے کتنا چاہوں گا کہ پریس والوں کو منایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ بے بسی ہے کہ دو سال ایسے واقعات کو ہوتے ہوئے ہو گئے ہیں لیکن آج تک کوئی پریس مل نہیں ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ فوری طور پر صحافی بھائیوں کو منایا جائے اور ہم صحافی بھائیوں کے ساتھ اعداد یکجہستی کرتے ہوئے نوکن واک آؤٹ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر، واک آؤٹ تو نہیں کر رہے ہیں۔ نوکن واک آؤٹ کیا کرنا ہے؟
رانا منام اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! ان کا جو واک آؤٹ کا حوق ہے اس کو بھی پورا کر دیں گے لیکن پہلے اس مسئلہ کا ایک پہلو جو محترم قائد حزب اختلاف معزز ایوان کے نوٹس میں لائے ہیں۔ اس سلسلے میں میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح پارلیمنٹ، یہ ایوان اور حکومتی ارکان اہم ہیں اسی طرح سے جمہوریت میں پریس اور پریس کلب بھی وہی درجہ رکھتے ہیں۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ Government Houses کی سکیورٹی اتنی سخت کر دی گئی ہے کہ وہاں پر کوئی پریس نہیں مار سکتا لیکن باقی جمہوریت سے متعلق اداروں کا کوئی پریس مل نہیں ہے۔ بجٹ کے موقع پر میں نے calculation کے بعد ایک بت رکھی تھی اور حکومت کی طرف سے اس کا جواب کوئی آدی نہیں دے سکا تھا کہ اس

سال انہوں نے 3۔ ارب 56 کروڑ 18 لاکھ روپے صرف دی۔ آئی۔ پی۔ سیورٹی پر خرچ کئے ہیں۔ یہ اتنا پیسا کن لوگوں کا ہے۔ یہ انہی لوگوں کا ہے جو ٹیکس دیتے ہیں۔ کوئی حکومتی رکن یا کوئی گورنر، کوئی وزیر اعلیٰ یا کسی صدر نے دس روپے بھی اس رقم میں نہیں دئے جو بجٹ کی صورت میں خرچ ہو رہی ہے۔ لیکن صرف اور صرف 3۔ ارب 56 کروڑ 18 لاکھ روپے کی رقم دی۔ آئی۔ پی۔ سیورٹی کے لئے رکھی گئی ہے یعنی گورنمنٹ ہاؤسز تو محفوظ سے محفوظ تر ہوتے جا رہے ہیں جبکہ عام آدمی غیر محفوظ سے غیر محفوظ تر ہوتا جا رہا ہے اور پہلے تو یہ تھا کہ اگر اس قسم کا واقعہ کسی عام رکن کے ساتھ یا کسی پریس کلب یا کسی صحافی کے ساتھ ہوتا تو اس کی اشک شوئی کے لئے حکومت ذمہ دار آدمی کے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی کرتی۔ آج اس بات کو تیسرا دن ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے وہ لوگ جو وہاں پر ذیوبی رہتے اور جن کی ذمہ داری تھی اگر وہ لوگ حکومت کے خلاف نعرہ لگاتے یا وہاں پر کوئی ایسا کام کرتے جو حکومت کو ناگوار گزرتا تو پھر میں دیکھتا کہ انہیں وہاں پر ایک لمحے کے لئے بھی کیسے ٹھہرنے دیتے؛ لیکن جب وہ صحافیوں کے گھے پڑے اور انہوں نے پریس کلب پر حملہ کیا تو وہ لوگ جن کی ذمہ داری تھی وہ بالکل ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ انہوں نے اس سلسلے واقعہ میں جو وہاں پر غنڈہ گردی ہوئی وہاں پر دس صحافیوں کو زخمی کیا گیا۔ وہاں پر گاڑیوں پر cracker اور bomb وغیرہ پھینکے گئے یہ سارا واقعہ انہوں نے اپنی نظروں سے دیکھا۔ نہ صرف ان ذمہ داروں کے خلاف کوئی action لیا گیا بلکہ حکومت بھی اس سلسلہ میں بالکل خاموش ہے۔ حکومت نے آج تک ایس۔ ایس۔ پی۔ لاہور، ڈی۔ آئی۔ جی لاہور نے کسی کو نہیں پوچھا کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا اور اس پر بروقت کیوں نوٹس نہیں لیا گیا، جن لوگوں کی ذمہ داری تھی ان کے خلاف کیوں نوٹس نہیں لیا گیا؛ اب تو اس حکومت سے اشک شوئی ہونا بھی عجب ہو گئی ہے۔ میری یہی گزارش ہے کہ اگر حکومتی رویہ یہی ہے کہ وی۔ آئی۔ پی۔ کے لئے تو اربوں روپیہ ہے اور عام آدمی کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان باتوں کا جواب دیں گے۔ ان کی سیورٹی کے لئے تو اربوں روپیہ ہے لیکن عام آدمی کے لئے ان کے پاس

کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے میں انتہائی مختصر الفاظ میں اس پر بات کروں گا اور میں اس واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور یہ واقعات جس سلسلے کی گزی ہیں اس وقت پورے ملک میں امن و امان کی صورتحال بدترین سطح پر پہنچی ہوئی ہے۔ آپ گلگت سے لے کر وانا کے راستے ہوتے ہوئے بلوچستان تک پہنچتے ہیں تو پورے ملک میں جگہ جگہ پر آگ اور شعلے بلند ہو رہے ہیں اور ہماری حکومت نے اپنے ہی ملک کے عوام پر حملے کئے ہونے ہیں اور گلگت میں بھی جو واقعہ ہوا ہے ہم اس کی انتہائی مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، یہ گلگت کی وجہ سے انہوں نے واک آؤٹ نہیں کیا۔ شاہ صاحب! آپ مستفاد واقعہ پر ہی رہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ہم اس واقعے کی انتہائی مذمت کرتے ہیں اور اس واقعہ کا کون ذمہ دار ہے؟ وہاں کی ساری لیڈر شپ یہ کہہ رہی ہے کہ اس واقعے کے ذمہ دار وفاقی وزیر امور کشمیر ہیں۔ ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں اور جنہوں نے پریس کلب پر حملہ کیا ہے ان کی بھی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ لاہ منسٹر صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے اپنے صحافی بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس ہے اور ہم اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے بھائیوں سے استدعا کروں گا کہ وہ پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئیں تاکہ میں ان کی موجودگی میں حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات بیان کر سکوں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ راجہ بشارت صاحب اور رانا آفتاب احمد خان صاحب سے میری گزارش ہے کہ پریس والوں کو منا کر لائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! the important pillar of the system یہ ہے کہ

the matter is not so simple اس وقت اگر آج کی اخبارات دیکھ لیں تو جس صوبے میں

وزیر اعلیٰ صاحب کا ضلع 1 raid crime No. ہے اور --- 52 thousand there are

جناب سپیکر، رانا صاحب! پریس والوں کے آنے کے بعد ان کی موجودگی میں تفصیل کے

ساتھ میں جواب دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ پریس والوں کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلے پر وزیر قانون اور رانا آفتاب احمد خان صاحب

صحافیوں کو منانے کے لئے گئے)

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر سرا

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! صحافیوں کے آنے تک جو پانچ دس منٹ کا نام ہے تو

میرا خیال ہے کہ اسے ضائع نہیں کرنا چاہئے اور امن و امان کے حوالے سے جو باتیں

باتیں ہیں یعنی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ Question Hour ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! سب سے اہم معاملہ امن و امان کا ہے اور ڈیرہ غازی خان میں

واپڈا کے جو اہلکار اغوا ہوئے تھے اور گورنمنٹ نے وہ پیسے دے کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں Question put کرنے لگا ہوں۔ ابھی Question Hour

شروع ہے please تشریف رکھیں۔ سید احسن اللہ وقاص صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے اجازت دے دی ہے کہ اس مسئلے کو deal کر لیا جائے۔ ہم نے بت کی ہے اس کے بعد آپ نے راجہ صاحب کو اجازت دی ہے تو یہ امن و امان۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ نے تفصیل کے ساتھ بت کر لی ہے اور ابھی راجہ صاحب نے بت کر لی ہے تو question hour کے بعد پورا موقع ملے گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے تو ایک لفظ بھی اس واقعہ کے علاوہ بت نہیں کی لیکن عام آدمی کی بھی پریشانی ہے۔ آپ دیکھیں کہ واپڈا کے لوگ اغواء ہونے اور گورنمنٹ نے پتا نہیں کتنے کروڑ روپے تالوان دے کر انہیں رہا کروا لیا۔ اب حکومت یا تو پھر عام آدمی یعنی سب کی انٹرنس کروا دے کہ جو بھی اغواء ہوگا اس کے بدلے میں دو کروڑ یا تین کروڑ گورنمنٹ ادا کر دیا کرے گی اور وہ آدمی رہا ہو جایا کرے گا۔ ورنہ اب عام آدمی جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، شکریہ جی! احسان اللہ وقاص صاحب! آپ کا question ہے۔ آپ move نہیں کرنا چاہتے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ کی معمول کی کارروائی suspend کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، کس نے معمول کی کارروائی suspend کی ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے کی ہے۔

جناب سپیکر، میں نے کوئی کارروائی suspend نہیں کی ہے۔ یہ Question Hour ہے

لہذا اسے چلنے دیں۔ یہ آپ ہی کے کامدے کی بات ہے۔ جی شاہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ نے صحافیوں کے معانے کے لئے کمیٹی بنائی ہے تو اس کے ارکان کو آئیے دیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! کمیٹی کے ممبر کا کوئی Question نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جب تک کینٹی کے ممبران واپس نہیں آجاتے۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر، راجہ صاحب! نہ تو وزیر قانون کا کوئی question ہے اور نہ ہی رانا آفتاب احمد
 خان صاحب کا سوال ہے۔ پلزا اسے چلنے دیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! نہ جی۔ اگر ہم زندہ رہیں گے تو پھر دیکھیں گے کہ لیرمنٹری
 میں کیا ہو رہا ہے؟ اگر ہم زندہ ہی نہ رہیں گے تو پھر ہمیں کیا پتا کہ لیرمنٹری میں کیا ہو رہا
 ہے؟

جناب سپیکر، راجہ صاحب! ہم سب انشاء اللہ زندہ رہیں گے۔
 راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ یہاں پر انسانی زندگی کی کوئی
 قیمت نہیں۔ اب آپ چاہ رہے ہیں کہ لیرمنٹری میں دیکھ لیں تو ہرول کی قیمت دیکھیں
 کہاں تک پہنچی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ کوئی question کریں۔

راجہ ریاض احمد، (*****)

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ اپنا سوال move نہیں کرنا چاہتے؟
 سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں سوال move کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب سپیکر، تو پھر کریں۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، فرمائیں! کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ چیئر کی اجازت سے اور چیئر کے حکم سے آفتاب احمد خان صاحب گئے ہیں تو اگر آپ question put کرواتے ہیں تو اس طرح سے آپ انہیں محروم کر رہے ہیں کہ وہ اس question پر اپنا کوئی supplementary question کر سکیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میری گزارش سنیں کہ نہ تو رانا صاحب کا کوئی question ہے اور نہ ہی پریس والوں کا question ہے اور نہ راجہ صاحب کا کوئی question ہے تو please یہ آپ ہی کے کام سے کی بات ہے۔ questions تو پوزیشن کی طرف سے آنے ہیں۔ یہ پلٹے دیں کیونکہ Questions Hour شروع ہو چکا ہے اور تقریباً پندرہ بیس منٹ ہو چکے ہیں۔ انکو سوال کرنے دیں۔ جب وہ آئیں گے تو پھر بات ہو جائے گی کیونکہ راجہ صاحب نے تو پریس والوں کے آنے کے بعد بات کرنی ہے۔ Question Hour کے بعد بات کر لیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بات یہ ہے کہ اس کارروائی کو اس وقت تک مظلوم رکھیں کہ جب تک وہ واپس نہیں آجاتے۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! مظلوم کیوں رکھیں؟ وہ ان کو لینے کے لئے گئے ہیں تو جب وہ آجائیں گے تو پھر بات ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ بڑی humble request کروں گا کہ یہ ضد کا معاملہ نہیں ہے۔ آپ کے اختیار میں ہے اور اگر آپ ان کے آنے تک کارروائی کو مظلوم کر دیں تو یہ بھی ان کے ساتھ۔۔۔۔

جناب سپیکر، دیکھیں، انہوں نے آکر کیا کرنا ہے؟ نہ تو رانا صاحب کا کوئی سوال ہے نہ ہی پریس والوں کا کوئی سوال ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں صحافی بھائیوں کے ساتھ اہمہد کیجھتی ہو جانے گا۔

جناب سپیکر، وہ تو ہے اور وہ تو پارٹی کی طرف سے بھی کہہ رہے ہیں کہ زیادتی ہوتی ہے۔

سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پٹرول پمپوں کی چینکنگ

31۸- سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نواز شریف فرمائیں گے کہ (الف) صوبہ میں پٹرول پمپ کے پیمانہ چیک کرنے کا کیا انتظام ہے کتنے افراد چیک کرتے ہیں اور گزشتہ سال پیمانہ چیکنگ پر کتنے پمپ بند کئے گئے یا ان کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خود پٹرول اور اس کی مصنوعات فراہم کرنے والی کمپنیاں اپنے پمپس پر پیمانہ میں کم از کم دس سے پندرہ فیصد کم پیمائش کا انتظام کرتی ہیں۔ اس کی روک تھام کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ عوام کے منتخب نمائندوں کو بھی ان پٹرول پمپس کے پیمانہ چیک کرنے اور کم پیمائش کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا اختیار ہو، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

The Punjab Weights and Measures (International System) (الف)

Enforcement Act Rules, 1975 & 1976 کے تحت صوبہ بھر میں پٹرول

پمپوں کے معائنہ کی ذمہ داری ڈا. بریٹ آف لیر ویٹنیر پنجاب کو سونپی گئی

ہے۔ محکمہ کی جانب سے صوبے کے اضلاع کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کیٹیگری "C" کے 15 اضلاع میں یہ کام لیر آفیسر سر انجام دیتا ہے جبکہ

کیٹیگری "B" اور "A" کے 19 اضلاع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر پٹرول پمپ چیک

کرتا ہے۔ یہ Develope فکشن ہے اور ضلعی حکومتوں میں ای۔ ڈی۔ او کیونٹی ڈویژن ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ گزشتہ سال کم پیماہ ہونے پر 1424 پٹرول میپوں کے چالان کئے گئے اور اس ضمن میں 18,80,628 روپے بطور جرمانہ وصول کئے گئے۔

(ب) پٹرولیم مصنوعات فراہم کرنے والی کمپنیوں کو کسی قانون و قاعدہ کی رو سے ایسا کوئی اختیار حاصل نہ ہے اور نہ ہی ان کو اس قسم کی ہدایت محکمہ کی جانب سے جاری ہوتی ہیں۔ معائنہ کا اختیار صرف اور صرف حکومت پنجاب کے notified اہلکار ان کو حاصل ہے۔

(ج) جہاں تک عوام کے منتخب نمائندوں کا تعلق ہے وہ خود تو پٹرول میپوں پر جا کر قانونی طور پر چیکنگ نہیں کر سکتے لیکن سرکاری اہلکار اس امر کے پابند ہیں کہ وہ عوامی نمائندوں کی شکایات کا فوری نوٹس لیتے ہوئے کارروائی کریں۔ اگر منتخب نمائندوں چاہیں تو تمام کارروائی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں اور شکایات کے ازالہ کے لئے مناسب ہدایت جاری کر سکتے ہیں۔ البتہ انہیں براہ راست پٹرول میپوں کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کے چالان کرنے کا اختیار نہ ہے۔ کیونکہ قانون میں ایسی گنجائش نہ ہے۔

دفاتر روزگار اور ان کی کارکردگی

326^ا سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا صوبہ پنجاب میں دفاتر روزگار موجود ہیں۔ اگر موجود ہیں تو کتنے اور کس کس شہر

میں ہیں؟

(ب) ان دفاتر نے گزشتہ 3 سال میں کتنے رجسٹرز فوجی اور سولین کو روزگار فراہم کروایا اور کتنے افراد نے اس دوران ملازمت کے حصول کے لئے ان کے پاس اپنا نام درج کروایا؟

(ج) کیا یہ دفاتر ہنرمند افراد کو صوبہ اور ملک سے باہر ملازمتیں فراہم کرنے میں بھی کوئی کردار ادا کر رہے ہیں یا حکومت نے کوئی منصوبہ بنایا ہے کہ ان دفاتر کے ذریعہ بیرون ممالک ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کو روزگار کی فراہمی کے لئے تعاون فراہم کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) جی ہاں، صوبہ پنجاب میں روزگار کے دفاتر موجود ہیں۔ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں ایک دفتر Employment Exchange موجود ہے۔ اس طرح 34 دفاتر بنتے ہیں۔

(ب) گزشتہ تین سال میں ان دفاتر نے 372 افراد کو روزگار فراہم کیا۔ 17257 افراد نے روزگار کے لئے اس عرصہ میں اپنا نام ان دفاتر میں درج کروایا۔

(ج) روزگار سروس صوبہ پنجاب میں ملازمت کے حصول میں معاونت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ بیرون ملک ملازمت کے حصول کے لئے حکومت پاکستان وزارت محنت و افرادی قوت بیرون ملک پاکستانیز کے ماتحت اوورسیز اسمپلائمنٹ کارپوریشن اس سلسلہ میں کام کر رہی ہے۔ البتہ صوبہ میں روزگار کے دفاتر میں بیرون ملک ملازمت کے حصول کے لئے معلومات اور فارم بغیر قیمت دستیاب ہیں جو کہ عوام انہاس کسی بھی وقت حاصل کر سکتے ہیں۔ روزگار کے ضلعی دفاتر کا رابطہ اوورسیز اسمپلائمنٹ کارپوریشن سے ہے۔

لیبر کالونیوں کی تعداد اور الاٹیوں کی تفصیل

*986۔ جناب اہد ملک، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔ پنجاب بھر میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ لیبر کالونیوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ ان کے الاٹیوں کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

پنجاب بھر میں درکرز ویلفیئر بورڈ کی تعمیر کردہ بیر کالونیوں کی تعداد 25 ہے۔

ان کالونیوں میں پانوں گھردوں اور کلیں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالونیوں کا نام	تمام اجر	کل پلاٹ اعلیٰ اگھر	الٹ شدہ پلاٹ اعلیٰ اگھر
1-	مہم شہید بیر کالونی 1&11	فیصل آباد	3031 پلاٹ	3031 پلاٹ
2-	جوہر بیر کالونی	فیصل آباد	2299 پلاٹ	2297 پلاٹ
3-	محمد بن قاسم بیر کالونی	فیصل آباد	3285 پلاٹ	3252 پلاٹ
4-	نچو سلطان بیر کالونی	فیصل آباد	3134 پلاٹ	3134 پلاٹ
5-	راجہ مسافر علی بیر کالونی	فیصل آباد	1377 پلاٹ	1377 پلاٹ
6-	حسین شہید بیر کالونی	فیصل آباد	1797 پلاٹ	1797 پلاٹ
7-	آئی۔ آئی چندری گزپ بیر کالونی	فیصل آباد	252 پلاٹ	252 پلاٹ
8-	بیر کالونی فوہ یک سنگ	فوہ یک سنگ	301 پلاٹ	307 پلاٹ
9-	بیر کالونی کالا جھ کا کو	جینو پورہ	554 پلاٹ	246 پلاٹ
10-	قاسم پور بیر کالونی	مٹن	453 پلاٹ	433 پلاٹ
11-	بیر کالونی ساہیوال	ساہیوال	295 پلاٹ	295 پلاٹ
12-	گہما بیر کالونی پورے وا	پورے وا	571 پلاٹ	311 پلاٹ
13-	نشر بیر کالونی	لاہور	4786 پلاٹ	4556 پلاٹ
14-	گلگت بیر کالونی	سرگودھا	1418 پلاٹ	56 پلاٹ
15-	مکتب بیر کالونی	کوہاٹ	340 پلاٹ	340 پلاٹ
			300 گھر	300 پلاٹ
16-	بیر کالونی ساہیوال	جینو پورہ	508 پلاٹ	3031 پلاٹ
			508 گھر	343 گھر
17-	علی تزد کوہ نور ملراجا انور روڈ	فیصل آباد	512 کلیں	512 کلیں
18-	غیر بلاک ملراجا اقبال ٹاؤن	لاہور	272 کلیں	267 کلیں
19-	بیر کالونی جہلم	جہلم	150 پلاٹ	150 کلیں
20-	بیر کالونی گجرات	گجرات	209 کلیں	209 پلاٹ

444 فلیش	471 گھر	جنیورہ	شیر پکال لیر کلاونی	21
3131 گھر	870 گھر زیر تعمیر	جنیورہ	شیر پکال لیر کلاونی فیز (II)	
الائنٹ نہیں ہوئی	1365 پائلس	جنگ	لیر کلاونی جنگ	22
الائنٹ نہیں ہوئی	731 پائلس	کلیر	لیر کلاونی کلیر	23
	504 فلیش زیر تعمیر	سیالکوٹ	کثیر المنزل فلیش	24
	254 گھر زیر تعمیر	رحیم یار خان	ایک منزل گھر	25

(نوٹ: ہر کلاونی میں الاویں کی تحصیل الاویں کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

خیبر بلوچ فلیش اقبال ٹاؤن میں پرائیویسی کا مسئلہ

*987-جناب احمد ملک، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اہلکار اور افسران جب چاہتے ہیں خیبر
 بلاک فلیش علامہ اقبال ٹاؤن میں آدھکتے ہیں کہ فلیش میں کون رہائش پذیر ہے۔
 مہلن رمت ہوتے ہیں، لیکن جب رہائش پذیر لوگوں کے پاس کوئی مہلن آجانے
 تو مارے خوف کے پریشان ہو جاتے ہیں؟
 (ب) کیا حکومت مذکورہ فلیش میں پردہ اور پرائیویسی قرآن و حدیث کی تعلیمات کے
 مطابق یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) یہ درست نہیں ہے جب چاہے ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اہلکار و افسران خیبر بلاک
 فلیش میں داخل ہو جاتے ہیں، البتہ غیر قانونی رہائش پذیر لوگوں کی تصدیق کے
 لئے ورکرز ویلفیئر بورڈ کا عملہ فلیش کی چیکنگ کر سکتا ہے کیونکہ الائنٹ آرڈر کی
 حق نمبر 11 کی رو سے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

(ب) ورکرز ویلفیئر بورڈ نہ صرف پردہ اور پرائیویسی قرآن و حدیث کی تعلیمات کے
 مطابق یقینی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ تمام فلیش پر پردہ اور پرائیویسی کو
 یقینی بنانے کے لئے پہلے ہی دیواریں تعمیر کروا چکا ہے۔ تاہم رہائش پذیر الاویں

کی طرف سے اس سلسلہ میں جو بھی بہتر تجاویز آئیں گی ان پر مناسب غور و غوض کیا جائے گا۔

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اجلاسوں کی تفصیل

*1033- جناب علی عباس، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 سے فروری 2003 تک پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے کتنے اجلاس منعقد ہوئے۔ ہر سال کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) ہر اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کی تفصیل سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ قواعد کے تحت کتنے عرصے کے بعد بورڈ کا اجلاس بلایا جانا ضروری ہے؟

(ج) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ارکان کی تعداد کیا ہے اور ان کو کتنے عرصے کے لئے کس کس کی سفارش پر تعینات کیا جاتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) سال 1999 سے فروری 2003 تک پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سوڈ اجلاس منعقد ہونے ہر سال کی الگ الگ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

i- 1999 کے دوران تین اجلاس ہوئے۔

ii- 2000 کے دوران چار اجلاس ہوئے۔

iii- 2001 کے دوران چار اجلاس ہوئے۔

iv- 2002 کے دوران پانچ اجلاس ہوئے۔

v- 2003 کا پہلا اجلاس 31 مارچ کو طلب کیا گیا۔

(ب) ہر اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز

قواعد و ضوابط پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ مجریہ 1978 کے سیکشن 5 کی رو سے بورڈ ہذا کا

اجلاس تین ماہ کے اندر ایک دفعہ بلانا ضروری ہے۔

(ج) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اجلاس کے ارکان کی تعداد 9 ہے۔ (جن میں تین ممبران بطور آبر کے اور تین بطور اجیر کے نمائندے ہیں جبکہ باقی تین حکومت کے نمائندے ہیں۔) قواعد و ضوابط پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے قاعدہ نمبر (1)3 کی رو سے بورڈ کے ممبر کی رکنیت عرصہ دو سال کے لئے ہے۔ آبر اور اجیر کے نمائندوں کی تقرری کے لئے ڈائریکٹوریٹ اور ایگزیکٹو لیبر ویلفیئر پنجاب تمام ضلعی لیبر افسران سے معاشرات حاصل کرتا ہے اور ان معاشرات کی بنیاد پر ضروری اہلیت اور پورے پنجاب کی نمائندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے علیحدہ علیحدہ پینل پیش کرتا ہے۔ جس میں سے صوبے کا چیف ایگزیکٹو (گورنر اوزیر اعلیٰ) تین تین ممبر نامزد کرتا ہے۔ موجودہ بورڈ کے ممبران کا تقرر صوبے کے چیف ایگزیکٹو (گورنر) کی منظوری سے محکمہ محنت و انسٹی وسائل حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبری PWB-2(18)/93 مورخہ یکم جولائی 2002 کے تحت دو سال کی مدت دو سال کی مدت کے لئے ہو چکا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

اوکاڑہ میں محکمہ لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز کے اقدامات

اور اغراض و مقاصد

1199- محترمہ انجم سلطانی، کیا وزیر محنت و انسٹی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا

کیا اقدامات کر رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ سے صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسرز کے نام اور

ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) محکمہ لیبر اینڈ ہیومن ریسورسز پنجاب صنعتی کارکنوں کی بھلائی کے لئے مختلف اقدامات کرتا ہے۔ محکمہ کے زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب اور پنجاب اسمپلائز سوشل سیورٹی انسٹی ٹیوشن کے تحت ضلع اوکاڑہ میں صنعتی کارکنوں کی بھلائی اور ان کو سولیت پہنچانے کے لئے مختلف اقدامات ان کے اغراض و مقاصد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب کے اغراض و مقاصد اور اقدامات

- 1- ضلعی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب کے اغراض و مقاصد میں فیکٹریز، صنعتی و تجارتی ادارہ جات میں کام کرنے والے ورکرز کے حقوق کا تحفظ اور ان کو حکومت کی اعلان کردہ اجرت اور دیگر مراعات کے حصول کو یقینی بنانا ہے۔ محکمہ کے فیلڈ سٹاف کے ذریعہ مختلف لیبر قوانین کے اطلاق کو یقینی بنانے کے لئے ان ادارہ جات کی انسپکشن کی جاتی ہے۔ غلاف ورزی کی صورت میں چالانات مرتب کر کے مجاز عدالتوں میں بمجواسے جاتے ہیں۔
- 2- قانون اوزان و پیمائش مجریہ 1975 پر عملدرآمد بھی محکمہ ہذا کی ذمہ داری ہے۔ دکانات، ادارہ جات، فیکٹریز اور پٹرول پمپس پر زیر استعمال آلات اوزان پیمائش کی تصدیق و تجدید فیلڈ سٹاف کے ذریعہ کی جاتی ہے۔
- 3- ورکرز کی کٹوتی شدہ اجرتوں اور ورکرز کی فوٹو گرافی یا معذوری کے معاوضہ کی ادائیگی کے لئے مقدمات کی سماعت کے لئے ڈسٹریکٹ آفسیئر لیبر اوکاڑہ کی سربراہی میں عدالت قائم ہے۔
- 4- ٹریڈ یونینز کی رجسٹریشن ان کی سرگرمیوں کو قانون کے دائرہ کار میں رکھنا صنعتی تنازعات کی صورت میں مصالحتی کردار ادا کرنا ہے۔ تاکہ

صنعتی امن بحال رہے۔ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر اداکارہ بطور رجسٹرار نریڈ
یونیز اور مصالحتی آفیسر کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

5۔ ضلعی سطح پر دفتر محکمہ ہذا میں میجر روزگار سروس تعینات ہے جس کے
فرائض میں بے روزگار افراد کی رجسٹریشن اور انہیں روزگار کے مواقع
بادے معلومات کی فراہمی آبر و اجیر کے مابین رابطہ اور ملکی دفاعی
ضروریات کے لئے مطلوب ہنرمند افراد کی رجسٹریشن اور مکمل ریکارڈ
مرتب کرنا ہے۔ ضلعی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر پنجاب
ورکرز کی بھلائی اور سہولت کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

1۔ ضلعی سطح پر ورکرز کے مسائل کے حل اور دیگر سہولتوں کی
فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس بورڈ قائم
کیا گیا ہے۔ ضلع ناظم اس بورڈ کے چیئرمین اور ڈسٹرکٹ
آفیسر لیبر اس کے سیکرٹری ہیں۔ اس بورڈ کی درج ذیل
کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔

1۔ ضلعی سہ فریقی مشاورتی و نگران کمیٹی
11۔ ڈسٹرکٹ کمیٹی آف میمنٹ برائے استعمال ور کرز
چلڈرن ایجوکیشن سس ایجوکیشن سس فڈ سے وظائف
کی ادائیگی کے لئے ضلع اداکارہ کے لئے سال 2001-02 میں
135200/- روپے فراہم کئے گئے۔ وظیفہ کے حصول کے
لئے 945 درخواستیں منظور کی گئیں اور ڈسٹرکٹ کمیٹی نے
ان درخواستوں پر مورخہ 24-10-02 کو وظیفہ کی ادائیگی کی۔

111۔ ضلعی سکرونی کمیٹی درخواست ہانے برائے میرج اڈتھ
گرائٹ و لینت سکالرشپ ور کرز ویلفیئر فڈ سے حکومت
نے انڈسٹریل ورکرز کی بیویوں کی شادی پر میرج گرائٹ

ور کرز کی فونڈنگ پر ذبحہ گرانٹ اور ور کرز کے ذبحہ
بچان کے لئے لینٹ سلاشپ کی سکیم کا اجراء کیا ہوا
ہے۔ ضلعی نظام قائم ہونے کے بعد ضلعی سکرونی کمیٹی
نے دسمبر 2001 سے کام شروع کیا۔ اس وقت ضلعی
سطح پر

(الف) میرج گرانٹ کے حصول کے لئے ماہ فروری 2003 تک 75
درخواستیں موصول ہوئیں جنہیں بعد از پڑتال سعادت
ورکرز ویغیئر بورڈ کو ارسال کی گئیں۔ جن میں سے 65 چیک
وصول ہو چکے ہیں اور ورکرز کو تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ ضلع
اوکاڑہ میں 2001-02 میں اس میں 19,30,000/- روپے
ادا کئے گئے ہیں۔

(ب) ذبحہ گرانٹ کے حصول کے لئے 17 درخواستیں موصول
ہوئیں جن کو بعد از پڑتال ور کرز ویغیئر بورڈ کو ادائیگی
کی سعادت کی گئی جن میں سے 10 چیک موصول ہو
چکے ہیں۔ ضلع اوکاڑہ میں دوران سال 2001-02 اس میں
1,000,000/- روپے ادا کئے گئے۔

(ج) ذہانتی وظائف کے لئے سال 2002-03 کے لئے ورکرز سے
63 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن پر کارروائی زیر تکمیل
ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں دوران سال 2001-02 میں اس میں
4,15,200/- روپے ادا کئے گئے۔

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن

کے اغراض و مقاصد اور اقدامات

حکمہ لبر اینڈ ہیومن ریسورسز کے زیر اہتمام پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ضلع اوکاڑہ میں تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو طبی سہولیت فراہم کی جاری ہیں۔ ان کارکنان کی بھلانی کے لئے ادارہ نے مندرجہ ذیل طبی ادارے قائم کئے ہیں۔

- 1- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، لالہ زار کالونی، اوکاڑہ
- 2- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، گلزار مصطفیٰ کالونی، رینالہ خورد
- 3- میڈیکل ایڈ پوسٹ، بابا فرید شوگر ملز، اوکاڑہ

سوشل سکیورٹی کے اغراض و مقاصد میں صحتی و تجارتی اداروں کے ملازمین اور ان کے لواحقین کو طبی سہولتیں مہیا کرنا بیماری، معذوری اور فوتیگی کی صورت میں مالی امداد بہم پہنچانا ہے۔ ڈسپنسریوں میں تمام بنیادی صحت کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ جن میں کو ایٹھانڈ میڈیکل آفیسر، فائونڈ میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف علاج معالجہ کرتے ہیں۔ جن میں مکمل دوائیوں کی فراہمی، بنیادی لیبارٹری ٹیسٹ، غاندانی منصوبہ بندی، vaccination کی سہولیات اور ایمبولینس کی فراہمی قابل ذکر ہیں۔ ادارہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی دیگر مالی اور طبی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی فوائد

- * بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 121 دن تک اجرت کا 75 فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
- * ٹی۔ بی اور کینسر کے مریضوں کو سال میں 365 دن اجرت کا 100 فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔

- * قانون کارکنان کو دوران زخمی 12 ہفتے تک اجرت کا 100 فیصد کے مساوی ادائیگی۔
- * کارکنان کے انتقال پر کم از کم پندرہ سو روپے بطور اخراجات تجویز و تکفین کی ادائیگی۔
- * کارکنان کے لواحقین کے انتقال پر دو ہزار روپے بطور اخراجات تجویز و تکفین کی ادائیگی۔
- * قانون کارکنان کے بڑھ جانے کی صورت میں دوران عدت چار ماہ تک اجرت کے مساوی ادائیگی۔
- * دوران ذیوبی زخمی ہونے یا پیشہ ورانہ بیماری کی صورت میں اجرت کے مساوی سال میں 180 دن تک معاوضہ کی ادائیگی۔
- * دوران ذیوبی زخمی ہونے پر 20 فیصد معذوری کی شرح تک یکمشت گر۔ جو بنی کی ادائیگی۔
- * دوران کار زخمی ہونے پر 20 فیصد سے زائد شرح معذوری کی صورت میں معذوری کی پیشن کی ادائیگی۔
- * دوران کار زخمی ہو کر انتقال کی صورت میں اجرت کے مساوی پسماندگان کو پیشن کی ادائیگی۔
- * بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں بس ماندگان کی پیشن متنی کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائی کو ادائیگی۔
- * پیشن یافتہ معذور کارکنان ان کے زیر کفالت لواحقین اور متوفی کارکنان کے پسماندگان کو بلا معاوضہ تاحیات مکمل طبی سولتوں کی فراہمی۔

طبی سہولیات

- * سوشل سکیورٹی کے تحت قائم ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں کارکنوں، ان کے بیوی، بچوں اور والدین کو طبی سہولیات کی فراہمی۔
- * ادارہ کے ہسپتالوں میں داغہ اور سپیشلسٹ سے خصوصی علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی۔
- * ناگزیر حالات میں سرکاری ہسپتالوں میں اثراجات کی ادائیگی۔
- * دوسرے صوبے میں رہائش پذیر کارکنوں کے لواحقین کو سرکاری ہسپتالوں کے طبی اثراجات کی ادائیگی۔
- * ملک میں طبی سہولیات مہیا نہ ہونے کی صورت میں بیرون ملک علاج کی سہولت۔
- * تمام ہسپتالوں میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، ای۔سی۔سی۔جی، ٹیسٹرو سکوپ، لیبارٹری، ڈینٹل کی اجرائی سہولیات۔
- * سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور میں امراض قلب کا مکمل علاج اور دل کے بائی پاس کی سہولت۔
- * سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور اور سوشل سکیورٹی ہسپتال راولپنڈی میں گردوں کی صفائی کی سہولت۔
- * ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں اسمبولینس کی فراہمی۔
- * بوقت ضرورت مریضوں کو خون کی فراہمی۔
- * کارکنوں اور ان کے لواحقین کو نظر کی عینک کی فراہمی۔
- * کارکنوں کو مصنوعی اعضاء کی فراہمی۔
- * ہسپتال میں داخل کارکنوں اور ان کے لواحقین کو 40 روپے یومیہ اور ٹی بی وکینسر کے مریضوں کو 50 روپے یومیہ خرچہ خوراک کی ادائیگی۔

- * انتہال کی صورت میں میت کے لئے ٹرانسپورٹ کی فراہمی۔
- * موتی کارکنوں کے لواحقین کو ایک سال اور سیزنل کارکنوں کے لواحقین کو چھ ماہ تک طبی سہولیت کی فراہمی۔

علاوہ انہیں ضلع اوکاڑہ میں مزدوروں کی سولت کی خاطر ایک پے آفس سوشل سیوریٹی ڈسپنسری لاء زار اوکاڑہ کی بڈنگ میں قائم کیا گیا ہے۔ جہاں پر مزدوروں کے معاضدہ جات اور بلوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور نئے سوشل سیوریٹی کارڈ بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ ضلع اوکاڑہ کے تقریباً 3500 مزدور اس دفتر سے استفادہ کرتے ہیں۔

(ب) محکمہ لیر اینڈ ہیومن ریسورس کے زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ آف لیر ویلفیئر پنجاب اور پنجاب اسمپلائز سوشل سیوریٹی انسیوشن کے انتظامی ڈھانچے، آکسیرز کے نام اور ایڈریس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلعی نظام حکومت کے قیام کے بعد ڈائریکٹوریٹ آف لیر ویلفیئر پنجاب کے ضلعی دفتر کا رابطہ صوبائی سطح پر محکمہ کے ساتھ ساتھ ضلعی حکومت کے ساتھ بھی قائم ہے۔

(1) محکمہ تفصیلی درج ذیل ہے۔

صوبائی وزیر لیر اینڈ ہیومن ریسورس

سیکرٹری محکمہ لیر اینڈ ہیومن ریسورس

ڈائریکٹر ویلفیئر

ڈسٹرکٹ آکسیر لیر اوکاڑہ

(II) ضلع سطح پر محکمہ لیر اینڈ ہیومن ریسورس کیوٹی ڈومینٹ گروپ

کے ساتھ منسلک ہے۔ ضلعی سطح پر محکمہ کی تنظیم درج ذیل ہے۔

ضلع ناٹم

ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹن آفیسر

ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کمیونٹی ڈویلپمنٹ

ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر اوکازہ

ضلع اوکازہ میں تعینات محکمہ کے افسران کے نام و ایڈریس درج ذیل

ہیں۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	ایڈریس
1-	مسٹر شہزاد ظہیر	ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر	ڈسٹرکٹ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اوکازہ فون 5233115
2-	مسٹر عامر عباس	لیبر آفیسر فیکٹریز و پیش	ایضاً۔۔۔
3-	مسٹر عبدالرحیم خان	منیجر روزگار سروس	ایضاً۔۔۔

ضلع اوکازہ میں سوشل سکیورٹی کا صوبائی سطح تک انتظامی ڈھانچہ درج ذیل ہے۔

صوبائی وزیر لیبر اینڈ ہیومن ریسورس

سیکرٹری، لیبر اینڈ ہیومن ریسورس

کمشنر سوشل سکیورٹی

ڈائریکٹر سینیئر میڈیکل آفیسر

ڈپٹی ڈائریکٹر میڈیکل آفیسر

سوشل سکیورٹی آفیسر

ضلع اوکازہ میں قائم شدہ طبی ادارے لوکل آفس لاہور سافٹ ویئر کے زیر انتظام کام

کرتے ہیں۔ جو کہ سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس کے ماتحت ہے۔ متعلقہ آفیسر کے نام

اور پتے مندرجہ ذیل ہیں۔

1- ڈاکٹر ذوالفقار علی

سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، اللہ زار کالونی، اوکازہ

- 2- ڈاکٹر طاہر جاوید
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، ریبلہ خورد، گلزار مصطفیٰ کالونی ملتان روڈ لاہور
- 3- رضاء الدین احمد صدیق
سوشل سکیورٹی آفیسر، سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، لادزار کالونی، اوکاڑہ
- 4- راجہ بشرات
ڈپٹی ڈائریکٹر، سب آفس سہل انڈسٹریل سٹیٹ سائیوآل
- 5- ڈاکٹر عظیم حیدر
سینیئر میڈیکل، لوکل آفس لاہور
- ساؤتھ 62 رحاب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور
- 6- پیر زادہ شوکت نواز
ڈائریکٹر، لوکل آفس لاہور
- ساؤتھ 62 رحاب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور
- 7- پچھر (ریٹائرڈ) ہارون رشید
کمشنر سوشل سکیورٹی، ہیڈ آفس، 3-8 ممبر گ۔ 7 لاہور

رجسٹرڈ صنعتی ادارہ کے مزدور کی وفات کے بعد بیوہ

کو اولڈ ایج Benefit فنڈ سے مالی امداد کی تفصیل

- *1511- محترمہ شاہینہ اسد، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی رجسٹرڈ صنعتی ادارہ کے مزدور کی وفات کے بعد اس کی بیوہ کو اولڈ ایج benefit فنڈ سے ملانے امداد دی جاتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ ملانے امداد کتنی دی جاتی ہے؟
- (ب) کیا اولڈ ایج benefit فنڈ یا کسی دیگر فنڈ سے بیوہ اور اس کے بچے کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا اولڈ ایج benefit فنڈ یا دیگر کسی فنڈ سے کسی بھی مزدور کی وفات کے بعد اس کے بچوں کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے کوئی وظائف یا مالی امداد دی جاتی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) اگر کسی بھی صنعتی مزدور کی وفات کے بعد اس کے زیر تعلیم بچوں کو مالی امداد یا وظائف نہیں دیئے جاتے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت یہ سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟
وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ادارہ اسپلائز اولڈ ایج benefit حکومت پنجاب کے ماتحت نہ ہے۔ لہذا محکمہ محنت حکومت پنجاب اس سلسلہ میں جواب دینے سے قاصر ہے۔

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کسی بھی رجسٹرڈ صنعتی ادارے کے مزدور کی وفات کے بعد اس کی بیوہ یا قانونی ورثہ کو مبلغ ایک لاکھ روپے بطور ذمہ گرانٹ فراہم کرتا ہے۔

(ج) ورکرز ویلفیئر بورڈ کسی مزدور کی وفات کے بعد بھی اس کے جو بچے سکولوں میں زیر تعلیم ہیں انہیں فری تعلیم، فری یونیفارم، فری کتابیں اور فری ٹرانسپورٹ مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ میٹرک کے بعد جو بچے ورکرز ویلفیئر بورڈ کے متعین کردہ تعلیمی معیار، تعلیمی شرائط پر پورا اترتے ہیں ان کو -96000 روپے سالانہ سے لے کر -336000 روپے فی کس سالانہ کے حساب سے سکالرشپ بھی ادا کرتا ہے۔ مزید برآں 03-08-20 سے یہ فیصد بھی کیا گیا ہے کہ جو کارکن بھی وفات پا جاتا ہے اس کے بچوں کو -3500 روپے ماہانہ طیف بھی دیا جاتا ہے۔

(د) صنعتی مزدور کی وفات کے بعد اس کے زیر تعلیم بچوں کو وظائف دینے جاتے ہیں جن کا تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے۔

لاہور میں صنعتی یونٹس، کارکنوں

اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

1970ء- ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں مورخہ 31-دسمبر 2002 تک صنعتی یونٹوں کی کل تعداد کیا تھی اور

ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر نے فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت کل کتنے صنعتی یونٹوں کو

رجسٹرڈ کیا ہوا تھا؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے صنعتی کارکن تھے اور ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل

سیورٹی کارڈ جاری کئے گئے تھے؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنے فیکٹری کارکنوں کو hygienic card جاری کئے گئے تھے نیز سال

2002 میں کتنے کارکنوں کو certifying surgeon نے چیک کیا تھا؟

(د) ضلع لاہور میں دوران سال 2001-02 سوشل سیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی

رقم اکٹھی کی تھی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کے لئے کل کتنی خرچ کی

تھی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) ضلع لاہور میں صنعتی یونٹوں ا فیکٹریز کی reported تعداد 1023 تھی جبکہ

31-دسمبر 2002 تک 863 صنعتی یونٹوں کو فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت

رجسٹرڈ کیا گیا۔

(ب) ضلع لاہور میں سوشل سیورٹی کے تحت 31-دسمبر 2002 تک 99,710 تھو

یافتہ کارکن تھے اور 65,798 کارکنوں کو سوشل سیورٹی کارڈ جاری کئے گئے تھے۔

(ج) ضلع لاہور میں سال 2002 میں certifying surgeon نے 690 کارکنوں کو چیک

کیا اور انہی کو ہائی مین کارڈ جاری کئے گئے چونکہ devolution کے بعد E.D.O

certifying surgeon Health کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔ اس لئے یہ

معلومات ضلعی حکومت کے پاس ہیں کہ کتنے کارکنوں کو چیک کیا گیا اور کارڈ جاری کئے گئے۔

(د) ضلع لاہور میں دوران سال 2001-02 سوشل سیورٹی نے وصول کی گئی رقم میں کل رقم مبلغ -/22,44,35,187 روپے انٹھی کی تھی اور 3,25,826 صنعتی کارکنوں اور ان کے لواحقین کے علاج معالجہ کے لئے مبلغ -/12,22,75,000 روپے خرچ کئے تھے۔

محکمہ محنت و افرادی قوت کی ویب سائٹ

پر معلومات کا اجراء

* 1971- ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں لیبر دفاتر کی کارکردگی برائے سال 2002 میں صنعتی یونٹوں کی تعداد، فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت یونٹوں کی رجسٹریشن، صنعتی کارکنوں کی تعداد، جاری کئے گئے سوشل سیورٹی کارڈز کی تعداد، وصولی کی رقم، انٹھی کی گئی رقم کی تفصیل اور کارکنوں کے علاج کے لئے خرچ کی گئی رقم کی تفصیل وغیرہ کی information حکومت پنجاب محکمہ محنت و افرادی قوت کی ویب سائٹ پر موجود نہ ہے؟

(ب) اگر ج (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سال کی مندرجہ بالا information کو اپنی ویب سائٹ پر لانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت مندرجہ بالا معلومات ویب سائٹ پر لانے کا ارادہ رکھتی ہے اور موجودہ مالی سال کے اختتام کے فوری بعد یہ معلومات ویب سائٹ پر لانے کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ پنجاب کو بحیوادی جانیں گی۔

ملت ٹریڈنگز لیمنٹڈ شیخوپورہ روڈ میں لیبر قوانین

پر عملدرآمد کی صورتحال

2210م۔ جناب سید اللہ خان، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملت ٹریڈنگز لیمنٹڈ شیخوپورہ روڈ ایک منافع بخش ادارہ ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیکٹری میں 550 مزدور گزشتہ 15 تا 20 سال سے عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مزدوروں کو مستقل نہ کیا گیا ہے؟
(د) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو اس فیکٹری میں لیبر قوانین کی خلاف ورزی پر حکومت اس فیکٹری کے مالکان کے خلاف کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ملت ٹریڈنگز ایک منافع بخش ادارہ ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ 550 مزدور جن کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ عارضی بنیادوں پر کام کرنے والے مزدوروں کو مستقل نہ کیا گیا ہے۔

(د) انتظامیہ ملت ٹریڈنگز نے روزانہ اجرت عارضی بنیادوں پر کام کرنے والے مزدوروں کو کسی موقع پر متواتر تین ماہ سے زائد عرصہ تک ملازمت پر نہ رکھا

ہے۔ کافی طور پر انہی ملازمین کو مستقل کیا جا سکتا ہے جو مستقل اسامیوں پر متواتر تین ماہ سے زائد کام کریں۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ تقریباً 210 روزانہ اجرت اعلیٰ ملازمین نے لیبر کورٹ نمبر 3 فیروز والا میں انتظامیہ مت نریکٹر کے خلاف اپنی ملازمت مستقل کئے جانے کے کس داند کئے تھے لیکن لیکن متعلقہ لیبر کورٹ نے مذکورہ مزدوروں کے کس علاج کر دیئے تھے اس فیصلے کے خلاف در کرز نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے جو کہ زیر التوا ہیں۔

گوجرانوالہ میں صنعتی مزدوروں کے طبی مساندا

اور سوشل سیوریٹی کے تحت رجسٹرڈ اداروں کی تفصیل

- 2215۔ چودھری زاہد پرویز، کیا ویرمخت و انسانی وسائل نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی آبادی 16 لاکھ سے زائد ہے اور اس وقت شہر میں سوشل سیوریٹی کے تحت صرف ایک ہسپتال کام کر رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے اکثر غریب بے بس مزدوروں/کارگیروں اور ان کے بچوں کو سوشل سیوریٹی کے تحت بنیادی سہولیت فراہم نہیں کی جا رہی اور اس کی وجہ سوشل سیوریٹی قوانین کے تحت رجسٹرڈ نہ کروانا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکمہ بذا کی ٹی بھگت سے اکثر ادارے سوشل سیوریٹی قوانین کے تحت رجسٹرڈ نہیں کئے جا رہے اور ان اداروں سے منسلک افراد کو مذکورہ سہولت سے محروم کیا جا رہا ہے؟
- (د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟ نیز سوشل سیوریٹی قوانین کے تحت گوجرانوالہ شہر میں رجسٹرڈ ہونے والے اداروں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

- (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔
- (ب) جی نہیں یہ درست نہ ہے۔ سوشل سیورٹی کا گورنور شہر میں ایک بڑا ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں ہیں۔ جن سے تحفظ یافتہ کارکن طبی سہولیت حاصل کر رہے ہیں اور نقد معاوضہ جات کے لئے تین پے آئس کام کر رہے ہیں۔
- (ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ گورنور شہر میں 4016 فیکٹریاں / کاروباری ادارہ جات سوشل سیورٹی میں رجسٹرڈ ہیں اور یہ تعداد اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ گورنور شہر میں مزید غیر رجسٹرڈ کارخانے / کاروباری ادارہ جات کے امکانات معدوم ہیں۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ کارخانہ جات / کاروباری ادارہ جات کی رجسٹریشن ایک مستقل عمل ہے جو کہ جاری و ساری رہتا ہے اور اس وقت گورنور شہر میں تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد 29000 ہے۔
- (د) جزو ہانے والا کا جواب اجبات میں نہیں ہے۔ گورنور شہر کے سماجی دفتر میں سوشل سیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی ادارہ جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

نوٹیفیکیشن کے مطابق بھٹہ مزدوروں کو اجرت کی ادائیگی

- *2408- جناب پرویز رفیق، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بین فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ محنت و افرادی قوت کے ایک نوٹیفیکیشن کے مطابق بھٹہ مزدوروں کی کل اجرت -184/- روپے فی ہزار اینٹ مقرر کی گئی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھٹہ ملاکن -130/- یا -140/- روپے فی ہزار اینٹ مزدوروں کو ادا کر رہے ہیں، جو حکومتی نوٹیفیکیشن کی صریحاً خلاف ورزی ہے؟
- (ج) اگر جزو ہانے والا کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت بھٹہ ملاکن کو صوبہ بھر میں اور بالخصوص ضلع قصور میں بھٹہ مزدوروں کی اجرت حکومتی نوٹیفیکیشن کے مطابق ادا

کئے جانے کا سختی سے عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ محنت و افرادی قوت پوری کوشش کرتا ہے کہ بھد مزدوروں کو نوٹیفیکیشن کے مطابق 1841 روپے فی ہزار اینٹ مزدوری ادا کی جائے۔ شکایت موصول ہونے کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ محنت حکومت پنجاب صوبہ بھر میں بالخصوص ضلع قصور میں بھد مزدوروں کی اجرت حکومتی نوٹیفیکیشن کے مطابق ادا کئے جانے کی سختی سے سہی کرتا ہے اور جہاں کہیں اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور محکمہ محنت کے علم میں آتی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

صوبہ میں اینٹوں کے رجسٹرڈ / غیر رجسٹرڈ

بہتہ جات کی تفصیل

*2409- جناب پرویز رفیق، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں اینٹوں کے بھنوں کی کل تعداد کیا ہے۔ ان میں سے کتنے بھنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع قصور میں بھنوں کی کل تعداد کیا ہے۔ ان میں سے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) صوبہ بھر میں بھٹوں کی رجسٹریشن ناظم محنت کرتا ہے۔ صوبہ میں بھٹوں کی کل تعداد 2395 ہے ان میں سے 985 رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جبکہ 49 بھٹوں کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے اور باقی 1361 بھٹے غیر رجسٹریشن ہیں۔ ضلع میں تعینات لیبر آفیسر خلاف ورزی کرنے والوں کے چالان کرتے ہیں۔ اب تک 1304 چالان عدالتوں کو بھجوانے جا چکے ہیں۔

(ب) ضلع میں بھٹوں کی کل تعداد 109 ہے۔ جن میں سے 11 رجسٹرڈ ہیں اور 98 غیر رجسٹرڈ ہیں۔ ان غیر رجسٹرڈ بھٹ جات کے خلاف 246 چالان عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

گوجرانوالہ میں غیر قانونی انٹسٹری کی تفصیل

اور مزدوروں کے معاشی اور طبی مسائل

2477*- چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بین فرمائیں
مے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ شہر کی مدد میں کتنی غیر قانونی فیکٹریاں قائم ہیں اور ان کے خلاف کیا کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدم رجسٹریشن کی بنا پر ملکی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے، بلکہ غریب مزدوروں اکاریگروں کی کسی ملازمت یا پیداری کی صورت میں سوشل سیورٹی ہسپتال سے کسی قسم کی دوائی اور طبی امداد و علاج وغیرہ میسر نہ ہے؟

(ج) اگر جزد بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

- (الف) فیکریوں کے قیام میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کا کوئی کردار نہ ہے۔
- (ب) فیکریوں کے قیام میں محکمہ صنعتی پالیسی کے تحت صوبہ بھر میں واقع تمام صنعتی اور تجارتی ادارے جہاں پانچ یا پانچ سے زائد ملازم ہوں ان پر سوشل سکیورٹی سکیم خود بخود نافذ اہل ہوگی اور ہر آجر پر لازم ہے کہ وہ ایک تحریری بیان داخل کر کے محکمہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کروانے اور مقررہ شرح سے سوشل سکیورٹی کٹری بوشن ادا کرے۔ چنانچہ رجسٹریشن کا یہ عمل جاری ہے۔
- تمام تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے زیر کفالت افراد کو کسی بھی حادثہ یا سانحہ یا بیماری کی صورت میں سوشل سکیورٹی ہسپتال / ڈسپنسری سے دوائی، فوری طبی امداد اور علاج وغیرہ کی سہولیت میسر ہیں۔
- (ج) جز (الف) محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق نہ ہے جب کہ جز (ب) کا جواب اوپر تفصیلاً دیا جا چکا ہے۔

سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس لاہور۔ گاڑیوں، ان کے اخراجات

اور سٹاف کی تفصیلات

2769*۔ جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس لاہور میں گاڑیوں کی تعداد کیا ہے۔ یہ کتنے سی۔سی اور کون کون سے ماڈل کی ہیں؟ یہ کب خریدی گئیں۔ ان کی خرید کے لئے اخراجات کب اہتمام دیا گیا۔ اشتہارات کی نقول نیز کن کن فرموں نے مینڈر میں حصہ لیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) یہ گاڑیاں کن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں اور کس اتھارٹی کے حکم سے ان آرڈرز کی کاپی فراہم کی جائے؟
- (ج) مذکورہ گاڑیوں کے ملینڈ ہنرول بل کی جولائی 2002 سے جون 2003 تک ہر گاڑی کی مرمت کے اثراجات اور لاگ بک کی علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟
- (د) ہیڈ آفس لاہور میں ڈرائیور، نائب قاصد، ملی، سوپیر اور چوکیداروں کی تعداد، کس کس گریڈ میں اور کہاں کہاں ڈیوٹی بہر انجام دے رہے ہیں؟
- (ہ) ہیڈ آفس میں قائم ریست ہاؤس کے جنوری 2000 سے جون 2003 کے آمدن / اثراجات کی تفصیل، بکنگ کے اختیارات کس کے پاس ہیں اور اس عرصہ میں کون کس کے حکم کے تحت رہائش پذیر رہا اس کی بھی تفصیل مہیا کی جائے؟
- وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس میں گاڑیوں کی کل تعداد 32 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شد	سی۔ سی	تعداد گاڑیاں	مڈل
1-	800-CC	01	1992
2-	800-CC	02	1994
3-	800-CC	03	1995
4-	800-CC	04	2001
5-	1000-CC	02	1987
6-	1000-CC	01	1988
7-	1000-CC	03	1991
8-	1000-CC	01	1992
9-	1000-CC	02	1993
10-	1000-CC	03	1996
11-	1000-CC	04	1997

2002	03	100-CC	- 12
1995	01	1300-CC	- 13
1997	01	1300-CC	- 14
2002	01	1300-CC	- 15
1996	01	2450-CC	- 16
2002	01	2450-CC	- 17
2002	01	3000-CC	- 18

ان گاڑیوں کی تاریخ خرید ضمیر (ب) میں ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ 25 سوزوکی گاڑیاں پاک سوزوکی مونٹر کمپنی کراچی سے خریدی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں کے نینڈروں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ یہ کمپنی سے براہ راست خریدی گئی تھیں تاہم درج ذیل گاڑیاں براہ راست میٹرو فیلڈر سے نہیں خریدی گئیں ان کے باقاعدہ نینڈر کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل	نمبر شمار	گاڑیاں کا ماڈل
1- ضمیر الف۔	1	ایل او ایم سنی 5010 - نسلان (1000-CC)
2- ضمیر الف۔	2	ایل ایکس ایف 4417 - ٹیونا (1300-CC)
3- ضمیر الف۔	3	ایل او زیڈ 184 - مشوہی (L-300-CC)
4- ضمیر الف۔	4	ایل آر سی 7231 - مشوہی (L-300-CC)
5- ضمیر الف۔	5	ایل آر 2989 - اسبولیس نسلان آر وین
6- ضمیر الف۔	6	ایل ایچ وی 1642 - ڈاٹ سن اسٹی نسلان (1000-CC)
6- ضمیر الف۔	7	ایل ایچ وی 1643 - ڈاٹ سن اسٹی نسلان (1000-CC)

(ب) کل 32 گاڑیاں ہینڈ آؤٹ میں تعینات مختلف آفیسرز اور پول ڈیوٹی وغیرہ پر زیر استعمال ہیں۔ یہ گاڑیاں آفیسرز کو کسٹمر صاحب کی منظوری سے مختص کی جاتی ہیں۔ تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مکمل تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک ان کاڑیوں کی لاگ بکس کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ بیڈ آفس میں افسران کو مفردہ کردہ کونا کے مطابق پرول دیا جاتا ہے۔ تاہم کاڑیوں کی لاگت بکس میں باقاعدگی سے اندراج ہوتا ہے۔

16	تعداد ڈرائیور	(د)
24	تعداد نائب قاصد	
02	تعداد چوکیدار	
02	تعداد مالی	
04	تعداد سوپر	

گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل ضمیر (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ہ) سوشل سکیورٹی بیڈ آفس میں جنوری 2000 سے جون 2003 تک کوئی ریٹ ہاؤس موجود نہ تھا۔

پلاٹ نمبر 560 تا 572 عمار بلاک نشتر کالونی لاہور

بنیادی سہولیات کی فراہمی

*3244- جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نشتر کالونی عمار پلاٹ نمبر 560 تا 572 کے سامنے والی سٹریٹ کی چوڑائی کتنی

ہے اور یہ کب کتنی رقم سے کس ملی سال میں تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹریٹ میں گزے پڑے ہوئے ہیں اور گٹر بھی نونے ہوئے ہیں۔

- (ج) کیا یہ درست ہے کہ کشر کالونی میں سونی گیس کی پائپ لائن ڈال دی گئی ہے۔ مگر مذکورہ بالا گلی میں گیس کی پائپ لائن نہیں ڈالی گئی جبکہ ایل۔ ڈی۔ اے نے اس سٹریٹ کے کھینوں سے سونی گیس کے چارجز وصول کر رکھے ہیں؟
- (د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے اقدامات کر رہی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) موقع پر سڑک کی چوڑائی پلاٹ نمبر 560 تا 561 فوٹ چار انچ ہے۔ پلاٹ نمبر 562 تا 567 گیارہ فٹ پلاٹ نمبر 568 تا 571 بارہ فٹ ہے جبکہ پلاٹ نمبر 572 کے آسے دس فٹ ہے۔ بنیادی طور پر کشر کالونی ایل۔ ڈی۔ اے نے ورکرز ویلفیئر کے لئے ورک ڈیپازٹ کے طور پر مالی سال 94-1993 میں 19.6 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کی تھی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کہ کشر کالونی میں سونی گیس کی پائپ لائن دی گئی ہے مگر مذکورہ گلی میں گیس کی پائپ لائن نہیں ڈالی گئی۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ کالونی ایل۔ ڈی۔ اے نے تعمیر اور لائٹ کی تھی اور الاٹمنٹ کے بعد ریکارڈ 1998 میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے حوالے کیا گیا تھا ابھی تک اس کالونی کا Physical Possession پنجاب ورکرز ویلفیئر کے حوالے نہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ کالونی کو حاصل کرنے کے لئے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی میٹنگز ایل ڈی اے سے جاری ہیں جنہی یہ کالونی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے حوالے کی جانے گی Repair and Maintenance کا کام شروع کر دیا جانے گا۔

کلیم شہید کالونی نمبر 1 اور 2 فیصل آباد۔

ڈسپنسری B.H.U/ کا قیام

*3247- محترم کنول نسیم، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کلیم شہید لیر کالونی نمبر 1 اور 2 فیصل آباد مجموعی طور پر 3100 گھروں پر مشتمل

ہے۔ جس میں غریب محنت کشوں کے لئے ڈسپنسری کی کوئی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری اینیڈی مرکز صحت کے لئے مذکورہ کالونی

میں دو کنال قلعہ اراضی بھی مختص ہے؟

(ج) اگر ج (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی کے لئے

ڈسپنسری اینیڈی مرکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک

اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) کلیم شہید لیر کالونی نمبر 1 اور 2، 3021 پلاٹس پر مشتمل ہے۔ جن میں سے 1536

پلاٹس پر گھر تعمیر ہو چکے ہیں۔ لیر کالونی میں سوشل سکیورٹی ڈسپنسری تو موجود نہ

ہے لیکن ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر سوشل سکیورٹی Injury Treatment

Center (I.T.C) موجود ہے جہاں دوسرے محنت کشوں کے ساتھ ساتھ کلیم شہید

لیر کالونی کے مکین بھی طبی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) کلیم شہید کالونی نمبر 1 اور 2 کے بلاک (بی) اور (سی) میں ڈسپنسری کے لئے ایک

ایک کنال قلعہ اراضی مختص کی گئی تھی تاہم یہ سوشل Injury Treatment

Center کے لئے ناکافی تھی۔ لہذا ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد نے کلیم شہید لیر

کالونی میں چار کنال قلعہ اراضی الاٹ کر دی لیکن اس کا قبضہ نہیں ملا اور اس قلعہ

ارضی کے کچھ حصہ پر واٹر ٹینک بنا دیا گیا، اب تقریباً تین کنال تین مرے قلعہ

ارضی موجود ہے۔ جس کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔

(ج) مذکورہ جز (ج) کا جواب ضمنی طور پر (الف) اور (ب) جزیں دیا جا چکا ہے۔ اس وقت ڈسپنری کی تعمیر کا کوئی منصوبہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس زیر غور نہ ہے۔ البتہ ادارہ سوشل سیکورٹی مذکورہ قطعہ اراضی ملتے ہی اپنی عمارت کر کے Injury Treatment Center (I.T.C) غلام محمد آباد کو وہاں منتقل کر دے گا۔

کلیم شہید کالونی نمبر 1 اور 2 فیصل آباد۔

دستکاری سکول کا قیام

3248۔ محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کلیم شہید لیبر نمبر 1 اور 2 مجموعی طور پر 3100 گھروں پر منتقل ہے لیکن بچیوں کے لئے کوئی دستکاری سکول نہیں ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالونی میں بچیوں کے لئے دستکاری سکول قائم کرنے کا ادارہ کھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) کلیم شہید لیبر کالونی نمبر 1 اور 2 میں مجموعی طور پر 3031 پلاٹس ہیں۔ جن میں سے

110 پلاٹس میں الٹی ورکرز رہائش پذیر ہیں اور 1426 پلاٹس میں غیر الٹی رہائش

پذیر ہیں۔ مجموعی طور پر غیر تعمیر شدہ اور خالی پلاٹس کی تعداد 1495 ہے۔ اس طرح

رہائشی ورکرز اور ننان ورکرز کا حساب صرف سات فیصد ہے اور کالونی میں کوئی

دستکاری سکول نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) دستکاری سکول قائم کرنا پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے دائرہ اختیار میں نہ ہے کیونکہ دستکاری سکول سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ ہے لیکن اس کالونی سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر جو ہر لیر کالونی میں بچوں اور بچیوں کے لئے دو ورکرز ویلفیئر ہائی سکول موجود ہیں اور طلباء و طالبات کو سکول تک لے جانے کے لئے فری ٹرانسپورٹ کا بندوبست بھی موجود ہے۔ لہذا اس کالونی میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کا سکول بنانے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر اگر دستکاری سکول بنانا چاہے تو بنا سکتا ہے۔

صنعتی مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی وظائف کی بندش

3811۴-جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو کس سال سے ایجوکیشن سس کے ذریعے تعلیمی وظائف دینے جا رہے تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صنعتی مزدوروں کے بچوں کے ایجوکیشن سس کو بند کر دیا ہے؟

(ج) اگر درج بالا اجزاء درست ہے تو وجہ بیان کی جانے اور کیا یہ I.L.O کے کنونشنز کی خلاف ورزی نہ ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) پنجاب کے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سس کی مد میں تعلیمی وظائف 1978 سے دینے جا رہے تھے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ایجوکیشن سس سے دینے جانے والے تعلیمی وظائف کو بند کرنے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

- 1- حکومت پنجاب نے میٹرک تک تعلیم کو مفت قرار دے دیا ہے۔
- 11- ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں میں زیر تعلیم صنعتی کارکنوں کے بچوں کو مفت کتابیں، کاپیاں، شیٹرز، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے۔ نیز ایجوکیشن سس فڈ سے موصود آمدنی قلیل ہونے کی وجہ سے مستحق بچوں میں اس کی تقسیم تقریباً 50 روپے سے 100 روپے فی طالب علم بنتی تھی جبکہ اس کے حصول پر صنعتی کارکن کے اس سے زائد اخراجات ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے حکومت پنجاب نے چونکہ سس فڈ سے موصود آمدنی کے برابر رقم مہیا کر دی ہے۔ لہذا I.L.O کنونشن کی خلاف ورزی نہ ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور - E.C.G

اور دیگر مشینوں کی تعداد اور کارکردگی کی تفصیل

*4060، جناب محمد وقاص، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل اذراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان جونگی میں E.C.G سمیت 44 مشینیں خراب حالت میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معمولی نوعیت کی خراب مشین بھی بنا کر تئی مشین منگوائی جاتی ہے؟

(ج) مشینوں کی موجودہ ورکنگ پوزیشن اور تعداد پر رپورٹ پیش فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں موجود ای۔سی۔سی مشینیں اور دوسری مشینیں چالو

حالت میں ہیں اور ان کے کارکردگی تسلی بخش ہے۔

- (ب) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتال میں بائیو میڈیکل ورکسٹاپ موجود ہے اور معمولی نوعیت کی فنی خرابی کو ہسپتال میں ہی درست کر لیا جاتا ہے اور زیادہ خرابی کی صورت میں مشین متعلقہ فرم سے مرمت کروائی جاتی ہے۔
- (ج) اس وقت ہسپتال میں کل 318 مشینیں موجود ہیں جن میں سے 236 مشینیں باطل درست حالت میں ہیں اور ان کی کارکردگی بھی تسلی بخش ہے۔ 82 خراب مشینوں کی مرمت کے لئے بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ فرموں سے مرمت کروانے کے لئے مرعد دار انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور:

صنعتی مزدوروں کے فلیٹس کی الاٹمنٹ سے متعلقہ شرائط

*4755، چودھری محمد اشرف کبوترہ، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لیبر ویلفیئر بورڈ نے صنعتی مزدوروں کے لئے خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ایک کالونی تعمیر کی تھی جو بے گھر افراد کو الاٹ کی گئی؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں مکان الاٹ کرتے وقت agreement میں یہ شرط شامل تھی کہ مکان نہ تو بیس سال تک فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کرایہ پر دیا جاسکتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں 80 فیصد مکان یا تو کرایہ پر ہیں یا فروخت کر دیئے گئے ہیں؟
- (د) اگر جزو ہونے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت فروخت اور کرایہ پر دینے والے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل:

(الف) درحقیقت ورکرز ویلفیئر فنڈ سے تعمیر شدہ خیر بلاک علامہ اقبال ہاؤس میں فلیش بے گھر صنعتی کارکنان کو جولائی 1999 میں الاٹ کئے گئے۔

(ب) درخواستیں حاصل کرنے کے لئے اہلہ میں شائع شدہ اشتہار کی حق نمبر 6 کے مطابق مذکورہ فلیش بیس سال تک ناقابل اتھال / ناقابل فروخت ہیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جہاں تک ان فلیش کو کرایہ پر دینے کا تعلق ہے۔ الاٹمنٹ لیر کی شرط 8 کے مطابق اس کی قطعاً اجازت نہ ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) محکمہ نے 2001 میں ڈپٹی سیکرٹری لیر کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی سے مذکورہ فلیش کا سروے کروایا۔ رپورٹ کے مطابق 123 فلیش کرایہ پر اور 58 فلیش فروخت شدہ پائے گئے۔

(د) محکمہ نے درج بالا الاٹمنٹ شرائط کی روشنی میں کارروائی کرتے ہوئے ایسے تمام الاٹمنٹ کو اعداد و جوہ کے نوٹس جاری کئے اور غیر تسلی بخش جواب موصول ہونے پر پہلے مرحلے میں 18 الاٹمنٹ کینسل کر دی اسی اہتمام میں 107۔ ایسے الاٹمنٹ نے سول کورٹس سے رجوع کر کے حکم انتقامی حاصل کر لیا۔ اس بابت مزید کارروائی موخر کرنا پڑی۔ متعلقہ کورٹس کے فیصلہ کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔

لاہور، کارپس انٹسٹری کے ملازمین کے لئے لیبر لاز

کے تحت سہولیات کی فراہمی

*5256: میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) فیکریوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور آئیشیل اہلکاران کو لیر لاء کے تحت جو سولیت فراہم کی جاتی ہیں۔ ان کی کیٹیگری وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں اکثر کارپس فیکریوں کے مالک، مزدوروں، آئیشیل اہلکاران و آفسران کو میڈیکل الاؤنس، پنشنیں، سالانہ ترقی، گریجویٹی و دیگر سولیت فراہم نہیں کر رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھبرگ، ڈیفنس، ٹاؤن شپ، مصپورہ، علامہ اقبال ٹاؤن، گرین ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، نیو کارڈن ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور میں قائم تمام کارپس فیکریوں کے مالکان کو مزدوروں اور دیگر اہلکاران کو لیر لاء کے تحت سولیت نہ دینے پر نوٹس جاری کئے گئے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ کارپس فیکریوں کو چیک کرنے والے اہلکاران، آفسران کے نام و حمدے سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ه) مذکورہ بالا کارپس فیکریوں کو سال 2002 سے آج تک جن سرکاری اہلکاران و آفسران نے چیک کیا اور کتنی دفعہ چیک کیا ان کے نام و حمدے سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ کارپس فیکریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو لیر لاء کے تحت سولیت دلوانے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) فیکریوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور آئیشیل اہلکاروں کو لیر لاء کے تحت درج ذیل سولیت فراہم کی جاتی ہیں۔

- 1- ایسے ادارے جن پر فیکری ایکٹ 1934 کا اطلاق ہوتا ہے کے مزدوروں کو مندرجہ ذیل سولیت میسر ہیں۔ کم از کم تنخواہ 2500 روپے ماہانہ
- 2- اوقات کار آٹھ گھنٹے (اس سے زیادہ کام کی صورت میں ذیلی رینٹ پر اور ٹائم)
- 3- سالانہ اتفاقی پنشنیں 10 یوم

- 4- سالانہ استحقاق بھتیاں 14 یوم
 - 5- بیماری کی صورت میں بھتیاں 8 یوم
 - 6- تقرری نامہ
 - 7- سوشل سیورٹی کے تحت طبی سہولیات
- دستی بنائی کارپٹ انڈسٹری کو بحوالہ صدارتی حکم نمبر 57/ICMLA مورخہ 08-08-1979 سوشل سیورٹی کے دائرہ اختیار سے خارج کر دیا گیا ہے۔ لہذا اس انڈسٹری پر سوشل سیورٹی سکیم کا اطلاق نہ ہے۔ البتہ مشینی کارپٹ انڈسٹری یا کارپٹ کی دھلائی وغیرہ کا کام کرنے والے کارخانہ جات پر سوشل سیورٹی سکیم کا نفاذ ہے۔ مشینی کارپٹ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور آفیشل اہلکاران جو ماہانہ تنخواہ 5000/- روپے تک وصول کرتے ہیں۔ وہ سوشل سیورٹی کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں اور ان کو سوشل سیورٹی قوانین کے تحت وہ تمام مراعات حاصل ہیں جو محکمہ دوسری فیکٹریوں کے مزدوروں کو فراہم کر رہا ہے۔ محکمہ سوشل سیورٹی تمام تحفظ یافتہ کارکنان کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

طبی سہولیات

- * سوشل سیورٹی کے تحت قائم ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں کارکنوں ان کے بیوی بچوں اور والدین کو طبی سہولیات کی فراہمی۔
- * ادارہ کے ہسپتالوں میں داخلہ اور سپیشلسٹ سے خصوصی علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی۔
- * ناگزیر حالات میں سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے اخراجات کی ادائیگی۔
- * کارکنوں کے لواحقین اگر دوسرے صوبے میں رہائش پذیر ہوں تو ان کی سرکاری ہسپتالوں کے طبی اخراجات کی ادائیگی۔

- * ہسپتالوں میں داخل کارکنوں اور ان کے لواحقین کو 100 روپے یومیہ خرچہ خوراک کی ادائیگی۔
 - * ملک میں طبی سہولیات مہیا نہ ہونے کی صورت میں بیرون ملک علاج کی سہولت۔
 - * تمام ہسپتالوں میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی سی، جی، گینٹرو سکوپ، لیبارٹری اور ڈینٹل کی سہولیات۔
 - * سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور میں امراض قلب کا مکمل علاج اور دل کے بنی پس کی سہولت۔
 - * سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور اور راولپنڈی میں گردوں کی صفائی کی سہولت۔
 - * ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں اسمبولینس کی سہولت۔
 - * بوقت ضرورت مریضوں کو خون کی فراہمی۔
 - * کارکنوں اور ان کے لواحقین کو نظر کی عینک کی فراہمی۔
 - * کارکنوں کو مصنوعی اعضاء کی فراہمی۔
 - * متوفی کارکنوں کے لواحقین کو ایک سال اور میزائل کارکنوں کے لواحقین کو چھ ماہ تک طبی سہولیات کی فراہمی۔
- مالی سہولیات**
- * بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 121 دن تک اجرت کے 75 فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
 - * بی۔بی اور کیسز کے مریضوں کو سال میں 365 دن اجرت کے 100 فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
 - * عاتون کارکنان کو دوران زندگی 12 ہفتے تک اجرت کے 100 فیصد کے مساوی ادائیگی۔

- * کارکن کے لواحقین کے انتقال پر دو ہزار روپے بطور اخراجات تجویز و تکفین کی ادائیگی۔
 - * قانون کارکن کے بڑھ ہونے کی صورت میں دوران عدت اجرت کے 100 فیصد معاوضہ کی ادائیگی۔
 - * دوران کار زخمی ہونے یا پیشہ ورانہ بیماری کی صورت میں اجرت کے 100 فیصد کے مساوی سال میں 180 دن تک معاوضہ کی ادائیگی۔
 - * دوران کار زخمی ہونے پر 20 فیصد معذوری کی شرح تک یکمشت گریجویٹ کی ادائیگی۔
 - * دوران کار زخمی ہو کر انتقال کی صورت میں اجرت کے مساوی پیمانہ گران کو پنشن کی ادائیگی۔
 - * بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں پیمانہ گران کی پنشن کا 1/2 متوتی کارکن کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو ادائیگی۔
 - * پنشن یافتہ کارکن ان کے زیر کفالت لواحقین اور متوتی کارکن کے پیمانہ گران کو تالیف کمل طبی سولتوں کی فراہمی۔
- موجودہ حکومت کی طرف سے اضافی مراعات
- * کارکن کی معذوری کی پنشن کم از کم 100 روپے سے بڑھا کر 630 روپے کر دی گئی ہے۔
 - * ایک شہر سے دوسرے شہر علاج کروانے کے لئے سفری اخراجات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔
 - * ہسپتالوں میں داخل مریضوں کے خرچ خوراک کی شرح -40/ روپے سے بڑھا کر -100/ روپے یومیہ کر دی گئی ہے۔
- 8- اگر مزدوروں کی تعداد 250 یا اس سے زائد ہو تو کٹنیں کا قیام۔

- 9- اگر مزدوروں کی تعداد 100 یا اس سے زائد ہو تو فیئر پرائس سٹاپ کی سولت۔
- 10- اگر مزدوروں کی تعداد 50 یا اس سے زائد ہو تو گریجویٹ کی ادائیگی کی سولت۔
- 11- ملانہ تنخواہ کی سات تاریخ تک ادائیگی۔
- 12- ہفتہ وار معافی۔
- 13- عاوض کی صورت میں کارکن کو معاوضہ کی ادائیگی کی سولت۔
- 14- پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب بھر کی فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں (مصنعتی کارکنان Secured Workers) اور ان کے بچوں کو مندرجہ ذیل سولیات فراہم کر رہا ہے۔

1- مفت تعلیم

ورکرز ویلفیئر سکولوں میں مفت تعلیم، ٹرانسپورٹ، یونیفارمز، جوتے اور کپڑے فراہم کی جارہی ہیں۔

2- تعلیمی وظائف

پوسٹ میٹرک اور اس سے اوپر کی تمام کلاسز کے لئے تعلیمی وظائف مبلغ 9600/- روپے سے 33600/- روپے فی کس سالانہ ادا کئے جاتے ہیں۔ تمام کیڈٹ کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ کو تمام اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ان کے

بورڈ COMSATS Institute of Information Technology Lahore

Campus میں ورکرز اور ان کے بچوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ میں مفت تعلیم فراہم کر رہا ہے۔

3- میجر گرانٹ ورکرز کی دو بچوں کو اور میڈیز ورکرز کو ان کی عادی پر -/300000 روپے فی کس کے حساب سے ادا کی جاتی ہے۔

4- ڈیپ گرانٹ فوت شدہ ورکر کے پیمانہ گن کو -/1,50,000 روپے مالیت کی ڈیپ گرانٹ دی جاتی ہے۔

5- اس کے علاوہ مزدوروں کو رہائش سوت فراہم کرنے کے لئے صوبہ بھر میں لیر کالونیاں بنائی گئی ہیں۔

2- آفیشل اہلکاران کے لئے ملنے والی سہولیات

- 1- تقرری نامہ
- 2- اوقات کار (آف گھنٹے)
- 3- اتھاقی پھنٹیں (10 یوم)
- 4- استھاقی پھنٹیں (14 یوم)
- 5- بیماری کی صورت میں پھنٹیں (8 یوم)
- 6- ہفتہ وار پھنٹی
- 7- کارکن خاتون کے لئے (میٹرنٹی یو)
- 8- ہر ماہ کی سات تاریخ کو ماہانہ تنخواہ کی الاٹنگ۔

(ب) یہ درست نہ ہے فیکٹریز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کارپٹ فیکٹریوں میں پھنٹیں و دیگر سہولیات قانون کے مطابق دی جاتی ہیں۔ جن فیکٹریوں پر گریجویٹس کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہاں قانون کے مطابق گریجویٹس دی جاتی ہے اس ضمن میں شکایات کی صورت میں ضروری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اسی طرح آفیشل اہلکاران کو بھی متعلقہ قانون کے مطابق میڈیکل الاؤنس، پھنٹیں، سالانہ ترقی وغیرہ دی جاتی ہے۔ جہاں تک افسران کا تعلق ہے تو ان پر لیر لازم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں واقع رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ فیکٹریوں کے مالکان کو مزدوروں اور دیگر ابکاران کو سہولیت نہ دینے پر نوٹس تو جاری نہ کئے گئے بلکہ معائنہ آفیسرز آفیسرز نے قانونی تقاضے پورے نہ کرنے پر ان علاقوں میں موجود کارمیس فیکٹری مالکان کے پالان کئے ان میں 127 چالانوں پر -165501 روپے عدالت کی طرف سے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔

محکمہ سوشل سیورٹی کے دائرہ اختیار میں جو بھی فیکٹری رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ مالکان کو نوٹس جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ تمام مزدوروں اور دیگر ابکاران کو سوشل سیورٹی کارڈز کے اجراء کا بندوبست کریں تاکہ مزدوروں کو سوشل سیورٹی سکیم کے تحت سہولیت فراہم کی جاسکیں۔ محکمہ سوشل سیورٹی نے ایسی تمام فیکٹریوں کو متعدد بار نوٹس جاری کئے ہیں کہ وہ متعلقہ مزدوروں کی بابت سوشل سیورٹی contribution جمع کروائیں موجودہ انڈسٹریل پالیسی 2003 کے تحت سوشل سیورٹی کے ابکاران پر پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ ناپہندہ فیکٹریوں پر دباؤ نہ ڈالیں۔ لہذا محکمہ بذانے چیئرمین آف کارمز کے توسط سے مراسلت جاری کئے ہیں کہ وہ تمام ناپہندگان کو سوشل سیورٹی contribution کی ادائیگی اور مزدوروں کی رجسٹریشن کے بارے میں پابند کریں تاکہ مزدوروں کو ان کی جائز سہولیت سے محروم نہ رکھا جاسکے۔

(د) مذکورہ کارپٹ فیکٹریوں کی چیک کرنے والے ابکاران، انصران کے نام اور عہدے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) مذکورہ بالا کارپٹ فیکٹریز کو سال 2002 سے آج تک جن سرکاری ابکاران اور آفیسران نے چیک کیا ان کے نام اور عہدے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) حکومت کی ہر ممکن یہ کوشش ہے کہ مذکورہ کارپٹ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت ہر قسم کی سہولیت فراہم کی جائیں اس سلسلے میں

ایسے ادارے جن پر فیکٹری ایکٹ 1934 کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان کو نئی صنعتی پالیسی کے تحت ڈیکریشن ٹارم جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں لیبر لاز کے تحت بنیادی سوویت کے بارے میں مالکان کی طرف سے سرٹیفیکٹ موجود ہیں کہ وہ یہ بنیادی سوویت فراہم کر رہے ہیں یا نہیں مزید برآں وہ ادارے جو کہ فیکٹری ایکٹ کے زمرے میں نہ آتے ہیں۔ وہاں پر ٹائٹس اینڈ اسٹیٹمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت لیبر انسپکٹرز ممانہ کرتے ہیں تا کہ مزدوروں کو ملنے والی قانونی بنیادی سوویت کی فراہمی کو ممکن بنایا جاسکے۔ اسی طرح محکمہ سوشل سیکورٹی کارپس فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ہمہ وقت وہ تمام سوویت مہیا کر رہا ہے جو کہ اس سکیم کے تحت رائج ہیں اور اسی لگن کے ساتھ آئندہ بھی محکمہ ایسے مزدوروں کی دیکھ بھال کے لئے مناسب انتظامات کرتا رہے گا۔

دفاتر روزگار کے ملازمین سے متعلقہ مسائل

اور حکومتی اقدامات

*5346: جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دفتر روزگار ادارہ ایک فعال ادارہ تھا جو آجر اور آئیر کو مفت خدمات پیش کرتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ کو یکم جون 1994 کو بند کر کے ملازمین کو سرٹیس پول میں بھیج دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یکم جولائی 2000 کو دوبارہ کام کرنے کا موقع دیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس کو Directorate of Manpower Training کی بجائے Directorate of Labour Welfare Punjab کے ماتحت کر دیا گیا ہے؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں دفتر روزگار کے ملازمین افسران کو نہ ہی محکمہ محنت میں مدغم کیا گیا اور نہ ہی ان کے لئے کوئی علیحدہ سروس رولز سروس سٹرکچر وضع کیا گیا۔ جس کی وجہ سے 20/22 سال سروس کرنے کے باوجود وہ مزید ترقی سے محروم ہو چکے ہیں اور ان کے جونیئر آفیسران سپر سیزڈ کر کے ان کے انچارج بن چکے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کے سروس رولز سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ دفتر روزگار ایک فعال ادارہ تھا۔ یہ ادارہ حکومت برطانیہ نے جنگ عظیم دوم کے بعد ملک کی خدمت کرنے والے سابقہ فوجیوں کو دوبارہ ملازمت مہیا کرنے کے لئے قائم کیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ ادارہ 'آجڑا' اجیر' سابقہ فوجیوں اور دوسرے بے روزگار افراد کی خدمات بلا معاوضہ انجام دیتا رہا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبائی اقتصادی کمیٹی کی سفارشات پر یہ ادارہ صوبہ پنجاب میں یکم جون 1994 کو بند کر دیا گیا اور اس کے فرائض کسی دوسرے ادارے کو نہ سونپے گئے۔ ملازمین کو سرپلس پول ایس اینڈ جی اے ڈی بھیج دیا گیا۔ تاکہ ان افسران اور ملازمین کو رولز کے مطابق دوسرے اداروں میں ملازمت دے دی جائے۔

(ج) چونکہ دفتر روزگار کے فرائض کسی اور ادارے کو نہ سونپے گئے تھے۔ اس لئے موجودہ حکومت نے اس ادارے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یکم جولائی 2000 سے اسے بحال کر دیا ہے۔ یہ امر واضح رہے کہ ادارہ اپنی اصلی حالت

میں بحال نہ ہوا ہے۔ بلکہ صوبہ کے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لیبر ویلفیئر آفس کے ماتحت صرف ایک منیجر اور ایک اسسٹنٹ کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

(د) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ اب یہ ادارہ Directorate of Labour Welfare Punjab کے ماتحت بحال کیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ روز آف برنس کے تحت دفتر روزگار ادارہ کے فرائض کی ذمہ داری محکمہ محنت و انسانی وسائل کی ہے اور چونکہ Directorate Manpower Training Punjab جو کہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کا ایک ذیلی ادارہ تھا۔ یونان میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دفتر روزگار ادارہ Directorate of Labour Welfare Punjab کے ماتحت بحال کیا گیا ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ چار سالوں سے دفتر روزگار کے افسران سرپیس پول ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی سے اپنے اصل "محکمہ محنت و انسانی وسائل" میں دوبارہ مستقر واپس بلائے گئے ہیں اور وہ وہی کارسکار سرانجام دے رہے ہیں جو دفاتر روزگار بند ہونے سے پہلے انجام دیتے تھے۔ البتہ اب یہ ادارہ

Directorate of Manpower Training کی بجائے Directorate of Labour Welfare Punjab کے ماتحت ہے۔ ان ملازمین / افسران کے لئے علیحدہ سروس روز / سروس سٹرکچر وضع کیا جا رہا ہے تاکہ 22.20 سال سے سروس کرنے والے افسران کو مزید ترقی کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔ یہ قطعی درست نہ ہے کہ ان کے جونیئر افسران سپر سیز کر کے ان کے انچارج بن چکے ہیں۔

(و) حکومت یقیناً دفتر روزگار کے سروس روز / سروس سٹرکچر بنانا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ نے 23۔ جون 2004 کو تہی سروس سٹرکچر اور سروس روز جانے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی کی تشکیل کی تھی۔ اس کمیٹی نے نیا سروس سٹرکچر بنانے کے لئے اپنی سفارشات محکمہ ہذا کو دے دی ہیں۔ جو کہ محکمہ کے زیر غور ہیں۔ چونکہ نیا سروس سٹرکچر بنانے کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری ضروری ہے۔ اس

نے کمپنی کی عداوت کو حتمی شکل دینے کے بعد یہ کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو
بھجوا دیا جانے کا۔ جیسے ہی نئے سروس سٹرکچر کی منظوری ہو جانے گی۔ تو اس کے
بعد سروس رولز کی منظوری کے لئے کیس ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی
کو بھجوا دیا جانے کا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اس کے جوابات

غلہ منڈی شیخوپورہ میں دیسی کنڈے کا استعمال

اور حکومتی اقدامات

91. محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بین فرمائیں گے
کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ شہر میں غلہ منڈی میں آڑھتی اور ڈیر حضرات دیسی
کنڈے استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا کبھی حکومت نے ان کنڈوں کو چیک کیا۔ اگر کیا تو کیا کسی کو کم ناپ
تول پر سزا ہوئی۔ چیکنگ کب ہوئی اور کس نے کی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ غلہ منڈی میں آڑھتی اور ڈیر حضرات دیسی کنڈے استعمال
کرتے ہیں۔ بالعموم آڑھتی اور ڈیرز وغیرہ فرشی کنڈے و دیگر قانونی طور پر منظور
شدہ کنڈاجات استعمال کرتے ہیں۔ البتہ جہاں کہیں غیر قانونی کنڈاجات استعمال
میں پائے جائیں تو محکمہ کامد فوری طور پر قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(ب) ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ڈسٹرکٹ آفیسر جو The Punjab Weights &

Measures (International System) enforcement Act, 1975 کے
تحت از خود یا ماتحت عملہ کے ساتھ یا ضلعی انتظامیہ کی نگرانی میں جب بھی

مناسب کچے اوزان و پیمائش کا معائنہ کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر لیبر انسپکٹر از خود بھی کبے بگاڑے اپنے دائرہ اختیار میں رستے ہونے اوزان و پیمائش کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔

حکمر کی جانب سے مسموم کردہ لیبر انسپکٹر شیخوپورہ نے ماہ جون 2002 تا مئی 2003 کے دورانہ میں قانون اوزان و پیمائش کے تحت غیر میٹری اور ناقص کنڈا جات اور دیگر اوزان کے کل 4747 معائنے کئے اور 641 چالان کئے۔ جن میں 92 چالانوں کا مجاز عدالت نے فیصد کر دیا ہے۔ ضلعی نظام میں جوڈیشل مجسٹریٹ اس قسم کے چالانوں کا فیصد کرتے ہیں۔ اس ضمن میں 32150/- روپے جرمانہ کیا گیا۔

صوبہ میں لیبر کورٹس کی تعداد: مقدمات

اور پٹرول کی کم پیمائش کے چالانوں کی تفصیل

146، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر محنت و انسانی وسائل اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ

- (الف) صوبہ بھر میں قائم لیبر عدالتوں کی تعداد کیا ہے؟
 (ب) گزشتہ تین سال کے دوران ان عدالتوں میں کتنے مقدمات نمٹانے گئے؟
 (ج) اس وقت ان عدالتوں میں کتنے مقدمات زیر التواء ہیں؟
 (د) ضلع لاہور میں گزشتہ سال پٹرول میٹری پر کم پیمائش کے کتنے چالان کئے گئے اور اس میں سے کتنے کیس عدالتوں کے سپرد کئے گئے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل:

(الف) صوبہ بھر میں قائم لیبر عدالتوں کی تعداد ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل شہروں میں واقع

ہیں۔

تعداد 2

- 1- لاہور
 - 2- فیروز والا
 - 3- فیصل آباد
 - 4- سرگودھا
 - 5- راولپنڈی
 - 6- گوجرانوالہ
 - 7- بہاول پور
 - 8- ملتان
- (ب) گزشتہ تین سالوں (جولائی 2000 تا جون 2003) میں نمائے گئے مقدمات کی تعداد 8203 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد فیصد شدہ مقدمات	نمبر شمار لیر کورٹ
963	1- لاہور
834	2- لاہور
822	3- فیروز والا
1275	4- فیصل آباد
559	5- سرگودھا
257	6- راولپنڈی
1521	7- گوجرانوالہ
708	8- بہاول پور
1264	9- ملتان

(ج) اس وقت عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کی تعداد 2047 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار سپر کورٹ	تعداد زیر التوا مقدمات
1- لاہور	142
2- لاہور	340
3- فیروز والا	122
4- فیصل آباد	280
5- سرگودھا	98
6- راولپنڈی	100
7- گوجرانوادر	316
8- بہاول پور	103
9- ملتان	546

(د) ضلع لاہور میں گذشتہ مالی سال (2002-03) کم پیش کش پر 94 چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے جن میں 70 کا عدالتوں نے فیصد کرتے ہوئے 23-4000/- روپے جرمانہ کیا۔ جبکہ 24 چالان عدالتوں میں زیر التوا ہیں۔

پوانٹ آف آرڈر

کورم کا سوال

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! پوانٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی! آجاسم شریف صاحب!

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! کورم 4:12 بجے گنتی کروائی جائے۔

جناب سپیکر، کورم کی نظامی کی گنتی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر، کورم پوراء ہے لہذا ہاؤس 5 منٹ کے لئے متوی کیا جاتا ہے پانچ منٹ کے لئے گنتییں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے پر 3 بج کر 50 منٹ پر ہاؤس کی کارروائی

5 منٹ کے لئے متوی کی گئی)

جناب سپیکر، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر 3 بج کر 55 منٹ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب سپیکر، کورم پوراء ہے لہذا ہاؤس 20 منٹ کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ہاؤس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے متوی کی گئی)

(کورم کے وقفے کے بعد 4.16 پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

جناب سپیکر، گنتی کی جائے۔

راتا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ کورم پورا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا خیال تو نہیں پلٹا یہ تو گنتی پر ہی چٹا پلے گا۔

(گنتی کی گئی)

جناب سپیکر، کورم پوراء ہے۔ لہذا اجلاس کل صبح 10 بجے تک کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2004

منگل، 18 جنوری 2005

(یوم اعلان: 7 ذوالحجہ 1425ھ)

چودھویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18، شماره 8

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (مکرزراعت)
 - 1- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - 2- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 3 - غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
 - 1 - مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 21114
 - 2 - مسودہ قانون (ترمیم) انہار و نکاسی آب پنجاب مصدرہ 21114
- 4 - قراردادیں (معاہدے متعلق)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

منگل 18 - جنوری 2005

(یوم التلاوة 7 - ذوالحجہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10.00 بج کر 15

منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہیل منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخْفُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبشُرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ۝ دَخَنٌ أُولَئِكَ كُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَى أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ۝ نَزَّلْنَا
غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

سورہ ختم السجدۃ آیات 30-33

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتاریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ
ریخ کرو اور خوش ہو جنت (کے لئے) پر جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے ۝ تم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور
آکرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے واسطے اس (جنت) میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کو تمہارا ہی پاس ہے اور تمہارے
واسطے موجود ہے جو کچھ بھی تم مانگو ۝ (یہ) بلور پہلی کے (دہانے) حور ریم کی طرف سے ۝ اور اس سے بہتر بات کسی
ہے جو (دوسرے) کو اللہ کی طرف بلانے اور (خود) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں ۝

وما علیہ الا البلاغ ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

یوانٹ آف آرڈر

جھیکا گلی مری میں دو بہنوں کا دن دیا ہاڑے قتل

جناب عامر فدا پراچہ، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی پراچہ صاحب!

جناب عامر فدا پراچہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے کل ایک Call Attention Notice دیا تھا جو take up نہ ہو سکا۔ میں جناب اور اس ایوان کے نوٹس میں یہ بت لانا چاہ رہا تھا کہ جھیکا گلی مری میں یاسی رزاق نامی ایک شخص نے گھر میں گھس کر دن دیا ہاڑے دو بہنوں کا قتل اور ایک کو شدید زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ ضلع راولپنڈی کا ہے، وہاں وزیر قانون تشریف لے گئے۔ اگر جناب کاٹل دیکھیں گے تو اس میں ایک اخبار کی cutting بھی لگی ہوئی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس واقعہ کا سن کر وزیر قانون بھی وہاں تشریف لے گئے۔ وزیر قانون جنرل نیم کے ہمراہ مظلوموں کے گھر پہنچ گئے۔ وہاں جا کر کہا کہ میں غم کو سخت سزا دلوانے کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کی دفعات کا احاطہ کراؤں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ کا یوانٹ آف آرڈر valid نہیں ہے لیکن راولپنڈی سے متعلقہ معاملہ ہے۔

جناب عامر فدا پراچہ، جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج تک وہ گرفتار نہیں ہوئے۔ میں یہ چاہوں گا کہ وزیر قانون صاحب یہ فرمادیں کہ جن افراد نے ان کو گرفتار نہیں کیا، کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟ اگر نہیں کی گئی تو کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شگریہ۔ جناب سیکرٹری! میں پہلے تو معزز رکن کا ٹکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کو تقریباً کوئی ساڑھے آٹھ نو مینے کے بعد اس بات کا احساس ہوا کہ وہیں پر زیادتی ہوئی ہے۔ میرے ٹیبل میں غالباً کیونکہ میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا کہ کل جس وقت Call Attention Notice نے take up ہونا تھا اس وقت معزز رکن وہیں پر موجود نہیں تھے۔ بہر حال یہ طبعاً بات ہے کہ کل کورم کی وجہ سے اجلاس نہیں ہو سکا۔

جناب سیکرٹری! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ Call Attention Notice پر ہوتا تو میں تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیتا لیکن چونکہ جتنا میرے ذہن میں ہے وہ میں بتا دیتا ہوں میں نے کل Call Attention Notice کی تیاری کی ہوئی تھی۔ غالباً جوتھے بیٹے میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس میں دو بہنوں کا قتل ہوا۔ اس واقعے میں راولپنڈی شہر کے علاقے کے رستے والے ایک مزم کو نامزد کیا گیا ہے۔ بعد میں ایف آئی آر میں ایک نام کا اضافہ کروایا گیا جو کہ مزم کی والدہ کا نام تھا۔ مزم کی والدہ کسی Union Council کی Councillor ہیں۔ پولیس نے ان کی گرفتاری کے لئے کوشش کی لیکن مزم گرفتار نہ ہو سکا اس کی والدہ گرفتار ہوئی جو بعد ازاں عدالت سے ضمانت پر رہا ہوئی۔

جناب سیکرٹری! دوسری بات یہ ہے کہ مدعی فریق نے ایک بار پولیس کو تحریری درخواست دی اور اس میں کچھ لوگوں کے نام بتانے کہ مزم ان کے پاس پناہ لئے ہوئے ہیں۔ پولیس نے ان لوگوں کے خلاف پرجہ درج کیا اور ان کو گرفتار کیا اور پھر وہ عدالت سے رہا ہوئے۔ دوسری بار مدعی فریق نے پھر کچھ لوگوں کا نام دیا اور کہا کہ مزم ان لوگوں نے پناہ دی ہوئی ہے۔ پولیس نے پھر دوبارہ پرجہ دے کر ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی گرفتار کیا اور وہ لوگ بھر ضمانت پر رہا ہو گئے۔ تیسری بار مدعی فریق نے پھر درخواست دی اور پولیس کارروائی کرنا چاہتی تھی کہ اسی اثناء میں مزم فریق ہائیکورٹ میں چلا گیا اور ہائیکورٹ نے باقاعدہ یہ ہدایات دی ہیں کہ اصل مزم کو تلاش کیا جائے اور اس کے لواحقین کو تنگ نہ کیا جائے۔ یہ باقاعدہ رٹ پیشین پر پٹنی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ جہاں تک اس مزم کی گرفتاری کا تعلق ہے تو مدعی فریق نے جہاں جہاں بھی نشانہ ہی کی ہے تو پولیس نے وہاں چھاپے مارے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے

لئے کوشش کی ہے اور اب بھی ہم اس بات کے لئے کوشش ہیں کہ اس کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے۔

سوالات (محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب!

باسمتی چاول کی پیداوار اور مسائل

- 321* سید احسان اللہ وقاص۔ کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) 2002 میں پنجاب میں باسمتی چاول کی کتنی پیداوار حاصل ہوئی اور اس میں سے کتنا چاول برآمد کرنے کے لئے وفاقی حکومت کو دیا گیا؟
- (ب) پنجاب بھر میں موٹھی چھڑنے کے کتنے بڑے پلانٹ (Rice Mills) سرکاری و نجی شعبہ میں موجود ہیں۔ کتنے چل رہے ہیں۔ کتنے بند پڑے ہیں۔ جو بند پڑے ہیں ان کے دوبارہ پیداوار شروع کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے اور مزید کیا اقدامات زیر غور ہیں؟
- (ج) چاول کی بین الاقوامی میار کی ٹیکنگ کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ نیز ایکسپورٹرز کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا مراعات وفاقی حکومت سے حاصل کی جا رہی ہیں؟

وزیر زراعت،

- (الف) 2002 میں پنجاب میں باسمتی چاول کی اکیس لاکھ سترسٹھ ہزار میٹرک ٹن 21,67,000 پیداوار حاصل ہوئی۔ باسمتی چاول کی برآمد کا تعلق ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (T.C.P) سے ہے جو وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ب) یہ سوال محکمہ زراعت سے متعلق نہ ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ زراعت سے متعلق نہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صحافی صاحبان کا بائیکاٹ

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کے Notice میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کل جب مذاکرات کا عمل چل رہا تھا تو صحافی صاحبان نے بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ ان کا بائیکاٹ جلدی ہے۔ اس طرح ہاؤس کی کلروائی cover ہونے سے رہ جانے گی۔

جناب سپیکر، کیا صحافی نہیں بیٹھے ہونے؟

رانا مناء اللہ خان، نہیں بیٹھے۔ جناب وزیر قانون نے on the floor of the House اجنبی شیمنٹ دینی تھی اور انہوں نے بائیکاٹ ختم کر کے پریس گیری میں آنا تھا۔ اگر ایسا ہو جانے تو میرے خیال میں مناسب ہے۔ انہوں نے پانچ دس منٹ کی شیمنٹ دینی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ لاہ منسٹر صاحب سے یہ طے ہوا تھا کہ پریس والے آجائیں گے اور یہ on the floor of the House ایک شیمنٹ دیں گے۔ اس کے بعد وہ proceeding میں بیٹھیں گے مگر آپ نے وقفہ سوالات کے لئے شیمنٹ کو آگے

extend کیا ہے تو They have gone back again۔

جناب سپیکر، جی لاہ منسٹر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری ای بٹ درست ہے کہ کل آپ کے حکم پر میں اور رانا آفتاب صاحب باہر گئے تھے اور اپنے پریس کے بھائیوں سے بات کی تھی۔ ان کی جو بھی grievances تھیں، وہ ہم نے سنی تھیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے نہ صرف حکومت کی طرف سے بلکہ اس پورے معزز ایوان کی طرف سے افسوس کا اظہار کیا تھا کہ جو واقعہ چند دن پہلے پریس کلب میں ہوا تھا۔ ہم نے انھیں یقین دلایا تھا کہ موجودہ حکومت کی ہر گز یہ منشا نہیں ہے کہ ہم صحافی برادری کے ساتھ کوئی زیادتی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعہ طلباء کی ایک تنظیم اور صحافیوں کے درمیان ہوا ہے۔ حکومت اس سلسلے میں قطعی طور پر ٹوٹ نہیں ہے۔ میں نے ان کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے اور میں نے ان کی خدمت میں یہ بھی گزارش کی کہ موجودہ حکومت صحافی برادری کے ساتھ تعاون کے لئے جس حد تک جارہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی بھی کوئی حکومت نہیں گئی ہو گی۔ میں نے کل بھی انھیں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اگر کسی بھی وقت انھیں یہ احساس ہو کہ کسی بھی حکومتی رکن یا حکومتی اہلکار کی طرف سے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا ان کے ساتھ زیادتی میں کوئی حکومتی اہلکار ملوث ہے تو تحقیقات کے بعد اس کے خلاف باقاعدہ طور پر کارروائی کی جائے گی۔ آج ہمارا پریس کلب کے صدر ارشد انصاری صاحب اور ان کے دوستوں کے ساتھ میٹنگ کا دو بجے کا وقت بھی طے ہوا ہے اور ان سے میری ملاقات بھی ہے۔ اس دوران ہم آپس میں بات کریں گے اور جو بھی طے پانے کا اور جو لوگ بھی اس واقعہ کے ذمہ دار قرار پائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری اس یقین دہانی کے بعد ہمارے صحافی بھائی اپنا بائیکاٹ ختم کریں گے اور واپس تشریف لائیں گے۔ ان کے مانند گلن کے ساتھ دو بجے میٹنگ ہے۔ اس میں جو بھی طے پایا انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(--- جاری)

جناب سیکر، شکر۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فصل اتنی اہم ہے۔ اس کی ایکسپورٹ سے ہمارے کس کو ملی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ میں وزیر زراعت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کے جز (ب) و (ج) کے جواب میں یہ فرمادیا گیا ہے کہ یہ عکس زراعت سے متعلق نہیں ہیں تو کون کن چیزوں کو دیکھتا ہے؟ کیا عکس زراعت ٹریڈنگ کارپوریشن سے اس طرح کی کوئی liaison نہیں رکھتا کہ کتنا پاول پنجاب سے خرید کر ایکسپورٹ کیا ہے۔

جناب سیکر، جی 'وزیر زراعت!

وزیر زراعت، شکر۔ جناب سیکر! ہم نے یہ نہیں کہا کہ سوال متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کے متعلق ہے۔ جو وقاص صاحب نے سوال کیا ہے اس کا میں نے جواب دیا ہے کہ یہ بڑی اہم فصل ہے اور پنجاب کی ماٹا، اللہ سب سے اہم فصل ہے، ہم ایکسپورٹ کر رہے ہیں اور ہمیں اس کی غوشی ہے۔ لیکن جو چیز وقاص صاحب پوچھنا چاہتے ہیں اس کا میں نے جواب یہ دیا ہے کہ ہم نے 2002ء میں 21 لاکھ 65 ہزار میٹرک ٹن ایکسپورٹ کیا ہے اور سنٹر اس کو ایکسپورٹ کرتا ہے۔ جو ادارہ اس کو cover کرتا ہے وہ TCP ہے جو سنٹر کا ادارہ ہے۔ اس لئے میں نے جواب دیا ہے کہ یہ ان کے متعلق ہے ہمارا کام اس کو اگانا برداشت کرنا، اس کو اگھا کرنا، وہیں بھیجنا اور پھر foreign exchange کمانا ہے اور ہم نے ماٹا، اللہ اس میں foreign exchange کیا ہے۔

جناب سیکر، شکر۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جز (ب) میں 'میں نے یہ پوچھا تھا کہ پنجاب میں سیکڑوں کی تعداد میں بے شمار مونچی پھرنے کے پائس بند پڑے ہوئے ہیں۔ اب وہ کام نہیں کر رہے تو اس کے نتیجے میں نقصان تو پنجاب کے زمیندار کا ہو رہا ہے۔ میں نے تو

انہے یہ پوچھنے کی جسارت کی تھی کہ یہ جو پلانٹس بند پڑے ہیں ان کو چلانے کے لئے محکمہ زراعت کو کوئی کردار ادا کرنا چاہیے۔ صرف جواب دے دینا کہ یہ سوال محکمہ زراعت کے متعلق نہ ہے تو یہ کس سے متعلق ہے؟ ہم کس کو کہیں کہ اس کا اہتمام کریں۔ یہ سارا نقصان تو ہمارے زمیندار کا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ موٹھی پھرنے والے کارخانے بند پڑے ہیں یہ کس محکمے کے متعلق ہیں؟

وزیر زراعت، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو جز (ب) پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی۔

وزیر زراعت، انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ پنجاب بھر میں موٹھی پھرنے کے کھتے بڑے plants سرکاری و نجی شعبے میں موجود ہیں۔ کھتے چل رہے ہیں اور کھتے بند پڑے ہیں۔ جو بند پڑے ہیں ان کے دوبارہ پیداوار شروع کرنے کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟ وقاص صاحب! اگر اصولی طور پر یہ دیکھا جائے تو It pertains to Industries Department لیکن بھر بھی میں اپنی واقعیت کے حساب سے کچھ جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہے۔ مکمل جواب بھی آ گیا ہے۔ یہ ان کے متعلق ہی نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں جو بلا بلڈ گزارش کر رہا ہوں کہ محکمہ زراعت کو اتنا تو چاہنا ہونا چاہیے کہ یہ ہماری سب سے بڑی نقد آور فصل ہے۔ یہاں سے ہمارا چاول دہنی جاتا ہے اور وہاں سے انڈیا کے نام پیک ہو کر دنیا کے دوسرے ممالک میں ایکسپورٹ ہو رہا ہے۔ آخر ان سارے چیزوں کو کس نے کنٹرول کرنا ہے۔ ہم تو محکمہ زراعت سے ہی گزارش کریں گے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ نے کدوانوں کے بارے میں جو سوال پوچھا ہے وہ انڈسٹری سے متعلق ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ شاہ صاحب! بیگز اگے سوال کا نمبر

پکارتی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وہ تفصیل تو بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، detail آگئی ہے لیکن یہ سوال ان کے متعلق ہی نہیں ہے وہ کیا بتائیں گے؟ میں نے اگلا سوال put کیا ہے۔ نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! تین سال بعد ان سوالوں کا جواب آ رہا ہے اور آپ کا مزاج آج بڑا سخت ہے۔

جناب سپیکر، بیٹے، نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 483۔

سرکاری زرعی فارمز کی تفصیلات

483*۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب حکومت کے زیر حکیت کتنے بڑے سرکاری زرعی فارمز ہیں۔ یہ کہاں کہاں واقع اور کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان فارمز کو کب آباد کیا گیا تھا اب یہ فارمز کن کو کتنے عرصہ کے پڑ پڑنے لگے ہیں اور کتنی رقم بطور پڑداری سالانہ وصول کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال میں ان تمام فارمز سے حکومت پنجاب کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) کیا حکومت کسی مرحلہ پر ان "فارمز" کو آباد کرنے والے کاشتکاروں کو حکیت منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر جواب "ہاں" میں ہے تو کب تک اور کن شرائط پر اور اگر جواب نہیں میں ہے تو کیوں؟

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر انتظام پچھن (56) زرعی فارمز ہیں۔ ان کے نام:

محل وقوع اور زیر کاشت رقبہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان فارمز کی آہل کاری پز پر دینے گئے عرصہ اور آمدن کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا زرعی تحقیقی فارموں کو کسی مزارعے کو منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کیونکہ ان فارمز پر مختلف زرعی اجناس کی کاشت کر کے مختلف اقسام کا بیج تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ ملک کے چاروں صوبوں میں زمینداروں کو اور زرعی شعبے کو دیا جاتا ہے۔ ان فارمز کی ملکیت 'پنڈ داران' کو ملکی منحلہ کی خاطر منتقل نہیں کی جاسکتی کیونکہ دیگر زرعی تحقیقاتی کام متاثر ہو گا اور قومی معیشت پر بہت برے اثرات مرتب ہونگے۔

جناب سیکر، ضمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے جو آخری تفصیل ملی ہے اس کے مطابق سرکاری زرعی فارم 1980 کے قریب قریب بنایا گیا ہے تو اس کے بعد بھی مزید کئی نئے سرکاری زرعی فارمز بنانے گئے ہیں اور کیا اس وقت جو جدید ترین ٹیکنالوجیز آئی ہیں وہ بھی ہمارے سرکاری زرعی فارمز میں استعمال کی جارہی ہیں؟

جناب سیکر، جی! 'گریگور منٹر صاحب'!

وزیر زراعت، جناب سیکر! اس میں وقاص صاحب نے سوال یہ کیا ہے کہ پنجاب کے زیر انتظام کتنے فارمز ہم چلا رہے ہیں، تو جواب ہم نے دیا ہے کہ ہمارے پاس کل زرعی فارمز 56 ہیں اور وہ مختلف شعبوں میں ہیں۔ کچھ فارمز ایوب فارم کے متعلقہ ہیں، کچھ فارم سیز کارپوریشن کے ہیں، کچھ adapter فارم میں ہیں یعنی کل 56 فارم ہیں اور جب سے یہ فارم محکمہ زراعت کو ملے ہیں کچھ فارم ہم self cultivation پر کر رہے ہیں اور کچھ فارم ہم نے مزارعوں کو لیز پر دینے ہوئے ہیں۔ اس پر جو ہم منصوبہ ماحصل کر رہے ہیں وہ ہے maunization اور یہ مزارعوں کو ملے گا۔

ہیں اس لئے فارم کی تفصیل میں نے وقاص صاحب کو بتا دی ہے۔ کل فارم 56 ہیں۔ زراعت کے 10 ہیں، سیز کارپوریشن کے پانچ ہیں اور Extension Wing کے 32 ہیں یہ تمام فارم مختلف اضلاع میں مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر، لودھی صاحب! ان کا ضمنی سوال یہ تھا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آخری فارم 1980 میں جایا گیا تھا تو کیا 1980 کے بعد بھی حکومت مزید کوئی فارم بنانے کا سوچ رہی ہے؟

وزیر زراعت، جناب سپیکر! 1980 کے بعد نہ تو اتنی زمین رہی ہے نہ ہمارا کوئی ارادہ ہے۔ ہم تو already 56 فارم چلا رہے ہیں اور میرے دوستوں کو چاہے کہ ایک دو فارم پر tenants سے بھگڑا چل رہا ہے اور وہ بھی اس لئے چل رہا ہے کہ ہم اس کو اپنی تحویل میں رکھنا چاہتے ہیں تاکہ بیج کو maximize کر سکیں۔ لیکن ہم اسی فارم کو رکھنا چاہتے ہیں اور اپنی condition پر اس کو چلانا چاہتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں وزیر صاحب نے on the floor of the House غلط بیانی کی ہے کہ اب زمین نہیں رہی ہے۔ پنجاب میں بڑی زمین تھی جو آپ کے بھی علم میں ہے کہ فوجیوں کو ایک مربع، دو مربع الاٹ ہو رہے ہیں۔ ان کا سوال یہ تھا کہ instead of allotting that land to the army people اگر ریسرچ کے مقصد یا سیز کے لئے کر لیں تو وہ بہتر ہے۔ یہ انہوں نے غلط کہا ہے کہ زمین نہیں تھی۔ جو زمین فوجیوں کو الاٹ ہوئی ہے وہ کہاں سے آئی ہے اس پر یہ ذرا بیان فرمادیں؟

جناب سپیکر، جی! ایگریکلچر منسٹر صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں نے غلط کبھی نہیں کہا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بجز زمین کو آباد کون کرے گا؟ ہمارے پاس جو آباد جگہ ہے ہمارے 56 کلررز ہیں ہم ان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ باقی رقبہ تو ہم خریوں کو دے رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا اعلان ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، کیا کرنل ظریف ہوتا ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! قاعدے قانون کے مطابق ہی ان کو الٹ ہوتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بریگیڈیئر، میجر جنرل، لیفٹیننٹ جنرل بیچتے ہیں۔ آہا اس کو غریب ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! قاعدہ اور قانون کے مطابق ہی الائنٹ ہوتی ہے۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کی تھی کہ ان میں بہت سارے فارمز ایسے ہیں جو محض بٹے پر دے دینے گئے ہیں اور ان کی سالانہ پندرہ داری وصول کرنی جاتی ہے یہ بنیادی طور پر تو ریسرچ فارمز ہیں تاکہ وہاں پر نئی ریسرچ کر کے ایگریکلچر کو منجانب میں boost کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کام ہو سکے۔ سالانہ چھاس ہزار، ستر ہزار جو پندرہ وصول ہوتا ہے وہ وصول کر لیتے ہیں۔ اگر یہی کچھ کرنا ہے تو ان کو مستقل فروخت کر دیں۔ خواہ مخواہ حکومت پر سرکاری بوجھ بنا ہوا ہے۔ میں نے جڑ (ج) میں پوچھا تھا کہ یہ تحفظاتی مقاصد کے لئے جو فارمز ہیں ان کو محض بٹے پر دے کر ان سے کون سی تحقیق حاصل کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر، جی، ایگریکلچر منسٹر صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! کچھ فارم تو ہمارے پاس ہیں جس کو ہم self cultivation کے حساب سے کرتے ہیں۔ کچھ فارم ایسے ہیں جس کو ہم نے لیز پر دیا ہوا ہے اور ان کے ساتھ terms and conditions طے کی ہوئی ہیں اور ان کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے ہماری ہدایت کے مطابق بیجانی کرنی ہے۔ کیونکہ pre basic, basic، پھر اس کو maximize کرتے ہیں۔ مغل کے طور پر اگر ہم ان فارمز کو maintain نہ کریں تو پھر ملٹی نیشنل کمپنیاں زمینداروں کو کھا جائیں گی۔ ہم نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا ہے کہ جو بیج ہم وہاں سے maximize کرتے ہیں اس کو ہم انہیں دے دیتے ہیں اس لئے کچھ فارم ہیں کہ جن کے ساتھ ہمارے طے شدہ فارمولا ہے کہ ہم نے 60/40 پر ان کو دیا ہوا ہے۔ خرچ ہم کرتے ہیں اور جب فصل آجاتی ہے تو 60 فیصد ہم ان کو دیتے ہیں اور 40 فیصد ہم خود preserve کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پاس بہت سارے ایسے فارم

ہیں جو کہ self cultivation میں ہیں۔

جناب سیکرٹری، لودھی صاحب! شاہ صاحب پوچھ رہے ہیں کہ جو فارم آپ نے لیز پر دینے ہونے ہیں کیا محکمہ ان کو self cultivation میں لانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! ہمارے درمیان بنیادی طور پر یہ طے ہوا ہے کہ خرچ ہم نے کرنا ہے cultivation آپ نے کرنی ہے۔ جب فصل برداشت ہو جانے تو اس میں سے خرچ نکال کر 60 فیصد آپ نے لینا ہے اور 40 فیصد ہم نے لینا ہے۔ جناب سیکرٹری! ہمارے پاس بہت سی زمین self cultivation میں بھی ہے جو مکہ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے اور یہاں پر ایک سسٹم چل رہا تھا۔ جناب سیکرٹری، شاہ صاحب! یہ لیز پر دی ہوئی زمین پر mutual cultivation, cultivation بھی ہی ہوتی تھی۔ کہ خرچ حکومت کرتی ہے اور باقی کام جس میں محنت مزدوری وغیرہ شامل ہے وہ کرتے ہیں اس لئے ان فارموں پر حکومت کا عمل دخل ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو mutual cultivation کی انہوں نے بات کی ہے۔ کیا یہ no profit no loss basis پر ہے یا یہ ماڈل فارمنگ ہے؟ میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ ان فارموں کے پاس ہزاروں ایکڑ زمین ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ mutual cultivation ہے کہ یہ cultivation no profit no loss basis پر کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کیا یہ ماڈل فارمنگ ہے تو جو عملہ ان فارموں پر کام کر رہا ہے اس کی تنخواہ حکومت پنجاب کا محکمہ زراعت برداشت کرتا ہے یا وہ فارم خود برداشت کرتے ہیں

جناب سیکرٹری، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! یہ ساؤنڈ سسٹم خراب ہے اس لئے سوال میری سمجھ میں نہیں

آیا۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ mutual cultivation جو ہو رہی ہے کیا یہ no profit no loss کی بنیاد پر کر رہے ہیں یا یہ ماڈلنگ فارمنگ ہو رہی ہے اور ان فارموں پر جو عملہ کام کرتا ہے کیا حکومت پنجاب کا محکمہ زراعت ان کی تنخواہوں کی ادائیگی کرتا ہے؟ یا کیا طریقہ کار ہے؟ وزیر زراعت، جناب سپیکر! سیز کارپوریشن کے ملازمین کی تنخواہیں تو سیز کارپوریشن ہی دیتی ہے۔ وہ ہمارا independent ادارہ ہے۔ یہ ادارہ ہمارا سب سے بڑا بیج maximization کا ادارہ ہے۔ اس کے علاوہ جو ریسرچ کے ڈاکٹرز ہیں ان کی کمیشنوں کے لوگ اور دوسرے فارمز پر ادائیگی پنجاب حکومت کرتی ہے۔ مختلف فارموں کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم بیج پیدا کرتے ہیں اور مختلف سٹروں کے ذریعے زمینداروں کو تقسیم کرتے ہیں۔ اس میں No profit, no loss کی بات نہیں ہے۔ ایوب ریسرچ سٹریٹریج pre-basic پیدا ہوتا ہے تو ہم اس کو اپنی تحویل میں بیجاتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے چلتا ہے اور پھر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! فارموں پر خوشگوار حالات نہیں ہیں جو تکہ tenants کی چھٹاں چل رہی ہے لیکن ہماری کارپوریشن منافع پر جاری ہے۔ اس طرح ہم لوگوں کو بیج بھی تقسیم کرتے ہیں اور منافع بھی کھاتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے میرے سوال کا براہ راست جواب نہیں دیا۔ میں نے تو صرف اتنا پوچھا تھا کہ یہ ہزاروں ایکڑ اراضی ہے اس پر یہ ماڈل فارمنگ کر رہے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق وہاں پر No profit, no loss کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ یہ ماڈل فارمنگ کرتے ہیں اور وہاں سے بیج جو maximize کرتے ہیں اس کو باقاعدہ اعلیٰ خاصی قیمت پر زمینداروں کو دیتے ہیں اس کے بعد ان کی سیز کارپوریشن کا اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کا کیا طریقہ کار ہے کہ یہ ہزاروں ایکڑ اراضی ہے۔ جو یہ کہہ رہے ہیں ہمیں بارہ کروڑ روپے کی آمدن ہوتی ہے اور اس میں سے ساڑھے گیارہ کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں۔ یعنی کہ ہزاروں ایکڑ اراضی سے جو انہوں نے منافع show کیا ہے وہ صرف پچاس لاکھ ہے۔ بارہ کروڑ روپے وہاں سے حاصل ہونے

ہیں اور ساڑھے گیارہ کروڑ روپے خرچ ہوا ہے۔ یہ تو sources کا حلیع ہے اس سے نہ تو زمینداروں کو کوئی سستا بیج مل رہا ہے نہ یہ No profit no loss پر چلا رہے ہیں۔ بلکہ وہاں پر جو لوگ بطور انچارج اور کرتا دھرتا قسم کے لوگوں کے عجیب قسم کے اعلیٰ تھے ہیں اور وہ وہاں پر اس طرح سے بیٹھے ہیں جیسا کہ کوئی جاگیر دار بیٹھا اپنی جاگیر پر خرچ کروا رہا ہو۔

جناب سپیکر، شکر ہے۔ رانا صاحب! بیج سستا تو نہیں ملتا مگر کو اپنی کے اعتبار سے بہتر ہوتا ہے اس میں ملاوت وغیرہ نہیں ہوتی۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! کو اپنی کے اعتبار سے تو بہتر ہوتا ہے مگر وہ قیماً دیا جاتا ہے اور اس کے بعد صرف ہزاروں ایکڑ آپ دیکھ لیں کہ اس میں ایک ایک فارم کے پاس اراضی ہزاروں ایکڑ ہے جیسا کہ سرگودھا میں فارم کے پاس 24 ہزار پانچ سو اسی ایکڑ زمین ہے۔ یہ کوئی مجموعہ قریب نہیں ہے اس کے علاوہ ایک فارم کے پاس پانچ سو ستاون ایکڑ اراضی ہے اسی طرح سے ہزاروں ایکڑ زمین مختلف فارمز کے پاس ہے۔ دو ہزار پانچ سو سات ایکڑ اراضی غانیوال میں ہے، دوسرا فارم بھی غانیوال میں ہی ہے جس کے پاس دو ہزار دو سو ترانوے ایکڑ اراضی ہے یعنی غانیوال میں تقریباً چھ سات ہزار ایکڑ اراضی ہے۔ ہزاروں ایکڑ اراضی کی اتنی کم انکم ہے یا تو یہ بتائیں کہ یہ No profit no loss basis پر چلا رہے ہیں اور اگر یہ ماڈل فارمنگ کر رہے ہیں اور اگر ہزاروں ایکڑ پر حکومت کا یہ مال ہے تو پھر ہم زمینداروں کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر، جی وزیر زراعت۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! ماڈل فارمنگ میں اور ملک کی ضروریات کو پورا کرنے میں فرق ہے۔ اگر میرا فارم ہے تو میں منافع کے لئے ماڈل فارمنگ کرتا ہوں لیکن جب ہم ایک مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے یہ کر رہے ہیں تو پھر اس کارپوریشن کے ذریعے جو بھی تحقیق ہوتی ہے اس فارم پر ہوتی ہے، جس شے کی بھی تحقیق ہو گی وہ اس فارم پر ہو گی اگر کارپوریشن کی ہو رہی ہے تو آپ یقین کریں گے کہ پاکستان میں صرف ایک کارپوریشن ہے۔ کراچی اور دوسری جگہوں پر بند ہو چکی ہیں۔ یہی فارم ہمارے زمینداروں کو بھی بیج فراہم کرتا ہے، یہی فارم دوسرے صوبوں کو

بھی بیج فراہم کرتا ہے۔ یہی فارم ایکسپورٹ بھی کرتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ مزارعوں کے نانوشکوار حالات کے باوجود ہم پراگرس کر رہے ہیں۔ ہم پرائیویٹ سیکٹر کو بھی ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔ 50 فیصد بیج ہماری کارپوریشن مہیا کرتی ہے اور 50 فیصد پرائیویٹ ادارہ کرتا ہے اور اگر ملٹی نیشنل کمپنیاں بھی آجائیں تو ہم تو invite کرتے ہیں لیکن ہمارے ساتھ compete کریں۔ رانا صاحب! یہ ماڈل فارمنگ کی بات نہیں ہے۔ یہ facilitate کرنے کی بات ہے۔ ہم 50 فیصد اپنے زمینداروں کو مہیا کرتے ہیں اور ان کو ہر سال 20 فیصد بیج ہم change over کرتے ہیں اور زمیندار کو request کرتے ہیں کہ آپ چار دفعہ اس بیج کو استعمال کر سکتے ہیں۔ سب سے سستا بیج ہماری گندم کا ہے جو ہم پیدا کر رہے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپییکر! میرا جو سوال ہے اور جو میں چاہتا ہوں کہ یہ بات سامنے آئے۔۔۔ جناب سپییکر، لودھی صاحب! رانا صاحب کا سوال یہ تھا کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ بیج ہم زمینداروں کو دیتے ہیں وہ بھی مینگے داموں ہی ملتا ہے۔ گندم کے عام ریٹ سے بیج مٹکائی ہوتا ہے۔ آپ ایکسپورٹ بھی کرتے ہیں۔ ان کا سوال یہ تھا کہ بیج کی صورت میں جو پیداوار ہوتی ہے وہ بھی مینگے داموں دیا جاتا ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین پر خرچ ساڑھے گیارہ کروڑ روپے ہے اور آمدن بارہ کروڑ روپے ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ آمدن کم کیوں ہے؛ جبکہ فصل بھی ٹھیک ہوتی ہے، ریٹ بھی reasonable ہوتا ہے۔ تو آمدن بڑھنی چاہیے۔ سوال یہ تھا؛

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپییکر! میں ان کی خدمت میں مفضل کر کے عرض کر دیتا ہوں کیونکہ باریک بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ جناب سپییکر! بارہ کروڑ آٹھ لاکھ چالیس ہزار دو سو ستر روپے انکم ہوتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ 11 کروڑ 51 لاکھ 98 ہزار 921 روپے خرچ ہوا ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 50 فیصد بیج دے رہے ہیں لیکن ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ 50 فیصد کی بجائے اتنے ہزاروں ایکڑ سے 100% requirement پوری کریں۔ بات یہ ہے کہ اس 11 کروڑ 51 لاکھ میں سے یہ بتائیں کہ انہوں نے زمینداروں کو کتنا سبسڈی ازا کیا ہے؛ یہی تو رونا ہے کہ زمیندار اور کاشتکار کو تو سبسڈی ازا ہی نہیں کیا جا رہا ہے۔ جب یہ زمیندار کو سبسڈی ازا نہیں کر رہے اسے جو چیز دے

رہے ہیں اس میں کوئی سبزی شامل نہیں ہے تو پھر انہوں نے یہ سائے 11 کروڑ روپے خرچ کر دیا ہے۔ یہ بتائیں کہ اس خرچ میں سے سبزی کتنی ہے؟

جناب سپیکر، جی 'وزیر زراعت!'

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ ایک علیحدہ اور مکمل سوال ہے۔ میں نے جو جواب انہیں provide کیا ہے اگر یہ اس کی مکمل آمدنی اور خرچ چاہتے ہیں اور یہ بھی باور کروانا چاہتے ہیں کہ یہ منافع یا نقصان میں جاری ہے تو پھر یہ fresh question کریں۔ پھر ہم انہیں پورا جواب دیں گے کہ یہ منافع میں جا رہا ہے۔ انہوں نے تو یہ سوال کیا ہے کہ کتنے آپ کے اور کتنے ان کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! منسٹر صاحب کی بات درست ہے آپ کا fresh question بنتا ہے کیونکہ آپ اتنی بڑی figure مانگتے ہیں تو یقیناً اس لئے یہ fresh question ہو گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ اگر انہوں نے جواب لینا ہے تو یہ question کریں۔ میں اور کیا کر رہا ہوں میں تو question ہی کر رہا ہوں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ وزیر موصوف کا یہ فرض ہوتا ہے کہ جب کوئی بھی معاملہ through question اس کے سامنے لایا جائے تو وہ اس کے تمام where about کو چیک کریں۔ جب یہ بات ان کے سامنے آئی کہ یہ ہزاروں ایکڑ اراضی ہے جس میں 12 کروڑ روپے کی آمدن ظاہر کر رہے ہیں اور سائے گیارہ کروڑ روپے کا خرچ ظاہر کر رہے ہیں تو انہیں چاہئے تھا کہ پتا کرتے کہ بھئی اتنا زیادہ خرچ کیوں ہو رہا ہے اور کہاں پر ہو رہا ہے؟ اس کے متعلق وہ کمیٹی بناتے کیونکہ question کا مقصد تو یہی ہوتا ہے۔ اب اگر ہم نے ہر لفظ اور ہر لائن ان کو بتانی ہے تو پھر یہ مراعات 'یہ گاڑیاں' یہ جھنڈے اور ڈنڈے کیوں لئے پھرتے ہیں؟ یہ ہر چیز معمولی ہیں۔ پھر اس کو pending کر لیا جائے کیونکہ انہوں نے ہزاروں ایکڑ اراضی سرکاری جاگیرداروں کو دی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ نے تو ضمنی سوال کیا ہے اس لئے اس کو کیسے pending کر

لیں؟

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! یہ معاملہ بڑا اہم ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! آپ اس بارے میں fresh question کر دیں گے تو مکمل تفصیلات آجائیں گی۔ pending تو اس صورت میں کر سکتے ہیں کہ اگر موجودہ سوال کا جواب صحیح نہ آتا۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس میں اگر ہم دوبارہ fresh question شاید اس کی نرن نہ آسکے کیونکہ یہ جواب تقریباً ڈیڑھ سال بعد آیا ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! next session میں آجانے گا۔

رانا منشاء اللہ خان، ہاں! اگر یہ next session میں اس کا جواب دے دیں تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! next سیشن سے مراد کہ جب ایگریکلچر کی نرن آنے گی۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! نرن تو شاید ایک سال بعد آنے گی۔ جناب سیکرٹری! یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! اس کے لئے fresh question ہی ہو گا۔

جناب محمد ریاض شاہد، ضمنی سوال ہے۔ جناب سیکرٹری!

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب محمد ریاض شاہد، شکریہ جناب سیکرٹری! وزیر زراعت صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ ایوب

زرعی تحقیقاتی ادارہ میں 650 روپے فی من بیج بیجا جاتا ہے جس میں مختلف varieties ہوتی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ لینے جاتے ہیں انہیں گندم تو دے دی جاتی ہے اور پیسے لے لے

جاتے ہیں لیکن انہیں ٹیکنیکل ایڈوائس نہیں دی جاتی اور وہیں پر گندم تو لے والے پیٹھے ہوتے

ہیں یا پھر ان کے ساتھ ٹرک ہوتے ہیں۔ اس کے لئے وزیر موصوف سے میری درخواست ہے کہ

وہیں پر کسی ماہر کا کوئی بندوبست کریں کہ جو زمیندار دور دراز سے ان کے پاس آتے ہیں انہیں

ٹیکنیکل ایڈوائس بھی دی جاسکے۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری ان کی بات ٹھیک ہے لیکن ہمارا ایکٹیشن ونگ اسی پر مامور ہے جو کہ یونین کونسل کی سطح پر زمینداروں کو اس بارے میں واقفیت کرواتا ہے کہ آپ نے بیج اس طرح بونا ہے اور اس طرح اس کی پرورش کرنی ہے اور اسے پانی لگانے ہیں اور کب فصل کی کٹائی کرنی ہے۔ وہ سروسز ہماری جاری ہیں لیکن جو تجویز انہوں نے دی ہے تو پھر اس پر بھی انتہاء اللہ دیکھیں گے۔

جناب سیکرٹری، منسٹر صاحب! ان کی تجویز بہت اچھی ہے اس لئے اس بارے میں سوچ بچار کر لیں۔ کیونکہ جو کسان بیج لینے جاتا ہے تو اس کو بتایا جانے کہ یہ کبھی فصل ہے اور یہ کبھی فصل ہے اور یہ بیج میرا زمین میں ہو گا اور یہ بیج دوسری زمین میں ہو گا۔ وہیں سے کسانوں کو اگر انفارمیشن provide کر دی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس کے نتائج بہتر آسکتے ہیں۔

رانا منہاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! وہیں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے حالات ایسے ہیں کہ باقاعدہ ایکڑوں کے حساب سے ان کی کونٹریں ہیں اور وہ وہیں پر without کھاد گندم اور سبزیاں کاشت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ بغیر کھاد کے فصل صحت کے لئے زیادہ اچھی ہوتی ہے تو ان کے اس قسم کے اٹلے ٹٹلے ہیں اور انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ 650 روپے من کے حساب سے بیج دیا جا رہا ہے اور ان تحقیقاتی اداروں کی حالت یہ ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، آپ کا بھی تعلق اسی ضلع سے ہے تو تقریباً میرا خیال ہے کہ اس ادارہ کے ڈی جی صاحب کا ایک سال سے استعفیٰ ہو گیا ہے لیکن یہ آج تک کوئی آدمی وہیں پر مقرر نہیں کر سکے۔ یعنی گورنمنٹ کی یہ آبروروشی ہے یہ گورنمنٹ ہے ان اداروں کے متعلق کہ جہاں پر ہزاروں ایکڑ سرکاری اراضی پڑی ہے اور اس کا کاشتکاروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر، ضمنی سوال ہے۔ جناب سیکرٹری

جناب سیکرٹری، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر، شکر یہ جناب سیکرٹری! وزیر موصوف نے اس سوال میں جو تفصیل فراہم کی ہے تو اس کے صفحہ 7 پر مکنی سڈ فارم 86/9 L ماہیوال کے حوالے سے اس کے آخر میں لکھا

ہوا ہے کہ کوئی آمدن وصول نہ ہوئی اور دوسرے ذرائع سے آمدن 11 لاکھ 79 ہزار 681 روپے وصول ہوئے۔ تو اس کی یہ ذرا وضاحت فرمادیں کہ یہ دوسرے ذرائع کون سے ہیں؟
جناب سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، لودھی صاحب! اسی سوال کی تفصیل کے جواب میں صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اس میں جواب یہ ہے کہ کوئی آمدنی وصول نہ ہوئی۔ دوسرے ذرائع سے اتنی آمدنی ہوئی ہے تو اس میں یہ ہے کہ کئی سیز فارم 86/91 ماہیوال ایچی dispute پر جا رہا ہے اور مزاحمین نے litigation شروع کی ہوئی ہے اور وہ ایچی مرضی سے کاشت کر رہے ہیں۔ کینٹی بنی ہوئی ہے اور وہ اس کو resolve کر رہی ہے۔ ہمارا یہ جو self cultivation ہے اس کے ذریعے یہ آمدنی ہے کیونکہ کچھ عرصہ مزاحمین کے پاس ہے اور کچھ self cultivation میں ہے۔ یہ کیس I:DO ماہیوال کے پاس زیر سماعت ہے اور ایک کینٹی بنی ہوئی ہے یہ وہاں پر dispute چل رہا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ جواب آپ ملاحظہ کر لیں کہ اس پر صاف لکھا ہوا ہے کہ کوئی آمدن وصول نہ ہوئی، دوسرے ذرائع سے اتنی آمدن ہوئی۔ اب یہ کون سے ذرائع ہیں؟ یہ باغات ہیں یا باغات ہیں؟ اس کی تفصیل آئی چاہئے۔ سوال کچھ کیا ہے اور خود ہی انہوں نے جواب بھی دیا ہوا ہے۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے بلکہ اسے گول مول کر کے کچھ چھ کر کے یہاں پر بات کر دی جاتی ہے۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اگر انہوں نے تفصیل پوچھنی ہے تو پھر یہ fresh question کر لیں۔ Why don't you put the question آپ fresh question کریں۔ یہ جواب دو حصوں میں تقسیم ہے۔

جناب سپیکر، لودھی صاحب! سوال یہ ہے کہ وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے آمدن ہوئی ہے۔ اس کی exact figure نہ بتائیں۔ صرف ذرائع بتادیں۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری ذرائع یہ ہیں کہ اس کا ادھار قبحہ litigation میں ہے اور مزارعین ہماری منشا کے مطابق نہ کاشت کرتے ہیں اور نہ برداشت کرتے ہیں بلکہ ان کو litigation جاری ہے۔ کچھ رقبہ ہمارے self-cultivation پر ہے جو ہمارا عمدہ خود cultivate کرتا ہے۔ اس سے یہ آمدن آتی ہے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ اٹھتے ہیں جناب ارشد محمود بگو صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 2099 معزز رکن نے جناب ارشد محمود بگو کے ایامہ پر دریافت کیا

صوبائی دفتر اصلاح آبپاشی کے ملازمین کی تفصیلات

*2099، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں کتنے ملازمین ہیں؟ جنہیں ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت دی گئی ہے۔ ان کی تفصیل دیں نیز بھرتی کرنے کا طریقہ بتائیں؛
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت مذکورہ دفتر میں انتظامی امور کے انچارج ریٹائرڈ اہلکار ہیں۔ تفصیلاً بتائیں؛

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر زراعت:

(الف) اصلاح آبپاشی کے صوبائی دفتر میں کوئی ایسا ملازم نہیں جسے ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت دی گئی ہو۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس وقت مذکورہ دفتر میں انتظامی امور کے انچارج ریٹائرڈ اہلکار ہیں۔ تاہم ریٹائرڈ عمدہ کے چند اہل ارکان کو بعض دفتری امور میں خاص طور پر جو پراجیکٹس قائم ہو گئے ہیں، اصلاح و مشورہ کے لئے وقتاً فوقتاً بلا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی جز (ب) کے حوالے سے یہ ہے کہ محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ اس وقت مذکورہ دفتر میں انتظامی امور کے انچارج ریٹائرڈ اہلکار ہیں۔ تاہم ریٹائرڈ عملہ کے چند اہل ارکان کو بعض دفتری امور میں خاص طور پر پراجیکٹس ختم ہو گئے ہیں، صلاح و مشورہ کے لئے وقتاً فوقتاً بلایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جن ریٹائرڈ ملازمین کو بلایا جاتا ہے کیا ان کو کوئی معاوضہ بھی دیا جاتا ہے یا وہ free service provide کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے وہاں پر کوئی بھی آدمی ریٹائرمنٹ کے بعد کام نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی ہم ان کو کوئی معاوضہ دے رہے ہیں بلکہ ان کو واقفیت کی بناء پر بلایا جاتا ہے ان کو کوئی معاوضہ وغیرہ نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر، اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہو۔ اگلا سوال سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہو۔

اگلا سوال محترمہ زین النساء قریشی کا ہے۔

محترمہ زین النساء قریشی، جناب سپیکر! سوال نمبر 2755 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مارکیٹ کمیٹی ملتان، چینر میٹرز اور ایڈمنسٹریٹرز کے کوائف

اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*2755، محترمہ زین النساء قریشی، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 سے آج تک ملتان مارکیٹ کمیٹی میں کس کس کو کب اور کس کس کی عداوت پر چیئرمین ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا اور ان کا عرصہ تقرری کیا ہے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی آمدنی ہوئی اور کتنا خرچ ہوا؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی ملتان کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے۔ اس عرصے کے دوران کتنی تقرریاں غیر قانونی کی گئیں؟

(د) اس عرصے کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے مارکیٹ کمیٹی کے فنانس سے کتنی کتنی لاگت سے مکمل ہونے اور کتنے منصوبے نامکمل رہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) سال 1999 سے آج تک مارکیٹ کمیٹی ملتان میں ایڈمنسٹریٹر و چیئرمین کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر	حصہ	عرصہ تعیناتی	بھاری اقتداری
1-	سیف اللہ پٹو ڈپٹی کمشنر ملتان	ایڈمنسٹریٹر	25-03-99 تا 05-02-98	سیکرٹری زراعت حکومت پنجاب
2-	محمد دم بختر احمد ہاشمی	ایڈمنسٹریٹر	10-10-99 تا 26-03-99	سیکرٹری زراعت حکومت پنجاب
3-	سیف اللہ پٹو ڈپٹی کمشنر ملتان	ایڈمنسٹریٹر	16-11-99 تا 20-10-99	ایضاً۔
4-	مہر (ر) کلیل احمد ڈپٹی کمشنر ملتان	ایضاً۔	09-07-01 تا 17-11-99	ایضاً۔
5-	ملتان اہل راہ ذی سی ملتان	ایضاً۔	13-8-01 تا 10-7-01	ایضاً۔
6-	محمد دم شاہ محمود قریشی ضلعی ناظم ملتان	ایضاً۔	14-01-02 تا 19-09-01	ایضاً۔

7- سید امیر حیدر شاہ خیرین 15-01-02 تا 15 مارچ
ایکٹن کے ذریعے انتخاب ہو

(ب) سال 1999 سے آج تک مارکیٹ کمیٹی مٹن میں ایڈمنسٹریٹر و چیئرمین کے عرصہ تعیناتی کے دوران ہونے والی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام چیئرمین ایڈمنسٹریٹر	حصہ	آمدنی (روپے)	اخراجات (روپے)
1-	سیف اللہ خانہ ذبح کشتہ مٹن	ایڈمنسٹریٹر	26146425.00	12171790.17
2-	محمد دم مختار احمد ہاشمی	ایڈمنسٹریٹر	12897650.70	29062535.83
3-	سیف اللہ خانہ ذبح کشتہ مٹن	ایضاً۔	710029.00	802254.82
4-	میر (ر) شکیل احمد ذبح کشتہ مٹن	ایضاً۔	16287452.52	13428343.00
5-	مٹن اتر باجوہ ذبح کشتہ مٹن	ایضاً۔	576422.00	592867.10
6-	محمد دم شاہ محمود قریشی مٹن ناظم مٹن	ایضاً۔	3367436.12	2440523.00
7-	سید امیر حیدر شاہ خیرین	خیرین	98883693.40	16155373.50

(ج) مارکیٹ کمیٹی مٹن کی منظور شدہ اساسیوں کی تعداد (67) ہے۔ سال 1999 سے تا حال مارکیٹ کمیٹی مٹن میں مذکورہ بالا منظور شدہ اساسیوں پر کوئی غیر قانونی تقرری نہیں کی گئی۔

(د) اس عرصہ کے دوران ہونے والے ترقیاتی منصوبے اور ان کی لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر سہ	نام ترقیاتی منصوبہ	تجزیہ ذمہ (روپے)	ایڈیشنل رقم (روپے) کیت منصوبے	مکمل / مکمل
1-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن سڑکٹ گروپ نمبر 1	3818000	3420023.21	مکمل
2-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 2	5964000	5754346.60	مکمل
3-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 3	3931000	3732167.56	مکمل
4-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 4	3718000	3656831.22	مکمل
5-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 5	3868000	36581697.14	مکمل
6-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 6	3886000	3694085.35	مکمل
7-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 7	3717000	3507875.00	مکمل
8-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 8	3730000	3599439.35	مکمل
9-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 9	3993000	3799093.96	مکمل
10-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر سڑکٹ گروپ نمبر 10	4063000	3922903.80	مکمل
11-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن تعمیر راؤڈ آؤٹ	25000	23503.00	مکمل
12-	نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن میں میں پلازہ میں جولا کورسیا کرا	25000	23503.00	مکمل
13-	تعمیر گورڈ آؤٹ کن پائٹ لاء نمبر 1 نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن	3276211.10	3276211.10	مکمل
14-	تعمیر گورڈ آؤٹ کن پائٹ لاء نمبر 1A نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن	3175961.30	3175961.30	مکمل
15-	تعمیر گورڈ آؤٹ کن پائٹ لاء نمبر 2 نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن	3293812.86	3293812.86	مکمل
16-	تعمیر گورڈ آؤٹ کن پائٹ لاء نمبر 2A نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن	3162803.63	3162803.63	مکمل
17-	تعمیر گورڈ آؤٹ کن پائٹ لاء نمبر 3 نئی سبزی و فروٹ منڈی ملکن	3829700	3188570.00	مکمل

18-	تعمیر گورڈ آف کن پینٹ لارم نمبر 3-ا	3829700	3098483.00	مکمل
	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان			
19-	تعمیر گورڈ آف کن پینٹ لارم نمبر 4	3829700	3178285.65	مکمل
	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان			
20-	تعمیر گورڈ آف کن پینٹ لارم نمبر 4-ا	3829700	3099754.30	مکمل
	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان			
21-	تعمیر گورڈ آف کن پینٹ لارم نمبر 5	1608000	1112522.13	مکمل
	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان			
22-	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان میں سکرینگ پیپر کی تعمیر	189500	196797.98	مکمل
23-	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان میں سٹریٹ لائٹ مینا کرنا	1661000	1580498.40	مکمل
24-	نئی سبزی و فרוٹ منڈی ملکان میں جیہ پارک واری تعمیر کرنا	841000	783125.14	مکمل

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زینب النساء قریشی، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے مارکیٹ کے ایڈمنسٹریٹرس مرتبہ مقرر کئے ہیں لیکن ذہنی کوششیں مرتبہ مقرر کیا ہے پہلے سیف اللہ چٹھہ کو لگایا گیا پھر دوبارہ سیف اللہ چٹھہ اور پھر میجر (ر) شکیل احمد کو ذہنی کوششیں مقرر کیا گیا یہ بتایا جانے کہ اس کے الیکشن کیوں نہیں کروانے ذہنی کوششیں کو کیوں مقرر کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر زرعی مارکیٹنگ!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ مارکیٹ کینیڈز کے جو ایگزیکٹو ریل کلچ ہوتا ہے اس کا ہیڈل ڈسٹرکٹ اسمبلی کی وساطت سے ہوتا ہے دو ہیڈل nominate کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک فائل کیا جاتا ہے۔ جو staff gap arrangement ہوتا ہے اس میں وہاں کا ذہنی کوشش ہو یا جس کو حکومت مناسب سمجھے اس کو ایڈمنسٹریٹرس مقرر کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، جناب سیکرٹری، گزارش یہ ہے کہ پنجاب میں مارکیٹنگ کمیٹیوں موجود ہیں اور ان کے چیئرمین بھی بنانے جاتے ہیں جو چیئرمین کام نہیں کرتے تو کیا نکلے کے پاس ان کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ہے؟ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور میں سبزی منڈی اور فروٹ منڈی بالکل شہر کے وسط میں ہے اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ گزراپٹی سکول ہے وہاں پر احتجاج جم ہوتا ہے جب وہاں سے لڑکیاں گزرتی ہیں تو ان پر لوگ آوازیں کتے ہیں۔ وہاں پر دو سڑکیں بلاک ہو رہی ہیں۔ میری معلومات کے مطابق حکومت نے ساڑھے سات کروڑ روپیہ نئی فروٹ اینڈ سبزی منڈی کے لئے جگہ identify کر کے مارکیٹ کمیٹی کے سپرد بھی کر دیا ہے لیکن سات آٹھ ماہ گزر چکے ہیں حالانکہ جگہ بھی identify ہے، پیسہ بھی ادا ہو گیا ہے اور مارکیٹ کمیٹی کا عہد باوجود نااہلیت کی وجہ سے۔۔۔

جناب سیکرٹری، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین صحیح کام نہیں کرتے تو محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی کرتا ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر زرمی مارکیٹنگ!

وزیر زرمی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری، میری گزارش یہ ہے کہ جو محترم ڈاکٹر صاحب نے ضمنی سوال کیا ہے محکمہ ایسے چرمینوں کے خلاف نوٹس جاری کرتا ہے، ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جہاں تک اس فروٹ اور سبزی منڈی کا تعلق ہے تو میں نے بھی بہاولپور کاؤنٹ کیا آپ کی بات بجا ہے ہم نے نکلے کو immediate instructions جاری کی ہیں کہ ان کو فوراً حلف کیا جانے تاکہ لوگوں کو سہولت ہو۔

جناب سیکرٹری، شکریہ جی۔ اگلا سوال ارشد محمود بگو صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے، تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال چودھری زاہد اقبال سندھو صاحب کا ہے، وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ریگیڈیر (ر) محمد حسن صاحب کا ہے۔

جناب سميع اللہ خان، سوال نمبر 3342 (معزز رکن نے بريكیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن کے ایام پر دریافت کیا)۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

جنگلی سوزوں کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات

*3342، بريكیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ خطہ پوٹھوہار کے علاقے گوجر خان، پکوال، سمہ گنگ وغیرہ میں جنگلی سوزوں کی بہتات ہے؟

(ب) کیا کوئی تجویز زیر غور ہے کہ ان کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ فصلوں کی تباہی مچاتے ہیں؟
(ج) کیا حکومت کسی بیرونی ملک مثلاً شمالی کوریا وغیرہ کو نمیکہ دینے کی کوئی تجویز Consider کر سکتی ہے۔ جس سے یہ کم ہو سکیں؟

وزیر زراعت

(الف) چونکہ ضلع پکوال کا علاقہ پہاڑوں کے درمیان کھائیوں پر مشتمل ہے اور یہ کھائیاں جنگلی سوزوں کی بہترین رہائش گاہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے جنگلی سوزوں کی اس علاقے میں بہتات ہے۔ تاہم تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی میں سوزوں کے حملے کا کوئی اہم واقعہ مشاہدہ میں نہیں آیا۔

(ب) چونکہ جنگلی سوزوں کی مونگ پھلی اور کئی کی فصل من بھائی غذا ہے۔ لہذا مونگ پھلی، کی فصل پر ان جانوروں کا مدد دیکھنے میں آتا ہے۔ مقامی لوگ شکاری کتوں کی مدد سے اور رات کے وقت کھیتوں میں پراٹھ کر کے ان جانوروں سے فصلات کی تباہی کو بچا سکتے ہیں۔ تاہم حکومتی سطح پر ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ج) اوپر دی گئی ہدایات پر عمل کر کے ان نفعانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے کسی بیرونی ملک کو ٹھیکہ دینے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا کوئی تجویز زیر غور ہے کہ جنگی سوروں کو ختم کیا جانے کیونکہ یہ فصلوں کی تباہی مچاتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہے کہ چونکہ جنگی سوروں کی مونگ پھلی اور کئی کی فصل من بھائی غذا ہے۔ لہذا مونگ پھلی کی فصل پر ان جانوروں کا حملہ دیکھنے میں آتا ہے۔ مقامی لوگ شکاری کتوں کی مدد سے اور رات کے وقت کھیتوں میں چراغوں کر کے ان جانوروں سے فصلات کی تباہی کو بچا سکتے ہیں۔ تاہم حکومتی سطح پر ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہاں بہت ساری دیگر فصلوں کی حفاظت کے لئے حکومت اقدامت کرتی ہے تو مونگ پھلی کی فصل کی حفاظت کے بارے میں ایسی کوئی سکیم زیر غور کیوں نہ ہے؟ کیونکہ لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ وہ چراغوں کریں اور یہ فصل بچائیں تو یہ اقدامت حکومت کیوں نہیں کر رہی ہے؟

جناب سپیکر، جی وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اس کا جواب پہلے آچکا ہے اور واقعی ہم نے بھی یہی observe کیا ہے جو سمیع اللہ صاحب نے کہا ہے۔ جناب سپیکر! جو بھی فصلیں قیمتی ہیں ان کو بچانا حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن یہ پہلا جواب ہے جب یہ سوال آیا تو ہم نے اس کو حکومتی سطح پر take up کیا اور ہم یہ فیصلہ کر رہے ہیں کہ ہم دوبارہ انعامی سکیم جاری کریں۔ اس کو بچانے کے لئے پہلے وقتوں میں یہ سکیم جاری ہوتی تھی اب میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس سکیم کو دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ دوبارہ وی سکیم شروع کر رہے ہیں۔ بہت شکر یہ! اگلا سوال میاں غلام محمود کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 3477 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

ضلع شیخوپورہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد آمدن و خرچ

اور چیئرمینوں کی تفصیل

*3477، میاں غلام محمود، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟
- (ب) 1999 سے اکتوبر 2003 تک ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟
- (ج) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے 1999 سے کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون سے منصوبے معرض التوا میں ہیں؟
- (د) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے 1999ء سے کون کون چھڑ میں رہے اور ان کا تقرر کس اقدالی نے کیا نیز ان چھڑ میں نے کن سہولتوں سے فائدہ اٹھایا۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ،

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل دس (10) مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ
- 2- مارکیٹ کمیٹی فاروق آباد
- 3- مارکیٹ کمیٹی مانٹھہ ڈوگراں
- 4- مارکیٹ کمیٹی صدر آباد
- 5- مارکیٹ کمیٹی سانگھل
- 6- مارکیٹ کمیٹی مانٹھہ
- 7- مارکیٹ کمیٹی واربرن
- 8- مارکیٹ کمیٹی سکاڑھا
- 9- مارکیٹ کمیٹی مرید کے

10- مارکیٹ کمیٹی نارنگ

(ب) 1999 سے اکتوبر 2003 تک ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے 1999 سے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمارہ نام مارکیٹ کمیٹی ترقیاتی منصوبے جو مکمل ہو چکے ہیں ترقیاتی منصوبے جو سرسخت ہیں۔

نمبر شمارہ	نام مارکیٹ کمیٹی	ترقیاتی منصوبے جو مکمل ہو چکے ہیں	ترقیاتی منصوبے جو سرسخت ہیں
1-	جنجورہ	NIL	NIL
2-	فروق آباد	NIL	NIL
3-	خانقاہ ڈوگرہاں	NIL	NIL
4-	صدر آباد	NIL	NIL
5-	سانگلہ	NIL	NIL
6-	مانوہر	NIL	NIL
7-	داربرئی	NIL	NIL
8-	نکار صاحب	NIL	NIL
9-	مریہ کے	NIL	NIL
10-	نارنگ	سال 2002-03 میں منڈی میں بجلی کا ترانہ کار نصب کیا گیا۔	NIL

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں سال 1999 سے اب تک تعینات چھترہیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمارہ	نام چھترہی مارکیٹ کمیٹی	تقرری کی اجازت نامی	ٹی اے ڈی اے	ڈسٹرکٹ ڈائری	ڈسٹرکٹ ڈائری	ڈسٹرکٹ ڈائری	ڈسٹرکٹ ڈائری
1-	محمد لطیف دانش چھترہی مارکیٹ کمیٹی جنجورہ	22133	52775	NIL	74908	NIL	NIL
2-	موسیٰ بوسلف دلاز چھترہی مارکیٹ کمیٹی فاروق آباد	14800	157725	NIL	171725	NIL	NIL

12500	NIL	NIL	NIL	12500	ایضاً۔	3- میں نصیر احمد چیزیں مارکیٹ کھینچی فاتحہ ڈو گریں
33730	NIL	NIL	25730	8000	ڈسٹرکٹ ہوم	4- چودھری امجد احرف درک چیزیں مارکیٹ کھینچی صدر آبو
49500	NIL	NIL	37000	12500	ایضاً۔	5- ملاتی محمد بوٹا چیزیں مارکیٹ کھینچی ساکھلی
20000	NIL	NIL	NIL	20000	ایضاً۔	6- چودھری محمد فہیم چیزیں مارکیٹ کھینچی ٹولہ
61541	NIL	NIL	51491	10050	ایضاً۔	7- چودھری دلخوا احمد کارا چیزیں مارکیٹ کھینچی دار برنی
75934	NIL	NIL	53386	22548	ایضاً۔	8- ملک نسیم شلوات چیزیں مارکیٹ کھینچی نکڑ صاحب
126041	NIL	14220	78821	33000	ایضاً۔	9- مبارز علی چیزیں مارکیٹ کھینچی مرید کے
12500	NIL	NIL	NIL	12500	ایضاً۔	10- محمد علی بیول چیزیں مارکیٹ کھینچی ہارنگ منڈی

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر آپ صفحہ 15 پر جواب کے بڑ (د) میں دیکھیں کہ ان میں چیزیں کی تعیناتی اور ان کے ٹی اے ڈی اے وغیرہ ہیں۔ نمبر 2 پر چودھری یوسف ولانہ صاحب ہیں جو فاروق آباد کی مارکیٹ کھینچی کے چیزیں ہیں۔ اگر آپ ان کا اعزاز یہ دیکھیں تو وہ 14000 ہے اور پوری لسٹ دیکھ لیں کسی نے ٹی اے ڈی اے کہیں نہیں کیا ہوا ہے صرف انہوں نے ہی 157725 روپے کہیں کیا ہوا ہے ملائکہ وہاں کے ملازمین کو تنخواہ دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر زرعی مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر ایم نے ان کے خلاف پہلے ہی چٹھی کہ دی ہے کہ جو misuse funds کئے گئے ہیں ان کے خلاف جھانڈ کارروائی کی جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے on the floor of the House تسلیم کیا ہے کہ یہ misuse of authority ہے جس شخص نے misuse of Authority کی ہے اس کو اس حمد سے پر کیوں رکھا گیا ہے اور اس کو remove کیوں نہیں کیا گیا؟ جناب سپیکر، جی وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! چیئرمین مارکیٹ کمیٹی چونکہ elected ہوتا ہے وہ autonomous body ہوتا ہے اور وہاں مارکیٹ کمیٹی کا جو notified area ہے اس کے stake holders اس کو elect کرتے ہیں۔ تو یہ کسی کو نکال دینا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔ ان کے خلاف ہم کارروائی کر رہے ہیں۔ وہ elected چیئرمین تھا اور کسی بھی elected کو، حکومت فارغ نہیں کر سکتی۔ ایک طریقہ کار ہے اور اس طریقہ کار کے مطابق ہم ایکشن لیتے ہیں جس میں شو کاز نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، جی شکریہ۔

جناب افضل سلطان ڈوگر، جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی، افضل سلطان ڈوگر!

جناب افضل سلطان ڈوگر، جناب سپیکر! چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کے لئے ایک اصول ہے کہ اس چیئرمین کو اس علاقے کا رہائشی ہونا چاہیے۔ یہ یوسف اللہ دوسری ایک مارکیٹ کمیٹی کا رہائشی ہے۔ یہ elected نہیں بلکہ appointed ہے، elected کے لئے اعزاز یہ نہیں ہوتا۔ اس نے ایک لاکھ ستاون ہزار سات سو پچیس روپے ٹی اے اڈی اے لیا ہے اور یہ سب سے معمولی مارکیٹ کمیٹی ضلع شیخوپورہ میں ہے اور سب سے زیادہ یعنی کہ تین تین چار چار گنا اس کا اعزاز یہ ہے اور یہ کہ رہے ہیں کہ وہ elected ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! ابھی تو وہ ہے ہی نہیں۔ اس کی duration ہی ختم ہو گئی ہے۔ یہ تو کوئی ڈیزہ سال پہلے کا سوال ہے۔ ابھی تو تمام مہکت کینیوں کے متھے بھی جھیر میں تھے ان کا tenure پورا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایک بندہ کام کر رہا ہے۔ ادھر آپ جا کر پتا تو کریں۔ ان کو پتای نہیں ہے۔ اس کی illegal appointment ہوتی ہے اور وہ ابھی تک کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر، جی، رانا مناء اللہ خان صاحب!

محترمہ صفیرہ اسلام، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترم! میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے۔ ان کے بعد آپ بات کر لیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ مہکت کینی کا جو جھیر میں ہے وہ elected آدمی ہے اور elected آدمی کو اس طرح سے ہٹایا نہیں جاتا۔ ۱۰۰۰۰۰ جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، دوسرا یہ ہے کہ ان کے خلاف انہوں نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم کوئی طریقہ کار اپنائیں گے۔ کیا طریقہ کار اپنایا ہے؟ میری اطلاع کے مطابق تو سیکرٹری ایگریکلچر اس کی appointing authority ہے، وہ اسے remove کر سکتا ہے، suspend کر سکتا ہے اور اس کے خلاف کوئی بھی action کسی وقت بھی لے سکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری اس پر گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ

Secretary Agriculture is competent authority to remove any Administrator.

لیکن جہاں تک محترم فاضل ممبر کا اس سلسلے میں wisdom ہے تو میں اتنا عرض کروں گا کہ ہم

اس کے خلاف already initiate کر چکے ہیں اور He will be removed from his job. رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری ایگریکلچر initiate کر چکے ہیں اس کی تفصیل ہی تو میں نے مانگی ہے کہ انہوں نے اب تک کیا کارروائی اس کے خلاف initiate کی ہے؟ اس کی تفصیل تو بتائیں؟ جناب سیکرٹری، جی ایچ ایس تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری! ایک طریقہ کار ہے کہ جس کے مطابق کسی بھی

misappropriation پر 'embezzlement' یا 'misuse of power' show cause notice جاری کئے جاتے ہیں پھر اس کی hearing ہوتی ہے، پھر انکو انزی آفیسر کی appointment ہوتی ہے اور اس کے بعد جب اس کے خلاف جرم ثابت ہو جانے کے واقعہ یہ صورت وار ہے تو اس کو پھر remove کر دیا جاتا ہے۔

جناب سیکرٹری، ایچ ایس کا کیس کس مرحلے میں ہے؟ کیا اس کے خلاف ایچ ایس hearing ہو رہی ہے؟

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جی ایچ ایس۔ اس کے خلاف hearing ہو رہی ہے۔

جناب سیکرٹری، hearing ہو رہی ہے۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کروں گی کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس کے خلاف انکو انزی ہو رہی ہے۔ کہاں پر انکو انزی ہو رہی ہے اور وہ کیس سنتا کون ہے؟ کیس سننے والا اس سے بڑا مجرم ہے کیونکہ یہ دونوں آدمی مل کر پورے ضلع میں کرپشن کے بڑے بلاشاہ ہیں کوئی بندہ سوچ نہیں سکتا۔ پورے ضلع کو ان دونوں آدمیوں نے ایک ناظم نے اور ایک ناظم کا خاص بندہ یوسف اللہ نے لوٹ لیا ہے۔ یہ ایک کے خلاف نہیں بلکہ ان دونوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے تاکہ وہاں پر کرپشن بے ایمانی اور لوٹ مار کا سلسلہ ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! منسٹر موصوف کو کوئی پتا نہیں ہے کہ اب تک انھوں نے کیا کارروائی initiate کی ہے؟ بغیر تیاری کے وہ تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ hearing ہو رہی ہے اور اس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! وہ کوئی بتائیں کہ hearing کہاں پر ہو رہی ہے اور اس کا انکوائری

آفیسر کون ہے؟ تین مرتبہ انھوں نے فرمایا ہے کہ ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور اس میں show

cause notice جاری ہوتے ہیں اور شو کاز نوٹس دیتے ہیں اور شو کاز نوٹس کے بعد ایک انکوائری

آفیسر مقرر ہوتا ہے۔ پھر اگر جرم ثابت ہو جائے تو اس کو سزا ملتی ہے۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ

آیا انھوں نے انکوائری آفیسر مقرر کر دیا ہے اور اگر مقرر کر دیا ہے تو اس انکوائری آفیسر کا نام

کیا ہے اور سزا جزا کا کیا فیصلہ ہوا ہے؟ انھوں نے ایک اور بات کسی کہ یہ فاضل دوست ایسے ہی

سوال کر رہے ہیں۔ ڈیزہ سال ہو چکا ہے، وہ وہاں پر چیئر مین اب نہیں رہے تو اس کا مطلب یہ

ہے کہ جو ڈیزہ سال پہلے لوٹ مار کر کے اپنے گھر کو چلا جانے تو وہ انھوں نے کہا ہے کہ ڈیزہ

سال ہو گیا ہے وہ اب تو کوئی بھی نہیں رہا اور ہمارا یہ version ہے کہ وہ اب بھی وہاں پر

ایڈمنسٹریٹر ہے، اس مارکیٹ کمیٹی میں بطور چیئر مین ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ فاضل منسٹر

صرف یہ بتادیں کہ انھوں نے کون سا انکوائری آفیسر appoint کیا ہے اور وہ انکوائری کہاں

تک پہنچی ہے؟ یہ بڑا simple سا سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر برائے مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی ہے کہ ہمارے فاضل ممبر نے

جو سوال کیا ہے اس میں انکوائری آفیسر کامیں ان کو نام بتادوں گا یہ میرے چیئر میں تشریف

لے آئیں اور جہاں تک اس کے خلاف ایکشن لینے کا سوال ہے تو شو کاز نوٹس اسے پہلے ہی جانچنے

ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ جو طریقہ کار ہے اس کو اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی اگر خلاف

قانون کسی بھی ادارے میں کام کرے تو اس کو ہم spare کریں۔ یہ ویسے میرے چیئر میں

آئیں میں ان کو بتادوں گا کہ انکوائری کس stage پر ہے۔
محترمہ صفیر اسلام، جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اسی floor پر بتائیں۔
جناب سپیکر، جی 'جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف کا جو impression نظر آ رہا ہے ایسے
کتابے کہ ان کو بالکل پتا نہیں ہے۔ میری ان سے گزارش ہے، میرا یہ کوئی ضمنی سوال نہیں
ہے کہ یہ کوئی فط سیلٹ مت دیں کہ جو کاڈ نوٹس جاری ہو گیا اور یہ ہو گیا، ان کو کوئی پتا
نہیں ہے۔ گل کو ان کے خلاف پھر یہاں تحریک استحقاق آنے گی۔ ان کی حالت سے مجھے لگتا
ہے کہ ان کے اس جواب سے ان کی حالت اور زیادہ بری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، وہ اسی لئے کہہ رہے ہیں کہ میرے جمیبر میں تشریف لے آئیں۔ میں وہاں یہ
تفصیل بتادوں گا۔ (قہقہے) شیخ صاحب! اب کافی ہو گیا ہے۔ پلزز تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب
تغیر اشرف کاثرہ صاحب کا ہے۔

جناب تغیر اشرف کاثرہ، سوال نمبر 3494

جناب سپیکر، جی، سوال نمبر 3494۔ کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟
جناب تغیر اشرف کاثرہ، جی، کیا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

ضلع گجرات کی مارکیٹ کمیٹیوں، آمدن و اخراجات

اور چیئرمینوں کی تفصیلات

*3494، جناب تغیر اشرف کاثرہ، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) 1999 سے اکتوبر 2003 تک ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن اور اخراجات کی

تفصیل کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبے ان ضلع بھر کی

کمیٹیوں کے نام مکمل ہیں؟

(ج) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے 1999 سے تیز میں کون کون رہے۔ اور ان کا تقرر کس
اتھارٹی نے کیا ہر کمیٹی کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر زراعت

(الف) ضلع گجرات میں کل پانچ (5) مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی گجرات

2۔ مارکیٹ کمیٹی لادھوسنی

3۔ مارکیٹ کمیٹی جلال پور جلاں

4۔ مارکیٹ کمیٹی ڈنگ

5۔ مارکیٹ کمیٹی سرانے عالمگیر

(ب) 1999 سے اکتوبر 2003 تک ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن اور اخراجات کی
تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

1999 سے اکتوبر 2003 تک مارکیٹ کمیٹی گجرات میں مکمل اور نامکمل منصوبہ جات کی
تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	ترقیاتی منصوبے جو مکمل ہو چکے ہیں	ترقیاتی منصوبے جو جاری ہیں۔
1-	1999-00	NIL.	NIL.
2-	2000-01	NIL.	NIL.
3-	2001-02	NIL.	NIL.
4-	2002-03	مرمت پینٹ ٹارم ملہ منڈی گجرات	
5-	2002-03	مرمت پینٹ ٹارم ذروت منڈی گجرات	
6-	2002-03	سونگ اور پھار دیواری سبزی منڈی گجرات	
7-	2002-03	حصیب گیت نئی ملہ منڈی گجرات	
8-	2002-03	مرمت دفتر مارکیٹ کمیٹی گجرات	
9-	2002-03	تعمیر ناپیں ملہ منڈی گجرات	

تعمیر ہدایتی خدمتی گجرات	2003-04	-10
	2003-04	-11

تعمیر چار دیواری ملحقہ گیٹ

1999 سے اکتوبر 2003 تک مارکیٹ کمیٹی لادہ موسیٰ، جلال پور جیلا، ڈنگہ اور مارکیٹ کمیٹی سرانے مالگیر میں مکمل اور نامکمل منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	ترقیاتی منصوبے	ترقیاتی منصوبے
		جو مکمل ہو چکے ہیں	جو جاری ہیں۔
1-	لادہ موسیٰ	NIL.	NIL.
2-	جلال پور جیلا	NIL.	NIL.
3-	ڈنگہ	NIL.	
4-	سرانے مالگیر	NIL.	NIL.

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں میں سال 1999ء سے اب تک تعینات چیز میٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام چیئرمین، تقرری کی اتھارٹی
1-	مارکیٹ کمیٹی گجرات	پودھری شوکت محمود، ضلع کونسل
2-	مارکیٹ کمیٹی لادہ موسیٰ	پودھری لیاقت علی خان، ضلع کونسل
3-	مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ	پودھری محمد اقبال، ضلع کونسل
4-	مارکیٹ کمیٹی سرانے مالگیر	پودھری محمد ذوالفقار حسین، ضلع کونسل
5-	مارکیٹ کمیٹی جلال پور جیلا	پودھری لادہ عسکر، ضلع کونسل

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب تنویر اشرف کاٹروہ، جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں میرا سوال تھا کہ "تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی کل آمدن اور اخراجات کی تفصیل دی جائے"۔ جواب میں لکھا ہے کہ "تفصیل میز پر موجود ہے"۔ لیکن وہ تفصیل میز پر موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، معزز رکن کو کاپی provide کریں۔

جناب تنویر اشرف کاٹروہ، جناب سپیکر! دوسرا میرا جز (ب) میں سوال ہے کہ آمدنی اگر آپ دیکھیں کہ صرف گجرات کی جو مارکیٹ کمیٹی ہے اس میں سدی ڈومینٹ ہوتی ہے باقی کسی

کینی میں کوئی ڈولینٹ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں وزیر موصوف فرمائیں گے؟
جناب سپیکر، جی، وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! اس میں گجرات کا سوال نہیں ہے بلکہ performance کا سوال ہے۔ جس مارکیٹ کینی کے پاس فنڈز میا ہوتے ہیں، مروہ طریقہ کار کے تحت ہم ان کی sanction کر دیتے ہیں، پھر وہ اپنا development work کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ گجرات میں ہی صرف ہے تو لہ موسیٰ میں نہیں ہے۔ یہ بھی اگر سمجھیں تو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان کے جو فنڈز مختص ہوں گے وہ sanction کر کے ان کو ڈولینٹ کے لئے دے دیے جائیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سجاد حیدر، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سجاد حیدر، جناب سپیکر! public sector سے ادویات private sector میں کیسے آئیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! میں ان کا سوال ہی نہیں سمجھا کہ public sector سے private sector میں ادویات کس طرح آئیں؟ سوال تو کاغذ صاحب کا تھا، اگر انہوں نے ختم کر لیا ہے تو پھر یہ بت کریں۔

جناب سپیکر، جی، انہوں نے ختم کر لیا ہے۔ ان کا ضمنی سوال ہے۔

وزیر ایگریکلچر مارکیٹنگ، جناب سپیکر! اس کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وہ اگے سوال سے متعلقہ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ آپ کا ضمنی سوال کس سوال سے متعلقہ ہے؟ سوال کا نمبر کیا ہے؟

جناب سجاد حیدر، سوال کا نمبر 3495 ہے۔

آوازیں، وہ سوال ابھی آنا ہے۔ وہ تو ابھی take up ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، آپ سوال نمبر 3495 کی بات کر رہے ہیں اور ابھی جو سوال چل رہا ہے وہ 3494 ہے۔ آپ اگلے سوال کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سجاد حیدر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بڑ (ب) کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ لاد موسیٰ، جلاپور جیل، ڈنگ اور سرانے عالمگیر، خاص طور پر اس میں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لاد موسیٰ جو ہے یہ اہر پنجاب کی چند بہت اہم مارکیٹوں میں سے ایک ہے اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ 1999 سے لے کر 2003 تک نہ کوئی ترقیاتی منصوبہ یہاں پر شروع ہوا ہے اور نہ ہی کوئی مکمل ہوا ہے اور لاد موسیٰ کی مارکیٹ میں نے خود دیکھی ہے کہ بہت برا حال ہے۔ وہاں سے گزرنا محال ہے۔ وہاں پر اتنا کیچڑ اور اتنی غلاظت ہے تو یہاں کیوں کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر اگریکلچر مارکیٹنگ!

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ development پر depend کرتا ہے کہ کس مارکیٹ کمیٹی کے پاس کتنے فنڈز available ہیں۔ اس کے مطابق پھر وہ اپنے proposals سمجھتی ہیں۔ ہر ضلع میں Need Assessment Committees ہیں پہلے وہ منظور کرتی ہیں اور پھر حکومت پنجاب اس کی منظوری دیتی ہے۔ وزیر اہل پنجاب کا vision اس بات باطل واضح ہے۔ اس پالیسی کے مطابق جتنی بھی fruit and vegetables مارکیٹیں ہیں ہم انہیں شہروں سے باہر shift کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع جہلم میں واقع سبزی اور غلہ منڈیوں کی تفصیل

2291* شیخ تنویر احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جہلم میں تحصیل وار سبزی اور غلہ منڈیوں کی تعداد اور نام بیان فرمائیں۔

(ب) ہر سبزی اور غلہ منڈی کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے۔

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن اور ان منڈیوں

کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) ان منڈیوں میں دکانت لیزیا کرایہ پر حاصل کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) ضلع جہلم میں تحصیل وار سبزی اور غلہ منڈیوں کی تعداد اور نام درج ذیل ہیں۔

تحصیل جہلم میں دو سبزی اور دو غلہ منڈیاں ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منڈی
1-	غلہ منڈی، رینڈ
2-	غلہ منڈی، جہلم
3-	سبزی منڈی، جہلم
4-	سبزی منڈی، رینڈ

تفصیل پنڈ دادن خان میں ایک سبزی منڈی، ایک غلہ منڈی اور ایک فیڈر مارکیٹ ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منڈی
1-	سبزی منڈی پنڈ دادن خان
2-	غلہ منڈی پنڈ دادن خان
3-	فیڈر مارکیٹ پنڈ دادن خان

(ب) تفصیل جہلم میں سبزی منڈی اور غلہ منڈی کا رقبہ اور دو کانوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ	دکانوں کی تفصیل
1-	غلہ منڈی دینہ	20 کنال	59 دکانیں
2-	غلہ منڈی جہلم	8 کنال	45 دکانیں
3-	سبزی منڈی جہلم	10 کنال	22 دکانیں
4-	سبزی منڈی دینہ	8 کنال	20 دکانیں

تفصیل پنڈ دادن خان میں سبزی منڈی اور غلہ منڈی کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منڈی	رقبہ	دکانوں کی تفصیل
1-	سبزی منڈی پنڈ دادن خان	1 کنال	3 دکانیں
2-	غلہ منڈی پنڈ دادن خان	1 کنال	5 دکانیں
3-	فیڈر مارکیٹ پنڈ دادن خان	20 کنال	10 دکانیں

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران مارکیٹ کمیٹی جہلم کو ان دکانوں سے تقریباً 4,12,400 روپے آمدن ہوئی اور ان منڈیوں میں 6,725 روپے سوویت کی مد میں خرچ ہوئے۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران مارکیٹ کمیٹی پٹیوالہ کو ان دکانوں سے تقریباً 2,50,000 روپے آمدن ہوئی اور ان منڈیوں میں سوویت کی مد میں کسی قسم کے اخراجات نہ ہوئے ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی جہلم کے زیر کنٹرول صرف غد منڈی دینے ہے اور اس میں کوئی بھی دکان خالی نہیں ہے۔ جب کہ سبزی منڈی اور غد منڈی جہلم میونسپل کمیٹی کے زیر انتظام ہیں اور سبزی منڈی دینے پر ایویٹ ہے۔

مارکیٹ کمیٹی پنوال کا سبزی منڈی اور غد منڈی کی دو کانوں میں کوئی عمل دخل نہ ہے۔ کیونکہ سبزی منڈی پنڈ دادن غلن میونسپل کمیٹی کے زیر انتظام ہے اور غد منڈی پنڈ دادن غلن پر ایویٹ ہے البتہ فیڈر مارکیٹ میں نیلام عام کے ذریعے دو کانیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اگر مارکیٹ کمیٹی کوئی نئی منڈی جلتی ہے یا پرانی منڈی کو کسی دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے تو پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس کے رول 67 کے تحت پہلے سے کام کر رہے لائسنس داروں کے لئے 70 فیصد پلاٹ مخصوص کئے جائیں گے اور باقی 30 فیصد پلاٹ کاشتکاروں کو نیلام عام کے ذریعے فروخت کئے جائیں گے۔

ضلع لودھراں میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر فیلڈ کی تعیناتی

*2701، سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر فیلڈ کی اسامیں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لودھراں میں متذکرہ اسامی (Seat) موجود ہی نہ ہے؟
(ج) کیا حکومت ضلع لودھراں میں اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر فیلڈ کی اسامی create کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر جواب نہ میں ہے تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) جی نہیں۔ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (فیڈ) کی اسامیاں موجود نہ ہیں۔ پنجاب کے کل چونتیس اضلاع میں سے درج ذیل چار اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (فیڈ) کی اسامیاں موجود نہ ہیں۔

1- لودھراں 2- پاکپتن 3- منڈی بہاؤالدین 4- حافظ آباد
(ب) درست ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے چار نئے اضلاع (لودھراں، پاکپتن، منڈی بہاؤالدین اور حافظ آباد) کا قیام مندرجہ ذیل تواریخ کو ہوا تھا۔

1- پاکپتن	جولائی 1990
2- لودھراں	جولائی 1991
3- منڈی بہاؤالدین	جولائی 1993
4- حافظ آباد	جولائی 1993

نئے اضلاع کے قیام سے پہلے لودھراں، ضلع ملتان کی تحصیل، پاکپتن ضلع ساہیوال کی تحصیل، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کی سب تحصیل اور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل تھی۔ ان تحصیلوں میں شعبہ زرعی انجینئرنگ کے یونٹ کے دفاتر (unit offices) موجود تھے۔ جہاں پر یونٹ سپروائزر منتقلہ ضلع کے اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر کی زیر نگرانی کاشتکاروں کو بلڈوزر و دیگر مشینری کرایہ پر مہیا کر رہے تھے۔ ان تحصیلوں میں (جو کہ اب اضلاع بن چکے ہیں) مشینری کی تعداد کاشتکاروں کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ تاہم اگر کسی بھی ضلع میں بلڈوزر کے کام کی ڈیمانڈ بڑھ جائے تو اضافی بلڈوزر مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس وقت ان اضلاع میں بلڈوزر کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ جن میں سے ان اضلاع میں کاشتکاروں کی ضروریات بطریق احسن پوری کی جا رہی ہیں۔

تعداد بلڈوزر	نام ضلع
4 عدد	1- لودھراں
2 عدد	2- پاکپتن
3 عدد	3- حافظ آباد
1 عدد	4- منڈی بہاؤالدین

حکمر زراعت کے فیڈ ونگ نے ان اضلاع میں نائب زرعی انجینئر کی نئی اسمیں پیدا کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس نہ کی کیونکہ ایک تو بلڈوزر کی ڈیمانڈ زیادہ نہ ہے۔ دوسرا گورنمنٹ کے اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھنا ضروری تھا۔ نئے اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئرز کی نئی اسمیں صرف اس صورت پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اگر وہاں بلڈوزر کی ڈیمانڈ زیادہ ہو تاکہ ان پر اٹھنے والے انتظامی اخراجات کو Justify کیا جا سکے۔ لہذا حکمر نے بلا ضرورت اسمیں پیدا نہ کر کے گورنمنٹ کے اخراجات کی بچت کی۔ البتہ اگر مستقبل میں بلڈوزر کے کام کی ضرورت بڑے پیمانے پر محسوس کی گئی اور حکومت کی طرف سے مزید بلڈوزر میاں کئے گئے۔ تو ان اضلاع میں اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئرز کی اسمیں پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کی جائے گی۔ موجودہ حالات میں یونٹ سپروائزر احسن طریقے سے کاشتکار حضرات کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لہذا نئی اسمیں پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

زراعت آفیسرز کی بھرتی ترقی

اور متعلقہ دیگر مسائل کی تفصیل

*3023، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) حکمر زراعت توسیع ونگ کے سروس رولز کے مطابق زراعت آفیسر کی تنخواہ کا
سکیل اور تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

- (ب) وقت کے ساتھ کس سکیل میں ترقی پاتا ہے اور کتنے عرصے کے بعد اسے پہلی بار ترقی ملتی ہے؟
- (ج) کتنے زراعت آفیسرز نے اپنی ملازمت کے دوران 2 مرتبہ ترقی حاصل کی ہے۔ 1995 کے بعد اب تک کس کس زراعت آفیسر نے دوسری دفعہ ترقی پائی ہے؟
- (د) کتنے زراعت آفیسرز نے اپنی ملازمت کے دوران سکیل نمبر 18 حاصل کیا ہے اگر حاصل کیا ہے تو تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ه) کتنے کلرک محکمہ زراعت توسیع میں 1995 کے بعد سکیل نمبر 18 میں پرموٹ ہوئے ہیں اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟
- (و) کیا آفیسرز کی ویٹیفیز ایسوسی ایشن نے محکمہ زراعت سے درخواست کی ہے کہ براہ راست بھرتی بند کر کے تمام اسامیوں میں محکمہ پر موشن کے ذریعے ہر کی جانشین جیسا کہ محکمہ زراعت کے انجینئر ونگ، ہیٹ وائرنگ اور فلور بیگچر میں ہے؟
- (ز) محکمہ زراعت توسیع میں براہ راست 18 سکیل میں کتنے آفیسرز بھرتی ہوتے ہیں اور محکمہ پر موشن کے ذریعے کتنے ترقی پاتے ہیں۔ کل اسامیوں کے حساب سے تناسب بتائیں نیز یہ بتائیں کہ ان رولز کے مطابق کوئی زراعت آفیسر 18 سکیل تک گیا ہے اور نہیں گیا تو کیا اسے جانا نہیں چاہیے؟
- (ح) کیا یہ رولز تبدیل نہیں ہو سکتے جیسا کہ زراعت آفیسرز چاہتے ہیں اور اگر ہو سکتے ہیں تو کیا رکاؤٹ ہے اور یہ کتنے عرصہ میں دور ہو سکتی ہے؟
- وزیر زراعت،

(الف) محکمہ زراعت توسیع کے سروس رولز کے مطابق زراعت آفیسر سکیل نمبر 17 میں تعینات کئے جاتے ہیں۔ جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک کے بعد منظور شدہ یونیورسٹی سے پھر (6) سلا کورس بی ایس سی (آنرز) ایگری میں پاس کیا ہو یا بی ایس سی (ایگری) یا ایم ایس سی (ایگری) یا ایم ایس سی (آنرز) ایگری پاس ہو۔

(ب) زراعت آفیسرز کی ترقی سناری کی کم فٹس کے مطابق سکیل نمبر 17 مع خصوصی تنخواہ میں بطور ذمہ دار ڈسٹرکٹ آفیسرز زراعت اسے۔ ایچ۔ او/ اسسٹنٹ پی ایس آفیسرز اپنی اینڈ پی او ہوتی ہے۔ وہ زراعت آفیسرز جن کی تعلیمی قابلیت بی ایس سی (ایگری) (ای ایس سی (آنرز) ایگری ہو وہ دس (10) سہ تجربہ حاصل ہونے پر ترقی کے اہل ہوتے ہیں۔ جن زراعت افسران کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی (ایگری) یا ایم ایس سی (آنرز) ایگری ہو تو وہ تین (3) سہ تجربہ کے ساتھ اگلے گریڈ احمدہ میں ترقی کے اہل ہوتے ہیں۔ زراعت آفیسرز کو ترقی دینے کے بعد تحصیل کی سطح پر بطور ذمہ دار ڈسٹرکٹ آفیسرز زراعت تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت توسیع میں اب تک آٹھ زراعت آفیسرز نے دو دفعہ ترقی پائی ہے۔ جن کی تفصیل جدول (الف) میں ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن 1995ء کے بعد کسی بھی زراعت آفیسرز نے دو دفعہ ترقی حاصل نہیں کی۔

جدول (الف)

دو مرتبہ ترقی پانے والے زراعت آفیسرز کے نام

نمبر شمار	نام آفیسر	نمبر شمار	نام آفیسر مع درجہ
1-	ماہی عبداللہ	2	ریاض الحسن چیمبر
3-	میں غلام باری	4-	محمد يوسف آزاد
5-	محمد دھری غلام محمد	6-	میں منظور شریف
7-	سید ابراہیم حسین شاہ	8-	محمد دھری منظور حسین

(د) محکمہ زراعت توسیع میں اب تک (46) زراعت آفیسرز نے گریڈ نمبر 18- حاصل کیا ہے۔ تفصیل جدول (ب) میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدول (ب)

محکمہ زراعت (توسیع) میں سکیل نمبر 18 حاصل کرنے وال

زراعت آفیسرز کے نام

نمبر شمار	نام آفیسر	نمبر شمار	نام آفیسر
1-	محمد یاسین	2-	سیف اللہ خان
3-	چودھری محمد اسلم	4-	رب نواز لک
5-	رانا محمد یوسف	6-	امداد حسین شاہ
7-	محمد اکرم	8-	محمد اجمل
9-	حضور احمد حضور	10-	وقار حسین
11-	ڈاکٹر عبد الجید	12-	ڈاکٹر مقبول احمد لغاری
13-	سید ظفر یاب حید	14-	چودھری محمد انور
15-	سید ابرار حسین شاہ	16-	منظور احمد شریف
17-	محمد اشرف چیمہ	18-	رانا محمد شفیق
19-	رانا فرحان علی	20-	محمد یوسف آزاد
21-	چودھری عبدالستار	22-	چودھری غلام رسول
23-	غفور احمد	24-	چودھری محمد حنیف
25-	منور حسین	26-	مشتاق احمد سلیم
27-	میاں انور حسین	28-	محمود احمد
29-	آفتاب احمد	30-	میاں غلام باری
31-	محمد افضل بھٹی	32-	تجمل حسین چٹھہ
33-	شوکت علی	34-	راؤ عبد العظیم
35-	محمد صلاح	36-	امداد حسین شاہ
37-	رخسار احمد	38-	ہدایہ

39- تصور حسین	40- علی احمد گورایہ
41- فاروق احمد	42- غلام حسین
43- رانا بشارت علی	44- جاوید اقبال
45- غلام عباس رازی	46- خالد محمود

(ہ) محکمہ زراعت توسیع میں آج تک صرف ایک کھوک کو سکیل نمبر 18 میں ریگور ترقی دی گئی۔ جس کی تعلیمی قابلیت ایف۔ اے۔ مع ایس۔ اے۔ ایس (اکاؤنٹ) امتحان پاس تھی جبکہ دوسرے ایک کھوک کو اگرچہ گریڈ نمبر 18 میں ایکٹنگ چارج کی بنیاد پر ترقی دی گئی مگر کبھی بھی ان کو ریگور سکیل نمبر 18 نہیں دیا گیا۔ ان کی تعلیمی قابلیت میٹرک تھی۔

(و) جی ہاں یہ درخواست زیر غور ہے۔

(ز) محکمہ زراعت توسیع میں سکیل نمبر 18 کو مختلف منظور شدہ تعداد اسامیوں پر براہ راست 25 فیصد اور بذریعہ پروموشن 75 فیصد سکیل نمبر 18 میں بالترتیب بہرتی و ترقی دی جاتی ہے۔ اس حساب سے زراعت افسران کے لیے 75 فیصد کوٹا برائے ترقی سکیل نمبر 18 مخصوص ہے۔

مختلف اسامیوں پر ترقی و بہرتی کا فارمولہ

نمبر شمار	مدہ کا نام	سکیل نمبر	کل تعداد	براہ راست	بذریعہ پروموشن فیصد
				بہرتی کی تعداد	
1-	ڈسٹرکٹ اکلیر زراعت (توسیع)	18	36	9	27 25 فیصد براہ راست 75 فیصد بذریعہ پروموشن
2-	ذاتی ڈائریکٹر زراعت (ترتیب) زرعی تربیت	18	9	2	7 25 فیصد براہ راست 75 فیصد بذریعہ پروموشن

3	پریکٹر آفیسر	18	3	1	2	25 فیصد براہ راست 75 فیصد بذریعہ پرورش
---	--------------	----	---	---	---	--

(ج) زراعت آفیسران کا مطالبہ فی الحال حکومت کے زیر غور ہے۔

لیبارٹری برائے تجزیہ زمین و پانی جہلم

کو سرکاری گاڑی کی فراہمی

*3092، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں قائم ڈسٹرکٹ آفیسر (سوائل فریٹیلٹی) لیبارٹری برائے تجزیہ زمین و پانی

کے دفاتر میں سرکاری گاڑی مہیا کرنے کا میرٹ بیان فرمائیں؟

(ب) صوبہ میں قائم مذکورہ کتنے دفاتر میں سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ لسٹ فراہم

کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جہلم جیسے پسماندہ اور بارانی ضلع میں قائم مذکورہ دفتر کی طرف

سے بار بار کی گزارش اور یاد دہانی کے باوجود سرکاری گاڑی مہیا نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت لیبارٹری برائے تجزیہ زمین و پانی جہلم میں کاشت کاروں سے موثر رابطے

زرمی ترقی اور دفتری امور کی انجام دہی کے لئے سرکاری گاڑی فراہم کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) موجودہ ضلعی لیبارٹریاں برائے تجزیہ زمین و پانی جو اب ضلعی حکومت کے تحت کام

کر رہی ہیں۔ مختلف اوقات میں مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں / سکیموں کے تحت قائم ہوئی

ہیں۔ ان سکیموں کی منظوری کے وقت حکومت پنجاب کی طرف سے کچھ سکیموں کے

لئے گاڑیاں فراہم کی گئیں۔ جب کہ کچھ سکیموں کے لئے گاڑیاں نہ دی گئیں۔ جن کی

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) دفاتر اور گاڑیوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) منڈ کرہ لیبارٹری کے نئے سکیم میں گاڑی خریدنے کی گئی جس کی وجہ سے گاڑی فراہم نہ کی جاسکی۔
- (د) منڈ کرہ لیبارٹری کے نئے گاڑی کا حصول ضلعی حکومت جہلم کی صوابدہ پر ہے۔

پی۔ پی 28 اور 30 سرگودھا۔ کھالہ جات کی پختگی کے لئے

مختص فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

- *3334، چودھری زاہد اقبال سندھو، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال کچے کھلابات کے لئے فنڈز مختص کرتی ہے؟
- (ب) اگر جز (الف) کا جواب اجبات میں ہے تو حکومت نے مالی سال 2003-04 کے دوران کچے کھلابات کے فنڈز کی مد میں کتنی رقم مختص کی ہے؟
- (ج) علاقہ پی۔ پی۔ 28 اور 30 سرگودھا میں کچے کھلابات کے لئے مالی سال 2003-04 کے دوران کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اب تک کس کس کھلابہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ علاقہ وار تفصیلات سے پاؤں کو آگاہ کیا جانے؟

وزیر زراعت،

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال کچے کھلابات کے لئے فنڈز مختص کرتی ہے۔

- (ب) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے ضلع بھر کے لئے مالی سال 2003-04 کے لئے 8.40 ملین روپے پر مشتمل فنڈز برائے تعمیر پختگی کھلابات مختص کئے ہیں۔ جن سے 30 کھلابات بچھتہ کرنا مقصود ہیں۔ ان میں سے چھ (6) کھلابات تحصیل بھلوال میں تعمیر کئے جائیں گے جن کے لئے 1.68 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) کھادوں کی پہنچگی کے لئے ملنے والے فنانڈز مختص کرنا ممکن نہیں تھا۔ ہم دوران سال پختہ کھاد جات کی جو درخواستیں وصول ہوتی ہیں ان میں سے فنانڈز کے مطابق حکمانہ ترجیح پورا کرنے والے کھال سکیم میں رکھ لئے جاتے ہیں۔ پختہ کھال تعمیر کرنے کے لئے محکمہ کے قوانین کے مطابق کھال کے راستے میں موجود تمام درخت اکھاڑنے پڑتے ہیں اور موجودہ کھال کو مکمل طور پر مسمار کر کے دوبارہ محکمہ کے ڈیزائن، میسار و تصدیقات کے مطابق بنانا پڑتا ہے۔ اس کی کل لمبائی کا اندازہ 15 فیصد تک پختہ تعمیر کرایا جاتا ہے۔ جس کے لئے تمام مزدوری اور دستروں کا بندوبست کاشتکاروں نے کرنا ہوتا ہے۔ اس سال تاحال کسی کھال پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔ جو کھاد جات PP-28 اور PP-30 میں دوران سال پہنچگی کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	ملا نمبر	کھال نمبر	موضع ایک نمبر یونین کو نسل نمبر
1-	PP-28	164000/L	نور پور نون 14
2-	PP-28	7967-R	طغیانی ولند 10
3-	PP-30	13242-R	دیوال 30
4-	PP-30	10926-R	رتو کالی 15

ضلع گجرات۔ جعلی زرعی ادویات

کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات

*3495، جناب تنویر اشرف کاثرہ، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع گجرات میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) سال 1997 سے لے کر آج تک ضلع گجرات میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ ان کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر زراعت،

(الف) ضلع گجرات میں کوئی پیشیائیڈ ڈسٹری بیوٹرنہ ہے اور پیشیائیڈ ڈیزز کی تعداد 80 ہے۔ جن میں سے 65 ڈیزز تحصیل گجرات میں اور 15 ڈیزز تحصیل کھاریاں میں ہیں۔ جب کہ تحصیل سرانے مالگیر میں کوئی پیشیائیڈ ڈیزنہ ہے۔ ضلع گجرات میں حکومت کی جانب سے جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل 4 پیشیائیڈ انسپکٹرز مقرر کئے گئے ہیں۔ جو قافو قافو ڈیزوں کی دکانوں کو چیک کرتے ہیں اور ادویات کے نمونہ جات لے کر لیڈ ٹریوں کو سمجھتے ہیں۔ نمونہ جات ان فن نکتے یاد گیر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ڈیزوں کے خلاف قانون کے مطابق ایکٹن لیتے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) گجرات

2۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہیٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول) گجرات

3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) گجرات

4۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) کھاریاں

یہ انسپکٹرز معمول کی چیکنگ اور نمونہ جات کے علاوہ کسی بااعتماد شخص / ادارہ کی شکایت پر بھی زرعی ادویات آرڈیننس 1971، ترمیم شدہ 1997ء کے تحت لازم کے خلاف ایف آئی آر درج کرواتے ہیں۔

(ب) 1997 سے آج تک مجموعی طور پر ضلع گجرات میں کل 1094 پیشیائیڈ ڈیزز چیک

کئے گئے اور 148 زرعی ادویات کے نمونہ جات حاصل کئے گئے۔ قانون کی خلاف ورزی پر

8 ڈیزز پر قانونی چارہ جوئی کی گئی۔ ان میں سے 4 کا فیصد ہو چکا ہے اور 4 ڈیزز کے

مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ گرفتار ہونے والے مہمان کی تفصیل ضمیمہ (الف)

ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

1997 تا 2003- صوبہ میں جعلی زرعی ادویات
کی تیاری و فروخت پر کارروائی اور روک تھام
کے لئے حکومتی اقدامات

* (A) 3676، محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 1997 سے 2003 تک صوبہ بھر میں کتنے افراد کو جعلی زرعی ادویات تیار کرنے
اور فروخت کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟
(ب) صوبہ میں جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات
کر رہی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) سال 1997 سے 2003 تک صوبہ پنجاب میں جعلی زرعی ادویات تیار کرنے اور
فروخت کرنے پر 1199 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ جس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر
رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومتی اقدامات برائے تدارک ملاحٹ زرعی ادویات

- 1- چیکنگ آف ڈیر سنورز
- 2- چیکنگ آف تقسیم کنندگان سنورز
- 3- در آمد کنندگان سنورز
- 4- تیار کنندگان سنورز
- 5- زہر پیک کرنے والے پلانٹس
- 6- ڈیزز کے علاوہ تقسیم کنندگان در آمد کنندگان اور پیک کرنے والے حضرات کے
سنورز سے سپہیل لے کر تجزیہ گاہوں میں بھیجے جاتے ہیں۔
- 7- سپہیل غیر میٹری آنے کی صورت میں پلٹوں کے پاس تھانے میں نہیں درج کیا
جاتا ہے۔

- 8- پولیس ضروری تفتیش کے بعد کیس کو عدالت میں سمجھتی ہے۔
- 9- عدالت پیسیفائیز آرڈیننس 1971، روز 1973، ترمیم شدہ 1997 کے تحت سزا دیتی ہے۔ سزا جمانے اور قید کی شکل میں دی جاتی ہے۔

صوبہ میں واٹر مینجمنٹ کی ریگولر ٹیموں

اور پاکستان میں پختہ و کچے کھالوں کی تفصیلات

- *3798، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب کی کون کون سی تحصیلوں میں واٹر مینجمنٹ کی ریگولر اور کن کن میں عارضی پروگرام کی نہیں ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کی دونوں تحصیلوں میں ریگولر واٹر مینجمنٹ کے صوبائی محکمہ کی کوئی ٹیم نہ ہے۔ اگر صحیح ہے تو یہ علم ضلع پاکپتن کے کسانوں کے ساتھ کیوں ہے؟
- (ج) ضلع پاکپتن میں ٹوٹل کتنے کھال ہیں۔ ان میں سے کتنے پختہ ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی کچے ہیں؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ کچے کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے فیڈرز وزیر اعلیٰ صاحب کی سکیم میں سے دیئے جا رہے ہیں۔ انہیں کب اور کیسے استعمال کیا جانے گا؟

وزیر زراعت،

- (الف) صوبہ پنجاب کی 90 تحصیلوں میں واٹر مینجمنٹ کی مستقل جب کہ 10 تحصیلوں میں عارضی ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ تاہم 14 تحصیلوں میں ابھی تک کوئی ٹیم نہیں۔ عارضی ٹیمیں متعلقہ پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد ختم ہو جائیں گی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کی دونوں تحصیلوں میں واٹر فیمنٹ کی کوئی مستقل ٹیم نہ ہے کیونکہ یہاں نیشنل ڈرنیج پروگرام کے تحت اصلاح آبپاشی کے دکاندار کام کر رہے ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں ضلعی حکومت پاکپتن نے ٹیموں کے مستقل قیام کے لئے باقاعدہ کیس منظور کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے امید ہے کہ محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد وہاں اصلاح آبپاشی کی ٹیمیں مستقل بنیادوں پر قائم کر دی جائیں گی۔

(ج) ضلع پاکپتن میں کل 1192 کھال ہیں۔ جن میں سے تقریباً 300 پختہ ہو چکے ہیں اور باقی تقریباً 900 کھال ابھی پختہ ہونا باقی ہیں۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے کہ نہری کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی سکیم کے تحت فنڈ دینے جا رہے ہیں جو کہ ضلعی حکومتوں کی زیر نگرانی متعلقہ کاشتکاروں کے ذریعے کھالوں کی اصلاح و تجدید پر صرف کئے جائیں گے۔ کھالوں کی پختگی کے لئے کاشتکار تعمیراتی سلاٹس یعنی سیمنٹ، اینٹیں، ریت اور نلکے جات کی خریداری از خود کریں گے جب کہ اس پر آنے والا کل خرچہ حکومت ادا کرے گی۔ وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت کاشتکار اب صرف راجوں اور مزدوروں کا خرچہ ہی برداشت کریں گے اور انہیں کسی بھی قسم کے میٹریل کی لاگت کی ادائیگی کھال کی اصلاح سے پہلے یا ان کے بعد نہیں کرنی پڑے گی۔

ضلع شیخوپورہ۔ 2001ء تا 2003ء پختہ کئے گئے

کھالہ جات کی تمام تر تفصیلات

*3836، میاں خالد محمود، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 2000-2001ء سے رواں مالی سال تک ضلع شیخوپورہ میں صوبائی اسمبلی کے متعلقہ جات کے حساب سے کن کن علاقوں میں Water management کے محکمہ

نے کس مجاز اتھارٹی کے حکم سے کن کن تاریخوں میں پکے کھال کتنی لاگت سے تعمیر کرانے۔ تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت،

مالی سال 2000-01 سے لے کر اب تک ضلع شیخوپورہ میں کل 121 (ایک سو اکیس) کھالوں کی اصلاح کی گئی جن کی مطلوبہ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سال	تعداد کھد جات	لمبائی (میٹروں میں)	لاگت (روپوں میں)	مجاز اتھارٹی
2000-01	66	35,333	1,46,86,826	صوبائی حکومت
2001-02	33	26,123	76,98,546	ضلعی حکومت
2002-03	22	18,491	53,60,816	ضلعی حکومت
میزان	121	79,947	2,77,46,188	

ان کھد جات کی دیگر تمام مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ رواں مالی سال 2003-04 میں ضلع شیخوپورہ کے مختلف حلقہ جات کے 16 کھد جات پر کام جاری ہے۔

محکمہ زرعی انجینئرنگ پنجاب۔ ورک چارج

ورک منشی بھرتی افراد کی ترقی و بقایا جات کا مسئلہ

*3838، رانا منہا اللہ خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زرعی انجینئرنگ پنجاب نے 24-9-69 کو ورک منشی ورک چارج پر بھرتی کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو ملکہ تانے نے 01-7-72 کو ریگور کر دیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 04-5-2000 کو پنجاب سروسز ٹریبونل نے مورہ

01-7-72 سے ان ملازمین کو جونیئر کلاس تسلیم کرتے ہوئے ترقی کے تمام حقوق بحال کر دیئے تھے؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 04-1-2000 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے پنجاب سروس ٹریبونل کے فیصلہ کو بحال رکھا؟
- (ه) اگر جزو ہونے والا کا جواب مثبت میں ہے تو حکومت کب تک ملازمین کی ترقی و بھاریا بات دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت،

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) درست ہے۔
- (د) درست ہے۔
- (ه) مکمل کیس برائے پروکار ماہر و مومن ڈائریکٹر جنرل فیڈ کی طرف سے موصول ہو گیا ہے۔ اس پر محکمہ خزانہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی منظوری درکار ہے۔ ان محکمہ جات کی منظوری کے بعد مناسب احکامات جاری کئے جاسکیں گے اور بھاریا جات کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔

فصلوں کی نئی اقسام، فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ

اور دیگر متعلقہ مسائل کی تفصیلات

- *3967 جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر زراعت ازراہ فوارش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پاکستان میں زراعت کی فصلوں کو بہتر کرنے کے لئے زرعی تحقیقی اداروں نے گندم، چاول، گنا اور کپاس کی کون سی نئی اقسام کسانوں کو Introduce کروائی ہیں۔
- تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم، چاول، گنا اور کپاس کی نئی وراثتی نہ ہونے کے باعث یہ فصلیں اپنی اوسط پیداوار کم کر رہی ہیں۔ کھادوں، سپرے کا استعمال اور کسان کو محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اس صورتحال سے کسان پریشان ہے؟
- (ج) کیا حکومت تحقیقاتی اداروں کی باز پرس کرنے اور اپنا کام مخلصانہ طور پر انجام نہ دینے کی پاداش میں ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟
- (د) سال 2000 تا 2004 کون سی وراثتیں چاول، گندم، کپاس اور گنا کی تیار کی گئی ہیں۔ موجودہ فصلوں کو بھاریوں سے بچاؤ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کا کیا طریقہ کار متعارف کروایا ہے۔ تفصیلاً بیان کیا جائے؟

وزیر زراعت،

- (الف) پاکستان میں زرعی پیداوار کے بہتر حصول کے لئے ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور اس کے ماتحت اداروں کے زرعی ماہرین نے بڑی محنت لگن اور کادوشوں سے برائے سال 2000 تا 2004 میں گندم کی گیارہ، چاول کی دو، گنا کی پانچ اور کپاس کی سات یعنی کل چھپیس نئی اقسام دریافت کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

جدول نمبر 1

(سال 2000 تا 2004 تیار کردہ اقسام)

نمبر شمار	گندم	چاول	گنا (کمان)	کپاس
1-	مصاب 2000	باستی 2000	CPF-237	بی۔ ایچ۔ 118
2-	اقبال 2000	عائین باستی	SPF-213	ایف۔ ایچ۔ 900
3-	بھادل پور 2000		COJ-84	ایف۔ ایچ۔ 901
4-	بنجہ 1-		HISF-240	ایم۔ این۔ ایچ۔ 554
5-	پناب 2000		SPF-234	ایم۔ این۔ ایچ۔ 552
6-	اے اس 2002			ایف۔ ڈی۔ ایچ۔ 228 (دسی)
7-	ایچ ایچ 2002			ایف۔ ایچ۔ 1000

8- بکر 2002

9- سی اے 2002

10- ائی 2002

11- مندر 2003

میزان 11 2 5 25-7

۱۰ ائی 2002 گندم کی ایک ایسی وراثتی ہے جو کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نشوونما کے ذریعے تیار کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ (جدول نمبر 1) میں دی گئی نئی دریافت کردہ اقسام کی بدولت اور تحقیقی اداروں کی تیار کردہ بہترین پیداواری حکمت عملی کو اپناتے ہوئے کسان ان فصلوں کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر رہا ہے اور کسان چنداں پریشان نہ ہے۔ جہاں تک گندم، پاول، گنا اور کیاس کی پیداوار میں کمی کا سوال ہے تو پچھلے دو سالوں پر محیط درج ذیل پیداواری گوشوارے (جدول نمبر 2) سے بخوبی دیکھا جاسکتا ہے کہ پیداوار بتدریج بڑھ رہی ہے۔ نہ کہ گھٹ رہی ہے۔ ہاں البتہ کسی سال نامساعد موسمی حالات، پانی کی کمی یا دیگر ناگزیر وجوہات کے باعث پیداوار میں اتار چڑھاؤ دیکھا گیا ہے جیسا کہ گنا کی اوسط پیداوار ان اہیکٹر درج ذیل (جدول نمبر 2) میں بیان کیا گیا ہے اور ایسا ساری دنیا میں ہوتا رہتا ہے کیونکہ زراعت ایک ایسی صنعت ہے جس کے تمام افعال اور امور کھلی پھمت یعنی نیلے آسمان تلے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے اس صنعت کی پیداوار میں کمی بیشی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مرہون منت ہوتی ہے۔

(جدول نمبر 2)

پنجاب میں مشہور فصلات کی اوسط پیداوار کا گوشوارہ

سال	کیاس	گندم	پاول	گنا (کلو)
2001-02	1626	2392	1535	48
2002-03	1771	2518	1705	45

حوالہ نمبر 1- پاکستان کی زرعی شماریات

2- کراپ رپورٹنگ سروس لاہور

کھادوں اور سپرے کے استعمال کے بارے میں محکمہ قوتار سے مختصر کتابچوں (بروشر) اور میڈیا یعنی ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی کے لئے ہدایات جاری کرتا رہتا ہے اور کسانوں کی ایک معقول تعداد ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اس کے ثمرات بھی سمیٹ رہی ہے۔ علاوہ انہیں جدید زرعی مشینری کی ایجاد کی وجہ سے زرعی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے اب کسانوں کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی۔ مزید برآں حکومت بھی کسانوں کو زیادہ سے زیادہ سولتیں زرعی قرضوں وغیرہ کی صورت میں فراہم کر رہی ہے۔

(ج) حکومت تحقیقاتی اداروں کے کام پر سہری نظر رکھے ہونے ہے۔ تاہم کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا کہ حکومت نے کسی بھی زرعی سائنسدان کے خلاف کام کو مخلصانہ طور پر سرانجام نہ دینے کی پاداش میں کبھی کوئی کارروائی کی ہو۔ ہاں البتہ اگر کوئی افسر اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت کا مرتکب پایا گیا تو اس کے خلاف مروجہ قوانین کے تحت سخت کارروائی کی جانے گی۔

(د) عرصہ 2000 تا 2004 ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ اور اس کے ماتحت شعبہ جات نے چار بڑی فصلوں گندم، چاول، کپاس اور گنا پر تحقیقات اور بہتر پیداواری ٹیکنالوجی تیار کر کے میٹری اور زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل 25 نئی اقسام تیار کیں۔ جن کی تفصیل ہذا سوال کے حصہ (الف) میں دی گئی ہے۔ موجودہ فصلوں کو بیماریوں و کیڑوں کوڑوں سے بچانے اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ زراعت بذریعہ ٹی وی 'ریڈیو' کیمنٹ پروگرام، 'ایگریکلچر ہیلپ لائن' زراعت نامہ، تربیتی پروگرام برائے کاشتکاران، توسیعی کارکنان اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ موجودہ فصلوں کو بیماریوں اور کیڑوں کوڑوں سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں کی باقاعدگی سے تشریح کرتا رہتا ہے۔

Sanitation

* کھیتوں کو خش و خاشاک سے پاک رکھنا،

and destruction of crop residues:

یہ طریقہ جتنے کا جھلساؤ (Gram Blight) دھان کے تے کی سڑانڈ (Stem Rot of Rice) گئے کارتر روگ (Red Rot of Sugarcane) کیاس کا اکھیزا (Root Rot of Cotton) و دیگر بیماریوں کو روکنے کے لئے کارگر ہے۔ جب کہ کیاس کے ننیزوں میں بھی ہونی کھالی سندیوں کی تغلی کے لئے بھی تیر ہدف ہے۔

* تندرست بیج کا استعمال (Healthy Seed)

فصلوں کی بہت سی بیماریاں بیجوں سے بھی پھیلتی ہیں۔ چنانچہ تندرست بیج کے استعمال سے آکو کی ماما (Potato Scab) گئے کارتر روگ (Red Rot of Sugarcane) اور دھان کا بھکا (Rice blast) نامی بیماری سے فوری نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

* فصلوں کا ہیر پھیر (Crop Rotation)

کسی کھیت میں ایک فصل کو بار بار لگانے سے کوئی ایک مخصوص بیماری و بانی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ فصلوں کی ہیر پھیر کر کے سورج کھی کے تے کی سڑانڈ (Sunflower stem rot) برسیم کا جھلساؤ (Brseem blight) ' چنے کا مرجھاؤ (Gram wilt) اور کیاس کا مرجھاؤ اکھیزا (Cotton wilt and root rot) سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز کیاس کے کھیتوں میں ات سٹ (weed) کے مد کو دھان کی فصل سے ہیر پھیر کر کے اس موذی جڑی بوٹی سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

* وقت کاشت میں تبدیلی (Change in Sowing dates)

اس طریقہ سے اگیتی کاشت شدہ گندم کنگلی (Wheat Rust) کے مد سے کٹنی مد تک محفوظ رہتی ہے۔ دھان کی زمری کو 20 مئی کے بعد کاشت کرنے سے دھان کے گزرواں (Rice Stem Borers) کے مد میں کمی ہو جاتی ہے۔ اکتوبر کے

مہلے ہفتے میں ریا سروس کو کاشت کرنے سے سست تید (Aphid) کے حملے میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

*** متوازن کھادوں کا استعمال (Judicious use of Fertilizers)**

مثلاً نائٹروجن کھاد کے متوازن استعمال سے دھان کی پتہ لیٹ سونڈی (Rice leaf folder) اور سبزیت کی روئی دار مچھوئدی (Downy Mildew) بیماری سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور پوناش کھاد کے استعمال سے بیماریوں اور کیزے کوڑوں کے خلاف پودے کی قوت مدافعت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

*** قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت (Sowing of Resistant**

Varieties)

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ نے مندرجہ ذیل فصلوں کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی بہت سی اقسام تیار کی ہیں۔ مثلاً

گندم کی کنگلی (Wheat Rust) خمد 2003 'اتی 2002' سے ایس 2002 'قبل 2000'

بھال پور 2080 اور اٹھب 91

دھان کی بیٹلی (Rice bakannu) کے ایس 282

گنے ہارڈ روٹ (Red rot of S.Cane) کائی 77-400 '72-2086 اور سی پی ایف 7

کھاس پتہ روزواڑس (CLCV) ایف ایچ 628 '643 '645 '646 '672 'ایم این ایچ 429 '439

پور ایس ایل ایس 1

*** مربوط طریقہ ہانے انسداد (Integrated Pest Management)**

فصلوں کی دشمن بیماریوں کیزے کوڑے اور جزی بوٹیوں کی تکلفی کے لئے تمام طریقوں کو جب ایک نیم کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے ماحول پر خوشگوار اثر پڑتا ہے اور تمام جاندار نوازش کش ادویات کے بے دریغ استعمال سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مربوط طریقہ ہانے انسداد بیماریوں اور کیزوں کوڑوں وغیرہ کی معاشی مدد کو مد نظر رکھ کر استعمال کرنے چاہیں۔

- (i) جینیاتی انسداد (Resistant Breeding) بیماریوں اور کیڑوں کوڑوں سے پاک اقسام
- (ii) میکانیکی انسداد (Mechanical Control) کیڑوں، کوڑوں کا سدھراک بذریعہ دستی مشین یا انسانی ہاتھ سے
- (iii) طبعی انسداد (Physical Control) روشنی کے پھندے و گرم اور سرد موسم کے اثرات
- (iv) زرعی انسداد (Cultural Control) بل و ٹریکٹر وغیرہ سے
- (v) قانونی انسداد (Legislative Control) مروجہ قوانین سے
- (vi) حیاتیاتی انسداد (Biological Control) دوست کیڑوں اور بیماریوں سے
- (vii) جنسی پھندے (Pheromone Traps) ماتیہ رنگ برائے نر کیڑے کوڑے
- (viii) کیمیائی انسداد (Chemical Control) زرعی ادویات کا منصفانہ استعمال

بیداداری صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لئے تحقیقاتی سفارشات میں بھی جا کر گندم، چاول، گنا اور کپاس کی بیماریوں اور کیڑے کوڑوں سے بچاؤ پروگراموں میں باقاعدگی سے حصہ لینا ہے تاکہ زرعی ادویات کا استعمال ان فصلات پر منصفانہ ہو سکے مزید توسیعی عمل کے لئے تربیتی کورس برائے تحفظ نباتات کا بھی باقاعدگی سے انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ کارکنان نئی تحقیق سے مستفیض ہو کر زمینداروں کو مفید مشورے دے سکیں اور زرعی ادویات کا کیمیائی تجزیہ صرف میٹار جانچنے کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ زمیندار جعلی زرعی ادویات کی دسترس سے محفوظ رہ سکیں۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت حکومت پنجاب ہر سال تمام ضلعوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بیداداری منصوبہ جات تیار کرتا ہے۔ جن میں درج ذیل امور کا اہلکار کیا جاتا ہے تاکہ نئی ایکڑ بیداداری برعکس جاسکے۔

- * پیاریوں اور کیزے کوزوں کی حفاظت اور تدارک کے طریقے۔
- * پیداوار میں کمی کی وجوہات اور پیداوار بڑھانے کے طریقے۔
- * زمین کی تیاری سے فصل کی برداشت تک تمام مراحل کے لئے سفارشات۔
- * موجودہ زیر کاشت رقبہ اور اگلے سالوں کا ہدف مقرر کرنا۔
- * موجودہ پیداوار اور اگلے سالوں کے لئے ہدف مقرر کرنا۔

فصل گندم کی جزیی بونیوں کے خاتمے والی ادویات

کی مصنوعی قلت اور حکومتی اقدامات

- * 3978، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ گندم کی فصل کے لئے جزیی بونیوں کو تلف کرنے کی ادویات کافی حد تک مارکیٹ سے غائب ہیں۔ جس سے فصل گندم کی پیداوار بری طرح متاثر ہوگی؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ قلت خود پیدا کردہ ہے۔ اگر یہ درست ہے تو حکومت پنجاب اس بارے میں کیا اقدامات کر رہی ہے اور وہ کون سے عناصر ہیں جو قلت پیدا کروا رہے ہیں؟

وزیر زراعت،

- (الف) یہ ہرگز درست نہ ہے کہ موجودہ گندم کی فصل کے لئے جزیی بونیوں کو تلف کرنے والی ادویات مارکیٹ سے غائب رہیں بلکہ اس کے برعکس گندم کی جزیی بونیوں کو تلف کرنے والی ہر قسم کی زہریں (Wheat Weedicides) پنجاب بھر میں باسانی اور وافر مقدار میں دستیاب رہیں۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کاشتکاران کو گندم کی جڑی بوٹی مار زہریں فراہم کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کئے اس سلسلے میں زرعی زہروں کے درآمد کنندگان کی دونوں تنظیموں، کراپ لائف پاکستان (CropLife Pakistan) اور پاکستان کراپ پروٹیکشن ایسوسی ایشن (Pakistan Crop Protection Association) کے ساتھ وقتاً فوقتاً متعدد اجلاس منعقد کئے گئے اور اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ فصل گندم 2003-04 کے لئے عمدہ اقسام کی جڑی بوٹی مار زہریں کاشتکاران کو باسانی دستیاب ہو سکیں۔ اس سلسلے کا ایک اجلاس 5 جنوری 2004ء کو منعقد ہوا۔ جس میں عمدہ درآمد کنندگان نے بتایا کہ اب تک کل 4065 ٹن گندم کی جڑی بوٹی مار زہریں درآمد کی جا چکی ہیں جو 9.81 ملین ایکڑ رقبہ پر سپرے کے لئے کافی ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال 2002-03ء کے مقابلے میں اس سال جڑی بوٹی مار زہریں دو گئے سے زیادہ رقبہ کے لئے دستیاب رہیں اور صوبے کے کسی بھی حصے سے ان کی قلت یا عدم دستیابی کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ لہذا واضح ہوتا ہے کہ گندم کی جڑی بوٹی مار زہریں کاشتکاران کو پنجاب بھر میں باسانی دستیاب ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں گندم کی جڑی بوٹی مار زہروں کی قسمی کوئی قلت نہ ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے صوبہ بھر میں کاشتکاران کو گندم جڑی بوٹی مار زہریں وافر مقدار میں فراہم کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کئے جن کے باعث ان کی فراہمی تسلی بخش ہے۔ ان اقدامات کا ذکر جزو (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

فصلوں کی پیداوار میں کمی کی وجوہات

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3990، محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ برس پنجاب میں کپاس کی فصل خاص طور پر اور دوسری فصلیں عمومی طور پر خراب ہوئیں۔ کم پیداوار کی بنیادی وجہ کیزے سے ماہ ادویات کی عدم فراہمی، میٹیر کی خرابی اور ملاحٹ تھی؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے آئندہ سال کے لئے پنجاب میں کیا حکمت عملی اختیار کی ہے۔ جس سے کپاس کی پیداوار بڑھائی جاسکے گی؟

وزیر زراعت،

- (الف) زرعی زہروں کی درآمد سو فیصد پرائیویٹ سیکٹر میں ہے اور اس کو وفاقی حکومت کنٹرول کرتی ہے۔ گزشتہ سال 3347 ہزار ٹن زہریں دستیاب تھیں۔ بعد ازاں موسمی حالات اور فصل کپاس پر کیزوں کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ زراعت نے میٹیرائیڈ ایسوسی ایشن (کراپ لائف اور پی سی پی اے) کے ساتھ مورخہ 9-9-2003 کو میٹنگ منعقد کی اور زور دیا کہ بڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق مزید زہروں کی فراہمی فوراً یقینی بنانی چاہئے اس سلسلہ میں متعلقہ ایسوسی ایشن نے بذریعہ ہوائی جہاز اور سمندری راستہ سے زرعی زہریں خصوصاً امریکن سنڈی اور ٹیکری سنڈی کے خلاف استعمال کے لئے درآمد کیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز 169766 ٹن اور بذریعہ سمندر 799600 ٹن زہریں درآمد کی گئیں۔ زرعی زہروں کی تمام مقدار بذریعہ ہوائی جہاز درآمد کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ ہوائی جہاز سے صرف پاؤڈر فارم کی زہریں ہی درآمد ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح کل 969666 ٹن زہریں 9-9-2003 کے بعد منگوانی گئیں جو کہ
- 22.78 لاکھ ایکڑ رقبہ پر کپاس پر سپرے کے لئے کافی تھیں۔

ادویات کی عدم فراہمی، معیار کی خرابی اور ملاحٹ

- 1۔ ماہ اگست کے دوران غیر معمولی مقدار میں بارشوں کا ہونا جو کہ 126.4 فیصد پچھلے سال کی نسبت زیادہ تھیں۔ اس سے جڑی بوٹیوں کی بہتات ہو گئی۔ جنہوں نے کیزوں کی خوراک اور پناہ گاہ کا کام کیا۔

2- زیادہ بارشوں سے امریکہ اور لشکرہ سنڑیوں کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔
 3- بارشوں کے باعث سپرے لبریشن میں رکاوٹ اور بار بار سپرے کی ضرورت ہوتی۔
 کسانوں کو عاص زہریں دستیاب کروانے کے لئے محکمہ زراعت کے انسپکٹر
 دوکانوں، گوداموں اور فیکٹریوں سے نمونے لیتے ہیں۔ سال 2003ء میں 5768 نمونے
 لئے گئے۔ یہ سارے نمونے لیبارٹری کو تجزیہ کے لئے بھیجے گئے۔ ان میں سے 5541
 نمونہ جات فٹ قرار پائے اور 227 ان فٹ ہوئے۔ تمام قصور وار ڈیڑوں کے خلاف ایف
 آئی آر درج کروادی گئیں۔ جن میں سے 186 ڈیڑوں کو فوری طور پر گرفتار کیا گیا۔

(ب) اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق ملک کے اندر زہریں کارموین کریں۔
 اس کے لئے ہمیں ڈیوٹی سزیکر کو لوکل کارموشن کے حق میں کرنا ہو گا۔ پنجاب
 حکومت نے وفاقی حکومت کو سفارش کی ہے کہ لوکل کارموشن کی حوصلہ افزائی کرنے
 کے لئے لوکل کارموشن کو درآمد کی نسبت کم از کم 10-15 فیصد سستا کیا جائے۔
 ادویات کی درآمد کے سلسلہ میں پنجاب حکومت کا وفاقی حکومت سے متعلق رابطہ ہے اور
 اس سلسلہ میں ڈائریکٹر جنرل (پلانٹ پروٹیکشن) کراچی سے زرعی ادویات کی ضرورت کے
 مطابق درآمد کے سلسلہ میں رابطہ رہتا ہے۔ ہم زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹر پر زور دے
 رہے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ زہریں درآمد کریں تاکہ فصل کیس پر کسی بھی
 ناممکن صورت میں کاشتکاران کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تنظیمی ڈھانچہ

اور فراہم کردہ بیجوں کی تفصیل

*4106، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر زراعت اذراہ نواز شیبین فرمائیں گے کہ۔
 (الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا صوبہ بھر میں تنظیمی ڈھانچہ کیا ہے اور یہ کب قائم کی گئی؟

- (ب) آیا یہ ادارہ کسانوں کی ضروریات کے مطابق بیج فراہم کر رہا ہے۔ اس ادارہ نے گزشتہ 3 سالوں میں کون کون سے بیج کسانوں کو فراہم کئے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ ہذا کے بیجوں کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ حکومت قیمت کم کرنے کے لئے کیا محسوس اقدامات کر رہی ہے؟
- (د) ادارہ ہذا کے ضلع قصور میں دفاتر اور ڈپلر کہاں کہاں موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر زراعت،

- (الف) پنجاب سید کارپوریشن (پی ایس سی) ایکٹ کے تحت 18 جون 1976ء کو وجود میں آئی۔ دفاتر پنجاب سید کارپوریشن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقام	تفصیل
لاہور	1- ہیڈ کوارٹر
ساہیوال، غانیوال، رحیم یار خان اور پٹیالہ ضلع میانوالی	2- سید پوہ سیٹنگ پلانٹ
ساہیوال، غانیوال، رحیم یار خان، بہاول پور	3- فارم ایڈوائٹری سروس (FAS)
غانیوال، ملتان، ڈی جی خان، بہاول پور، ساہیوال، وہاڑی، بہاولنگر، چھتیلی، رحیم یار خان۔	4- مارکیٹنگ سنٹر غانیوال
فیصل آباد، بہنگ، سرگودھا، پٹیالہ	5- مارکیٹنگ سنٹر سرگودھا
فتح جنگ، جہلم، گجرات، گوجرانوادر، سیالکوٹ، لاہور	6- مارکیٹنگ سنٹر گوجرانوادر
لاہور، ساہیوال، غانیوال، رحیم یار خان	7- ورکس ڈویژن
غانیوال، ساہیوال، پٹیالہ	8- سید فارمز
ساہیوال	9- پوٹینو پراجیکٹ
غانیوال	10- ویٹیکول اور فاؤنڈیشن سید سیلی
غانیوال	11- ڈائریکٹر فارمز آفس

(ب) جی ہاں۔ دینے گئے پادز کے مطابق صوبہ پنجاب میں تمام فصلوں کے بیج کا پچاس فیصد پنجاب سیز کارپوریشن اور پچاس فیصد پرائیویٹ سیکٹر مہیا کرتا ہے۔ پنجاب سیز کارپوریشن صوبہ بھر میں کسانوں کی ضروریات سے زیادہ بیج فراہم کر رہا ہے اور کئی سالوں سے دوسرے صوبوں میں بھی بیج بھیج رہا ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں کسانوں کو مختلف فصلوں کے فراہم کئے گئے بیجوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(مقدار ٹنوں میں)							
نمبر سلا	سلا	گدم	کھاس	دھان	کنی	چنا	اکو
1	2000-01	64400	5000	767	300	126	835
2	2001-02	64793	4043	1559	103	87	900
3	2002-03	60769	4205	1240	86	117	1088

(ج) یہ غلط ہے کہ پنجاب سیز کارپوریشن کے بیجوں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ فی الواقع پنجاب سیز کارپوریشن کے بیجوں کی قیمت پرائیویٹ سیز کمپنیوں کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ بلکہ بیج کی قیمت کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر پنجاب سیز کارپوریشن نہ ہو تو مختلف فصلوں کا بیج بہت سستا فروخت ہو۔ اگر حکومت پنجاب ان بیجوں پر سبسڈی دے تو قیمت مزید کم ہو سکتی ہے۔ پنجاب سیز کارپوریشن پچھلے کئی سالوں سے بغیر سبسڈی کے چل رہی ہے اور قیمتوں میں استحکام کا باعث ہے۔

(د) ضلع قصور میں پنجاب سیز کارپوریشن کا اپنا دفتر یا سیل پوائنٹ نہیں ہے، تاہم درج ذیل مقامات پر اس کے ڈپو واقع ہیں۔

ضلع قصور

نمبر شمار	نام ڈیلر پتہ
1- میرزا صاحب سپرے سٹر	قل گزمی پوک کچھری روڈ قصور
2- میرزا نصرالحق	کچھری روڈ (کوٹ غلام محمد) قصور
3- میرزا محمد اعجاز، سجلا سیز مرچنٹ	چیمبر بازار، قصور

- | | |
|--------------------------------|-------------------------|
| راٹے ونڈ روڈ قصور | 4- میرز شہزاد برادرز |
| پلی قتل گزسی، قصور | 5- میرز فوجی پیر سے ستر |
| کوئلہ قتل گزسی پکیری روڈ، قصور | 6- میرز افضل پیر سے ستر |
| نیو ہدمندی، قصور | 7- میرز خلد لمانت علی |
| بالہل کرشل انسٹیٹیوٹ، قصور | 8- میرز میں محمد |

پتوکی

- | | |
|----------------|--------------------------|
| حکمن روڈ پتوکی | 1- میرز کنن کلام سرو سنز |
| ہدمندی، پتوکی | 2- میرز انصاف فریڈرز |
| ہدمندی، پتوکی | 3- میرز مدینہ فریڈرز |
| ہدمندی، پتوکی | 4- میرز افضل اینڈ کنہنی |
| ہدمندی، پتوکی | 5- میرز اراٹیں برادرز |

چونیاں

- | | |
|--------------------------|----------------------------|
| ہدمندی، چونیاں | 1- میرز ایم انور، ایم شعیب |
| جرہ روڈ، چونیاں ضلع قصور | 2- میرز حافظ کلاچ سنور |

للہانسی (مصطفیٰ آباد)

- | | |
|---|-----------------------|
| مین فیروز پور روڈ للہانسی (مصطفیٰ آباد) | 1- میرز چودھری برادرز |
|---|-----------------------|

کھڈیاں

- | | |
|----------------------------|------------------------------------|
| قصور دیپال پور روڈ، کھڈیاں | 1- میرز ناصر اینڈ کنہنی |
| کھڈیاں | 2- ستاری فریڈرز (حکماء اللہ ستاری) |

وہنگل

- | | |
|------------|--------------------------|
| موضع وہنگل | 1- میرز لال بھن کلاچ ڈیو |
|------------|--------------------------|

کوٹ راجھا کشن

- | | |
|--------------------------------------|------------------------------|
| تذتی سبزی و فروٹ منڈی، کوٹ راجھا کشن | 1- میرز چودھری ایگرو سرو سنز |
|--------------------------------------|------------------------------|

بھائی بھیرو (بھول نگر)

- 1- میرزا اسلم ٹیڈرز مین مارکیٹ روڈ، بھائی بھیرو
- 2- میرزا پنجاب زرعی سروسز نزد پولیس اسٹیشن، مٹن روڈ، بھائی بھیرو
- 3- میرزا رائیڈ کھٹی قد منڈی، بھائی بھیرو (بھول نگر)

الہ آباد (ٹھینگ موڑ)

- 1- میرزا یوب ٹیڈرز قصور روڈ، مین گیٹ سبزی منڈی، الہ آباد
- 2- میرزا مین ٹیڈرز الہ آباد (ٹھینگ موڑ)
- 3- میرزا مسلم ٹیڈرز سروسز قصور روڈ، الہ آباد (ٹھینگ موڑ)

اختر آباد (واں راجہ رام)

- 1- میرزا چودھری محمد سرور گوربرادر اینڈ کو اختر آباد (واں راجہ رام)

ضلع بہاول پور۔ 2002ء تا حال۔ محکمہ زراعت

میں ہونے والی بھرتی کی تمام تفصیلات

- *4197، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002ء سے آج تک محکمہ زراعت ضلع بہاول پور میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان افراد کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعطیلی قابلیت، پتہ جات اور ذومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جانے نیز میرٹ جانے کا طریقہ کار بیان فرمائیں؟
- (ج) میرٹ جانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں تین افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تینالی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جانے نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) کتنے افراد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، پتہ جات اور ذومی سائل کی تفصیل فراہم کی جانے؟

وزیر زراعت،

- (الف) محکمہ زراعت ضلع بہاول پور میں یکم جنوری 2002ء سے آج تک کل 75 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شدہ	نام شعبہ	ایوان میرٹ	زر	کامدہ	17. A
	کل تعداد				
1.	شعبہ توسیع	19	4	23	
2.	شعبہ فیڈ	15	1	16	
3.	شعبہ ریسرچ	24	5	29	
4.	کراپ رپورٹنگ سروس	7	-	7	
					75

ان ملازمین کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتہ جات اور ذومی سائل کی تفصیلات (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

- (ب) ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ میرٹ لسٹ (ضمیمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرٹ بنانے کا طریقہ کار ایس ایس ایف جی اے ڈی، حکومت پنجاب کی جاری چٹھی نمبری SOR-III-2-37/2002 مورخہ 2-11-2002 اور چٹھی نمبری SOR-III-2-15/2003 مورخہ 5-5-2003 کے مطابق ہے۔ جو کہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ میں درج ہے۔

- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل (ضمیمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔
- (ه) کسی فرد کو وزیر زراعت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی نہیں کیا گیا۔

زرعی انجینئرنگ ونگ محکمہ زراعت، 2003ء تاحال

بھرتی کی تفصیل

- 4324، ملک محمد اقبال پنژ، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2003ء سے آج تک محکمہ زراعت کے زرعی انجینئرنگ ونگ میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، عمدہ، ولدیت، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور جگہ تعیناتی مع تنخواہ کی تفصیل نیز ان میں سے کتنے ملازمین کو مستقل اور کتنے کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ جاننے کا طریق کار اور میرٹ جاننے والے اہلکاران / افسران کے نام، عمدہ، گریڈ و دیگر تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اگر اس بھرتی کے لئے کوئی ریکرومنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو ریکرومنٹ کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کتنے افراد کو بغیر میرٹ اور رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، عمدہ، پتہ جات، گریڈ، ولدیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) اگر یہ بھرتی اخبارات میں اشتہارات کے بعد کی گئی تو ان اخبارات کے نام مع نحل اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت،

- (الف) محکمہ زراعت انجینئرنگ شہب میں یکم جنوری 2003 سے 167 افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے 40 افراد کو مستقل اور 127 افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا۔ 127 میں سے دو افراد جن کا ذکر سیریل نمبر 22 اور 23 پر کیا گیا ہے ڈیوٹی پر حاضر نہ ہونے ہذا وہ سروس میں نہ ہیں۔
- (ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ میرٹ جانے کا طریقہ کار "بھرتی پالیسی 2003" میں واضح کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق میرٹ تیار کیا گیا۔ میرٹ جانے والے افسران کی تفصیل بلحاظ دفتر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ریکورمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) کسی بھی فرد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔
- (ه) کنٹریکٹ پر بھرتی کے اشتہادات مختلف اجابات میں دینے گئے، اشتہادات کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علی پور، مظفر گڑھ، زرعی انجینئرنگ کے بلڈوزر یونٹ کا مسئلہ

- 4595* جناب احسان الحق احسن، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ علی پور ضلع مظفر گڑھ سے زرعی انجینئرنگ کا بلڈوزر یونٹ ختم کر دیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جواب اجاب میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونٹ کو چوک سرور شہید کے صحرانی علاقہ میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ چوک سرور شہید سے تقریباً 35/30 کلومیٹر کے فاصلے پر کوٹ ادو یونٹ ہے اور تقریباً 40 کلومیٹر کے فاصلہ پر چوک اعلم یونٹ ہے۔ مزید برآں محکمہ شعبہ زرعی انجینئرنگ حکومت پنجاب کے پاس بلڈوزر بہت پرانے (1986/1993 ماڈل) ہو چکے ہیں اور اپنی عمر تین دہہ پوری کر چکے ہیں۔ نئے بلڈوزر آنے پر ہی کوئی منصوبہ قابل عمل ہو سکتا ہے۔

رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کالا شاہ کاکو۔

چاول کی نئی اقسام کا جائزہ

- *4704، چودھری خضر الیاس ورک، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، کالا شاہ کاکو شیخوپورہ نے 1985ء میں باہمتی چاول کا بیج گرین میڈیم 385 کے نام سے متعارف کروایا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہ سال پرانا بیج ہونے کی وجہ سے اس کی قوت ممانعت اور پیداوار بھی کم ہو گئی ہے اور اس فصل کا اس کے بعد کوئی نیا بیج بھی مارکیٹ میں نہیں آیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1990ء میں چاول کا نیا بیج سپر باہمتی 1990ء کے نام سے مارکیٹ میں متعارف کروایا گیا تھا۔ لیکن تقریباً چودہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس فصل کا نیا بیج مارکیٹ میں نہیں لایا گیا ہے۔ کیا اس سپر باہمتی بیج پر ریسرچ کی جاری ہے؟

- (د) پچھلے تیرہ سال کا اس ادارے کا بجٹ سال وار کتنا حکومت نے فراہم کیا اور اس عرصہ کی اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی progress کیاری؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تیرہ سال کی اس ادارے کی کارکردگی مایوس کن رہی ہے۔ حکومت کے ٹریج کردہ سرمایہ کے عوض؟
- (و) حکومت اس ادارے کی کارکردگی بہتر بنانے اور کاشتکاروں کو نئے بیج فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

- (ب) ادارہ ہڈانے اگرچہ باہمتی پاول کا بیج گرین میڈیم 385 کے نام سے 1985ء میں متعارف نہ کروایا ہے۔ تاہم اس کی قوت، افعت اور پیداوار کا کم ہونا درست نہ ہے۔ رانس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کلاشاہ کا کوئے پچھلے 18 سال میں مندرجہ ذیل دھان کی باہمتی اقسام کو عام کاشت کے لئے منظور کروایا ہے۔

جدول نمبر 1

نمبر شمار	منظور شدہ باہمتی اقسام	متعارف کروانے کا سال
1-	باہمتی 385	1985ء
2-	سیر باہمتی	1996ء
3-	باہمتی 2000ء	2000ء

- (ج) یہ قلمی درست نہ ہے کیونکہ سیر باہمتی کو پنجاب میں 1996ء میں عام کاشت کے لئے منظور کروایا گیا اور بعد ازاں صرف چار سال کے بعد باہمتی 2000ء کو سال 2000ء میں متعارف کروایا گیا۔

ریسرچ یا تحقیق ایک جاری و ساری عمل کا نام ہے۔ اس لئے ملکی اور عالمی منڈی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منظور شدہ اقسام اور نئی لائنوں کا آپس میں ملپ کروایا جاتا ہے یا پھر بذریعہ سلیکشن ایسی اقسام کو تلاش کیا جاتا ہے تاکہ ہر دو صورت میں بہتر پیداوار اور

دیگر خصوصیات کی حامل باستی (Fine) اور موٹی (Course) اقسام دریافت کی جائیں
(د) رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کلاشاہ کا کو کا پچھلے تیرہ سال کا بجٹ ضمیمہ (الف) میں درج
ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

ضمیمہ (الف)

رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کلاشاہ کا کو کا پچھلے تیرہ سال
کا بجٹ 1991-92 تا 2003-04 درج ذیل ہے۔

(روپوں میں)

سال	تنخواہ و الاؤنسز	ایریٹیشنل Operational	میزان
1991-92	36,93,000	15,35,000	52,28,000
1992-93	44,46,000	15,15,000	59,61,000
1993-94	53,00,000	17,98,000	70,98,000
1994-95	55,87,000	16,03,000	71,90,000
1995-96	64,65,000	21,19,000	85,84,000
1996-97	71,93,000	22,63,000	94,56,000
1997-98	64,70,000	17,03,000	81,73,000
1998-99	67,48,000	44,59,000	1,12,07,000
1999-00	75,13,000	17,38,000	92,51,000
2000-01	71,62,000	33,86,000	1,05,48,000
2001-02	86,55,000	28,18,000	1,14,73,000
2002-03	1,06,37,000	41,68,000	1,48,05,000
2003-04	1,15,41,000	27,80,000	1,43,21,000

اسی عرصہ میں باستی کی دو نئی اقسام سیر باستی اور باستی 2000 سال 1996 اور
2000 میں عام کاشت کے لئے منظور کی گئیں۔ چونکہ باستی اقسام برصغیر پاک و ہند

میں اپنی خوشبو و دیگر خصوصیات کی بنا پر دنیا بھر میں مشہور ہیں اور جینیاتی مواد (Genetic Material) کم ہونے کے باعث تحقیق کی راہ میں رکاوٹیں تو اپنی جگہ ہیں۔ لیکن ادارہ ہڈانے باستی کی موجودہ سینکڑوں لائنوں میں سے صرف ان لائنوں پر بھر پور توجہ دینی ہوتی ہے۔ جن میں باستی 385 اور خاص کر سپر باستی جیسی خصوصیات ہوں چنانچہ ادارہ ہڈا کے مجوزہ تحقیقی پروگرام میں اب تک باستی اقسام (Fine) کی 9 لائنیں اور موٹی اقسام (Coarse) کی بھی 9 لائنیں دریافت ہو چکی ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد ان میں سے بھی چند اہمگی نتائج کی حامل لائنوں کو منجانب میں عام کاشت کے لئے منظور کر دیا جائے گا۔ مزید برآں ہائبرڈ اقسام کی تیاری پر بھی کام ہو رہا ہے۔ ہائبرڈ (Hybrid) عام اقسام سے 25 فیصد زیادہ پیداواری صلاحیت رکھتے ہیں۔ فی الحال ہائبرڈ اقسام میں سونے چادلوں کی تین لائنیں اور باستی گردپ کی ایک لائن تیاری کے آخری مرحلے میں ہے اور ان کی پیداواری صلاحیت کھادوں کا مناسب استعمال، کیڑے اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پر بھی تجربات جاری ہیں۔

(۵) یہ بالکل غلط ہے کہ پچھلے تیرہ سال میں حکومت کے خرچ کردہ سرمایہ کے عوض ادارے کی کارکردگی مایوس کن رہی درج ذیل جدول میں ادارہ ہڈا پر خرچ کردہ سرمایہ اور باستی اقسام سے ملنے والی زر مبادلہ کمانے کا موازنہ کیا گیا ہے۔ جس سے اس ادارہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

جدول نمبر 2

روپوں میں

سال	ادارہ ہڈا کا بجٹ	باستی سے حاصل کردہ زر مبادلہ
1998-99	ایک کروڑ بارہ لاکھ سات ہزار	1,12,07,000
1999-00	بڑے لاکھ اکیاون ہزار	92,51,000
2000-01	ایک کروڑ پانچ لاکھ اڑتالیس ہزار	1,05,48,000
2001-02	ایک کروڑ چودھ لاکھ تتر ہزار	1,14,73,000

2002-03 ایک کروڑ اڑتالیس لاکھ پانچ ہزار 1,48,05,000 اکیس ارب سات کروڑ ہتر لاکھ

اور زرعی عمارت برائے پاکستان (2002-03)

(و) حکومت ادارہ ہذا کے تحقیقی پروگرام کو ہتر سے ہتر بنانے کے لئے مختص شدہ فنڈز میں اضافہ کر رہی ہے اور کاشتکاران کو نئے بیج فراہم کرنے کے لئے ادارہ ہذا کم مقدار میں منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج تیار کر کے پنجاب سید کارپوریشن کو مہیا کرتا ہے۔ جہاں پر سائنسدانوں کی نگرانی میں اسے بڑھایا جاتا ہے اور پھر یہ تصدیق شدہ بیج زمینداروں کو پنجاب سید کارپوریشن کے سٹوروں سے مہیا کیا جاتا ہے۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد،

ملحقہ تحقیقاتی اداروں سے متعلقہ تفصیل

- *4705، چودھری خضر ایس ورک، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تحت صوبہ میں کتنے زرعی ریسرچ سنٹر کس کس مقام پر کام کر رہے ہیں اور یہ کس ضلع پر ریسرچ کرتے ہیں۔ نیز گندم کی فصل پر ریسرچ کے کتنے ادارے کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے 1991 میں گندم کا بیج اٹھاب 1991 کے نام سے متعارف کروایا تھا اور اس کے بعد آج تک مارکیٹ میں گندم کا نیا بیج نہیں آیا؟
- (ج) 1991 سے آج تک زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ریسرچ ونگ پر کتنا بجٹ خرچ ہوا ہے اور کس کس مد پر اور اس خرچ کردہ بجٹ کے عوض اس ونگ نے کون کون سے نئے بیج متعارف کروائے؟
- (د) اس ادارے کے ریسرچ ونگ میں اس وقت کتنے scientist اور افسران کام کر رہے ہیں۔ ان کی تنخواہوں اور T.A/D.A کے سلسلہ میں حکومت نے 1991 سے آج تک کتنی رقم سال وار خرچ کی ہے؟

(ہ) 1991 سے آج تک ریسرچ ونگ، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور ریسرچ کے دوسرے اداروں نے کون کون سے بیج اور کس کس فصل کے بیج بازار میں پیش کئے ہیں؟
وزیر زراعت،

- (الف) زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد کا صوبے میں کوئی ریسرچ سنٹر نہیں ہے۔
(ب) گندم کا بیج اٹھاب 91 زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے نہیں بلکہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ نے متعارف کروایا تھا۔
(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کیونکہ تعلیمی ادارہ ہے۔ اس لئے اس کے بجٹ میں زرعی تحقیق کے لئے مطلوبہ رقم فراہم نہیں کی جاتی صرف پوسٹ گریجویٹ طلباء کو تحقیق کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کچھ رقم دی جاتی ہے۔
(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کوئی ریسرچ ونگ نہیں ہے۔ البتہ یونیورسٹی اساتذہ کے عہدے اور تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

165	1۔ لیکچرار
83	2۔ اسسٹنٹ پروفیسر
106	3۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر
50	4۔ پروفیسر

اساتذہ کی تنخواہ اور TA/DA کی 1991 سے آج تک سال وار تفصیل (صفحہ نمبر 1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تحت صوبہ میں کوئی ریسرچ ونگ نہیں ہے۔ اس لئے فصلوں کی کوئی نئی قسم تیار نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی بیج بازار میں فروخت کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ البتہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور اس کے شعبہ جات نے 1991 سے لے کر اب تک مختلف فصلوں کی 97 اقسام پنجاب سیڈ کونسل سے منظوری کے بعد عام کاشت کے لئے کسانوں کو فراہم

کیں۔ (تفصیل ملحقہ نمبر 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جو اقسام منظور کی گئیں۔ ان کا بیج زیادہ تیار کرنے کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فراہم کیا گیا۔ بیج فروخت کرنے کی ذمہ داری پنجاب سیڈ کارپوریشن کی ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن لاہور، 2003 تا حال: بھرتی کی تفصیل

- 4835*، لاکھیل الرحمن، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جون 2003ء سے آج تک پنجاب سیڈ کارپوریشن لاہور میں جو افراد بھرتی ہوئے۔ ان کے نام: عمدہ، گریڈ، ولایت، تعلیمی قابلیت، پتہ ہلت اور ذمی مسائل مع جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل اجابات میں اشتہار دیا گیا تھا تو ان اجابات کے نام، تاریخ اور اشتہار کی نقل فراہم کی جائے؟
- (ج) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ تشکیل دینے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر مذکورہ بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمپنی تشکیل پائی تھی تو اس ریکروٹمنٹ کمپنی میں حامل ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل نیز یہ کمپنی کس اتھارٹی نے تشکیل دی تھی؟
- (ه) جن ملازمین کو بیر میرٹ اور رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، پتہ ہلت نیز رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بین فرمائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) پنجاب سیز کارپوریشن نے براہ راست کوئی بھرتی نہیں کی ہے۔ مہوانے ان ملازمین کے جن کو گورنمنٹ کے قانون نمبر A-17 پیرا (2) کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔ اس قانون کے مطابق ایسے ملازمین جو کہ دوران ملازمت وفات پا جائیں تو ان کے بیچوں کو اسی ٹکٹ میں جس میں وہ ملازمت کرتا تھا۔ سکینل نمبر 1 سے 5 تک میں ملازمت دی جاسکتی ہے اور اس کے لئے کسی قانون یا تقاضوں کی ضرورت نہیں ہے جو کہ قانون میں بیان کی گئی ہے۔ مہوانے اس کے کہ وہ پچاس نو کری کے اہل ہو۔ ایسے افراد جن کو اس قانون کے مطابق بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (قانون کی کاپی ایولن کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

نمبر حد	تاریخ	تعمیری کیفیت	سہ ماہی ملازمت	ذوی سابق	بکری
1-	محمد ہادی محمد امجد (مروم)	--	5-6-2003	دہلی	ماہیول
	(فیزین BPS-2)				
2-	بشیر احمد منصور حسین (مروم) (فیزین BPS-2)	--	23-6-2003	ماہیول	86-97/10-11 ماہیول
3-	محمد اویس دو عبد الباقی (مروم) (جوئیر کرک BPS-5)	میرک	21-11-2003	شکوہہ	پینڈ کوارٹرز لاہور
4-	محمد اسلم دو محمد اوزر (طبی مندر۔ Incapacitated)	--	5-12-2003	ماہیول ماہیول	ایف۔ اے۔ ایس۔
	(نائب کاہد BPS-3)				
5-	محمد امجد دو محمد امجد (طبی مندر۔ Incapacitated)	ایف۔ اے	19-4-2004	ماہیول	دہلی پلان
	(جوئیر کرک BPS-5)				
6-	محمد امجد دو محمد امجد (مروم) (پتھریل آکسین BPS-3)	--	6-5-2004	ماہیول	ماہیول
(ب)	متعلقہ نہ ہے۔				
(ج)	متعلقہ نہ ہے۔				

(د) متعلقہ ہے۔

(ه) متعلقہ ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن، آفیسرز، سرکاری گاڑیوں اور اخراجات کی تفصیل

- 4836* بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں اس وقت گریڈ 18 اور اس سے اوپر کے جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان ملازمین کو سال 2001 سے آج تک کتنی تنخواہ اور ٹی۔ اے اڈی۔ اے حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے؟
- (ج) ان ملازمین کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟
- (د) سال 2001 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر زراعت،

- (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ذیلی ادارہ ہے۔ مگر یہ اپنے خداز سے کام کرتا ہے اور محکمہ زراعت سے کوئی مالی امداد نہیں لیتا ہے۔ ان ملازمین کو حکومت پنجاب محکمہ زراعت کی طرف سے سال 2001 سے آج تک کوئی تنخواہ ٹی۔ اے اڈی۔ اے فراہم نہیں کیا گیا۔

- (ج) (i) گاڑی نمبر LXJ-4056 میٹنگ ڈائریکٹر پنجاب سیڈ کارپوریشن
- (ii) گاڑی نمبر LOJ-5112 ڈپٹی میٹنگ ڈائریکٹر پنجاب سیڈ کارپوریشن

(د) سال 2001 سے آج تک ان گاڑیوں پر مندرجہ ذیل خرچ ہوا۔

گاڑی نمبر	مرمت	ٹرول
1. گاڑی نمبر LXJ-4056	98,000/- روپے	2,89,935/- روپے
	(اٹھارے ہزار صرف)	(دو لاکھ اٹھارے ہزار نو سو پچیس صرف)
2. گاڑی نمبر LOJ-5112	2,33,610/- روپے	2,72,240/- روپے
	(دو لاکھ تیس ہزار)	(دو لاکھ ستر ہزار دو سو چالیس صرف)
	پچھتر ہزار	پچھتر ہزار
	(مردم)	(مردم)

نظامت زرعی اطلاعات لاہور، آفیسرز کی اسمیوں، تعینات آفیسرز

اور پروموشن کی تفصیلات

*5004، چودھری زاہد پروین، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نظامت زرعی اطلاعات لاہور میں گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کی اسمیوں کی تفصیل

اسمی اور گریڈ وائز فراہم کی جائے؟

(ب) ان اسمیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور کام وغیرہ کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گریڈ سترہ کی اسمیوں پر تعینات افراد میں سے کتنے پروموتی اور کتنے ڈائریکٹ

ریکروٹی ہیں۔ ڈائریکٹ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت

بیان فرمائیں نیز وہ کتنے عرصہ سے گریڈ سترہ کی اسمیوں پر کام کر رہے ہیں اور ان کا

پروموشن چینل کیا ہے؟

(د) ڈائریکٹ ریکروٹی گریڈ سترہ کے افسر جو ابھی تک پروموت نہ ہوئے ہیں ان کو کب

تک پروموشن دینے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) نظامت زرعی اطلاعات پنجاب لاہور میں گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر عہدہ	نام پوسٹ	گریڈ	اسامی
1-	ناظم زرعی اطلاعات پنجاب لاہور	19	1
2-	آفیسر زرعی مطبوعات لاہور	18	1
3-	ڈپٹی ڈائریکٹر (ویڈیو) لاہور	18	1
4-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (میڈیا ریسرچ) لاہور	17+Rs.150/- s.p	1
5-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن) لاہور	17+Rs.150/s.p	1
6-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اطلاعات و غز) لاہور	17+Rs.150/- s.p	1
7-	ایڈیٹر (پریس اینڈ ریڈیو) لاہور	17	1
8-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (دستاویزات) لاہور	17	1
9-	زراعت آفیسر لاہور	17	3
10-	ڈپٹی ڈائریکٹر ریسرچ انفارمیشن فیصل آباد	18	1
11-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (دستاویزات) فیصل آباد	17+Rs.150/- s.p	1
12-	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اطلاعات و غز) فیصل آباد	17+Rs.150/s.p	1
13-	اسسٹنٹ ایگزیکٹو انفارمیشن آفیسر فیصل آباد	17	1
15	کل تعداد		

(ب)

نمبر عہدہ	نام آفیسر	گریڈ	تعلیمی قابلیت	لام کی نوعیت
1-	محمد اقبال مدیم، ناظم زرعی اطلاعات پنجاب لاہور	19	ایم ایس سی زراعت	Job description
2-	محمد رفیق اختر، آفیسر زرعی مطبوعات ڈپٹی ڈائریکٹر (ویڈیو) لاہور	18	ایم ایس سی (آنرز) زراعت	منسلک ہے۔ ایف۔
3-	محمد صمد علی شیرازی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اطلاعات و غز لاہور	17+Rs.150/s.p	ایم۔ اے (اردو)	ایف۔

4-	بشیر احمد، سسٹنٹ ڈائریکٹر (دستورات) 1978	17	ایم۔ ایس۔ سی (زرعامت)۔ ایضاً۔
5-	ریاض مسود، ایگزیکٹو (پیس اینڈ ریزیرو) 1978	17	ایم۔ ایس۔ اے (ایل۔ ایل۔ بی)۔ ایضاً۔
6-	ندیم الطاف، زراعت آفیسر 1978	17	ایم۔ ایس۔ سی (آئرز)۔ ایضاً۔ زرعامت
7-	میز احمد، زراعت آفیسر 1978 (رخصت ہے)	17	ایم۔ ایس۔ سی (آئرز)۔ ایضاً۔ زرعامت
8-	شمیم برکت اللہ، ڈپٹی ڈائریکٹر ریسرچ انفارمیشن فیصل آباد	18	ایم۔ ایس۔ سی (زرعامت)۔ ایضاً۔
9-	پودھری محمد ارشد، سسٹنٹ ایگزیکٹو انفارمیشن آفیسر فیصل آباد	17	ایم۔ ایس۔ سی (آئرز)۔ ایضاً۔ زرعامت
10-	سہیل نبی، پنجاب زراعت آفیسر 1978	17	ایم۔ ایس۔ سی (آئرز)۔ ایضاً۔ زرعامت

(ب) نظامت زرعی اطلاعات پنجاب (لاہور + فیصل آباد) میں گریڈ 17 کی کل 6 اسمیں ہیں۔ جن میں سے پانچ ڈائریکٹ بھرتی اور ایک اسمی پر موشن کوڈ کی ہے۔ ڈائریکٹ بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے پانچ اسموں پر محکمہ کے دیگر شعبہ جات کے افسران عارضی طور پر تعینات ہیں۔ جب کہ ترقی کے لئے مخصوص اسمی پر گریڈ 17 میں ایک آفیسر پر موشن موجود ہے۔ اس طرح گریڈ 17 میں ڈائریکٹ ریکروٹی کوئی آفیسر نہیں ہے۔ البتہ 1982ء کے منسوخ شدہ سروس رولز کے مطابق گریڈ 17 مع سپیشل تنخواہ -150/- روپے کی ایک اسمی ڈائریکٹ بھرتی کے لیے مخصوص تھی۔ جس پر 1984ء میں ایک آفیسر ڈائریکٹ بھرتی ہوا۔ محکمہ زراعت میں بی ایس 17 مع سپیشل تنخواہ -150/- روپے ایک علیحدہ کلاسیفائیڈ گریڈ ہے اور گریڈ 17 کے افسران کے لئے سروس رولز کے مطابق گریڈ 17 مع سپیشل تنخواہ -150/- روپے سنیدنی / فینس کی بنیاد پر ترقی کے مواقع موجود ہیں۔ گریڈ 17 مع سپیشل تنخواہ -150/- روپے کے افسران بھی سنیدنی / فینس کی بنیاد پر گریڈ 18 میں ترقی پاتے ہیں۔

(د) ڈائریکٹ ریکروٹی گریڈ سترہ کا کوئی افسر نظامت زرعی اطلاعات پنجاب میں تعینات نہ ہے۔

کپاس کی جعلی زرعی اور کیڑے مار ادویات بنانے والے اداروں

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

5280* محترم پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر زراعت ازراہ نواز شین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال جعلی زرعی اور کیڑے مار ادویات کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ اراضی پر کاشت کپاس کی فصل خراب ہوئی۔ ان جعلی ادویات اور بنانے والے اداروں کے نام اپنے فراہم کئے جائیں۔ کیونکہ کاشت کاروں کو آج بھی جعلی ادویات خریدنے پر مجبور کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی زرعی اور کیڑے مار ادویات کے اداروں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں یا کیا آثر کیوں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ کے ان افسران / اہلکاروں کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے جو اس گھماؤنے کاروبار میں شریک ہیں تو کب تک اسے گریز نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ جعلی زرعی زہروں کی وجہ سے پچھلے سال کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ اس کے موافق درج ذیل ہیں۔

1- ماہ اگست کے دوران غیر معمولی مقدار میں بارشوں کا ہونا جو کہ 1264 فیصد پچھلے سال کی نسبت زیادہ تھیں۔ اس سے جڑی بوٹیوں کی بہتات ہو گئی جنہوں نے کیڑوں کی خوراک اور پناہ گاہ کا کام کیا۔

2- زیادہ بارشوں سے امریکی اور لٹکری سنزیوں کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

3- بارشوں کے باعث سپرے آپریشن میں رکاوٹ اور بد بار سپرے کی ضرورت ہوئی۔

کسانوں کو خاص زہریں دستیاب کروانے کے لئے محکمہ زراعت کے انسپکٹر دکانوں، گوداموں اور فیکٹریوں سے نمونے حاصل کرتے ہیں۔ سال 2003 کے دوران بھی یہ

کارروائی بھرپور طریقے سے جاری رہی۔ اس سلسلے میں 115 ڈیڑھان افروخت کنندگان کے خلاف مقدمات درج کروا کے قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ ان کی تفصیل مع نام و پتہ ڈیڑھان وغیرہ (Annexure 1) ایوان کی نیچے پر رکھی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) نے جیلی وغیرہ میڈاری زرعی زہریں فروخت کرنے والوں کے خلاف بھرپور مہم چلائی۔ جس کے تحت سال 2003 کے دوران ایک فرد کو سزا ہوئی اور 10 افراد کو جرمانہ کی گیا۔ جب کہ ایک 105 مقدمات زیر سماعت ہیں۔ لہذا یہ درست نہ ہے کہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ اس سلسلے میں متعدد افراد کو فوری گرفتار کروا کر عدالت سے سزائیں دلوائی گئیں۔ تاکہ کاشتکاروں کو میڈاری زرعی زہروں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(ج) یہ بہرگز درست نہ ہے کہ محکمہ کے کوئی افسران و اہلکار ان جیلی وغیرہ میڈاری زرعی زہروں کے گھنڈانے کارروائی میں شریک ہیں۔ اس سلسلے میں یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ نظام ہی ہونے پر ایسے کسی بھی افسر یا اہلکار کے خلاف قانونی کارروائی عمل لائی جانے کی۔

بہاول پور، سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

* 5461، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول پور شہر کے وسط میں گریڈ سکول کے ساتھ سبزی منڈی کی وجہ سے روزانہ صبح کے وقت مخصوصاً اور دوسرے اوقات میں عموماً ٹریفک کا اس قدر رش ہوتا ہے کہ سکول کی بچیوں کا گناہنا اتھائی مشکل ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی سبزی منڈی کے لئے حکومت نے جگہ مختص کر دی ہے۔ لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر شہر سے باہر سبزی منڈی کو ابھی تک منتقل نہیں کیا جاسکا؟

(ج) کیا حکومت سبزی منڈی کو نئی جگہ پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ نئی سبزی منڈی کے لئے حکومت نے جگہ مختص کر دی ہے اور مورخ 27-02-2004 کو مبلغ -118731251 روپے قیمت خرید زمین برائے سبزی و پھل منڈی احمد پور روڈ بہاول پور کے لئے جمع ہو چکے ہیں رقبہ مارکیٹ کمیٹی بہاول پور کے نام ترانسفر کرانے کا عمل جاری ہے۔

(ج) ترقیاتی کام و الاٹمنٹ مکمل ہونے کے بعد سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کر دی جانے کی۔

پی۔ پی۔ 201 ملتان، 04-2002ء، پختہ کئے گئے

کھالوں کی تعداد و تفصیل

5563، ملک محمد ارشد راج، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملتان پی۔ پی۔ 201 ملتان میں محکمہ نے 03-2002ء میں کتنے کھال بھختہ کئے، ان کی تعداد، مقام اور لمبائی کی تفصیل مہیا کی جانے؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں جو کھال بھختہ ہونے باقی ہیں ان کی لمبائی، مقام اور تعداد کیا ہے؟

(ج) حکومت نے سال 04-2003ء کے دوران ملتان پی۔ پی۔ 201 ملتان میں جو کھال بھختہ کئے ان کی لمبائی اور مقام کی تفصیل فراہم کی جانے؟

وزیر زراعت،

(الف) پنجاب ملتان پی۔ پی۔ 201 ملتان میں محکمہ اصلاح آبپاشی نے 03-2002 میں 11

کھد بات بھختہ کئے۔ جن کی کل لمبائی 68036 میٹر ہے۔ ان کھالوں پر 14053 میٹر

- لائٹنگ ہو چکی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ علاقے میں جو کھال ابھی بچتے نہیں ہونے ان کی تعداد 272 ہے۔ جو آئندہ چار برسوں میں بچتے کر دینے جائیں گے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ علاقے میں 2003-04 میں 19 کھاد جات بچتے کئے گئے۔ جن کی کل لمبائی 114909 میٹر ہے۔ ان کھالوں پر 20364 میٹر لائٹنگ ہو چکی ہے۔ جس کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی۔ جی Extension زراعت لاہور، 2002 تاحال

بھرتی کی تفصیلات

- *5618، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک ڈائریکٹر جنرل extension زراعت لاہور کے دفتر میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذمہ سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکرومنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نفل فراہم کی جائے؟
- (ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت،

(الف) یکم جنوری 2002ء سے آج تک دفتر ڈائریکٹر جنرل زراعت (Extension) میں صرف تین افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکیل نمبر 1 تا 4 کے لئے حکومت پنجاب (ایس اینڈ جی اے ڈی) کے مراد نمبری ایس۔ او۔ آر 111-2-37/2000 مورخہ 02-11-2002 میں وضع کردہ طریق کار کے مطابق میرٹ بنایا گیا۔

(جدول "ب") ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ جب کہ سکیل نمبر 5 تا 15 کا میرٹ حکومت پنجاب (ایس اینڈ جی اے ڈی) کے مراد نمبری ایس۔ او۔ آر 111-2-15/2003 مورخہ 05-05-2003 کے مطابق بنایا گیا۔ (جدول "ج") ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ریکروٹمنٹ کمیشن میں شامل مندرجہ ذیل افسران نے میرٹ بنایا۔

نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1۔ ہودمری عبدالطار	20	ڈی جی اے (توسیع)	ڈیوس روڈ لاہور
2۔ ڈاکٹر رانا محمد عتیق	19	ڈی اے (ہیڈ کوارٹرز)	ڈیوس روڈ لاہور
3۔ ہودمری ساجد احمد	18	ہارٹیکلچرل آفیسر (زراعت)	فیصل آباد
4۔ عمران اکرم چوہان	17	سیکنڈ آفیسر (ایڈمن۔ ا)	سول سیکرٹریٹ لاہور
5۔ رانا محمد صدر	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن)	ڈیوس روڈ لاہور

(د) جی ہاں! بھرتی باقاعدہ اخراجات میں تشہیر کر کے کی گئی۔ اخراجات کے نام مندرجہ ذیل ہیں اور ان کی عکس نقول (جدول "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ روزنامہ "دن" مورخہ 12 دسمبر 2003ء۔

2۔ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 13 دسمبر 2003ء۔

(ه) کسی بھی فرد کو موجودہ رولز میں نرمی کے ذریعے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

ڈی۔جی زراعت Extension کے کو ائف

اور سروس ریکارڈ کی تفصیل

- *5627، انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ڈائریکٹر جنرل زراعت (Extension) کے عہدہ پر اس وقت تعینات آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ب) مذکورہ آفسر اس عہدہ پر کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ اگر عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛
- (ج) اس عہدہ پر تعیناتی سے آج تک مذکورہ آفیسر نے کتنی تنخواہ اور ٹی۔اے اڈی۔ اے حکومتی خزانے سے حاصل کیا ہے؛
- (د) مذکورہ آفیسر کے زیر تصرف کتنی سرکاری گاڑیاں کتنے سی سی کی ہیں۔ ان پر پچھلے پانچ سال کے دوران مرمت اور پنرول پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر زراعت،

- (الف) اس وقت ڈائریکٹر جنرل زراعت (Extension) کے عہدہ پر تعینات آفیسر کے کو ائف درج ذیل ہیں۔

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی
چودھری عبدالغفار	ڈائریکٹر جنرل زراعت	20	ایم۔ایس۔ سی	16 مئی 1997
	(Extension) پنجاب		زراعت (سائیل سائنس)	سے اب تک

- (ب) چودھری عبدالغفار 16 مئی 1997ء سے اب تک بطور ڈائریکٹر جنرل زراعت (Extension) کام کر رہے ہیں۔ محکمہ زراعت (Extension) صوبہ پنجاب میں سکریٹری نمبر 20 کی طرف ایک ہی اسامی ہے۔ جس کا صدر مقام لاہور میں ہے۔ اس لئے چودھری عبدالغفار ڈائریکٹر جنرل زراعت (Extension) کو کسی دوسرے شہر ضلع میں تبدیل کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں ان کی تعیناتی کے دوران محکمہ زراعت نے پیداواری اہداف میں نمایاں پیشرفت کی ہے۔

- (ج) اس عہدہ پر تعیناتی سے آج تک مذکورہ آفیسر نے جو تنخواہ اور ٹی اے اڈی اے سرکاری خزانہ سے وصول کیا ہے۔ اس کی تفصیل جدول (الف-1 اور الف-11) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مذکورہ آفیسر کے زیر تصرف صرف ایک سرکاری گاڑی ہے۔ پہلے گاڑی نمبر LOB-2080 نٹن سنی کار 1000CC ماڈل 1989، زیر استعمال تھی۔ بعد ازاں مندرجہ بالا گاڑی فیڈ ڈیوٹی میں استعمال کے قابل نہ رہی اور محکمہ زراعت نے اس گاڑی کے عوض ایک اور پرانی گاڑی نمبر LOV-3357 یونا کرولا کار 1300-CC ماڈل 1993، برائے فیڈ ڈیوٹی بذریعہ چٹھی نمبری ایس او (ایف اینڈ ڈیو ایم) 98/23-26 مورخہ 24-04-2002 الٹ کی (جدول ب) مجوزہ گاڑی مرمت کروانے کے بعد زیر استعمال لائی گئی اور اب تک وہی گاڑی ان کے زیر استعمال ہے۔ جس پر چھٹے پانچ سالوں کے دوران مرمت اور پٹرول پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل جدول (ج-1 اور ج-11) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع بھکر، محکمہ زراعت کی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

- 283، جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع بھکر میں محکمہ زراعت کے پاس کل کتنی مشینری ہے۔ تفصیل بیان کریں؟
- (ب) کتنی مشینری ناکادہ ہو کر ضائع ہو رہی ہے؟

وزیر زراعت،

(الف) محکمہ زرعی انجینئرنگ بھکر کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

1- ہڈوزر کانسو DS0A-17 تعداد 7 عدد تمام ہڈوزر پالومات میں ہیں۔

2- بلڈوزر کیئر پلر D4H تعداد 5 عدد، ایک عدد بلڈوزر چالو حالت میں ہے اور چار عدد بلڈوزر برائے مرمت کھڑے ہیں۔ فڈز کی دستیابی پر مرمت کئے جائیں گے۔

کل تعداد بلڈوزرز 12 عدد

3- لوڈر تعداد 1 عدد چالو حالت میں ہے۔

4- بیڈ فورڈ ٹرک تعداد 2 عدد، ایک عدد بیڈ فورڈ ٹرک چالو حالت میں ہے اور ایک عدد برائے نیلامی کھڑا ہے۔ مناسب کارروائی کے بعد نیلام کر دیا جائے گا۔

5- ٹریکٹر تعداد 2 عدد، ایک عدد ٹریکٹر چالو حالت میں ہے اور ایک عدد برائے مرمت کھڑا ہے۔

6- سیپ یونا تعداد، ایک عدد، چالو حالت میں ہے۔

7- مزدی پک اپ تعداد ایک عدد، برائے مرمت ور کٹپ میں کھڑا ہے۔ فڈز طے پر مرمت کر کے استعمال میں لایا جائے گا۔

(ب) کوئی بھی مشینری ضائع نہیں ہو رہی ہے۔

معیاری زرعی ادویات اور بیج کی فراہمی کے لئے

سرکاری ڈپوفوں کا قیام

306 ڈاکٹر سامیہ امجد، کیا وزیر زراعت ازراہ فوٹویشن بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ادویات اور بیج میں ملاوٹ کی وجہ سے کسانوں کو مالی نقصانات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہی درست ہے کہ حکومت کی کوششوں کے باوجود زرعی ادویات میں ملاوٹ اور ناقص بیج پر مکمل طور پر قابو نہیں پایا جا سکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ غاص زرعی ادویات اور میادی بیج فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ہر تحصیل میں میٹری بیج اور زرعی ادویات کے لئے ڈیو جانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر زراعت،

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کسانوں کو میٹری زرعی ادویات اور بیج فراہم کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کئے ہیں۔ اس سلسلے میں کاشت کاروں کے ساتھ انفرادی و اجتماعی طاقتوں کے ساتھ ساتھ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا بھرپور استعمال کر کے میٹری زرعی ادویات بیج کے حصول کے لئے مکمل راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ کاشتکاران ہدایات پر عمل کر کے ان زرعی عوامل کے میٹر کو یقینی بنا رہے ہیں۔

علاوہ ازیں محکمہ زراعت کے مقرر کردہ افسران زرعی ادویہ کے ذیلوں اور کمپنیوں کو باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں اور زرعی ادویات کے نمونہ جات لے کر لیبارٹریوں سے چیک کرواتے ہیں اور اگر ان میں کسی قسم کی ملاوٹ وغیرہ ثابت ہو جانے تو ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

تصدیق شدہ بیجوں کی فراہمی کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت پنجاب کے ذیلی ادارہ کی حیثیت سے 1976ء میں قائم کیا گیا۔ اپنے قیام سے اب تک پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو میٹری، تصدیق شدہ اور عاص بیج فراہم کر رہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ بیج میں ملاوٹ کی وجہ سے کسانوں کو مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی بنیادی وجہ ساڑھے پانچ سو (550) سے زیادہ پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں کا قیام ہے ان میں سے اکثر سیڈ کمپنیاں غیر منظور شدہ (Unapproved) اقسام کا غیر میٹری بیج کسانوں کو فراہم کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بیشتر افراد اور جہز زرعی غیر قانونی طور پر بیج تیار کر کے کسانوں کو فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے بھرپور اقدامات کی وجہ سے جعلی ملاوٹ شدہ زرعی ادویہ کے کاروبار میں بہت زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ کے نامزد میٹری سائیز انٹیکٹران اس سلسلے میں ڈیر صحرات کی دو کانوں، گوداسوں، ری تنگ یونٹوں،

ٹارمولیشن پائس سے مستقل بنیادوں پر زرعی ادویات کے نمونے حاصل کر کے لیبارٹریوں کو برائے تجزیہ ارسال کرتے ہیں۔ فصل کیس کے اضلاع میں اس کام کو ایک مہم کی شکل دے کر میٹری زرعی ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ بیسی سائڈ انسپکٹران نے زرعی ادویات کے کل 5178 نمونے حاصل کر کے ہائڈ لیبارٹریوں کو ارسال کئے۔ تجزیہ کے بعد محض 127 نمونے غیر میٹری پائے گئے جو کل حاصل کردہ نمونوں کا صرف 2.45 فیصد ہے۔ لہذا یہ درست ہے کہ حکومت کی کوششوں کے باوجود ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کا کاروبار بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ مزید یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں بھرپور اقدامات کو جاری رکھا جانے کا تاکہ کاشت کاروں کو میٹری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

ناقص بیج کی روک تھام کے لئے پنجاب سیز کارپوریشن کو کوئی اختیار نہ ہے بلکہ حکومت پنجاب کے تحت کوئی بھی ادارہ اس کی روک تھام کے لئے قانونی طور پر مجاز نہ ہے۔ اس کا اختیار وفاقی حکومت کی زیر نگرانی فیڈرل سیز سرٹیفیکیشن ڈیپارٹمنٹ FSC&RO اسلام آباد کو ہے جو سیز ایکٹ کے تحت Law Enforcement کا کام کر رہا ہے جس کے دائرہ اختیار میں ہے کہ ایسی سیز کمپنیوں اور افراد جو غیر میٹری اور ملاوٹ شدہ بیج کا کاروبار کر رہے ہیں، کے خلاف قانونی کارروائی کر سکیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) تحصیل کی سطح پر میٹری بیج اور زرعی ادویات کے لئے ڈیو جانے کے بارے میں کوئی تجویزی فی الحال زیر غور نہیں۔ مزید یہ کہ زرعی ادویات کا کاروبار پرائیویٹ سیکٹر میں جاری ہے۔ جہاں درآمد کنندگان اور تقسیم کنندگان کے درمیان ایک صحت مند مقابلے کے باعث جہاں قیمتوں میں استحکام رہتا ہے وہاں میٹری اور اعلیٰ ادویات کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ اس کاروبار کو نجی شعبے میں جاری رہنے دیا جائے۔

پنجاب سیز کارپوریشن ہر سال معمولی بڑی ضلوں مثلاً گندم، کپاس، چاول، چنا اور سبزیات کا تقریباً پچیس لاکھ من تصدیق شدہ اور میڈری بیج فراہم کرنے کا بندوبست کرتی ہے۔ پنجاب سیز کارپوریشن نے پنجاب بھر میں تصدیق شدہ بیج کی زمیندار کی دبیز تک بروقت فراہمی کے لئے 22 ذاتی مراکز اور 1250 ڈیلرز متعین کئے ہوئے ہیں جنہیں کسانوں کو موقع پر ارزاں نرخوں پر بیج دستیاب ہوتا ہے۔ اگر بیج نہ ملنے کی کوئی شکایت ہو یا جنہیں ڈیلر مقرر نہ ہو تو وہیں پر ڈیلر مقرر کئے جاسکتے ہیں۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر ایوان آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر امیر ایوان آف آرڈر زراعت ہی سے منسلک ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے کئی ماہ پیشتر ہم نے ایوان کے اندر ایک گزارش کی تھی کہ کھاد بیک میں فروخت ہو رہی ہے۔ اس پر وزیر زراعت نے اٹھ کر فرمایا تھا کہ ایسا کہیں نظر آرہا لیکن اگر کہیں ایسا ہو رہا ہے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔ اس کے بعد صدر پاکستان نے کھاد کی قیمتوں کے اندر ایک سو روپے فی بوری کی بوری کرنے کا اعلان کیا۔ جناب والا! اس اعلان کے باوجود سیزن کے اندر ڈی اسے پی کھاد کی بوری - 1500 روپے تک بیک میں فروخت ہوتی ہے۔ اب آپ خود بتائیں کہ ایک غریب زمیندار کہاں جانے۔ ملک کے صدر اعلان کر رہے ہیں کہ کھاد کی قیمت میں ایک سو روپے کی کمی کی جارہی ہے جبکہ بازار کے اندر زمینداروں، کسانوں کی گردنوں پر پھری چلائی گئی ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں، حکومت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ حکومت بالکل سکون کی نیند سو رہی تھی۔ اتنے بڑے حالات ہونے کے ڈی اسے پی کھاد کی بوری - 1500 روپے بیک میں فروخت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میری وزیر زراعت سے گزارش ہے کہ کھاد کی بیک مارکیٹنگ کا کوئی سدباب کیا جائے۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! معزز ممبر کی اطلاع کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جس تشویش کا انہوں نے اظہار کیا ہے وہ کچھ مد تک صحیح ہے لیکن حالات اتنے بھی خراب نہیں ہیں۔ کھلا ضرور بیک ہوتی رہی ہے اور میں نے اس کا نوٹس بھی لیا ہے۔ ممبر موصوف نے کہا ہے کہ جی کسانوں کی گردنوں پر پھری چلائی دی گئی یہ درست نہیں ہے۔ انہیں تو محکمہ زراعت کو appreciate کرنا چاہیے کیونکہ اس دفعہ ہم نے کپاس کی ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے۔ ہم نے زمیندار کو کپاس کی مناسب قیمت دلوائی ہے۔ جناب والا! کھلا کی مار کیٹنگ ایک پرائیویٹ بزنس ہے لیکن پھر بھی ہم نے ان پر چیک رکھا ہوا ہے۔ معتقرب ہم اس بات وفاق سچ پر ایک قانون سازی کر رہے ہیں تاکہ بیک مار کیٹنگ پر مکمل طور پر قابو پایا جاسکے۔

جناب سپیکر: کوشش کریں کہ بیک مار کیٹنگ نہ ہونے پانے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ایک طرف تو وزیر موصوف بیک مار کیٹنگ کو تسلیم کر رہے ہیں پھر داد وصول کرنے کا دعویٰ بھی کر رہے ہیں۔ |*****|
کہ ان کے ہوتے ہوئے بیک مار کیٹنگ ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: یہ کہتے ہیں کہ زبردستی نہیں ہوتی جبکہ میں کہتا ہوں کہ کسان بے چارے در بدر پھرتے رہے ہیں وہ بے مال ہو گئے ہیں۔ اس کے برعکس یہ داد وصول کرنے کے پکڑ میں ہیں۔ کمال بات ہے۔

وزیر زراعت: جناب والا! یہ جس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں مناسب نہیں ہے۔ ان کو الفاظ سکھائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ جناب راجہ

ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد : شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح چودھری اصغر علی گجر نے بات کی ہے میں بھی ایک اور نقطہ ہی کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں اس وقت جلی کھلا بہت وسیع پہاڑی پر فروخت ہو رہی ہے۔ کسان اس بارے میں بہت پریشان ہیں۔ وہ پوری قیمت ادا کرتے ہیں جبکہ انہیں جلی کھلا ملتی ہے۔ میری وزیر زراعت سے درخواست ہے کہ اس بات بھی کوئی پیش بندی ضرور کی جانی چاہیے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر : شکریہ۔ وزیر زراعت اس کا نوٹس لیں گے۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں پیش کی جائیں گی۔

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست معززہ میمونہ نبیل صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I am sick and unable to attend 17th session".

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تقریک منظور کی گئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I will not be able to attend on going assembly session from 24th to 28th September. Leave may kindly be granted"

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب ارشد محمود بگٹو

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب ارشد محمود بگٹو صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I would request you to graciously grant me leave from this session commencing from 6th January 2005 , because I am going to Saudi Arabia to perform Hajj."

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ صبیحہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I am out of country for performing Hajj and unable to attend the forthcoming session of the Punjab Assembly commencing from 6th January. Kindly grant leave."

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ عابدہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عابدہ جاوید صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"میں 11 جنوری 2005 کو حج کے لئے روانہ ہو رہی ہوں جس کی وجہ سے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ میری واپسی انشاء اللہ 22 فروری کو ہوگی۔ میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

چو دھری محمد منشاء

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چو دھری محمد منشاء صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"میں دینی فرائض کے لئے حج پر جا رہا ہوں جس کی وجہ سے مورخہ 11 جنوری سے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔ مہربانی فرما کر 11 جنوری سے اجتنام اجلاس تک رخصت معایت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظوری کی گئی)

جناب طالب حسین چو دھری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب طالب حسین چو دھری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"گزارش ہے کہ بندہ حج بیت اللہ کے لئے مورخہ 13 جنوری 2005 بروز جمعرات روانہ ہو رہا ہے۔ اس دوران ہونے والے سیشن کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظوری کی گئی)

جناب محمد ایوب خان سلدیرا

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ایوب خان سلدیرا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"Due to some urgent private affairs I can not attend the current Punjab Assembly Session from 14th to 19th January, 2005. Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"My child is suffering from severe Jaundice, thus I am not in a position to attend the session. It is, therefore, requested that my absence from this session commencing from 6th January may be treated as leave."

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے کہ

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی : شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکر ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر: جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکر! میں وزیر قانون صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا۔ جناب والا! ستمبر کے اجلاس اور اس اجلاس میں ایک بڑا اہم معاملہ land grabber کے متعلق چل رہا تھا۔ اس میں وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ rules frame کر رہے ہیں جو کہ ایک دو دن میں کرتے جائیں گے۔ This is the news of the day کہ ٹلید آج اجلاس prorogue ہو جائے۔ اس کے بعد تو یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ دوسرا انھوں نے Advisers، انتر رسول وغیرہ کے متعلق بتانا تھا کہ کس طرح مقرر کئے گئے ہیں آیا کلینڈر ڈویژن کی طرف سے ہوئے ہیں؟ ذرا ان دو چیزوں کی وضاحت کر دی جائے۔

جناب سیکر، وزیر قانون صاحب آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سیکر! پہلی چیز یہ ہے کہ land grabber سے متعلق جو ان کی ایک تحریک اتوانے کا pending چل آ رہی ہے۔ وہ میری ہی استدعا پر pending ہوئی تھی۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس بات ہم روز فریم کر رہے ہیں۔ ہم نے روز فریم کرتے ہیں۔ محکمہ نے تیار کر کے محکمہ قانون کو بھجوانے گئے اور وہاں سے wet ہو کر وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس جا چکے ہیں لیکن چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب مصروف تھے اس وجہ سے وہ notify نہیں ہو سکے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس حوالے سے most probably کل میڈارہ بچے میننگ رکھی ہوئی ہے۔ کل وزیر اعلیٰ صاحب انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حتمی منظوری دے دیں گے اور ہم فوری طور پر ان کو notify کر دیں گے۔

دوسرا انھوں نے advisers کے متعلق کہا تھا۔ تو اس بات میں نے سیکرزی I&C

سے ایک رپورٹ مانگی ہوئی ہے جیسے ہی رپورٹ آنے گی میں جناب کی خدمت میں پیش کر دوں

گا۔

جناب سیکر: شکریہ۔ اب ہم تحریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سیکرٹری ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری : جی سمیع اللہ خان صاحب !

جناب سمیع اللہ خان : جناب سیکرٹری ایوانٹ آف آرڈر آج اس session کا آخری دن ہے۔ صوبہ پنجاب یعنی طور پر پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور باقی صوبے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ صوبہ کس طرح سے سوچتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں جب اجلاس نہیں ہو رہا ہو گا اور بلوچستان کی صورت حال پنجاب سے اس بات کا تعلق کرتی ہے کہ اس ہاؤس کی مثبت رائے ان تک جائے۔۔۔

جناب سیکرٹری، جی شگریہ۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ تحریک اختتامی نمبر 21 جناب پرویز رفیق صاحب !

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

میں محمد لطیف خان راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی 'راجہ صاحب !

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری آپ نے ابھی کہا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب سیکرٹری، جی۔

راجہ ریاض احمد، لیکن سرحد اسمبلی نے اسی پوائنٹ پر قرارداد منظور کی ہے اور وفاق سے گزارش کی ہے کہ۔۔۔

جناب سیکرٹری، میری نظر میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اور میں اپنی رولنگ دے چکا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میری عرض تو سنیں۔

جناب سیکرٹری، جی 'جناب پرویز رفیق صاحب !

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میں نے ابھی پوری بات ہی نہیں کی۔

جناب سیکرٹری، راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ میں ٹائم نہیں دیتا۔ جی 'جناب پرویز رفیق صاحب !

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب والا! آج حکمہ زراعت کے سوالوں کا دن تھا اور میں زراعت کے بارے میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، حکمہ زراعت کے سوالات کا وقتہ تو گزر گیا ہے۔ ابھی تو ہم تحریک استحقاق take up کر رہے ہیں۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب والا! آپ فرماتے ہیں کہ جس دن کسی محکمے کا دن ہو اس دن بات کریں تو آج مجھے زراعت کے متعلق بات کرنے دیں۔ میں نے زراعت سے متعلق ایک اہم بات کرنی ہے۔ جناب والا! نیکروں کی قیمت میں اضافہ کر کے کسانوں کے ساتھ بہت زیادتی کی جا رہی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، ابھی تو وزیر زراعت بھی تشریف نہیں رکھتے۔ بیڑا تشریف رکھیں۔ جناب پرویز رفیق صاحب!

جناب پرویز رفیق، جناب والا! یہ پہلے پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر، جی! یہ پہلے پیش ہو چکی ہے اور لاہ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا تھا۔ جی لاہ منسٹر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔ جی لاہ منسٹر صاحب!

(اس مرحلے پر اپوزیشن بنجر کی طرف سے تمام معزز ممبران کھڑے ہو کر

پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی کوشش کرتے رہے)

راجہ ریاض احمد، جناب والا! آپ اس بارے میں ایک پالیسی بنائیں۔ اگر آپ بڑے زور و شور سے ٹائم دے کر وردی کے حق میں قرارداد پیش کروا سکتے ہیں۔ تو آج ایک پورا صوبہ محروم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، اس کا وردی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

راجہ ریاض احمد، جناب والا! وردی سے صوبہ بلوچستان کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر، جی میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا اس پر پنجاب اسمبلی کی طرف سے قرارداد پاس ہونی چاہیے۔
جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! جناب پرویز رفیق صاحب کی یہ تحریک استحقاق پیش ہو چکی ہے۔
اب آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا بلوچستان کا issue بہت اہم ہے لہذا اس پر بات کرنے
دیں۔

جناب سپیکر، یہ تحریک استحقاق جناب پرویز رفیق صاحب کی طرف سے ہے۔
جناب سمیع اللہ خان، جناب والا یہ رولنگ آپ کا حق ہے لیکن Chair کی طرف سے یہ پیغام
مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اس تحریک استحقاق سے بلوچستان کا کیا تعلق ہے؟ میں نے تو تحریک استحقاق
take up کی ہوئی ہے۔ جی لاہ منسٹر صاحب!
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق پہلے پیش ہونی تھی لیکن اس میں
کسی پولیس آفیسر کا نام نہیں لیا گیا تھا اور اس دن میں نے یہ استدعا کی تھی کہ چونکہ اس میں
ambiguity ہے کہ کسی پولیس آفسر کا نام نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب احسان الحق الحسن نولائی، جناب سپیکر! اسی بلوچستان کے issue پر بات کریں۔

جناب سپیکر، یہ آپ کا اپنا اجنڈا ہے۔ آپ باہر جا کر یہ بات کر لیں لیکن ادھر بلوچستان کے
issue پر بات نہیں ہو رہی۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دے رہا۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب
نے ممبران کو یہ اجازت دی تھی کہ آپ نئی تحریک استحقاق لے کر آئیں جس میں پولیس
آفسران کے نام درج ہوں تو پھر ہم اس پر غور کریں گے۔
جناب سپیکر، جی وہ نئی تحریک استحقاق لے کر آئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اب نئی ایجی circulate ہوتی ہے۔ انہوں نے اس میں دو پولیس افسران کے نام دینے ہیں لیکن جواب ایجی مجھے جواب موصول نہیں ہوا لہذا میری گزارش ہے کہ آپ اسے اگلے اجلاس تک pending کر لیں۔

جناب سیکرٹری، پرویز رفیق صاحب! اسے اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیں؟

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی رانا صاحب! آپ فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ جناب سیکرٹری! آپ ہمیشہ اچھا پیغام دیتے ہیں۔ اس وقت پاکستان

بیٹا، اینڈ آرڈر یا جو سب سے زیادہ burning issue ہے Inter-Provincial coordination

major changes ان is in danger, the country is facing کی وجہ یہ ہے کہ آپ اس

وقت بلوچستان میں دیکھ رہے ہیں کہ extremist کیا بیان دے رہے ہیں؟ پاکستان میں عطاء اللہ

بیگل صاحب نے کیا بیان دیا ہے؟ اٹاف حسین نے کیا بیان دیا ہے؟ میں اس پارٹی کو

represent کرتا ہوں جو چاروں صوبوں کو اکٹھا رکھتی ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ آپ اس کو

We derive power from the Constitution. discuss کریں

جناب سیکرٹری، یہ مرکز کا مسئلہ ہے اور مرکز میں بات کریں۔ یہ پنجاب اسمبلی کا فورم ہے اور میں

اس پر اجازت نہیں دیتا۔

چوہدری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، میں اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

رانا عثمان، اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا اور جغرافیائی اہمیت سے بہت اہم صوبہ ہے۔ اب اس سے متعلق ایک بات اس ایوان میں take up ہونی ہے۔ اب اگر اس طرح یہاں سے یہ تاثر جانے کہ بلوچستان کی صورت حال سے متعلق اس ایوان میں بات ہی نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم ان کی قدر کرتے ہیں لیکن یہ ایوان منجانب کلبہ اور آج کے بزنس کے متعلق ہی بات ہو سکتی ہے۔
رانا مناء اللہ خان، جی درست ہے۔

جناب سپیکر، آج کے بزنس میں بلوچستان کے issue کے متعلق نہ تو تحریک اتوانے کا آئی ہے اور نہ ہی کوئی اور سلسلہ ہے تو کیسے بات ہو سکتی ہے؟
رانا مناء اللہ خان، یہ درست ہے کہ اس پر بات کرنے سے پہلے آپ سے یا لاہ منسٹر صاحب سے چیئرمین بات ہو جاتی تو زیادہ بہتر تھا۔
جناب سپیکر، جی۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن اگر ایسا نہیں ہو سکا اور یہاں پر ایک بات take up ہونی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے کہ آپ کے ایک حکم پر کہ اس سلسلے میں بات نہیں ہو سکتی ہمارے جو دوست نوکن واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے ہیں انہیں بھی واپس لانا چاہیے اور آپ یہی فرمادیں کہ اس سلسلے میں آپ کے چیئرمین یا لاہ منسٹر صاحب سے بات کر کے۔
جناب سپیکر، آپ پہلے لاہ منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر آپ یہ کہہ دیتے تو میرے خیال میں یہ صورت حال نہ ہوتی۔ اب آپ اس صورت حال کو resolve کریں۔ یہ تاثر درست نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان کے اندر چند ایک وڈیرے جو بہت بڑے جاگیر دار ہیں انہوں نے وہاں کی عوام کو پنجاب کے ظلاف کر رکھا ہے۔ یہ ایک بڑی معروف بات ہے جسے ہر کوئی سمجھتا ہے۔ اگر آج وہاں پر یہ حالات ہیں تو پنجاب کو اسمبلی کے ذریعے وہاں کی عوام کے لئے ایک اچھا پیغام دینا چاہیے اور کوئی ایسی تجویز بنانی چاہیے کہ عوام کو اسے ساتھ ملا کر ان وڈیروں کے ظلاف جو ان کا دماغ خراب کرتے ہیں کوئی سخت ایکشن لیا جائے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ آج یہ موقع ہے کہ بلوچستان کی عوام کے لئے پنجاب اسمبلی سے ایک بہتر پیغام بنانا چاہیے۔

جناب سپیکر، آپ اس بارے میں لاہ منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! وہ خود ایک اچھا سائین دے دیں۔ یہ ایک اچھا پیغام ہو گا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ معاملے کو مزید aggravate نہ کریں۔

جناب سپیکر، اگر حکومت بھی چاہتی ہو اور آپ بھی چاہتے ہوں تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ لاہ منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے ہم لاہ منسٹر صاحب سے بات کر لیتے ہیں لیکن جو دوست اس بات پر protest کر کے ایوان سے باہر گئے ہیں۔ آپ کسی کو حکم فرمائیں کہ وہ ان کو واپس لے آئیں۔

جناب سپیکر، جی میں کرتا ہوں لیکن آپ پہلے لاہ منسٹر صاحب سے بات تو کر لیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! حکومت کی طرف سے بھی ایک اچھا پیغام بنانا چاہیے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ further کوئی برنس take up کرنے سے پہلے ان دوستوں کو بھی بلالینا چاہیے۔

جناب سپیکر، میں اختر حسین رضوی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو دوست لابی میں تشریف فرما ہیں ان کو واپس لے آئیں۔ پرویز رفیق صاحب اچونکہ آپ کی تحریک پر ابھی جواب نہیں آیا اس لئے اسے اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر وزیر محنت سید اختر حسین رضوی صاحب ایوزیشن کے معزز ممبران

کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب پرویز رفیق، جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ آپ پولیس افسران کے نام لکھ کر دے دیں تو میں اسے admit کروا دیتا ہوں۔ تو میں نے نام لکھ کر دے دینے ہیں لہذا اب اس پر انکو انزی کرنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ میں نے اس دن بھی اس پر مختصر بحث کی تھی اور جوت بھی پیش کئے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اسے oppose نہیں کر رہا۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے انھوں نے افسران کے نام نہیں دینے تھے۔ میرے پاس ان کی تقریر کی کاپی پڑی ہوئی ہے انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ جن افسران نے مجھ پر لافنی چارج کیا انھوں نے نکتہ بہ نکتہ رکھے تھے لیکن اب انھوں نے دو افسران کے نام دینے ہیں۔ میں ان کی بات پر believe کرتا ہوں لیکن کم از کم مجھے مہلت دی جانے اور جواب آنے دیں تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، جواب آنے دیں۔ پرویز صاحب والا، منسٹر صاحب اب بھی oppose نہیں کر رہے آپ کی تحریک استحقاق admit ہو جانے گی۔ اب میں اس تحریک استحقاق کو اگلے اجلاس تک pending کرتا ہوں۔

جناب پرویز رفیق، جناب والا! میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ جنھوں نے لافنی چارج کیا ہے۔۔۔۔۔

تجاریک التوائے کار

جناب سیکر، وہ ابھی بھی oppose نہیں کر رہے۔ آپ انتقاد کر لیں۔ یہ تحریک استحقاق اگے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اب ہم تجاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔
(اس مرحلے پر اپوزیشن کے معزز ممبران واپس ایوان میں تشریف لے آئے)
ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی جناب وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکر! میں مختصراً ایک بہت ہی اہم بات آپ کے اور آپ کی وسامت سے حکومت کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے ایک S.R.O اور زرعی ترقیاتی بینک نے ایک سرکلر کے ذریعے ٹریڈر ساز اداروں کو in puts tax اور زرعی مقاصد کے لئے جانے جانے والے ٹریڈرز کو سیز فیکس سے مستثنیٰ قرار دیا تھا تاکہ کسانوں کو reduce rate پر ٹریڈر مل جائیں لیکن اب ملت ٹریڈر نے اس قیمت میں اضافہ بھی کیا ہے اور ٹریڈر کے ساتھ جو نول بکس اور سپینر پارٹس کم کر کے کسانوں کو دے رہے ہیں۔۔۔۔۔
جناب سیکر، آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اس لئے حکومت سے میری درخواست ہے کہ انھیں سیز فیکس کی مد میں جو سوویت دی گئی ہیں یا تو وہ واپس لے لی جائیں یا پھر ان کو پابند کیا جائے کہ وہ ٹریڈروں کی قیمت میں اضافہ نہ کریں اور کسانوں کو reduce rate پر ٹریڈر مہیا کریں۔

جناب سیکر، وزیر زراعت تشریف فرما نہیں ہیں؛ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں؛ آوازیں، تشریف نہیں رکھتے۔

سرکاری اراضی کا غیر قانونی حصول

(---جاری)

جناب سیکرٹری، پبلک ورکس اور ٹرانسپورٹ نے سن لیا ہے ان کے گوش گزار کر دیں گے۔ اب تحریک اتوانے کا نمبر 938 ہے۔ جناب رانا آفتاب احمد خان صاحب۔ جناب رانا مناجا اللہ خان صاحب۔ جناب راجہ ریاض احمد صاحب۔ یہ تحریک ہمیش ہو چکی ہے اور وزیر قانون صاحب کی طرف سے اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ریونیو منسٹر تشریف رکھتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، اسی سے متعلقہ ایک تحریک اتوانے کا نمبر 22 راجہ ریاض احمد صاحب کی ہے۔ یہ بھی اس کے ساتھ ہی تھی اور ان دونوں کا جواب آنا تھا۔ وزیر مال و وزیر مال، جناب والا یہ تحریک رانا صاحب کی طرف سے ہے۔ ایک پل کے لئے کچھ رقبہ فیصل آباد میں لیا گیا ہے۔

جناب والا Land Acquisition Act, 1994 کے تحت برائے تعمیر additional

over head bridge موضع جمال خانوہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ 4 مورخہ 19-4-2004 اور نوٹیفکیشن زیر دفعہ 17(4) اور 6 مورخہ 24-8-04 کو پنجاب گزٹ میں شائع ہوئی۔ رقبہ 3 کنال 9 مرہ حصول کیا جا رہا ہے۔ رقبہ مذکورہ کی قیمت بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 13-11-04 کو ایک لاکھ 50 ہزار روپے فی مرہ اور 15 فیصد acquisition charges کے حساب سے رول (3) پنجاب لینڈ ایکویزیشن رول 1983 کے تحت منظور کئے۔ یعنی 1 لاکھ 72 ہزار 5 سو روپے فی مرہ قیمت ہذا کی منظوری سے قبل E.D.O(R) فیصل آباد نے بذریعہ بلااشت مورخہ 4-9-2004 کو 7 لاکھ روپے فی مرہ کے حساب سے تجویز کی تھی۔ تاہم قیمت کی درست تخصیص کے لئے کیس کا بنور جائزہ لیا گیا۔ اس رقبہ کا کچھ حصہ رہائشی اور کچھ کمرشل ہے۔ یہ رقبہ ریلوے روڈ کے عقب میں واقع ہے۔ فیصل آباد شہر کے valuation table مورخہ 22-3-2001 کے مطابق ایک ریلوے روڈ پر واقع زمین کی قیمت 1 لاکھ 95 ہزار روپے فی مرہ کمرشل اور 72 ہزار 5 سو روپے فی مرہ رہائشی متعین

ہے۔ چونکہ مذکورہ زمین کا کچھ حصہ رہائشی اور کچھ کمرشل ہے۔ لہذا دونوں نرخوں کی اوسط منج 1 لاکھ 33 ہزار 750 روپے کو مد نظر رکھ کر 1 لاکھ 50 ہزار روپے جمع 22 ہزار 5 سو روپے یعنی 1 لاکھ 72 ہزار 5 سو روپے فی مرد قیمت تقضیس کی گئی۔ جی ٹی ایس کی اراضی کا زیر بحث اراضی سے مستند نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ اراضی ریلوے روڈ کے سامنے واقع ہے اور ایک ریلوے روڈ پر واقع نہیں۔ حصول شدہ زمین کی قیمت دقتہ 23 اور 24 منجیب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1994 کے تحت منظور کی جاتی ہے اور اگر متاثرین کو اس قیمت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ ایوارڈ سنانے جانے کے بعد بھی زیر دفعہ 18 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 سول کورٹ میں ریفرنس دائر کر سکتے ہیں۔ جہاں تک اراضی زیر بحث کا تعلق ہے اس کی بابت ایسی ایوارڈ بھی نہیں سنایا گیا اور متاثرین کی پیش کردہ درخواستوں کی بنیاد پر بورڈ آف ریونیو اس معاملہ کا از سر نو جائزہ بھی لے رہا ہے۔

جناب سیکرٹری، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر موصوف کا جواب ہے کہ یہ جو نیا ایڈیشنل پل بن رہا ہے اس سے پہلے جو پل جاتا تھا اس میں سے بھی 14 فٹ زمین پہلے لی گئی تھی اور 1994 میں جب وہ زمین acquire ہوئی تھی تو اس کا 3 لاکھ اور کچھ ہزار روپے فی مرد ان کا دیا گیا تھا۔ آپ سب کو بھی پتا ہے کہ ملحقہ زمین 12 اور 13 لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے بک رہی ہے۔ ہمارا یہ پوائنٹ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مالکان میں کسی کا ایک مرد اور کسی کے دو مرلے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ والی ساری زمین مجھے وزیر موصوف پانچ لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے دے دیں۔ میں ساری جی ٹی ایس کی زمین لینے کے لئے تیار ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر زمین کی جو assessment کی گئی ہے وہ 7 لاکھ روپے فی مرد ہے۔ ایک چیز کی قیمت جو آپ نے 10 سال پہلے 3 لاکھ assess کی تھی تو کیا اب اس کی قیمت کم ہو کر ڈیڑھ لاکھ روپے ہو گئی ہے؟ وہاں کے لوگوں سے زیادتی کی جا رہی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ ایک غیر جانبدار کمپنی بنا دیں اور کمپنی جا کر دیکھ لے کہ مارکیٹ قیمت اگر تو 7 لاکھ روپے سے زیادہ ہو تو ان کو 7 لاکھ روپے کے حساب سے دے دیں۔ اگر اس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ ہو تو مالک لینے کے لئے بھی

تیار ہیں۔ ہدای گزارش ہے کہ یہ مسخا ان سے زیادتی ہو رہی ہے۔ E.D.O(R) نے بھی proposc کیا ہے وہ 7 لاکھ روپے ہے۔ ہدای یہ سمجھ سے پھر ہے کہ اس کو اس طرح سے کیوں کیا جا رہا ہے؟ براہ مہربانی آپ ایک کمیٹی بنا دیں۔ وہ کمیٹی وہاں پر جا کر ان کے ساتھ میٹنگ کرے۔ جیسے آپ نے پہلے بھی بورڈ آف ریونیو کی ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جا تو اس کا بھی کچھ نہیں تھا۔ تاہم میری آپ سے گزارش ہے کہ اس تحریک کے تین movers ہیں اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ آپ کے ہجرہ میں بھی پانچ پانچ لاکھ کی زمین ایک ایک لاکھ میں لے رہے ہیں۔ جناب والا پورے کے پورے گاؤں تباہ ہو رہے ہیں اس لئے آپ اس کمیٹی تشکیل دے دیں تاکہ زمیندار یا کوئی اور مقامی غریب آدمی کو اس کی صحیح قیمت مل سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں میری بھی یہی گزارش ہے کہ E.D.O(R) جس کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ وہاں پر نوکل یول پر موجود کمیٹی نے اس کو ابھی طرح سے دیکھا ہے کمیٹی کے فیصلے کی میرے پاس کاپی ہے۔ اس میں انہوں نے اس کے تمام aspects کا جائزہ لینے اور discuss کرنے کے بعد کہ آج سے دس سال پہلے اس کی یہ value تھی اور انہی لوگوں سے یہ acquire کی گئی تھی۔ غالباً اس وقت کوئی 14 فٹ تھا اور اب غالباً 34 فٹ کے برابر ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس وقت اس کی جائز قیمت 7 لاکھ روپے فی مرد ہے۔ اب مقامی طور پر جو assessment ہوئی ہے معلوم نہیں بورڈ آف ریونیو نے کس طرح سے انحراف کیا ہے۔ چلیے تو یہ تھا کہ بورڈ آف ریونیو جو ہے وہ اس E.D.O(R) کو یا وہ نوکل کمیٹی جو ڈسٹرکٹ یول پر بنی ہے ان کو یہ معاملہ refer کرتے کہ آپ نے 7 لاکھ روپے زیادہ رینٹ لگا دیا ہے۔ جب کہ اس کا رینٹ ڈیزنہ لاکھ روپے بنتا ہے یا جو دس سال پہلے تھا وہ 3 لاکھ روپے بنتا ہے۔ انہوں without refering that matter back انہوں نے خود ہی 7 لاکھ روپے کا ڈیزنہ لاکھ روپے کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی سنا ترین میں احساس عرومی نے جنم لیا ہے۔ جیسا کہ رانا آفتاب صاحب نے بھی یہ کہا ہے اور پھر انہوں نے خود بھی یہ فرمایا ہے کہ اس تمام process کے باوجود اب بورڈ آف ریونیو اس کا ازسرنو جائزہ لے رہا ہے۔ اگر وہ ازسرنو

جائزہ لے رہا ہے۔ اس میں میرے خیال میں جیسا کہ تجویز آئی ہے کہ اس میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے اور اس میں محرکین کو بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ مقامی معاملہ ہے چودھری عمیر الدین صاحب کا تعلق بھی اسی شہر سے ہے تو ہم اگر مل بیٹھ کر وہیں جو ایک جائزہ قیمت ہے ان متاثرین کو لے دیں۔ اس سے ایک تو یہ ہو گا کہ کم از کم civil litigation نہیں ہو گی کیونکہ اگر civil litigation شروع ہو گئی اور وہ لوگ ہائیکورٹ چلے گئے اور وہیں پر انہوں نے یہ کہا کہ دس سال پہلے تو اس کی قیمت تین لاکھ روپے تھی اور اب اس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے ہو گئی ہے۔ مقامی assessment committee اس نے ہمیں موجودہ قیمت 7 لاکھ روپے کہا ہے۔ اس وجہ سے یہ پراجیکٹ delay ہو جائے گا۔ stay ملنا شروع ہو جائیں گے اور پراجیکٹ اور over head bridge جو کہ بڑا ضروری ہے وہ جتنی بھی جلدی اس کی تکمیل ہو جائے شہر کے لوگوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ زیر التوا چلا جائے گا۔

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آج سے دس سال پہلے 1994 میں اسی جگہ کا right and left ٹھیک اسی جگہ پر 3 لاکھ روپے میں زمین خریدی گئی ہے اور اب EDO(R) صاحب نے اس کی قیمت 7 لاکھ روپے لگائی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ قیمت صحیح لگائی ہے۔ انہوں نے نہ تو متاثرین سے زیادتی کی ہے اور نہ ٹکٹے کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ لیکن اب انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپے قیمت مقرر کر کے وہیں کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنا دی جائے اور وہ کمیٹی اس پر کوئی فیصلہ کرے۔ اس میں وزیر مال کو بھی شامل کیا جائے اور وہیں پر موقع پر جا کر حالات کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے تاکہ وہیں کے متاثرین کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

جناب سپیکر، شکر یہ۔ وزیر مال۔

وزیر مال، جناب والا! E.D.O(R) نے جو قیمت suggest کی ہے۔ قانون کے مطابق روز کے مطابق یہ ہے کہ E.D.O(R) ایک چیز کی assessment کر کے recommend کرتا

ہے۔ وہ fix نہیں کر سکتا یا جو کمیٹی ہے وہ بھی fix نہیں کر سکتی۔ وہ اپنی ایک suggestion بھیجتا ہے خط بھیجے یا ٹھیک بھیجے اس کو درست کرنے کے لئے اس سے اوپر اتھارٹی ہے بورڈ آف ریویو ہے۔ final verdict, board of revenue کی ہوتی ہے جو ابھی تک نہیں ہوئی۔ ان کی suggestion آئی ہوئی ہے اس حساب سے انہوں نے suggest کیا ہے۔ بورڈ نے اس کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ نہیں یہ ہوتی چلے۔ بہر حال چونکہ ابھی تک فائنل نہیں ان کی درخواستیں آئی ہیں فائنل ہو سکتی ہے لیکن میرے دوستوں نے فرمایا ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے۔ اگر آپ ہر مسئلے میں جمل کوئی جھگڑا ہو وہاں کمیٹی بنا دیں تو آپ کتنی کمیٹیاں بنائیں گے؟ میں یہاں مسلماناں مانگتے ہونے یہ کہوں گا کہ اگر ہر مسئلے میں یہاں کمیٹی اپنی ایک verdict دے دے تو اس اسمبلی نے جو ایک قانون بنایا تھا جس کے تحت انصران کام کر رہے ہیں تو پھر انہیں ہم یہ کہہ دیں کہ اس قانون کو بھوز دیں اور جو ہماری کمیٹی کے گی اور جو ہماری مرضی کے مطابق ہو گا اس کو اسی طرح تبدیل کرتے رہیں گے تو پھر ایک system نہیں رہے گا مجھے یہ اعتراض نہیں ہے اگر دوست کمیٹی بنانا چاہتے ہیں اور اس کمیٹی کی رائے آجانے تو وہ کمیٹی قانونی لحاظ سے اس قانون کو رد کر سکتی ہے تو مجھے کمیٹی بنانے میں بھی اعتراض نہیں ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ طریب لوگوں کا ایک یا آدھا مر دیا کسی کی دکان یا کسی کا مکان یا کوئی زمین آئی ہے تو انہیں جائز قیمت نہ ملے۔ جائز قیمت کا طریقہ یہی ہے کہ ڈی سی جو ریٹ مقرر کرتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ ڈی سی کا مقرر کردہ ریٹ کے حساب سے front railway or back railway کی price میں فرق ہے۔ جب ڈی سی کا مقرر کردہ ریٹ آتا ہے تو presumption یہی ہے کہ ڈی سی کی جانب سے ٹھیک ریٹ لگا ہوا ہے لوگوں کو قبول شدہ ہے۔ ڈی سی کا مقرر کردہ ریٹ کے مطابق یہ قیمت آئی ہوئی ہے چونکہ دوستوں نے یہ کہا تو میں نے ان سے یہ کہا کہ دوبارہ غور کر لیں کہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ اب جناب نے فیصلہ کرنا ہے کہ جو فیصلہ بورڈ کرے وہ مان لیا جائے یا اگر آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں اور دوستوں کی ذہانزدگی کے مطابق آپ ایک رولز ڈانٹا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سیکرٹری وزیر موصوف نے اس میں معاملے کو الجھاتے ہوئے یہ کہا ہے کہ جناب! آپ کمیٹی بنائیں گے پھر ہاؤس کیا کرے گا؟ کمیٹیاں کیا کریں گے؟ authorities کیسے فیصد کریں گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا کام legislation بھی ہے اور اس کے بعد ان authorities کو جو اپنی authority کو for the benefit of the public استعمال کرتی ہیں۔ ان معاملات کو دیکھنا کہ آیا کوئی authority اپنے اختیارات سے تجاوز تو نہیں کر رہی؟ یہ بھی اس ہاؤس کے زمرے میں آتا ہے اور منسٹر اس ہاؤس سے اپنی طاقت اور اپنی فائتدگی کی power لیتا ہے اور اس معاملے کو اس نے وہاں جا کر monitor کرنا ہوتا ہے۔ ہم نے یہ بالکل نہیں کہا کہ آپ کمیٹی بنا دیں اور یہ سدا معاملہ اٹھا کر کمیٹی کو دے دیں۔ کمیٹی اس کا جائزہ لے گی اور کمیٹی فیصد کرے گی۔ نہیں ہم نے یہ بالکل نہیں کہا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ کمیٹی منسٹر صاحب کو assist کرے گی کہ وہ اس معاملے میں دیکھ لیں کہ اگر کوئی authority موقع پر رعالت صحیح طور پر observe نہیں کر رہی تو ہم جو تک اس شہر سے belong کرتے ہیں تو ہم اس مسئلے میں منسٹر صاحب کو assist کریں اور یہ معاملہ جب کہ دوبارہ زیر غور آ رہا ہے تو اس پر فیصد ہو تو وہ صحیح ہو۔ کسی کی حق تلفی نہ ہو تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس قسم کی راسخ دینے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ کمیٹی بنا دینے سے معاملہ خراب ہو گا۔

جناب سیکرٹری، جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری اصل مسئلہ اور ہے۔ وہ میں وزیر مال کو بتا دیتا ہوں کہ اسی کے ساتھ 8/9 کنال جگہ ہے۔ ایک صاحب جو حکومت کے اعلیٰ عہدیدار ہیں وہ 8 کنال جگہ وہ لینا چاہتے ہیں اور مرلے مرلے اور ڈیزل ڈیزل مرلے والے غریب لوگوں کی قیمت اس لئے کم لگوانی جاری ہے کہ ڈیزل لاکھ روپیہ غریبوں کو جب ملے گا تو ہم کہیں گے کہ کل یہاں پر ڈیزل لاکھ روپے فی مرلہ جگہ تھی اب یہ 8 کنال جگہ بھی ڈیزل لاکھ کے حساب سے ہمیں دے دی جائے۔ یہ ایک فوٹل فراڈ ہو رہا ہے اور غریبوں کے ساتھ زیادتی صرف اس لئے ہو رہی ہے۔ آج سے دس سال پہلے اس جگہ پر مرلے کی قیمت 3 لاکھ تھی اور اب یہ صرف اور صرف ڈیزل لاکھ میں لینا چاہ رہے ہیں۔ اگر آج

اس کی قیمت 7 لاکھ روپیہ ہوگئی تو اسے اس 8 کنال کی قیمت بھی 7 لاکھ کے حساب سے دینی پڑے گی۔ اس سلسلے فراڈ سے بچنے کے لئے میری التجا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ غریبوں کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ کل ایک آدمی کو کامدہ پہنچانے کے لئے آج سو غریبوں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ وزیر صاحب اس کو seriously لیں اور کمیٹی بنا کر وزیر صاحب خود اس کمیٹی کو چیئر کریں تاکہ غریبوں کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

رانا آفتاب احمد خاں، جناب سیکرٹری آج سے 10 سال پہلے وہاں جو 14 فٹ زمین لی گئی تھی اس زمین کی قیمت price Assize کے حساب سے 3 لاکھ روپے ملے تھے۔ ان میں وزیر چودھری عمیر صاحب بھی تھے۔ انہیں بھی وہ پیسے ملے تھے۔ اب اس زمین کی قیمت بڑھی ہے کم نہیں ہوئی ہے۔ ہمارا موقف ہے کہ جیسے انہوں نے کیس re-open کر کے دوبارہ discuss کرنا ہے تو فیصلہ تو Rules کے مطابق ہونا ہے۔ اگر ہم تین عمرک بیٹھ جائیں گے اور انہیں دستاویزی ثبوت دیں گے 'اوسط lodger book وہاں کی دکھائیں گے کہ ساتھ والی جو کہ زمین لیکوڈیشن بورڈ نے 12 لاکھ روپے فی مرد دی ہے تو اس سے لوگوں کو اس کا حق مل جانے کا We are not going to buy something there.

جناب سیکرٹری، جی شکریہ۔ لاہ منسٹر صاحب اس بارے میں کچھ کسنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے ان کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیے اور ہمارے معزز اراکین بھی یہی فرما رہے ہیں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔ میں ابھی منسٹر ریونیو سے یہ بات کر رہا تھا کہ مناسب یہ ہوگا کہ منسٹر ریونیو اس سلسلے کو خود دیکھیں۔ اگر مناسب ہو تو موقع بھی ملاحظہ کر لیں اور اگر وہاں پر معزز اراکین کی assistance کی ضرورت ہو تو ان سے بھی in put لیں اور اس بات کو ensure کریں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔

جناب سیکرٹری، جی شکریہ۔ رانا صاحب! لاہ منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے اور جو بھی معزز رکن منسٹر صاحب کو assist کرنا چاہے وہ کرے۔ منسٹر صاحب جا کر موقع

بھی ملاحظہ کر لیں اور میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ کسی کی حق تلفی نہیں ہونی چاہیے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب موقع بھی ملاحظہ کر لیں اور بورڈ آف ریونیو کا موقف بھی سن لیں اور اس موقف کے against ہمارا موقف بھی یہ سن لیں اور فیصلہ یہ خود کل لیں۔

جناب سپیکر، وہ تو سنیں گے۔ پورے ہاؤس میں جو بھی معزز رکن منسٹر صاحب کو assist کرنا چاہے وہ کرے۔ منسٹر ریونیو سے میری گزارش ہے کہ آپ موقع بھی ملاحظہ کر لیں، جو دوست آپ کو کوئی مشورہ یا guide line دینا چاہیں وہ دے دیں گے مگر آپ اس چیز کو یقینی بنائیں کہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو کیونکہ جو بھی فیصلہ ہونا ہے وہ کسی قطعے سے 'قانون یا حلیے کے تحت ہی ہونا ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتا لیکن کوشش کریں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

وزیر مال، جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کر دوں کہ میں بالکل جائزہ لوں گا اور جو حقیقت ہوگی وہ بھی سمجھوں گا اور پیش کروں گا لیکن اگر حقیقت اس چیز کے خلاف ہو جو قانون کہتا ہے تو اس کو تو میں نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر، دیکھیں، ان کی اس بات میں logic ہے کہ آج سے چھ سال، آٹھ سال یا دس سال پہلے اگر اسی جگہ کی قیمت تین لاکھ تھی تو آج دس سال بعد تو قیمت بڑھنی جیسے کم تو نہیں ہونی چاہیے۔ اس میں logic تو ہے اس کو آپ ذرا دیکھ لیں۔ شکریہ۔

محرکین ابھی اس تحریک کو press نہیں کرنا چاہ رہے تو ہذا میں اس کو dispose of کرتا ہوں۔ ابھی تحریک راجہ ریاض احمد صاحب کی ہے وہ تحریک بھی کیونکہ اسی نوعیت کی ہے اس کا بھی آپ موقع ملاحظہ کر لیں۔ راجہ صاحب یا کسی اور دوست آپ کو assist کرنا چاہے گا تو وہ بھی آپ کو assist کرے گا۔

وزیر مال، جناب سپیکر! میں عید کے بعد موقع ملاحظہ کروں گا۔

جناب سیکر، جب بھی آپ مناسب سمجھیں لیکن یہ دیکھیں کہ آپ عید کے بعد موقع پر جائیں اور مہلدا کے ریونیو بورڈ والے decision پہلے کر دیں۔ آپ کے visit کے بعد ریونیو بورڈ سے decision ہونا چاہیے۔

وزیر مال، جناب سیکر! آپ نے جو حکم کر دیا کہ بورڈ آف ریونیو ابھی فیصلہ نہ کرے تو اصولاً بورڈ آف ریونیو Board of Revenue is bound ہے۔

جناب سیکر، نہیں! آپ انہیں inform کر دیں کہ آپ کے visit کرنے تک اسے ذرا pending کر لیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکر! یہ کوئی معمولی سا واقعہ نہیں۔ یہ بہت اہم ہے۔

جناب سیکر، ایک بات طے ہو گئی ہے۔ اس کو کیا pending کرنا ہے؟ منسٹر صاحب موقع پر جائیں گے اور visit کریں گے۔ آپ ان کو assist کریں گے اور بھی جو دوست assist کرنا چاہیں وہ کریں۔ راجہ صاحب اس کو مزید press نہیں کرتے۔ اس لئے یہ تحریک اتوانے کار dispose ہوتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکر! میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ میری ایک بڑی اہم تحریک اتوانے کار ہے کہ ایک سکیم ایونیون رائیونڈ روڈ جس میں کم آمدنی والے سرکاری ملازمین کو پلٹ طے تھے۔ ان کی قیمت بھی assess ہو گئی تھی۔ انہوں نے سب کچھ pay بھی کر دیا تھا۔ اب اہل ذی اسے والوں نے ان کو دوبارہ۔۔۔۔۔

جناب سیکر، رانا صاحب یہ اگلے ابلاں میں آجانے گی۔ اس کا جواب بھی تو ابھی آتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکر! اس کو دوبارہ دینا پڑے گا کیونکہ یہ lapse ہو جانے گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کو صرف پڑھ لینے دیں۔

جناب سیکر، پڑھ لیں۔

ایونیو 1 کے الٹی سرکاری ملازمین سے لینڈ مافیا

کا زمین ہتھیانے کا منصوبہ

رانا آغاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایل ڈی اے نے کم آمدنی والے سرکاری ملازمین کے لئے ریٹینڈ روڈ پر ایونیو کے نام سے ایک رہائشی سکیم شروع کی جس میں گیارہ ہزار سے زائد درخواستیں وصول ہوئیں۔ ایل ڈی اے نے تمام درخواست گزاروں کی درخواستیں منظور کر لیں اور تمام درخواست گزاروں کو پلاٹ نمبر الاٹ کر دیئے۔ ایونیو میں فی کنال پلاٹ کی قیمت پانچ لاکھ چالیس ہزار روپے اور دس مرلے کی قیمت دو لاکھ ستر ہزار روپے اقساط کی صورت میں وصول کئے۔ جو محکمہ کے پاس چار ارب سے زائد روپے جمع ہوئے۔ ایل ڈی اے نے سرکاری ملازمین کو یہ یقین دلانی کہ وہ رقم جمع شدہ رقم سے ہی سکیم کو پیہ تکمیل تک پہنچایا جانے کا کوئی زائد رقم وصول نہیں کی جائے گی۔ اب ایل ڈی اے نے دوبارہ یہ نوید سنائی ہے کہ زمین کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ ڈویلپمنٹ کے چارجز بڑھ گئے ہیں لہذا فی کنال تین لاکھ چوبیس ہزار روپے اور دس مرلے کے ایک لاکھ باسٹھ ہزار روپے زائد جمع کروائیں۔ جو غریب ملازمین کے ساتھ ناانصافی ہے۔ پہلے ملازمین نے اپنے پیسے کاٹ کر اقساط جمع کرائیں اور اب مزید اعلیٰ بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔ جو اس ممکنہ کے دور میں ناممکن ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ غریب ملازمین کا مینا حرام کر دیا جائے۔ ایل ڈی اے نے لینڈ مافیا سے ملی بھگت کر کے ایسا منصوبہ بنایا ہے کہ غریب ملازمین کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ اپنی زمین فروخت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ جس کی محفل یونٹنی اسٹیٹ 2 کینٹ بورڈ بلڈنگ ملڈ مجید روڈ لاہور کی ہے۔ اس نے ایل ڈی اے سے الٹی پلاٹ شدگان کی فہرستیں حاصل کر کے تمام ملازمین کو خطوط بھیجا شروع کر دیئے ہیں کہ اگر زائد رقم نہ ادا کر سکیں اور زمین فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ یہ سب کچھ ایونیو کے الٹی افراد سے زمین ہتھیانے کا منصوبہ ہے کہ غریب ملازمین اس پوزیشن میں نہ ہوں گے کہ اعلیٰ رقم جمع کروا سکیں۔ مجبوراً اپنے پلاٹ بیچنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ

لیئڈ مافیا اس طرح دہشتا پھر رہے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہ ہے۔ اس مسئلے پر غریب ملازمین میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو باہابطار قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکر یہ۔ وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ، اہمی اس کا جواب آنا ہے اگلے سیشن تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر، اہمی اس کا جواب آنا ہے۔ اس لئے اگلے اجلاس تک اس کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک کے لئے آپ سے درخواست کی تھی کہ اسے out of turn circulate کروا دیا جائے۔ آج کیونکہ آخری دن ہے۔ اس میں معاملہ یہ ہے کہ وہاں پر اس رقبے کی رجسٹریاں ہو رہی ہیں۔ یہ معاملہ کوہ نور سے متعلق ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسے نام صرف آج take up کر لیا جائے اور پڑھنے کی اجازت دی جائے بلکہ اس کے جواب سے پہلے اس process کو روک دیا جائے ورنہ اربوں روپے کا نقصان ہو جائے گا۔ جس طرح میں نے اس دن آپ سے گزارش کی تھی۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جب تک جواب ہی نہیں آنے کا تو کیا process ہو گا۔

رانا منہا اللہ خان، اس میں یہ ہے کہ جب یہ take up ہو جائے گی تو متعلقہ منسٹر نے تو اس معاملے کا جائزہ لینا ہے۔ اس میں اگر وہ مناسب سمجھیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، آپ پڑھ لیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! شکر یہ۔

بورڈ آف ریونیو کا بھاری رشوت وصول کر کے

میسرز کوہ نور کو سستے ناموں زمین فروخت کرنا

رانا منیا اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کلاروائی مٹوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 1950 میں میسرز کوہ نور انڈسٹریز کو برائے صنعتی مقاصد 106 ایکڑ اراضی دی گئی۔ سرکاری اراضی میسرز کوہ نور کو nominal price پر اس بنیادی شرط پر دی گئی تھی کہ اراضی متحدہ ہی نہ صرف قیام صنعتی یونٹ کے اور کسی purpose کے لئے استعمال نہ کی جاسکے گی اور نہ ہی فروخت ہو سکے گی۔

میسرز کوہ نور نے اس اراضی پر قائم صنعتی یونٹ پر banks کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے اراضی کو فروخت کرنے کی اجازت چاہی اور یہ موقف اختیار کیا کہ واجب الادا قرضہ جلت کی ادائیگی کی اور کوئی صورت ممکن نہ ہے۔ اس پر میسرز کوہ نور کو اراضی فروخت کرنے کی اجازت بروئے جہتی نمبر 111-cs-1786-2003/2444 مورخہ 03-7-14 دی گئی یہ حکم تابع اجازت بابت فروخت اراضی از Chief Executive Secretariat Office No.3590/05 (D.3)2001 مورخہ 13 نومبر 2001 ہے جس میں اجازت فروخت اراضی درج ذیل شرط سے منسلک تھا۔

The Chief Executive has therefore been pleased to direct that the industrial Units may be allowed by the respective Provincial Government to dispose Land for retiring respective debts, Subject to the conditions that the Sale proceed shall be paid to the Creditor Bank/ Institution and that the sale proceeding shall be supervised by the Provincial Authority to ensure transparency and the Provincial Government shall be entitled to retain 20% of sale proceed.

درج بالا guide line بہت اجازت فروخت اراضی سے واضح ہے کہ فروخت سے حاصل کل / اصل رقم sale proceeds سے 20 فیصد حکومت پنجاب retain کرنے کی مجاز ہوگی اور بغیر رقم واجب الادا قرضہ بنک clearance تک متعلقہ بنک کو جانے کی اور حکام صوبائی حکومت اس سے sale proceedings سے متعلقہ transparency کو ensure کرنے کی ذمہ دار ہوں گی لیکن متعلقہ حکام صوبائی حکومت و حکام Board of Revenue نے میسرز کوہ نور سے بھاری رشوت وصول کر کے اراضی مقدمہ کی قیمت مبلغ ایک لاکھ روپے مرد بمطابق Schedule rate / Valuation table جو کسی بھی علاقہ میں کم سے کم قیمت اراضی بغرض Registration Stamp Duty مقرر کی جاتی ہے جو کسی طور market price یا sale proceed نہیں ہوتی طے کر لی ہے اور اسی تناسب سے حکومت 20 فیصد حصہ کا نقصان ہو رہا ہے جبکہ موقع پر اراضی مقدمہ کی حساب دس لاکھ روپے فی مرد فروخت ہو رہی ہے جو actual sale proceed ہے۔

یہ عمل ایک ماہ سے جاری ہے اور سینکڑوں مرد سرکاری اراضی فروخت ہو چکی ہے جس سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے جب کہ ہزاروں مرد اراضی آئندہ چند ماہ میں فروخت جانے کی۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال نہ صرف حکومت کی فوری مداخلت اور اراضی مقدمہ کی فروخت روکنے کا تقاضا کرتی ہے بلکہ سرکاری اراضی ہزپ کرنے والے لینڈ مانیجر اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر بحث ہونی چاہیے کیونکہ لینڈ مانیجر کی ان بڑھتی ہوئی غیر قانونی کارروائیوں سے صوبہ بھر کے عوام میں سخت تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس میں جو main operative point ہے وہ یہی ہے کہ لن لوگوں کو اجازت ملی تھی کہ آپ اس اراضی کو فروخت کریں اس میں سے 20 فیصد حکومت پنجاب رکھے اور 80 فیصد جب تک ان بنکوں کا قرضہ clear نہ ہو جائے بنکوں کو دیا جائے۔ اب اس میں جو اصل sale proceed ہے وہ دس لاکھ روپیہ فی مرد ہے۔ یہ آپ کے بھی نوٹس میں ہے۔ وہ فیصل آباد کا قیمتی ترین رقبہ ہے۔ اصل قیمت دس لاکھ روپیہ فی مرد ہے لیکن وہاں پر متعلقہ حکام نے اور Board of Revenue نے اس کی ایک لاکھ روپیہ فی مرد قیمت مقرر کر لی ہے۔ اس ایک لاکھ

روپے کے حساب سے جو 80 فیصد تک کو جا رہا ہے اور 20 فیصد حکومت پنجاب کو آ رہا ہے اور 9 لاکھ روپیہ فی مرد ان لوگوں کو جا رہا ہے جو پہلے سے ہی اس فراڈ میں شامل ہیں جبکہ اس اجازت نامے میں ان کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے۔ They have nothing to do with the sale of this land کو supervise ہی حکومت پنجاب نے کرنا تھا لیکن حکومت پنجاب نے supervision کا اختیار لے دے کر ان کو دے دیا کہ آپ supervision کریں 9 لاکھ گھر رکھیں اور ایک لاکھ میں حکومت کو بھی اور بنکوں کو بھی پورا کرتے رہیں۔ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ اس کا فوری نوٹس ہونا چاہیے۔

وزیر مال، جناب سیکرٹری میں oppose کرتا ہوں۔ اس کو pending کر لیں، جواب آنے کا تو بات ہو جانے گی۔

جناب سیکرٹری، اگلے اجلاس تک اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری اس کا جواب اگلے اجلاس تک آجانے کا لیکن کم از کم نو لاکھ روپے فی مرد کا نقصان حکومت کو ہو رہا ہے۔ حکومت سے مراد کہ اس سوبے کے عوام کو نقصان ہو رہا ہے تو اس کا بھی کوئی علاج ہو۔ جب ان کے نوٹس میں آ گیا ہے تو یہ اس کا کچھ نہ کچھ تو نوٹس لیں۔ یہ تو نہیں کہ اب جواب آتا رہے گا اور بات ہوتی رہے گی۔

جناب سیکرٹری، اگلا سیشن بھی کوئی دور نہیں ہے۔

رانا منہا اللہ خان، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وزیر مال میں کم از کم اتنی احساس ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری لیں کہ میں اس معاملے کو فوری طور پر دیکھتا ہوں۔ اگر یہ نقصان ہو رہا ہے تو اس کو روکا جائے۔

جناب سیکرٹری، رانا صاحب! انہوں نے سن لیا ہے۔ آج پرائیوٹ ممبرز ڈے ہے۔۔۔

محترمہ پروین سکندر گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی 'فرمائیں!

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکر! میری ایک تحریک اتوانے کا رہے اور اس کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جانے۔ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس میں بہت بڑا فراڈ ہو جانے کا اور کام ختم ہو جانے کا۔
جناب سیکر، جی 'پڑھ لیں۔

فنڈز غبن کرنے کی غرض سے تعمیر شدہ

سڑکوں کی از سر نو تعمیر

محترمہ پروین سکندر گل، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ داتا کنج پنشن ٹاؤن لاہور میں مورخہ 04-12-16 کو روزنامہ "توانے" وقت میں ایک اشتہار مطابق ان منصوبوں پر کام شروع کیا جا رہا ہے جو کہ پہلے سے تعمیر شدہ ہے اور مزید برآں تعمیر شدہ سڑکوں کو اکھاڑ کر دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جو صرف اور صرف فنڈز غبن کرنے کا ذریعہ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کے لئے اجازت دی جانے۔

جناب سیکر! اس طرح ہو رہا ہے کہ بہت سارے کام ہیں جو ٹینڈر لاث کرنے سے پہلے وہیں مکمل ہونے ہونے ہیں اور جو سڑکیں پہلے ہی تعمیر تھیں ان کو بھی اکھاڑ کر دوبارہ سے بنایا جا رہا ہے۔

جناب سیکر، شکر۔ جی 'لاہ، منسٹر صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سیکر! میری بھی ایک تحریک اتوانے کا رہے۔

جناب سپیکر، جو take up ہوتی ہے اس کا جواب تو پہلے آنے دیں۔ بیڑا آپ تشریف رکھیں۔
جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر محترم نے جو تحریک اتوانے کا پیش کی ہے۔ یہ انہوں نے مجھے دی تھی اور اس پر میں نے Assistant Director, Local Government, Lahore کے ذریعے ایک رپورٹ منگوائی تھی اس میں کافی حد تک محترم کی contention درست پائی گئی تھی تو ہم نے فوری طور پر متعلقہ ماڈرن کو کہا ہے کہ ان منصوبوں پر کام روک دیا جائے۔ ہم ایک Inquiry Officer مقرر کر رہے ہیں اس Inquiry Report کی روشنی میں مزید آگے پیش رفت کی جائے گی۔ کام ہم نے روک دیا ہے۔

محترم پروین سکندر گل، میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ کام فوری طور پر روک دیا جائے۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ کام روک دیا گیا ہے۔ محترم چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک اتوانے کا کا وقت ختم ہوتا ہے۔ آج Private Members Day ہے اور Private Members Bill کو take up کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے Chamber میں الیزیشن کے لئے Development Funds کے حوالے سے بہت دفعہ بات ہوئی ہے۔ میں لاہ منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ وہ کبھی "نل" نہیں کرتے ہیں لیکن کچھ کرتے بھی نہیں ہیں۔ جتنے بھی ہمارے الیزیشن کے ممبران بیٹھے ہیں۔ That was a gentleman agreement کہ ان کے فنڈز release ہو جائیں گے۔ آج سیشن ختم ہونے کے بعد پھر چار مہینے پر بات چلی جائے گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ چیف منسٹر صاحب سے بات کرنے کے بعد 24 گھنٹے میں فنڈ مل جائے گا۔ پھر چیف منسٹر صاحب کے والد صاحب کا انتقال

ہو گیا۔ پھر انہوں نے میٹنگ میں کہا تھا کہ فڈ Friday کو مل جانے کا اب Monday آ گیا۔ لاہ منسٹر صاحب اس کی kindly وضاحت کر دیں تاکہ اس کے بعد ہم نے جو لائحہ عمل کرنا ہے جو ہمارا action ہونا ہے ہم بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ان کو ان کے action سے تو نہیں روک سکتا۔ لیکن میں نے آپ کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ ہم چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعلق اس پر کوئی مثبت فیصلہ کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! We want a very clear answer, yes or no. یہ جو

ہیں We would not like to have the double standard. یہاں پر کچھ اور بات کرتے

ہیں، کرے میں اور بات کرتے ہیں 'سبزمیوں پر اور بات کرتے ہیں۔ All the members are

frustrated. اگر آپ نے نہیں کرنا تو You should have the moral courage to

stand up and say that we are not going to do it.

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سید احسان اللہ و قاسم صاحب!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! جس طرح محترم نے داتا گنج بخش کا کیس ابنا کر کیا ہے اسی

طرح میں بھی آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں میں گورنر انوار میں پی پی

93 کا election ہوا ہے وہاں بھی Municipal City Corporation نے کروڑوں روپے کے

bids tender لگانے ٹھیکیداروں کو کام دے دینے اور عوام کے کروڑوں روپے اہم کئے جا رہے

ہیں ان کو ادائیگیاں نہیں ہو رہیں۔ ہمیں سزگیں اسی طرح پڑی ہوئی ہیں جس طرح وہ اکھاڑ کر رکھ

گئے تھے۔ اس کی بھی کوئی Inquiry ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! یہ تحریک کی صورت میں لے کر آئیں پھر ہاؤس میں take up کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! کل تقریباً ایک سال کے بعد Labour

Department کے سوالات تھے لیکن کل اجلاس نہ ہو سکا۔ Labour Department،

Shahdara میں تقریباً 100 بستر پر مشتمل ایک بہت بڑا ہسپتال بنا رہا ہے۔ میں نے Labour

Minister سے ذاتی request بھی کی تھی کہ وہاں پر سوشل سکیورٹی کے حامل ملازمین جن کو

Labour Hospital میں علاج کی entitlement ہے۔ چونکہ وہاں ٹریک کا بھی rush ہے

دونوں جی ٹی روڈز فیصل آباد اور اسلام آباد والاروڈ وہاں سے گزرتا ہے اگر اس ہسپتال میں عوام

کے لئے وہاں emergency کی سہولت مہیا کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے عوام کا بھی

اور بالخصوص شہرہ کے عوام کو بہت فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر، سمیع اللہ صاحب! آپ منسٹر صاحب کو ان کے Chamber میں مل لیں۔

جناب سمیع اللہ خان، میرے خیال میں اگر آپ ان کو موقع دیں تو وہ بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، آپ چیئرمین مل لیں اور ان سے بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان، لیبر منسٹر بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر، بیٹیز چلنے دیں یہ بل ہیں۔ تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! لیبر منسٹر اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر، پلزا آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔ یہ بڑا important item ہے۔ پرائیویٹ ممبرز کے یہ بل آنے دیں۔ پلزا تشریف رکھیں۔ کارروائی چلتے دیں۔ جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 2004

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004."

وزیر قانون و پالیسی امور، جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرنا چاہ رہا تھا لیکن معزز رکن سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے نوٹل پانچ amendments دی ہیں۔ میں نے ان سے بات کی ہے ان میں تقریباً چار مناسب نہیں ہیں، already ان کی provision موجود ہے۔ لیکن معزز رکن نے section 28 in ایک amendment No.3 دی ہے وہ مناسب ہے اور اس پر پہلے متعلقہ منسٹر اپنی consent بھی دے چکے ہیں۔ اس لئے میں معزز رکن سے صرف اتنی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ سینڈنگ کمیٹی کے سامنے یہ باقی بھی withdraw کر لیں اور ایک کو سینڈنگ کمیٹی تک اپ کرے گی۔ میں اس کو oppose نہیں کرتا۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب! اگر آپ باقی withdraw کر لیں تو ایک accept کر لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، کون سی ہے؟

جناب سپیکر، تین نمبر ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، اصل تو amendment ہی وہ ہے باقی تو technical چیزیں ہیں جو میں نے ان سے کسی ہیں۔ اگر یہ technical چیزوں کو technically knockout کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اصل amendment تو وہی ہے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے تو دوسری آپ withdraw کرتے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، جی۔

جناب سپیکر، نمبر تین لے لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ یہ کیٹی کورینز کر دیں۔

جناب سپیکر، بیڑا ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is :

"That leave be granted to introduce the Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004."

(The motion was lost)

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرے پاس تو وزیر صاحب کی طرف سے تحریری

assurance موجود ہے کہ جس میں انہوں نے وعدہ کیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ نے خودی withdraw کی ہیں ایک پر ہی بات کروائیں گے باقی withdraw

ہو گئی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! یہ تو زیادتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! private member day ہے اور میں نے اس

طرف سے پہلے ہی کہا تھا کہ oppose نہیں کرتے۔ معزز رکن ایک amendment لے آئیں

طرف سے پہلے ہی کہا تھا کہ oppose نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ اس کو لے آئیں وہ oppose نہیں کریں گے۔
جی جہانزیب احتیاج صاحب Canal and Drainage (Amendment) Bill پیش کریں
گے۔

جناب تنویر اشرف کاٹڑہ، جناب سپیکر! اسے میں move کروں گا۔

جناب سپیکر، یہ آپ کی طرف سے ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹڑہ، جی، جناب والا!

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

مسودہ قانون (ترمیم) انبار و نکاسی آب پنجاب، صدرہ 2004

MR TANVEER ASHIRAF KAIRA: Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Canal
and Drainage (Amendment) Bill 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Canal
and Drainage (Amendment) Bill 2004."

MINISTER FOR IRRIGATION: I oppose it.

جناب سپیکر، وزیر آب پاشی اسے oppose کرتے ہیں۔ جی کاٹڑہ صاحب!

جناب تنویر اشرف کاٹڑہ، جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈینینس آنے کے بعد مختلف
قوانین میں ترامیم کرنا ضروری تھیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے مختلف آرڈینینسز بھی جاری کئے
لیکن اسمبلی کے آنے کے بعد یہ ضروری تھا کہ اس کے 'پہ توں سازی کی جاتی۔ جناب سپیکر!
اس سلسلے میں میں نے اور بھی مختلف بل اسمبلی سیکرٹریٹ کو دیئے لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا
پر انہیں نہ admit کیا گیا۔ پھر میری بت سیکرٹری اسمبلی سے ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ

درخواست دیں تو آپ کے ہائی بل بھی admit کر لے جائیں گے لیکن میری اس درخواست پر کیا فیصلہ ہوا ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس بل کے ذریعے جو کہ میں کینل اینڈ ڈریج ایکٹ میں ترمیم دی ہے۔ اس کی statement میں اطراف و مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میری دانست کے مطابق یہ ترامیم بہت ضروری ہیں اس لئے ان کو oppose کرنا درست نہ ہو گا۔ وزیر قانون اکثر الزام عائد کرتے ہیں کہ اپوزیشن والے قانون سازی میں حصہ اور دلچسپی نہیں لیتے۔ لیکن جب بھی ہم قانون سازی میں کوشش کرتے ہیں جیسا کہ میں نے اس ترمیم کے ذریعے کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے سیکرٹری اسمبلی نے اس کو approve نہیں کیا۔ وہ اس میں روڑے اٹکتے ہیں لیکن جب یہاں سے بل ہاؤس میں آجاتا ہے تو اس کو oppose کیا جاتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس بل کو oppose نہ کیا جائے اور اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، گل صاحب! آپ کچھ سمجھا چاہیں گے؟

جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ It is very unjustified جو کہ وزیر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ I do not see any logic کہ اس کو کیوں oppose کیا جائے؟ اس لئے پہلے وزیر صاحب کی logic سنتے ہیں کہ انہوں نے کس جگہ پر اس کو oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر، جی وزیر آب پاشی!

وزیر آب پاشی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ کینل اینڈ ڈریج ایکٹ کی revision محکمہ خود کر رہا ہے اور اس سلسلے میں ایک کمیٹی جادی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی دو میٹنگز ہو چکی ہیں اور سیکرٹری آب پاشی کے علاوہ محکمہ انہد کے تمام چیف انجینئرز اس میٹنگ میں شرکت کر چکے ہیں۔ اس میٹنگ میں افسران نے نئی تجاویز دے دی ہیں۔ چونکہ یہاں پر انہوں نے جو ترامیم دی ہیں وہ پانچ ہیں جن میں زیادہ تر یہ ہیں کہ words کو تبدیل کیا جائے یعنی کہ E.D.O(R) کو حاصل کر لیا جائے، ایک ان کی ترمیم یہ ہے کہ کمشنر کی بجائے ڈسٹرکٹ آفسیر رونیو کو حاصل کیا جائے اور ان کی ایک ترمیم سیکشن 70 کے حوالے سے ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ دو سو

روپے جرنلے کی بجائے 20 ہزار کیا جائے۔ اس لئے عرض ہے کہ یہ ناکافی ہے کیونکہ کیٹل اینڈ ڈریج ایکٹ کافی پرانا ہو چکا ہے اور اس تمام ایکٹ کی revision ضروری ہے۔ اس لئے اس پر ڈیپارٹمنٹ نے جو کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے وہ اس کو final shape دے رہی ہے اور انشاء اللہ تعلقانہ فروری میں ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے wet کروا کر اس بارے میں کمیٹی کی revision کے لئے کاؤنڈ کی منظوری کے بعد اسمبلی میں بل لے کر آئیں گے اس لئے ممبران سے میری گزارش ہوگی کہ چند ایک ترامیم کرنے کا کوئی ٹائمہ نہیں اس بارے میں ایکٹ کی واضح ترامیم درکار ہیں اور انہوں نے section 70 کے حوالے سے جو بات کی ہے کہ اس میں یہ جرنلہ بڑھانا چاہتے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ جرنلہ بڑھانا ہی نہیں چاہتا بلکہ ساتھ ساتھ قید کی سزا کو بھی impose کرنا چاہتا ہے اس لئے گزارش ہوگی کہ اس کو نہ دیکھا جائے اور محکمہ جو ترامیم لا رہا ہے اور جب یہ بل ہم اسمبلی میں لائیں گے تو اس وقت اس پر بحث کرنی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، اب میں سوال put کرتا ہوں۔

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر، کاٹرہ صاحب! آپ نے بات تو کرنی ہے۔

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، جناب سپیکر! بہت ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کمیٹی بنی ہے یا اس میں جو یہ معمولی معمولی ترامیم ہیں صرف نام کی ہی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کا مقصد ہی یہ ہے کہ قوانین میں ترامیم ڈیپارٹمنٹ نہیں کر سکتا وہ اسمبلی ہی کر سکتی ہے تو یہ ترامیم اسمبلی کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ وزیر موصوف نے کہا کہ کمیٹی بنی ہے اگر ہم نے یہ تجویز دی ہے اور میری یہ گزارش ہے کہ جو movers ہیں ان کو اس کمیٹی میں بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

The motion moved and the question is:

"That the leave be granted to introduce the Punjab Canal and Drainage (Amendment) Bill 2004."

(The motion was lost)

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ آج سے چند روز قبل گجرات میں ت ہاؤس میں ایک جملہ منہ ہوا جس میں۔۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب ایہ irrelevant ہے۔ پرائیویٹ ممبرز بل چل رہے ہیں آپ تشریف

رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں بات کر دوں گا تو اس کے بعد آپ جا دیجئے گا کہ یہ پوائنٹ آف

آرڈر بنتا ہے یا نہیں۔؟

جناب سپیکر، شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Canal and Drainage (Amendment) Bill 2004. Mr Muhammad Yar Mamoka may move it.

محرک کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس کو pending کیا جائے لہذا اس کو اگلے سیشن تک

کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب ایجوکیشن فاونڈیشن مصدراہ 2004
جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ابھی تو پرائیویٹ ممبر بل چل رہا ہے۔ آپ جو
بات کر رہے ہیں اس کا ہاؤس کی کارروائی سے کیا تعلق ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

MR SPEAKER: Next Bill is the Punjab Education Foundation
(Amendment) Bill 2004. Syed Waseem Akhtar may move it!

DR SYED WASEEM AKHTAR: Sir, I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab
Education Foundation (Amendment) Bill 2004."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab
Education Foundation (Amendment) Bill 2004."

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، جناب ایجوکیشن منسٹرا سے oppose کرتے ہیں۔ جی شاہ صاحب!
ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! الحمد للہ متحدہ مجلس عمل اور اپوزیشن کی طرف سے مختلف
departments کی کارکردگی کے حوالے سے اور بہت اہم معاملے سے متعلق بہت مثبت
contribution ہوتی ہے اور اس حوالے سے ایک ہی دن پورے ہفتے میں جب اگرسیشن چلتا ہے
تو وہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے جس کے اندر اپوزیشن کی طرف سے کی گئی ساری محنت کی
reflection آتی ہے اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ بہت ہی valid چیزیں یہاں پر عوام کے مفاد
کے اندر پیش کی جائیں لیکن یہ عجیب و غریب رویہ ہے کہ جو بھی مثبت چیز آجائے تو گورنمنٹ
بچنے کے طرف سے ایک مستقل رویہ ہے کہ اس کو oppose کرنا ہے تو اس رویے کو بھی انہیں
دیکھنا چاہئے کیونکہ یہ کوئی اچھا رویہ نہیں ہے۔

جناب والا! پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن جانی گئی تھی اور اس کو بنے ہوئے کم و بیش عموماً 12 یا 13 سال ہو گئے ہیں۔ ایک ادارہ بنا دیا گیا اس کی enactment ہو گئی اور اس کے بعد کسی نے اسے پوچھا نہیں کہ کیا معاملہ ہے؟ دس بارہ سال اسی طرح گزر گئے اور میں یہ عرض کروں کہ بنیادی طور پر اس کا function یہ تھا کہ یہ ملک کے اندر جو ایجوکیشن ہے بالخصوص پرائیویٹ لوگ یا پرائیویٹ سیکٹر کے اندر contribute کرنا چاہتا ہے تو اس کو یہ ادارہ facilitate کرے گا۔ اسی حوالے سے یہ ادارہ بنایا گیا تھا لیکن 12، 13 سال گزر گئے ہیں مگر اس ادارے کی کارکردگی بالکل صفر تھی۔ اس نے ذرہ برابر بھی اس حوالے سے کوئی کام نہیں کیا۔ منسٹر صاحب یہاں پر ٹیٹھے ہیں تو یہ بتادیں کہ اس حوالے سے اس ادارے نے کیا کارکردگی دکھائی ہے؟ اسی لئے ہم نے یہ ساری چیزیں propose کی ہیں تاکہ اس کی ورکنگ بہتر ہو جائے اور اس حوالے سے ہم نے propose کیا ہے کہ اس کے اندر جو تبدیلیاں کی جائیں تو اس کے نتیجے میں ادارہ گورنمنٹ کو رپورٹ کرے اور اس کے بعد اس ہاؤس میں اس ادارے کی ساری کارروائی آجانے تاکہ معزز ایوان کو چٹا چلے اور ایک لحاظ سے یہ اس ادارے پر ایک چیک اینڈ بیلنس کا پورا سسٹم بنتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی ورکنگ کو بہتر کیا جائے۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ میں refer کروں گا کہ آپ حضرات کی یعنی سپیکرز کانفرنس اسلام آباد میں دسمبر کے ماہ میں ہوئی تھی اور اس کی مکمل رپورٹ میں نے اخبارات میں پڑھی ہے اور معزز سپیکرز صاحبان نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے اور news papers میں on record ہے کہ اسمبلی کی طرف سے چیزیں منظور ہوتی ہیں اور کوئی بھی سرکاری حکمہ ان کو لفت نہیں کرواتا اور کئی کئی ماہ اس کے rules ہی نہیں بن پاتے یہاں پر جو ایک اسمبلی پاس کرتی ہے اور اس ساری ورکنگ پر اتنے سارے اعتراضات ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے اندر یہ ترامیم دی ہیں کہ حکمہ پابند ہو جائے اور ان کے رولز within limits فریم ہو جائیں اور اس کے بعد ایک ادارہ جو کہ benefit کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ کام کرے اور کوئی چیز عوام کے سامنے آسکے۔ اب یہ ادارہ بن گیا اور اخبارات میں بات آگئی کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن بن گئی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ انہوں نے جو بھی procedure طے کیا ہے، اصلاح کے اندر پہلے ڈی۔ سی صاحبان ہوتے تھے اور اب ڈی۔ سی۔ او صاحبان ہیں جن کے

پاس فارم available ہیں لوگ فارم لیتے ہیں اور اس کے بعد اس کو بھرتے ہیں اور اس حوالے سے کسی نے اگر بلا ٹنگ جانی ہے اس نے ادارے کی توسیع کرنی ہے تو اس کے لئے ایک لمبا چوڑا procedure ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کو closely watch کیا ہے اور ایک دو اداروں نے میرے ساتھ اس حوالے سے assistance بھی لی ہے۔ ایک ادارے کے لئے کوئی تھوڑی بہت بھی assistants لینے کے حوالے سے جو فائل تیار ہوتی ہے اور اس میں محکمہ ریونیو involve ہوتا ہے اور محکمہ ایجوکیشن involve ہوتا ہے اور وہ کوئی 35,40 یا 45 ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے تو جب ایک ادارے کی طرف کیس میچور ہو کر یہاں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے پاس پہنچتا ہے لیکن صورتحال یہ ہے کہ بہت سارے لوگوں نے یہ ایکسپریسنگ کیا ہے اور ادارے کے اندر applications کا ایک انبار لگا ہوا ہے dump ہوتی ہیں کہ یہ جو اداروں نے دی ہوئی ہیں کہ وہ مختلف assistants اس حوالے سے جاتے ہیں اور یہ ادارہ اپنی کارکردگی دکھانے سے بالکل بے بس ہے اور یہ اس طرح ایجوکیشن کے حوالے سے معاملات چلیں گے تو یہ کوئی ابھی صورتحال نہیں ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ تجاویز دی ہیں اور ویسے بھی ایجوکیشن کے حوالے سے جو hotchpotch کا سلسلہ ہمارے ملک میں چل رہا ہے تو میں refer کروں گا کہ ہمارے تعلیمی بورڈز کو آغا خان فاؤنڈیشن کے ساتھ منسلک کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سندھ نے بھی 'بلوچستان نے بھی اور صوبہ سرحد کی حکومت نے بھی اس پر reservation ظاہر کی ہیں کہ ہم سے پوچھے بغیر آپ کیسے اس کو مسلط کر رہے ہیں، صرف پنجاب ہی ایسا صوبہ ہے کہ جس پر جو مرضی لا دیا جائے جو مرضی اس پر نافذ کر دیا جائے، آمنا و صدقا کر کے اس کو قبول کر لیا جاتا ہے۔

آغا خان بورڈ نے تعلیمی اداروں کی assessment سے ایک سوال نامہ جاری کیا ہے جس کی میں کوئی لمبی تفصیلات آپ کی خدمت میں پیش نہیں کروں گا بلکہ صرف اس سوال نامے کے دو تین جزو آپ کی خدمت میں quote کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سیکرٹری اس سوال نامہ میں آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارہویں کے بچوں اور بچیوں سے سوالات پوچھے ہیں۔ اس میں سے آپ کی خدمت میں ایک نمونہ میں یہ پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ آپ اپنے دوستوں سے گرل فرینڈ ابوائے فرینڈ رکھنے کی خواہش کا اظہار

رکھتے ہیں۔ پھر ایک سوال ہے کہ آپ نے کبھی جنسی تعلقات استوار رکھے ہیں اور اگر ہاں تو پہلی بار جنسی تعلقات استوار کرتے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ 13 سال یا 13 سال سے زائد، 14 سال، 15 سال یا 18 سال؟ ایک اور جگہ پر انہوں نے اس طرح سوال کیا کہ کیا آپ شراب پیتے ہیں؟ اور اس میں انہوں نے اس کے سب سیکشن بنانے ہیں کہ جوابات میں اس کو tick کرنے کے لئے مختلف options دی ہوئی ہیں کہ "ہاں" میں پینا ہوں، یا پیتی ہوں، نہیں میں نہیں، کتنی پیتی ہوں، کتنی مقدار میں پیتے ہیں، اس کے آگے لکھا ہے کہ روزانہ ایک گلاس، دو گلاس، روزانہ تین گلاس یا روزانہ پانچ گلاس۔ یعنی اس قسم کا پورا ایک سوال نامہ ہے جو آغا خان بورڈ نے بچوں اور بچیوں سے اس حوالے سے پوچھا ہے تو یہ ملا پر آزاد قسم کا ایجوکیشن سسٹم اس ملک کے اندر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ بالکل وہ جو نیو ورلڈ آرڈر اور 11 ستمبر کے بعد اس حوالے سے ایک سوچی سمجھی سکیم ہے کہ پہلے مرحلے کے اوپر ہمارے پاکستان میں ایجوکیشن کے سسٹم کو بالکل میکور کرنا چاہئے اور اسی غرض کے لئے جنرل ریٹائرڈ قاضی صاحب کو وزارت تعلیم دی گئی ہے اور کرینیا روکانے اپنے دورہ کے دوران ان سے ملاقات کی اور ان کی بڑی تحسین کی کہ ایک ریٹائرڈ جرنیل صاحب بالکل صحیح سمت میں ایجوکیشن کو لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں میں نے پیش کی ہیں تو اس پر غور ہونا چاہئے اور ہماری یہ submission ہے کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے سے جو مثبت تجاویز دی ہیں ان کو oppose نہ کیا جائے، ان کو کمینٹی کے سپرد کیا جائے یہ وہاں پر thrash out ہو جائیں گی۔ اگر وزیر موصوف سمجھتے ہیں کہ اس کے اندر یہ باتیں حقائق کے خلاف ہیں یا یہ feasible نہیں ہیں یا اس کے اوپر عمل درآمد ممکن نہیں ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہم کھلے دل کے ساتھ کمینٹی کے اندر بیٹھیں گے اور اس پر discussion ہو گی اور کوشش کریں گے کہ ایک بہتر چیز ایوان کے اندر پیش کی جاسکے۔

جناب سینیٹر، جی، منسٹر ایجوکیشن!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سینیٹر! اس میں میرا بھی نام شامل ہے لہذا مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! mover نے بات کر لی ہے اور ایک ہی mover ہوتا ہے جو کہ move کرتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! movers میں میرا نام بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! اس وقت آپ نے move کرنی تھی۔ آپ نے بھی یہ کہا تھا کہ میں بھی move کرنا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ آپ نے بھی وہی باتیں repeat کرنی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب نے۔۔۔۔

جناب سپیکر، پریس والے سن رہے ہیں اس لئے آپ کا نام بھی ساتھ آجانے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں پریس والوں سے کہتا ہوں کہ میرا نام نہ دیں ہمارے وزیر صاحب کا دسے دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بڑے دھوم دھڑکے کے ساتھ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا بل منظور کروایا اور یہ اعلان کیا کہ اس کے نتیجے میں ایجوکیشن میں ایک عظیم الشان انقلاب آجانے کا اور بہت کچھ کیا۔ جناب سپیکر! ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے نہ تو اس کے rules بنے ہیں اور ایک بھی کیس پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے recommended نہیں ہوا، کسی کو ایک روپیہ نہیں دیا، صرف بے چارے سرکاری افسران کا ایک dumping station لاہور کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بنایا گیا ہے۔ یہاں پر افسران آ کر سارا دن بے کار بیٹھے رہتے ہیں، کروڑوں روپے کا خرچ ہے۔ جناب سپیکر! ہم نے اگر اس بل کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا جو بل بنایا گیا، Act بنایا گیا ہے، اس کے Rules بنانے گئے ہیں، اس کی رپورٹ آنے۔ اگر پنجاب گورنمنٹ اس پر استا بڑا خرچ انہیں provide کرتی ہے۔ اگر اس کی رپورٹ پنجاب اسمبلی کو دینے کے لئے تیار نہیں تو ہم نے ان سے اور کیا مطالبہ کیا ہے۔ ہم نے اس ترمیم کے ذریعے ہی ایک مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اندر اس کی رپورٹ آئی چلے۔ اور فوری طور پر اس کے Rules بنانے جائیں۔ ان کو ایکٹ بنانے ہونے پر ایک سال ہوا لیکن ابھی تک اس کے روز ہی نہیں بنے اور جب تک اس کے روز نہیں بنیں گے تب تک اس کی

کوئی کلرکرمی شروع ہی نہیں ہو سکے گی اور کوئی کام ہی نہیں ہو سکے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ رویہ جو آج ہمارے سرکاری بیچوں نے اپنایا کہ اپوزیشن کی ہر ترمیم یا مثبت تجویز کو اٹھا کر نوکری میں پھینک دے اگر ان کا یہی حکم ہے تو ہم آئندہ پیش ہی نہیں کریں گے یہ خود ہی اپنی قانون سازی کر لیا کریں ہم ان سے معذرت کر لیں گے۔ لیکن اگر کوئی مثبت قانون سازی ہو ہم تو ان کی مدد کرتے ہیں ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک سال سے ایک بنا کر رکھا ہوا ہے اور اس کو کھڑے لائین لگا کر کسی الہادی میں بند کر دیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ادارہ ہے آپ کی حکومت نے ڈائریکٹر مقرر کرنے ہیں ابھی تک انہوں نے ڈائریکٹر تک مقرر نہیں کئے۔ یہ ادارہ بالکل dull ہو چکا ہے اس کو چلانے کے لئے اگر ہم ان کو کوئی مثبت تجاویز دیتے ہیں۔ اگر یہ کہیں کہ ہم اکثریت کے بل بوتے پر سے اس کو bulldoze کر دیں گے تو یہ بڑی نا انصافی کی بات ہوگی۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم

وزیر تعلیم، شکریہ جناب سپیکر! کبھی بھی کوئی مثبت ترمیم جو اپوزیشن نے ہمیں دی ہو ہم نے اسے اٹھا کر کوڑے میں نہیں پھینکا۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی قانون بنایا جائے یا جب بھی کوئی بل ہاؤس میں lay کیا جائے اس کو lay کرنے سے پہلے اس کے pros and cons کو thrash کر لیا جائے۔ آپ کو بھی یاد ہو گا کہ جب ہم نے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا re-structure Bill ہاؤس میں lay کیا تو اس پر بہت زیادہ بحث ہوئی foreign against باتیں بھی ہوئی۔ جب یہ بل lay ہوا اور سٹینڈنگ کمیٹی میں گیا تو وہاں پر معزز رکن بھی موجود تھے اور انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا اور جو ہمارا point of view تھا وہ بھی بتایا پھر یہ بل دوبارہ ہاؤس میں آیا اور پھر قانون کی شکل بن گیا۔ اس میں اپوزیشن leave mover مانگ رہے ہیں کہ یہ Amendment Bill پیش کیا جائے اس میں ان کی تین demands ہیں۔ ان کی پہلی سب سے بڑی demand یہ ہے کہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ ہاؤس میں پیش کیا جائے۔ دوسری demand یہ ہے کہ removal of the Director کو جو انہوں نے propose کیا کہ

The Director shall hold office during the pleasure of the Government.

جناب سپیکر! تیسری ڈیمانڈ میں یہ کہا ہے کہ:

The Government may within 3 months make rules for the carrying of the purposes of the this Act; Rules shall be laid before the Assembly immediately after.

جناب سپیکر! ہم نے اس سارے concept کو مانا تھا کہ ہماری ایجوکیشن فاؤنڈیشن بڑی dormant ہے اس کی activity اتنی زیادہ نہیں ہو رہی۔ شاید یہ activity اس لئے نہیں ہو رہی کہ حکومت پر بہت زیادہ clutches اور ہم چلتے ہیں کہ اس کو ہم زیادہ walkable بنائیں اس کا بھی ایک background ہے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو اتنے زیادہ سالانہ فنڈز نہیں دینے گئے تھے اور پچھلے ادوار میں کوئی focus نہیں تھا کہ یہ اس پبلک سیکٹر کو activate کیا جائے۔ جناب سپیکر! 1990 اور 1993 کی اسمبلی میں جب ایجوکیشن اور ہیلتھ فاؤنڈیشن بنی تھی یہ بل پاس ہوا تھا تو جو جیسا پہلی مرتبہ اس فاؤنڈیشن کو دیا گیا تھا اس کے بعد دس بارہ سال اس کو پیسا نہیں ملا۔ تو جو Bank سے interest آتا تھا اس میں servive کرتے رہے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ زیادہ پراجیکٹ دینے جائیں لیکن ان کی اتنی capacity نہیں تھی۔ ہم نے یہ سوچا کہ اس کو re-structure کیا جائے اور ہم پبلک کے اثر کو ختم کیا جائے اور آپ کو یاد ہو گا کہ منسٹر ایجوکیشن اس فاؤنڈیشن کا head ہوتا تھا اس کو بھی ہٹا کر پرائیویٹ سیکٹر سے بندے لے کر آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سالانہ رپورٹ پیش کی جائے تو میں احسان اللہ وکاس سے یہ گزارش کروں گا ہماری جتنی بھی autonomous bodies ہیں ہماری پندرہ پبلک یونیورسٹیاں ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور یونیورسٹی وغیرہ یہ اسمبلی انہیں پارٹنر دیتی ہیں اور اسمبلی کے بل کے ذریعے انہیں autonomy ملتی ہے اور یہ autonomous bodies ہوجاتی ہیں۔ کوئی بھی ایسی autonomous body محکمہ تسلیم میں اپنی سالانہ رپورٹ ہاؤس میں lay نہیں کرتی۔ ٹیکٹ بک بورڈ ہو یا ہماری پنجاب یونیورسٹی ہو یا ہماری ایجوکیشن فاؤنڈیشن ہی کیوں نہ

ہو۔ ہمارے اس ڈیموکریٹک سسٹم میں ایک بہت بڑا effective ادارہ پبلک اکاؤنٹس کمیشن جس کے سربراہ اس ہاؤس کے معزز ممبر ہی ہوتے ہیں۔ اور وہ بہت بڑا ایسا forum ہے جس پر آپ ایسے اداروں کو responsible hold کر سکتے ہیں اور کوئی بھی ڈرافٹ یا آڈٹ میرا بنے تو وہ میرا P.A.C کی کمیشن میں آتا ہے پھر اس کے بارے میں ڈائریکٹوری جاری ہوتے ہیں۔ اس کمیشن میں آپ اس irregularity کے matters کی cognizance لیتے ہیں اور P.A.C ایک Constitutional Body ہے جو بہت با اختیار ہے۔ جتنی بھی irregularities ہوتی ہیں وہ آڈٹ میرا کے ذریعے P.A.C میں پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے ابھی کہا کہ ڈائریکٹوری نہیں بنیں، جب یہ بل بنا پھر پاس ہوا پھر نوٹیفکیشن ہوا اور جب یہ دوبارہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا ہم نے یہ کوشش کی کہ ہمارا vision ہے اور تھا کہ ہم پرائیویٹ سیکٹر کو زیادہ سے زیادہ involve کریں ایسے notables کو ایسے educationists کو ہم اس فاؤنڈیشن میں لے کر آئیں اور اس بورڈ میں شامل ہیں۔ میرے پاس لسٹ ہے اگر آپ کہیں تو میں پڑھ سکتا ہوں۔ ہمارے جو non-official ہیں۔ میں ان کے نام پڑھ دیتا ہوں ان کی تسلی ہو جانے گی۔ فیصل چودھری، شاہد کلادار، پروفیسر خواجہ مسعود، طاہر یوسف، مسز طارق جیلانی، مسز نسreen قصوری، مسز فریہ ظفر، خانمہ پرویز ملک اور حکومت کی طرف official طور پر سیکرٹری ایجوکیشن، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری سوشل ویلفیئر، سیکرٹری ٹریسی، سیکرٹری پی اینڈ ڈی، وائس چانسلر آف دی ایجوکیشن آف یونیورسٹی اور ایم۔ ڈی۔ پی۔ ایف۔ یہ ہم نے پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ create کیا ہے اس میں ہم نے یہ mix بنایا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش یہ ہے کہ یہ بورڈ زیادہ effective ہو اور اس بورڈ کی کارکردگی پبلک و پرائیویٹ سیکٹر میں زیادہ effective تاکہ ہماری سوسائٹی میں جو pro-poor schools ہیں اور ایسے پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ جو کہ غریبوں کے لئے سکول کھولنا چاہتے ہیں ان کو گرانٹس دی جائیں اور لون دیا جانے تاکہ وہ effectively کام کر سکیں۔ میری ان سے یہ گزارش ہوگی کہ انہوں نے جو تین ترامیم کی اجازت مانگی ہیں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ Bill ہم نے بہت comprehensive بنایا تھا اور بڑا سوچ سمجھ کر بنایا تھا۔ ہم نے اس Bill میں چیک اینڈ بیلنس رکھا ہے اس میں کوشش یہ کی ہے کہ true spirit of law جس میں بنیادی

حقوق کا بھی خیال کیا جانے کسی افسر کے ساتھ بھی زیادتی نہ ہو اور بورڈ کے ممبر کے ساتھ بھی زیادتی نہ ہو اور tenures بھی پورے ہوں اور اس کے علاوہ جو ہم نے بورڈ کو effective power دینی ہے وہ بھی ہم دے سکیں۔ پھر ہم نے Private اور Public کا Mixture بنایا ہے اس کا چیک اینڈ بیلنس بھی رہے اور آئندہ ان کی نظر میں جو بڑی irregularity ہو گی تو انشاء اللہ تعالیٰ we stand responsible اور ہم اس کی پوری پوری cognizance کریں گے۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کو take up نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ان کی تمغوی تصحیح کرنی ہے انہوں نے یہ بات رکھی ہے کہ P.A.C کے پاس سارے معاملات آتے ہیں میں ان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ autonomous bodies کے اکاؤنٹس P.A.C کے سامنے پیش نہیں ہوتے۔ اسی لئے ہم نے یہ کہا کہ اس کو یہاں پیش کیا کیونکہ یہیں سے بل منظور ہوا اور یہیں سے سارے رولز بنے ہیں۔ میں نے جو تین چیف منسٹرز کا حوالہ دیا کہ سندھ، بلوچستان اور سرحد نے آغا خان فاؤنڈیشن سے الحاق کو مسترد کیا ہے اس لئے وزیر صاحب کو بھی اس بارے میں کہنا چاہیے۔ طلباء کی طرف سے اور اساتذہ کی طرف سے بھرپور احتجاج ہو رہا ہے کہ آغا خان بورڈ کے ساتھ ہمارے تعلیمی اداروں کو منسلک کر کے اس ملک کو بلا پیر آزاد اور سیکولر سٹیٹ بنانے کی جو کوششیں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، اپوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں دو چیزوں کے بارے میں جناب وزیر محترم سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں اس کابینہ میں جو تین چار اچھے منسٹرز ہیں جتنے میں ان کا بھی شہد ان میں ہی کرتا تھا لیکن اب مجھے اپنی لسٹ میں نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ ہمیں یہ بتایا

جاننے کہ جس کے بارے میں ہم نے پوچھا ہے کیا اس کے روزین گئے ہیں؟ نمبر دو بات یہ کہ نسرین محمود قصوری صاحبہ جن کو انہوں نے ڈائریکٹر بنایا ہے وہ پاکستان میں کون سے عربوں کے سکول چلا رہی ہیں۔ جتنے بھی لوٹ مار کے ادارے ہیں وہ ان کے ہیں جہاں پر تین تین اور پانچ پانچ ہزار روپے ماہانہ فیس ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو ڈائریکٹر بنلایا تاکہ جو بے چارے عربوں کے جو چار سکول ہیں ان کو بھی وہ بند کرانے اور ان کو بھی کسے کہ یہ بچے بھی میرے پاس ہی آئیں جناب سپیکر ان کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم صاحب نے جو آغا خاں بورڈ کی بات کی ہے تو حکومت پنجاب کا یا ہماری وزارت تعلیم کا آغا خاں بورڈ سے کوئی لنک نہیں ہے۔

وزیر تعلیم، Agha Khan Board کو ایک فیڈرل آرڈیننس کے ذریعے پاور دی گئی کہ وہ چاروں صوبوں میں جا کر as a private entity body کام کریں۔ میں آپ کو محال دوں گا کہ ہمارے ملک میں ولایتی سکول ہیں جہاں پر او یوز اور اے لیوز کی تعلیم دی جاتی ہے ان کے پرچے انگلینڈ سے آتے ہیں۔ ان کے اداروں اور ان کے سنٹروں کا باہر سے ہی سارا arrangement ہوتا ہے اور پھر یہ پرچے جب واپس انگلینڈ جاتے ہیں تو وہیں سے ہی ان کو فیل پاس یا جو بھی ان کا کرنا ہوتا ہے کیا جاتا ہے۔ ان کو تین ادارے evaluate کرتے ہیں۔ ایک Oxford دوسرا Cambridge اور تیسرا Adaxal Body ہے۔ ایسے evaluate کرتا ہے جس طرح ہمارے تعلیمی بورڈ ہیں، لاہور بورڈ، سرگودھا بورڈ، ملتان بورڈ، ہم اپنے اداروں کو رجسٹرڈ کرتے ہیں اور اپنے بچوں کے امتحانات لیتے ہیں۔ پھر ہم میٹرک اور ایف اے کے سرٹیفکیٹس دیتے ہیں۔ اسی طریقے سے یہ جو پرائیویٹ سیکٹر ہے وہ ہمارے اے لیوز کے بچوں کو سرٹیفکیٹس اور ان کے رزلٹ وغیرہ دیتے ہیں۔ اب آغا خاں نے فیڈرل گورنمنٹ سے اجازت لی کہ ہمیں operate کرنے دیا جائے تو compete with all those bodies جو کہ او اے لیوز کا درجہ دے رہے ہیں۔ بہر حال اس بورڈ سے کسی قسم کا کوئی link نہیں ہے۔ ہمارے پنجاب میں

63 ہزار جو سرکاری سکول چل رہے ہیں وہ ہمارے اٹھ تعلیمی بورڈوں کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ہمارا ایک سلیبس ہے، ہمارا جو ایک آنفینل سلیبس ہے اس کے ذریعے ہم لوگ پڑھا رہے ہیں۔ ہم نے کسی بھی موقع پر کوئی ایسا سرکر نہیں نکالا کہ ہمارے تمام سرکاری سکول آغا خان بورڈ کے پیچھے لگ جائیں، ان کا منظور شدہ سلیبس یا ان کے نظام پر چلیں۔ ہمارا کوئی link نہیں ہے۔ ان کے آغا خان کے متعلق جو reservations ہیں، وہ باطل ہونے چاہئیں۔ ہر انسان کی اپنی ایک independent رائے ہے لیکن ہم نے آرڈیننس کی مکمل respect کرنی ہے اور آرڈیننس ان کو اس چیز کی اجازت دیتا ہے، اب احسان اللہ وقاص صاحب کا بھی ایک سکول ہے، ان کی مرضی ہے کہ یہ لاہور بورڈ کے ساتھ affiliate ہو جائیں یا یہ آغا خان کے ساتھ ہو جائیں۔ لیکن سرکاری سطح پر ہمارے سکول ہمارے تحت اور ہمارے تعلیمی بورڈوں کے تحت ہی چلیں گے۔ جہاں تک احسان اللہ وقاص صاحب نے رولز کی بات کی تو یہ ہمارے اس بورڈ کا بھی حال ہی میں نوٹیفکیشن ہوا ہے، بورڈ کی constitution تیار ہو گیا ہے، انشاء اللہ تعلق رولز بھی بن جائیں گے، انہیں پیسا بھی allocate ہو جانے کا اور یہ بورڈ اپنا کام کرنا شروع کر دے گا۔ شکریہ

MR SPEAKER: Thank you. The motion moved and the question is:

That leave be granted to introduce the Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004.

(The motion was lost.)

جناب سپیکر، اب ہم قراردادیں take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، آپ فرمائیں!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گا۔ میں ابھی جب اسمبلی میں آ رہا تھا تو مجھے گیت پر ایک لیڈی لیکچر رنے اپنا contract appointment letter دیا اور کہا کہ تعلیم کے بارے میں یہ حکومت اسکا کچھ کر رہی ہے اور اس کے دعوے کر رہی ہے کہ پڑھا لکھا پنجاب ہمارا

خواب اور یہ وہ۔ اصل میں contract appointment جو ہوتی تھی، سرورس کمیشن نے بھی یہ کہا ہے کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن میں کوئی نہیں آیا تو contract appointments کے پیچھے ایک motive تھا کہ ان کو handsome pay کیا جائے تاکہ یہ اہمی طرح پڑھائیں یا اہمی طرح کام کریں۔ یہ ایک ایسی لیکچرر کا لیئر ہے جس نے through out her career distinctionally اس کے بعد دو اختیارات نیشنل ڈبلیوز "ڈان" اور "جنگ" میں لاہور کے اس اسمبلی کے ایک ڈیزم کلو میئر left right main artery سے کلج کے پرنسپل نے add دیا۔ اس نے ریکورڈنٹ بورڈ کے سامنے جا کر اپنی سلیکشن مہلت کی and she is told No.1 اس کو appointment letter کیا دیا گیا یہ اگر آپ توڑا سا غور کریں تو میں پڑھ کر سادوں۔

You will be paid Rs. 5000/- p.m....

اور اس کے ساتھ seven stigmas attached ہیں جو اس کو تبدیل کرنے کے لئے ہیں کہ آپ کو کسی وقت بھی نکال دیا جائے گا۔ punctuality 'prior notice' جو کچھ بھی ہے اور آخر میں یہ لکھا گیا ہے کہ میرا صرف یہ کہنا ہے کہ یہ پانچ ہزار 'through out her career' جس نے distinction لی ہے، کیا contract appointment اور جو سلیکشن بورڈ کالجوں میں بنے ہوئے ہیں، ان کی مرضی ہے یا وہ گورنمنٹ آف پنجاب کی کوئی پالیسی ہے کہ کس طرح ان کو pay کرنا ہے یا handsome pay کرنا ہے کیونکہ استاد جسے آپ باپ کہتے ہیں اس کی اگر عزت نہیں ہو گی تو کیا ہو گا؟ یہ بھی صبح سات بجے گھر سے نکلتی ہے اور ہر برس پورہ پانچ بجے گھر میں پہنچتی ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ میری یہ استاد وزیر تعلیم سے کریں۔ بڑے articulate ہیں، smart ہیں، ہر جگہ پھرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ایسے کالج میں جائیں اور سٹوڈنٹس اور ٹیچرز کی مشکلات کو دیکھیں۔ آج اگر کانسیبل کی تنخواہ دس ہزار کسی گئی ہے تو یہ ایک ایم۔ ایس۔ سی (گولڈ میڈلسٹ) جو سائنس کی ٹیچر ہے اس کے لئے پانچ ہزار ہے۔ اس سے تعلیم کامیاد کیا ہو گا؟ آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، ہوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے دو بل تھے جو کمیٹیوں کو refer ہونے تھے، ان میں سے ایک ٹارنٹ کے حوالے سے Amendment Bill تھا اور ایک لاہور کونسل آف آرٹس کے حوالے سے تھا۔ یہ میرے دو جو امینڈمنٹ بل تھے ان کے بارے میں وہاں کمیٹی کے اندر میرے ساتھ یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ گورنمنٹ اپنے طور پر خود یہ بل لاری ہے تو میں نے اس موقع پر کہا کہ ٹھیک ہے ان کو pending کر دیں اگر گورنمنٹ لاری ہے اور میری چیزوں کے بارے میں انھوں نے وعدہ کیا کہ وہ چیزیں ان میں شامل کی جائیں گی۔ اب نہ گورنمنٹ کابل ہے اور نہ کوئی چیز ہے۔ اب میری amendments پر مشعل بل جو کمیٹی کو refer کئے گئے تھے، اسمبلی کی وہ پراپرٹی ہے اور انھوں نے اسمبلی کو اس بارے میں رپورٹ دینی تھی۔ نہ انھوں نے اس کی اس دفعہ اس سیشن میں کوئی extention لی ہے، مجھے بتائیں وہ بل جو کہ اسمبلی پراپرٹی ہیں وہ کب مر گئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب سن رہے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنا وعدہ نبھائیں گے۔ لاہ منسٹر صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پالیسی امور، جناب سپیکر! یہ تکہ کمیٹی میں assurance concerned department کی طرف سے دی گئی ہو گی تو میں منسٹری آف ٹارنٹ اور کچھ سے بھی چیک کر لیتا ہوں کہ اگر انھوں نے assurance دی تھی تو انھوں نے legislation کے لئے بل دینے تھے تو کیوں نہیں دینے؟ میں چیک کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اب یہ محترمہ صاحب کو کب صاحبہ کی طرف سے قرار داد ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں نے ایک بڑا اچھا point اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب! وہ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے اور وہ اس پر ضرور کوئی ایکشن لیں گے۔ جی، محترمہ!

قرار دادیں (ملا عام سے متعلق)

خاتون کی بطور فیملی جج تعیناتی

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری شکریم۔ میں ایک قرار داد پیش کرتی ہوں کہ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی پرزور عمارش کرتا ہے کہ

” West Pakistan Family Court Act 1964 کی ترمیم شدہ دفعہ 3

کے مطابق صوبہ کے ہر ضلع / تحصیل میں کم از کم ایک خاتون کو بطور فیملی جج فوری تعینات کیا جائے۔“

جناب سیکرٹری، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی پرزور عمارش کرتا ہے کہ

” West Pakistan Family Court Act 1964 کی ترمیم شدہ دفعہ 3

کے مطابق صوبہ کے ہر ضلع / تحصیل میں کم از کم ایک خاتون کو بطور فیملی جج فوری تعینات کیا جائے۔“

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں چونکہ اس میں کچھ گزارش کرنا چاہتا تھا اور گزارش میں اسی صورت میں کر سکتا ہوں جب میں اس کو oppose کروں۔

جناب سیکرٹری! لا، منسٹر صاحب اس کو oppose کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی۔ میں آپ کی اجازت چاہتے ہوں محترمہ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ بالکل یہ حقیقت ہے اور ان کی تجویز بڑی احسن ہے۔ میں مکمل طور پر ان سے اتفاق بھی کرتا ہوں لیکن ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیملی کورٹس میں جج صاحبان کی تعیناتی ہائی کورٹ کا prerogative ہے اور ہائی کورٹ کرتا ہے۔ یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہائی کورٹ نے جہاں انھوں نے ضرورت محسوس کی غواتین جج عدالتوں میں کام کر بھی رہی ہیں اور یہ کورٹس قائم بھی ہوئی ہیں لیکن اس کے لئے دو پہلو اتھرائی ضروری ہیں جن کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہائی کورٹ ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ججوں کی

تعییناتی کرتا ہے۔ میں یہاں پر مطلق دینا چاہوں گا کہ ہماری جو نئی تحصیلیں قائم ہوتی ہیں وہاں پر ایڈیشنل سیشن ججوں کا تقرر عمل میں لایا جانا ہوتا ہے لیکن پیشہ تحصیلیں ایسی ہیں کہ جہاں پر کورٹ ورک مناسب تعداد میں نہ ہونے کی وجہ سے اور کیسوں کی تعداد مناسب نہ ہونے کی وجہ سے ہائیکورٹ نے مکمل طور پر کل وقتی ججوں کی تعیناتی نہ کی ہوئی ہے بلکہ جزوقتی تعیناتی ہوتی ہے اور وہ فور پر جا کر وہاں cases کو نمٹاتے ہیں۔ اس سلسلے میں دوسرا پہلو وسائل کا مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ہائی کورٹ اپنے وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ججز کی تعیناتی عمل میں لاتا ہے۔ میں یہاں محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک وسائل کی فراہمی کا تعلق ہے 'Access to Justice Programme کے تحت حکومت ہائی کورٹس کو مناسب وسائل فراہم کر رہی ہے اور اس تعیناتی کے سلسلے میں مرعد وار پروگرام پر پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ علاوہ انہیں میں اپنی سہن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ان کی تجویز کے مطابق ان کی قرارداد کے مطابق انشاء اللہ تعلق ہائیکورٹ کو دوبارہ یہ لکھا جانے گا کہ وہ اس مرعد وار تعیناتی کے عمل کو مزید تیز کریں اور جلد از جلد ہر ضلع میں ایک قانون راج کی تعیناتی کے عمل کو مکمل کیا جائے۔

جناب سینیٹر: جی، محترمہ مصباح کو کب صاحبہ!

محترمہ مصباح کو کب، شکریہ۔ جناب سینیٹر اوزیر قانون صاحب نے میری قرارداد کو oppose نہیں کیا۔

جناب سینیٹر: نہیں وزیر قانون صاحب نے آپ کی قرارداد کو oppose کیا ہے۔

محترمہ مصباح کو کب: جناب سینیٹر! West Pakistan فیملی کورٹ ایکٹ 1964، فیملی کیسز کا جلد فیصلہ کرنے اور انہیں نمٹانے جانے کی خاطر علیحدہ سے فیملی کورٹس بنانے جانے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن یہ ایکٹ اپنا مقصد حاصل نہ کر سکا کیونکہ اس ایکٹ کے تحت علیحدہ فیملی کورٹس نہ بنائی گئیں بلکہ جو پہلے سول کورٹس موجود تھیں وہی اس ایکٹ کے تحت دینے گئے اختیارات کو استعمال کرنے لگیں۔

(اذانِ ظہر)

محترم صحیح کوکب: جناب والا! میں بات کر رہی تھی کہ 1994 میں West Pakistan فیملی کورٹس ایکٹ 1964ء کے section-3 جو کہ establishment of courts کے بارے میں ہے اس میں ترمیم کی گئی۔ PLD-1996, Federal Statute کے part-1 کا page No.68 ہے۔

Establishment of family Courts: Government shall establish one or more family courts in each district or at such other place or places as it may deem necessary and appoint a judge for each of such courts;

Provided that at least one family court in each district shall be presided;

اس میں لفظ shall استعمال کیا گیا ہے۔

... shall be presided over by a women judge to be appointed within a period of six months or with such period as the Federal Government may on the request extend.

جناب سپیکر اس قانون میں یہ امر لازمی کر دیا گیا تھا کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے چھ ماہ کے اندر اندر یا اضالی وقت جو صوبائی حکومت وفاق حکومت سے مانگ لے ہر ضلع میں at least one Presiding Officer مقرر ہو جائے۔ آج دس سال ہو چکے ہیں، خواتین کے فیملی مقدمات کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے لیکن ان کو نمٹانے جانے کی رفتار تکلیف دہ حد تک سست ہے۔ جناب والا! فیملی کیسز کے جلد نمونہ جارج اور جینی برانصاف فیصلے کرنے میں خواتین مجزبی خاص کردار کی حامل ہو سکتی ہیں۔ تو اس سلسلے میں میری وزیر قانون سے درخواست ہے کہ اس ترمیم کی رو سے نہ تو قانون کی implementation کروائی گئی اور نہ ہی پنجاب حکومت نے وفاق حکومت سے اضالی وقت مانگا ہے۔ لہذا فیملی کیسز کو نمٹانے جانے کی غرض سے جلد از جلد فیملی کورٹس بنائی جائیں۔ اس حوالے سے میری تجویز ہے کہ جب یہ فیملی

کورٹس جٹنی جائیں تو ہماری خواتین وکلاء کو فائدہ می دی جائے۔ آج ہر جگہ پر ہماری خواتین وکلاء بہت زیادہ ہیں۔ جن جن خواتین وکلاء کی standing آٹھ آٹھ سال ہو ان میں سے جو میاں پر پوری اترتی ہوں انہیں direct ایک ایک سال کے لئے ایڈجکٹ بنیادوں پر فہمی جج مقرر کیا جائے۔ ایک سال کے بعد ان کی performance دیکھی جائے اگر وہ goods deliver کر رہی ہوں تو پھر مزید ایک سال extension دے دی جائے پھر اگلے سال کے بعد ابھی performance کو دیکھتے ہوئے انہیں پانچ سال مزید extension دی جائے۔ اس طرح ہماری ججز بہتر performance show کریں گی اور فہمی کیسز کی بھی ایک خاص تعداد نمٹانی جاسکے گی۔ میری وزیر قانون صاحب سے درخواست ہے کہ آج اس ہاؤس کے اندر کوئی time frame دے دیا جائے کہ کب تک اس قانون کے مطابق فہمی کورٹس جٹنی جائیں گی۔ شکریہ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے، میں نے کوئی categorically یہ نہیں کہا کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ میں تو اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور میں نے آخر میں یہ کہا تھا کہ ہم ہائی کورٹ سے یہ گزارش کریں گے کہ وہ اس مرحلہ وار تعیناتی کے عمل کو مزید تیز کریں اور جلد از جلد یہ سلسلہ مکمل ہونا چاہیے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جس طرح محترم نے فرمایا ہے کہ صوبائی حکومت ججز کا تقرر کرے۔ جناب والا! ججز کا تقرر حکومت نہیں بلکہ ہائیکورٹ کرتی ہے ہم انشاء اللہ تعلق ہائی کورٹ سے یہ معاملہ take up کریں گے، ہماری حکومت کی یہ کوشش ہو گی کہ اس سلسلے کو جتنا جلد ہو سکے مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

یہ ایوان حکومت سے اس امر کی پُر زور سفارش کرتا ہے کہ West Pakistan فہمی کورٹ ایکٹ 1964ء کی ترمیم شدہ دفعہ 3 کے مطابق صوبہ کے ہر ضلع / تحصیل میں کم از کم ایک قاضی کو بطور فہمی جج فوری تعینات کیا جائے۔

(قرارداد نامعلوم ہوئی)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔
 (اس مرحلے پر ہاؤس نماز گھر کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کر دیا گیا)
 (جناب سپیکر آج کو 45 منٹ پر بعد از نماز گھر کر سی صدارت پر مستعمل ہونے)
 ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے دو تین دنہ کوکشن کی تھی کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں۔ ہمارے ڈپٹی سپیکر جناب شوکت مزاری صاحب کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے دنوں وہاں ایک بڑا افسوسناک واقعہ ہوا تھا، جس میں واپڈا کے گیارہ ہنگار اغواء کر لئے گئے۔ حکومت کی نالائی اور ایجنسیوں کی نالائی پر تو پھر کسی اور وقت بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں لیکن میں انہیں تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کے اندر بڑا مثبت کردار ادا کیا اور یہ چالیوں کو رہا کروایا۔ یہ اس اسمبلی کا بھی اعزاز ہے۔ اس بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس مثبت قدم پر ان کی تحسین کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر، ان کا یہ عمل یقیناً قابل تحسین ہیں۔ میں آپ کی تائید کرتا ہوں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! اسی سے متعلق میں ایک اور معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہوں گا۔ محترم وزیر قانون صاحب نے ویسے تو یہ پورا اجلاس ہی وعدوں پر گزار دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ دو سال میں پہلے بھی صورتحال کچھ اسی قسم کی تھی لیکن انہوں نے یہ ریکارڈ قائم کیا ہے کہ اس دنہ تیرہ دن کے اجلاس میں چھ دن کام ہوا ہے اور اس دوران جو بھی وعدے وزیر قانون نے فرمائے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی انہوں نے پورا نہیں کیا۔ چیڈول ترتیب دینے کی بات ہوتی تھی کہ اگلے اجلاسوں کے لئے چیڈول ترتیب دیا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ کل مل لیں گے اس سے اگلے دن مل لیں گے۔ آج تک اس بارے میں انہوں نے ہمیں شرف ملاقات نہیں بخشا۔ اس کے بعد پھر Development کی بات تھی۔ جناب سپیکر! یہ بات انتہائی باامٹ افسوس ہے کہ وعدہ کرنے کے باوجود لاہ منسٹر صاحب آپ کی موجودگی میں جمیبر میں بھی اور یہاں پر

بھی تیرہ دن میں ان کی بات وزیر اعلیٰ پنجاب سے نہیں ہو سکی۔ ان کا آج کا جواب یہی تھا کہ ان سے بات کر کے میں جاؤں گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اگے اجلاس تک بات کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے، جیسے پنجاب میں کہتے ہیں کہ "دُدم دینا تے بیگنوں پا کے دینا" آج آخری دن رانا صاحب نے کچھ تھوڑا بہت اپنا رنگ دکھانا تھا۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے حیدرول کے متعلق بات کی تھی۔ یہ میری ذمہ داری نہیں تھی۔ جناب کو یاد ہو گا کہ ایک کمپنی بھائی گنی تھی اور کہا گیا تھا کہ meel کریں گے۔ میں اپنے بھائی سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس روز انہوں نے مجھے کہا ہے کہ آئی! بیٹھیں، حیدرول طے کریں اور میں نے انکار کیا ہو۔ یہ کوئی ایک دن جا دیں۔ ان کی مصروفیت شاید مجھ سے زیادہ ہوں۔

جناب سپیکر، آپ تاریخ مقرر کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ جب چاہیں گے تو ہم کر لیں گے۔ جہاں تک فیڈز کی بات ہے تو یہ policy decision ہے جو چیف منسٹر صاحب نے لینا ہے اور میں ان سے رابطہ کر کے جو بھی پالیسی کے مطابق آپ کو گزارش کر دوں گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو فرما رہے ہیں کہ "دُدم دینا تے بیگنوں پا کے دینا" تے دُدمتے ایٹل نے دینا اے، بیگنوں دی ایہ ای پانڈے سے نیں۔ اسی طے اوتے بیگنوں نہیں پا رہے۔ ایہ لاج تہاڑی موجودگی وچ فرما دیں کہ لاج دا کل دا کوئی ناٹم فرما دیں۔ اسی ایٹل کول حاضر ہو جاواں گے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اسی تو عید آ رہی ہے۔ جیبر میں بیٹھ کر عید کے بعد کی کوئی تاریخ مقرر کر لیں۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! ایک اور اہمیت کا معاملہ ہے کہ یہاں پر مصلح الرحمن

صاحب' غالباً وہ جمبیر آف کلرس کے صدر بھی ہیں۔ ان کی information کے مطابق 32 ذکیتیں ہونیں ہیں کہ رات کے وقت باقاعدہ ٹرک لے کر ملازم آتے ہیں اور پوری فیکٹری پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ ملازمین کو ہاندہ دیتے ہیں اور پوری مشینری وہاں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ ان کی فیکٹری میں پچھلے دنوں تقریباً سات گھنٹے تک ملازم قابض رہے ہیں۔ انھوں نے تمام ملازمین کو ہاندہ رکھا اور اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کی مشینری دو ٹرکوں پر لاد کر لے گئے۔ اس سلسلے میں یعنی لا اینڈ آرڈر پر بھی ہم بحث کرنا چاہتے تھے لیکن نہیں ہو سکی تو اس قسم کی وارداتیں پورے معاشرے کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں کہ اسخوف و ہراس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں بھی حکومت کو کچھ کرنا چاہیے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ بندے اغوا ہوتے ہیں اور بعد میں پیسے دے کر تادوان دے کر لے آتے ہیں۔ اس طرح سے ملازم عوام کو لوٹا رہے ہیں اور اس پر حکومت کی کوئی نظر نہیں ہے اور حکومت کی کوئی بہتر پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' پرویز صاحب!

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں پر لاہ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں' ریونیو منسٹر بھی بیٹھے ہیں اور Minister of Minorities بھی بیٹھی ہیں۔ جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ سیکلکٹ سیکلکٹ تحصیل پسرور میں چک جیسوراں ایک چک ہے۔ جہاں پر چچاس کے قریب مسیحی خاندان ہیں۔ وہاں پر حکومت پنجاب نے قبرستان کے لئے جگہ دے رکھی ہے۔ اس جگہ پر محمد انور گرداور ہے۔ ادھر ڈی۔ سی۔ او سیکلکٹ نے ڈی۔ او۔ (آر) ریونیو نے بھی ہمارے حق میں انکوائری کی ہے لیکن وہاں پر ان خاندانوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔ ان کو مارا پیٹا جاتا ہے۔ ان کے خلاف پرچے درج کروانے جاتے ہیں۔ جب ہمارے لوگ پولیس کے پاس جاتے ہیں پولیس والے کوئی اثر نہیں لیتے۔ میری گزارش ہے کہ لاہ منسٹر اور ریونیو منسٹر اس پر اہکلمات جاری کریں اور ہدایات دیں تاکہ جو قبضہ گروپ محمد انور گرداور کے روپ میں ہے اور اس کا جو دوسرا جھانی سرکاری ملازم ہے۔ اس کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راج صاحب! یہ matter دیکھ لیں۔ ریونیو منسٹر صاحب بھی سن رہے ہیں اور

منسٹر صاحب! دیکھ لیں یہ اصل معاملہ کیا ہے؟ جیسے معزز رکن جا رہے ہیں اگر ایسے ہی ہے تو پھر اس کا کوئی حل نکالیں۔

وزیر مال، یہ تحریری طور پر مجھے دے دیں تو میں اس کے مطابق ایکشن لوں گا۔

جناب سپیکر، پرویز صاحب! آپ درخواست لکھ کر دے دیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ایک قرارداد ہے۔

جناب تنویر اشرف کانڑہ، جناب سپیکر! میری بھی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر، جناب تنویر اشرف کانڑہ صاحب کی بھی قرارداد ہے۔

چودھری محمد شبیر مہر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک معمولی سی گزارش کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ کیا بت کرنا چاہ رہے ہیں؟ فرمائیں!

چودھری محمد شبیر مہر، جناب سپیکر! پی پی۔ 93 میں ڈی۔ سی کالونی بن رہی ہے۔ ویسے تو انہوں نے نام تو ڈی سی کالونی رکھا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ”حصہ“ کالونی بن رہی ہے۔ اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے اسی طرح میں نے ملتے کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ خیل چلا رہے ہیں، فائرنگ ہو رہی ہے، عورتوں کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، کون سی کالونی ہے؟

چودھری محمد شبیر مہر، گوجرانوادر میں ڈی سی کالونی ہے میں پی پی 96 سے ہوں۔ اسی ملے کا معاملہ ہے۔ یہی request کرنا چاہتا ہوں۔

چودھری زاہد پرویز، گوجرانوادر کینٹ کے پاس ہے۔

جناب سپیکر، آپ motion لے کر آئیں۔

چودھری محمد شبیر مہر، وہ لے آئیں گے۔ لیکن میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ آپ تحریک کی صورت میں لے کر آئیں پھر take up کر لیں گے۔

چودھری محمد شبیر مہر، جناب سپیکر! میری پوری بات سن لیں۔ میں پہلی دفعہ بولا ہوں آج میری بات سن لیں میری معمولی سی گزارش ہے آپ کی مہربانی ہوگی۔ [*****]
جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری محمد شبیر مہر، آپ ادھر بیٹھ کر ہماری بات ہی نہیں سنتے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کوئی سننے والی بات کریں تو پھر میں سنوں۔ پلزز تشریف رکھیں۔ یہ جنرل discussion نہیں ہے قرارداد ہمیش ہو رہی ہے آپ پلزز سنیں۔ جناب تنویر اشرف کاٹرہ صاحب!

ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، میں قرارداد ہمیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی گزارش کرتا ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی (Re-imbursment) کی موجودہ پالیسی تبدیل کر کے ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو اپنے مستقل محکمہ سے ہی بلوں کی ادائیگی (Re-imbursment) کے احکامات جاری کئے جائیں۔"

جناب سپیکر، یہ قرارداد ہمیش کی گئی ہے کہ،

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی گزارش کرتا ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی (Re-imbursment) کی موجودہ پالیسی تبدیل کر کے ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو اپنے مستقل محکمہ سے ہی بلوں کی ادائیگی (Re-imbursment) کے احکامات جاری کئے جائیں۔"

* محکمہ جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

MINISTER FOR FINANCE: I oppose it.

MR SPEAKER: Finance Minister

اسے oppose کرتے ہیں۔ جی 'تنویر اشرف کاٹرو صاحب!

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سپیکر! ایک سرکاری ملازم جب ریٹائرمنٹ کی عمر تک پہنچتا ہے تو 60 سال کی عمر میں وہ بوڑھا ہو چکا ہوتا ہے اس میں طاقت بہت کم رہ جاتی ہے۔ جب وہ اپنے میڈیکل بلوں کی Re-imbusement کے لئے جاتا ہے تو موجودہ پالیسی یہ ہے کہ اس کی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے Re-imbusement ہوتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان بلوں کی Re-imbusement اس کے محکمہ سے ہی ہونی چاہیے۔ جب وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس ایسی فنڈز نہیں ہیں کبھی مختلف قسم کے objections نکال دینے جاتے ہیں۔ بار بار اس کو ڈیپارٹمنٹ کے دھکے کھانے پڑتے ہیں اور اس نے اتنی عمر سرکار کی خدمت کی ہوتی ہے لیکن آخر میں اس کے نصیب میں دھکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی مشکلات آسان بنانے کے لئے میں نے قرارداد پیش کی ہے۔ جس طرح حاضر سروس ملازمین کو ان کے اپنے محکمے سے بلوں کی Re-imbusement ہوتی ہے اسی طریقے سے ریٹائرڈ ملازمین کی بھی اپنے محکمہ سے ہی ہونی چاہیے۔ ان کا محکمہ کم از کم کچھ ٹھیک کرتا ہے کہ ایک آفیسر نے ان کے محکمے میں کام کیا ہے اور وہ اسے جلتے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے تو جب تک ان کی جیب گرم نہیں کی جاتی تب تک اس کی Re-imbusement نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو آسان بنا کر اس کی Re-imbusement اس کے محکمہ سے ہی کرانی جائے۔

جناب سپیکر، جی 'فنانس منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ، شکر یہ۔ جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ اجلاس میں بلکہ موجودہ اجلاس میں جس دن فنانس ڈیپارٹمنٹ کا Questions Day تھا اس دن بھی اسی قسم کا ایک سوال اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا گیا۔ ایک تو میں categorically معزز رکن کے اہمام کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ جو حاضر سروس افسران ہیں وہ بھی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسرز سے اپنے منظور شدہ بل لیتے ہیں

ریٹائرڈ پنشن یافتہ افسران بھی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسرز سے بل لیتے ہیں۔ اگر لاہور میں کسی سرکاری افسر کا میڈیکل Re-imburement قابل ہو تو حاضر سروس کا اکاؤنٹ جنرل کے پاس جاتا ہے اور ریٹائرڈ ملازمین کا ٹریڈری آفس کے پاس جاتا ہے تو اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہ ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اگر ریٹائرڈ ملازمین کے میڈیکل Re-imburement بل کے budgeted amount میں کوئی کمی ہو تو وہ گورنمنٹ کی مستقل liability ہوتی ہے جس کو گورنمنٹ سٹیٹمنٹری بجٹ کے ذریعے ضرور پورا کرتی ہے اس میں قطعاً کوئی شک شبہ نہیں ہے کہ ہم وہ رقم ادا نہیں کریں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

”یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل بلوں کی ادائیگی (Re-imburement) کی موجودہ پالیسی تبدیل کر کے ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو اپنے مستقل محکمہ سے ہی بلوں کی ادائیگی (Re-imburement) کے اہلیت جاری کئے جائیں۔“

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر، اگلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے، جی ڈاکٹر صاحب!

پنجاب میں ایٹمی بجلی گھر کی تعمیر

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

”اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت، وفاقی حکومت کی اجازت سے صوبہ کے عوام کی بھلائی کے لئے اپنا اپنی بجلی گھر تعمیر کرے۔“

جناب سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت، وفاقی حکومت کی اجازت سے صوبہ کے عوام کی بھلائی کے لئے اپنا اپنی بجلی گھر تعمیر کرے۔“

MINISTER FOR FINANCE: I oppose it.

جناب سینیٹر، منسٹر فنانس اسے oppose کرتے ہیں۔

SYED HHSAN ULLAH WAQAS: I oppose it.

جناب سینیٹر، وقاص صاحب بھی اسے oppose کرتے ہیں۔ جی 'ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سینیٹر! منسٹر صاحب نے زیری بیگز کے روایتی رویے کا ثبوت دیتے ہوئے 'ایک انتہائی مثبت قرارداد کو kill کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پٹرول اور ڈیزل کے ساتھ ساتھ بجلی کا ترقی کے ساتھ کتنا تعلق ہے اور مسلسل آنے والے دن اس کی قیمتیں نیچا بڑھتی رہتی ہے اس کے نتیجے میں غریب آدمی انتہائی مشکل میں آجاتا ہے۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ کم و بیش چند امراء کو بھوز کر بجلی کا بل واحد بل ہے کہ جس کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ بالخصوص سفید پوش اور غریب آدمی کو پورے مہینے میں منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔ بعض اخراجات کو put off کر کے اور بعض کو curtail کر کے بجلی کا بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ میرے محلے کی ایک غریب بوہ میرے پاس آگئی اور اس نے مجھے بل دکھایا جو کہ 1400 روپے کچھ کا بل تھا۔ اس نے کہا کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے اور ہم ایک کمرے کے مکان میں رہتے ہیں جس کے ساتھ باٹھ روم ہے لیکن باٹھ روم میں بھی ہم نے کوئی بل نہیں لگایا ایک ہی بل سے ہم گزارہ کرتے ہیں۔ اس کا بیٹا کسی دکان میں ملازم تھا اور اسے مچاس روپے روزانہ آمدنی ہوتی تھی جس سے وہ پورے مہینے کا گزارہ کرتے تھے۔ جس دن اس کا بیٹا دکان نہ جانے تو اس کو اس دن کی ادائیگی نہیں ہوتی تھی۔ وہ روٹے لگ گئی کہ پندرہ سو روپے بھاری آمدنی ہے اور چودہ سو روپے کا یہ بل ہے، میں کیسے گزارہ کروں گی؟ میں اس کو لے کر ایکسین صاحب کے پاس چلا گیا انہوں نے ساری صورتحال سننے کے بعد کہا کہ ڈاکٹر صاحب! میں تو صرف یہ بہرہ دہی کر سکتا ہوں کہ آپ تشریف لے آئیں میں اس کی دو چادر قطیں کر دوں گا لیکن میں اس کو waive off نہیں کر سکتا۔ جناب والا! میں نے اس حوالے سے ایک ادنیٰ سی مٹل پیش کی ہے۔ میں نے قرارداد اس حوالے سے پیش کی ہے کہ ابھی بجلی انتہائی سستی پڑتی ہے۔ امداد و شہاد کے مطابق

Hydraulic سے بھی کم اس کی قیمت پڑتی ہے۔ جب ہمارے ملک کے اندر پانی کی کمی ہے اور پھر تیل سے بجلی پیدا کرنے کا پراجیکٹ کسی حکومت نے منظور کیا جس سے غریب کے گھر پر پھری پھری اور انتہائی مہنگے داموں بجلی جاتے ہیں۔ یہ بجلی جو جارہے ہیں حکومت نے ان سے جو معاوضے کئے ہیں اس کے نتیجے میں غریب کو بہت مہنگی بجلی فراہم ہو رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر یہ جانایا جائے تو اس سے کافی فائدہ غریب عوام کو ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ قرارداد اس لئے بھی پیش کی ہے زراعت میں بجلی کا کردار آپ کے سامنے ہے۔ پانی کی کمی کے پیش نظر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے کسان یوب ویلنگا کر زمین کے بچے سے پانی نکال کر کھیتی باڑی کر سکے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں یہ صورت حال ہے کہ ان کو زرعی مواد کے لئے فلیٹ ریٹ پر اور بعض علاقوں میں تو مفت بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے مشرقی پنجاب بھارت کی یوری ایک ارب آبادی کو غذا فراہم کرتا ہے۔ ہمارے پاس صورت حال یہ ہے کہ غریب کسان کو پانی سیر نہیں آ رہا اور ڈیم بھی علی پڑے ہیں اور زیر زمین پانی نکالنے کے لئے اگر وہ بجلی استعمال کرتا ہے تو جتنی بھی آمدنی فصل کے ذریعے ہو گی اس سے زیادہ بجلی کا بل آجائے گا اور وہ بے چارہ بے کس، مجبور اور ریٹائن ہے۔ اسی لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا ایشی بجلی گھر بنالیں۔ واپڈا بالکل اٹھا پھینکا ہے مارکیٹ میں تو یہ صورت حال ہے کہ اگر آپ مارکیٹ سے ایک کو پاول لینے جائیں تو اس کا ایک ریٹ ہو گا۔ اگر آپ دکاندار کو کہتے ہیں کہ مجھے پانچ من چاہئیں تو وہ آپ کو بھلنے کا بھی بوتل بھی پلانے کا اور وہ اپنا منافع چھوڑ کر کے آپ کو پانچ من پاول فراہم کرے گا۔ مگر واپڈا کا بالکل اٹھا طریق کار ہے۔ اگر آپ ایک سے سو تک یونٹ استعمال کریں گے تو دو روپے یونٹ ہے، 101 یونٹ سے لے کر 200 یونٹ تک چار روپے سے اوپر چلا جاتا ہے، جب 300 یونٹ سے اوپر ہوتا ہے تو اس پر چھ روپے فی یونٹ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس طرح مارکیٹ اور بزنس کے اصول و ضوابط کے بالکل خلاف اور ایشی یا کھنڈی پھری سے غریب عوام کو ذبح کرنے کی پالیسی واپڈا اختیار کر رہا ہے۔ بہاولپور میں ایک دفعہ ساہو جینرین واپڈا تشریف لائے اور میں نے کھڑے ہو کر پوائنٹ آؤٹ کیا کہ آپ یہ دھاندلی غریب عوام کے ساتھ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواباً

کہ "جناب اہم بھی سمجھتے ہیں کہ خط طریق کار ہے لیکن بجلی کم ہے، حکومت کی پالیسی ایسی ویسی ہیں اور اس طرح وہ اس بات کو گول مول کر گئے اور انہوں نے میری اس بات کا خاطر خواہ کوئی جواب نہ دیا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر اس حوالے سے کافی مشکلات ہیں تو اگر اس صوبے میں ایک دو ایسی بجلی گھر بن جائیں گے تو بہتری آنے گی۔ وفاقی حکومت نے ایسی بجلی گھر بنانے میں اگر ہم اپنے پیسوں سے اور پنجاب کے پیسوں سے ایسی بجلی گھر تعمیر کر کے لوگوں کو، کسانوں کو اور بالخصوص غریب عوام کو سہولت دے سکتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ یہ قرارداد غریب عوام کے حوالے سے ہے، کسانوں کے حوالے سے ہے اور ان کے لئے اعداد بہر دی بھی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا منتخب ایوان ان کے مسائل کو سمجھتا بھی ہے ان کے مل کے لئے مختلف تجاویز بھی رکھتا ہے۔ اگر قرارداد منظور بھی ہو جائے تو حکومت پر کون سی تلوار ٹنک جانے گی؟ پہلے بھی بہت ساری قراردادیں منظور ہوئی ہیں۔ پانچ مرلے کے حوالے سے بھی ایک قرارداد منظور ہوئی تھی ابھی تک وہ دفتری گورنر کے دھندوں میں پھنسی ہوئی ہیں اور لوگ آتے رہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے یہ قرارداد منظور کروائی تھی۔ میں اور وقاص صاحب اس کے محرک تھے، رانا صاحب نے اس پر بڑی بات کی تھی وہ منظور تو ہو گئی لیکن ابھی تک اس کا فائدہ غریب عوام تک نہیں پہنچا اس میں بہت ساری گھمن گھیریاں لگتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ یہاں ایوان میں وزیر اعلیٰ صاحب تصریف لائے اور انہوں نے ہمارے مطالبے پر یہ بات کی کہ "It should be across the board اس میں کوئی pick and choose نہیں کریں گے"۔ لیکن اس کے باوجود یہ گورنر کے دھندہ پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی معاوضہ نہیں ہے۔ اگر وزیر صاحب نے نل کر بھی دی ہے تو میں اپنے حکومتی بھائیوں سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ یہاں پر سارے بھائی کسان پیٹھے ہیں اور میں نے بالخصوص یہ بات کسانوں کے حوالے سے کی ہے۔ اگر یہ "ہاں" بھی کہیں تو ان کی تھی سی آواز نکلے گی لیکن ہم سب زور لگا کر "ہاں" کریں گے۔ اس سے ہماری طرف سے عوام کو اور کسانوں کی بہر دی کے لئے ہماری طرف سے ایک اچھی بات چلی جانے کی اس سے اچھا message جانے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وقاص صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب محمد وقاص، شکریہ! جناب سپیکر! میں نے باہوش و حواس اس قرار داد کی مخالفت کی ہے اور میرے پاس اس کے لئے دلائل بھی ہیں۔ ایشی بجلی گھر کسی بھی ترقی یافتہ ملک کی ضرورت ہو سکتی ہے جیسا کہ امریکہ، فرانس یا جرمنی کی ضرورت تو ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ انرجی کے بحران پر قابو پانے کی ضرورت ہے لیکن یہ پاکستان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں پاکستان میں اب کوئی ایشی سائنس دان available نہیں ہے۔ ہم نے اپنے ایشی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو جس طرح عبرت کا نشان بنایا ہے اس کے بعد کوئی نوجوان ایشی ٹیکنالوجی میں آ کر کوئی ترقی نہیں کرے گا، پڑھے گا نہیں اور کوئی مل اپنے بچے کو ہدایت نہیں دے گی کہ وہ ایشی ٹیکنالوجی میں تعلیم حاصل کرے لہذا ایک تو ہمیں یہ مسئلہ پیش ہو گا۔ دوسرا مسئلہ یہ پیش ہو گا کہ اگر ہم ایشی بجلی گھر بنائیں گے ظاہر ہے کہ وہ پر امن مقاصد کے لئے ہوں گے لیکن امریکہ بہادر پہنچ جانے گا۔ وہ سی ٹی بی ٹی کے قوانین اس پر نافذ کرے گا جس طرح ایران کے ساتھ وہ کر رہے ہیں جیسا کہ ان کے پر امن مقاصد کے لئے جو توانائی گھر ہیں۔ اس کے علاوہ

ہمارے [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! وہ تو ایک ٹیلی فون پر ڈھیر ہو جاتے ہیں اور جو کروڑوں روپیہ ہم اس پر لگائیں گے وہ ضائع ہو جانے کا لہذا ایسی جرأت مند قیادت ہماری نہیں کہ وہ کوئی step لے لے اور اس پر کھڑی رہ سکے۔ اس لئے ایسا کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس سے کل ہمیں backward ہونا پڑے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وزیر خزانہ!

* محکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر خزانہ، شکریہ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ایٹمی بجلی گھر کی تعمیر اتھارٹی پیچیدہ اور فنی مہارت سے منسلک معاملہ ہے۔ اس کے لئے نہ ہمارے پاس ٹیکنالوجی ہے اور نہ capacity ہے۔ یہ وفاقی حکومت کا subject ہے اور صرف وفاقی حکومت ہی ایٹمی بجلی گھر تعمیر کرتی ہے۔

شکریہ

جناب سپیکر، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

”اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت وفاقی حکومت کی اجازت سے

صوبہ کے عوام کی بھلائی کے لئے اپنا ایٹمی بجلی گھر تعمیر کرے“

(قرار داد نامعلوم ہوئی)

جناب سپیکر، جو تھی قرار داد محمد حسن خان لغاری صاحب کی طرف سے ہے۔

فورٹ منرو میں ڈگری کالج برائے خواتین و بوائز کا قیام

جناب محمد حسن خان لغاری، جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

”اس ایوان کی رائے ہے کہ ذیرہ غازی خان کی تحصیل Tribal Area

کے شہر فورٹ منرو میں ڈگری کالج برائے خواتین و بوائز قائم کئے جائیں۔“

جناب سپیکر، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ۔

”ذیرہ غازی خان کی تحصیل Tribal Area کے شہر فورٹ منرو میں ڈگری

کالج برائے خواتین و بوائز قائم کئے جائیں۔“

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں بھی oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب سیکرٹری، Tribal Area تحصیل پنجاب کی غالباً سوا سو تحصیلوں میں سے سب سے پسماندہ ترین تحصیل ہے۔ اس میں نہ تو تحصیل کے دفاتر ہیں نہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ہے، نہ وہاں پر کوئی کلچ ہے۔ اس کو باقی تحصیلوں کے مقابلے پر لانے کے لئے کچھ نہ کچھ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اور آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے سہولیات وہاں پر فراہم کریں گے تو انشاء اللہ وہاں پر کوئی ترقی ہو گی۔ اگر وہ پنجاب کا حصہ نہیں ہے تو پھر ہمیں یہ بات declare کر دینی چاہیے کہ یہ بہاری ذمہ داری نہیں ہے اس کو بنادیتے ہیں۔ پنجاب ماٹہ اللہ پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔ ڈیرہ ہاڑی خان شہید چھٹے دریا سے بھی پار ہے۔ اس لئے ہمارے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران، معزز سیکرٹری اور decision takers کو نظر نہیں آتا۔ اس قرارداد کو پیش کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ یہ وہ وقت ہے جب اگلے سال کے بجٹ کے لئے منصوبہ بندی کی جا رہی ہو گی تو ابھی یہ قرارداد اکر پاس ہو جانے کی تو فنانس اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جانے کا تو اگلے سال کے بجٹ میں اس کے لئے کوئی رقم رکھ دی جانے کی انشاء اللہ تعالیٰ اس پسماندہ علاقے کے اندر پائے جانے والے احساس محرومی کو دور کرنے کے لئے یہ ایک مرحلہ کے طور پر کام آنے گا۔ اور جب یہ احساس محرومی بڑھتی ہیں تو بھونٹی بھونٹی سی باتوں سے بہت زیادہ بڑے بڑے مسئلے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ابھی یہی احساس محرومی کا ہی عنصر ہے کہ ہمارے سامنے بلوچستان کی situation ہے اور جس کے اندر ہمیں نظر آ رہا ہے کہ وہاں پر کوئی بھی incident ہو سکتا ہے لیکن جو لاوا نیچے ابل رہا ہے وہ پھر جب مٹتا ہے تو اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اس لئے میری ایوان سے یہ استدعا ہے کہ اس پر positively voting کریں تاکہ اس پسماندہ علاقے کی محرومیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔

جناب سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا؟

ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لغاری صاحب کا تعلق حکومتی پنجر سے ہے اور اس سے کھلے بھی متعدد بار ایوان کے اندر مختلف معاملات بالخصوص جنوبی پنجاب کے بارے میں اور دوسرے اقدامات کے حوالے سے بھی یہاں بجٹ پر بحث کے دوران

باتیں ہوتی رہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حوالے سے بہت کم شنوائی ہوتی ہے مثلاً اس سے پہلے ہم نے قرارداد tender کی اور یہاں بات ہوئی کہ۔۔۔

جناب سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے تو اس کی favour میں بات کرنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر، جناب سیکرٹری! میں oppose ہی کر رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب ہمیں کچھ ملنا ہی نہیں ہے۔ مری کو نیا بسنے کے لئے تو 200-ارب کی allocation ہو گئی ہے اور منصوبے بن گئے اور سب کام بڑی تیزی کے ساتھ وہاں پر ہو رہے ہیں۔ لاہور کے انڈر پاس تو دنوں کے اندر بن جاتے ہیں، جنوبی پنجاب کے اندر سہولیت کے لئے کوئی ایسی بات کی جاتی ہے تو حکومت کی تیوری پر بل پڑ جاتے ہیں اور لغاری صاحب نے یہ قرارداد پیش کر کے خواہ مخواہ اپنے حکومتی بیگز کو مشکل میں ڈال دیا ہے کیونکہ اس کی منظوری تو ہونی نہیں ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی پچھلے تین چار اجلاسوں میں کوئی سات آٹھ یونیورسٹیوں کے حوالے سے ایکٹ پاس ہونے، منظور ہو گئے اور تمام کی تمام سینٹرل اور اپر پنجاب کے اندر یونیورسٹیاں بن گئیں لیکن اس حوالے سے جنوبی پنجاب کے علاقے میں ایک یونیورسٹی بنانے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ لغاری صاحب خواہ مخواہ اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ وہ آجائیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں تاکہ شور مچانے سے شاید کچھ ہو جائے۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! میں اپنے بھائی محسن لغاری صاحب کا احترام کرتا ہوں اور مجھے ان کی قرارداد کا بھی احترام ہے جسے وہ یہاں approve کرانا چاہتے ہیں۔ مجھے ٹرانسپیل ایریا کے ان علاقوں کا بھی احساس ہے کہ وہاں پسماندگی ہے اور اس دور میں بھی میں نے لغاری کے ساتھ تین چار tours کئے ہیں۔ جناب سیکرٹری! اس قرارداد میں لغاری صاحب نے جو کہا کہ ذیرہ غازی خان تحصیل ٹرانسپیل ایریا کے شہر فورٹ منرو میں ڈگری کالج برانے عواتین دیوا ترقی قائم کئے جائیں۔ جناب سیکرٹری! آپ کو بھی اس بات کا علم ہے کہ جب بھی کسی ایریا میں کالج بنانے جاتے ہیں تو

ایک criteria lay down کو مد نظر رکھا جاتا ہے تو میں معزز ممبر کی تجویزی سے انٹرمیشن کے لئے ایک دو منٹ میں یہ criteria پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے یہ criteria for establishment-

Upgradation of Educational Institutions ایک لٹریم نے جاری کیا ہوا ہے کہ،

"Government of Punjab has approved the following criteria standard of minimum requirement for establishment , upgradation of educational institutions , as a guideline , to be strictly followed by the District Governments for initiation of any such development scheme , establishment of Inter College-
Population:

There should be atleast 20,000 population of the town. No. of pass out from feeding schools:

They should be at least hundred in case of male and 50 in case of female passing out students in Matriculation in last three consecutive years. Sir, the third condition is :

Minimum distance of nearest colleges: If the colleges established in Rural area there should be at least 15 Km in the case of male and 10 Km in the case of female. For urban area it should be 3 Km. Minimum land:

20 Kanals in case of rural land and 5 Kanals in the case of urban area 3 to 4 Kanals of land in the case of hilly areas , Kahota and Murrec.

جناب سیکرٹری نے جو یہ criteria پڑھا ہے اگر ہم قرارداد کو مان لیں اور ہم پر یہ binding آ جانے کہ حکومت نے جانا ہے تو جب تک ہم اپنے criteria کو settle نہیں کریں گے تب تک یہ کلچ وہاں نہیں بن سکتے۔ اب میں معزز ممبر کی انفارمیشن کے لئے یہ جانا چاہوں گا اور انہیں پتا بھی ہو گا کہ ذیرہ غازی خان شہر میں ایک گرلز کلچ اور دو بوائز کالجز اس وقت کام کر رہے ہیں۔ جوئی تحصیل ذیرہ غازی خان میں گرلز کلچ جس میں تعداد بہت ہی کم ہے، تو نہ تحصیل تو نہ میں ایک بوائز ذگری کلچ، ایک گرلز ذگری کلچ اور وہاں تحصیل تو نہ میں بوائز ذگری کلچ جو کہ منظور ہو چکا ہے۔ یہ جس ٹرائیبل ایریا کی بات کر رہے ہیں تو میں نے ڈیپارٹمنٹ سے انکوائری کروائی۔ ہمارے 7 feeding سکولز ہیں جنہیں میں پڑھ دیتا ہوں۔ پہلا سکول رکھی جارج، بھرت، بزدار، بھلی، گھیلیں، بھروٹ، کچھ، بھرت، پھوگہ وغیرہ۔ یہ مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا۔ اس میں ایلمنٹری سکول اور میٹرک وغیرہ کے pass out students کی تعداد 100 سے بھی کم بنتی ہے۔ اگر اس کی Technical assessment کریں اور اس کے criteria پر جانیں تو کوئی ایسی گنجائش نہیں بنتی لیکن ہماری حکومت پنجاب اور منسٹری آف ایجوکیشن کا شروع دن سے ہی یہ ارادہ ہے اور ہمارا یہ خیال بھی ہے کہ ہم تمام اضلاع میں equal distribution of funds کریں۔ ڈاکٹر و سیم صاحب نے جن یونیورسٹیز پر اشارہ کیا تو بہاول پور میں بھی یونیورسٹی ہے اور ملتان میں بھی ہے، گوجرانوالہ میں نہیں تھی جو ہم نے ابھی دی۔ اب next target ہمارا ذیرہ غازی خان میں ہے کہ وہاں یونیورسٹی جانا چاہتے ہیں لیکن obviously جب تک اس کا criteria پورا نہیں ہو گا، یہ چارٹر نہیں مل سکتا تو میں اپنے فاضل دوست سے یہی گزارش کروں گا کیونکہ یہ میرے کلاس فیلو بھی ہیں اور ان کے بزرگ کرنل رفیق لغاری بھی ہمارے بڑے قابل احترام تھے جنہوں نے ہمیشہ اپنے حلقے کے لئے آواز کو بلند کیا تھا۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اس قرارداد کو press کریں تو ہم اس اجلاس کے دوران یا بعد میں اور اکثر یہ میرے پاس آتے رہتے ہیں تو ہم کوئی ایسا سلسلہ کریں گے کہ ان feeding سکولز کو strengthen کریں، ان کی capacity built in کریں، ہم نے PSRP کا ایک پروگرام بنایا ہے اور ایک سال یا دو مہینے میں ایک ایسا criteria پورا ہو جائے تو ہم انشاء اللہ اس ٹرائیبل ایریا میں یہ کلچ ضرور جانا چاہیں

ہے۔ جب تک critena پورا نہیں ہو گا تب تک کہیں بھی 'ٹرائیبل ایریا ہی نہیں' آپ کے ملنے میں بھی نہیں بن سکتا اور میرے ملنے میں بھی نہیں بن سکتا۔ جناب سپیکر! میری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی ایسا طریقہ نکالیں گے کہ ان کی will اور wish کو پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"ڈیرہ غازی کی تحصیل ٹرائیبل ایریا کے شرفورت منرو میں ڈگری کالج برائے عواتین دوبارہ قائم کیا جائے۔"

(قرارداد نامعلوم ہوئی)

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، شکریہ جناب سپیکر! منگل کے متعلق میری ایک قرارداد تھی جس میں کھاد اور تیل منگا ہونے کا ذکر تھا لیکن قہمتی سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے والد محترم انتقال کر گئے اور یہ ہاؤس دو دن کے لئے adjourn ہو گیا تو میری یہ submission ہے کہ اس قرارداد کے متعلق مجھے بات کرنے کا وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! اگلے سیشن میں دیکھ لیں گے۔ پانچویں قرارداد ہر اشتیاقی احمد صاحب! کی ہے۔

چوک یتیم خانہ میں اوور ہیڈ بریج کی تعمیر

ہر اشتیاقی احمد، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی گزارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں

جلد از جلد اوور ہیڈ بریج تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر، یہ قرارداد ہمیش کی گئی ہے کہ۔

”یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی معارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں

جلد از جلد اور ہیڈ بریج تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔“

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، لاہ منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، سر صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! چوک یتیم خانہ ملتان روڈ پر اس قدر ٹریفک کا ہجوم ہوتا ہے کہ روزانہ کم از کم پندرہ پندرہ منٹ جو میرے فاضل دوست یہاں بیٹھے ہیں اور وہ ادھر سے آتے ہیں تو وہ بخوبی جانتے ہیں کہ وہاں سے گزرنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہو تو تب نہیں گزر سکتا، اگر کوئی بھی کورٹ میں سہارنچ کھینچنے جانے والا ہے تو وہ لیٹ ہو جاتا ہے۔ آج سے ساڑھے پانچ سال پہلے جب میں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی تو ان کی اس وقت یہ تجویز تھی کہ چوہدری سے لے کر شوگر نیازیگ تک پندرہ پندرہ فٹ سڑک چوڑی کر دی جائے۔ انہوں نے پانچ سال پہلے اس چیز کا ادراک کیا لیکن بد قسمتی سے ان کی حکومت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہاں پر سروس ہے جس کی وجہ سے پورے لاہور کی اکثریت چوک یتیم خانہ سے گزرتی ہے۔ لوگ سو سدا پانگ کرتے ہیں ہمارے دوست ڈنگ پیڈ والی پالیسی اختیار کرتے ہیں۔ انہوں نے بند روڈ پر ملت آف پرائیویٹ اڈے اور ایک سرکاری بس کا اڈہ بھی بنا دیا ہے۔ یہ اڈہ بادامی باغ سے اٹھا کر وہاں پر لے گئے۔ وہاں پر اگر آپ نے چھ سات بس اڈے بھی بنا دیئے ہیں اس کے علاوہ یہ لیزنگ پر گاڑیاں بھی دے رہے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایک مہینے کے اندر ڈیڑھ سے دو سو گاڑیاں سڑکوں پر آرہی ہیں سڑکوں پر ٹریفک کا بوجھ اور ہجوم بڑھ رہا ہے۔ پانچ سال پہلے کی تجویز پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ جب عمود الہی روڈ کے سامنے انڈر پاس بنایا جاسکتا ہے تو پسماندہ علاقہ اور جہاں پر غریب آبادیاں ہیں وہاں پر بھی انہیں کوئی غور کرنا چاہیے۔ انہیں یہ قرارداد oppose کرتے ہوئے ٹیبل کرنا چاہیے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ یہ کہاں پر کام کریں گے؟ ایک سروس کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ چوک یتیم خانہ سے

کاڑیاں گزرتی ہیں اگر یہ اس کو deny کریں تو تب بھی بنا دیں۔ یہ حکومت کون سے منصوبے مکمل کرے گی؟

جناب سپیکر، جی شکرہ: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے لاہور ملٹن روڈ ضلع کچہری سے چوک یتیم خانہ تک ضلعی حکومت کے زیر انتظام ہے اور چوک یتیم خانہ سے ٹھوکر نیاز بیگ تک سڑک کی دیکھ بیل نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے پاس ہے۔ حکومت پنجاب اس سڑک پر بالخصوص چوک چوہدری سے ٹھوکر نیاز بیگ تک ٹریفک کو بہتر طریقے سے رواں دواں رکھنے کے لئے ایک منصوبے پر پہلے سے غور کر رہی ہے اور اسی منصوبے میں چوک یتیم خانہ کی بہتری کے اقدامات بھی شامل ہیں۔ اس مقام پر ٹریفک کی تعداد اور موقع کی مناسبت یعنی وہاں کی feasibility دیکھی جانے لگی کہ وہاں widening کی ضرورت ہے 'overhead bridge' کی ضرورت ہے یا انڈر پاس کی ضرورت ہے یہ examine کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پہلے سے ہی کام کر رہی ہے اور موقع کی feasibility اور وسائل کے مطابق جو بھی ٹیکنیکل فیصلہ ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ بہر حال یہ معاملہ پہلے سے ہی حکومت کے زیر غور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ٹریفک کے مسئلے کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کریں گے لیکن categorically یہاں کہہ دینا overhead bridge بنایا جائے وہ مناسب نہیں ہو گا۔ ٹریفک کی سہولت بہتر کرنے کے لئے اور ٹریفک بہتر بنانے کے لئے جو بھی ضروری ٹیکنیکل اقدامات ہونے وہ حکومت اٹھانے گی۔

جناب سپیکر، جی شکرہ: جی صاحب!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اگر یہ کہیں کہ میں اس میں تھوڑی تبدیلی کر دوں کہ یہ انڈر پاس بنا دیں۔ بہتری کے لئے کچھ تو بنے گا ہی 'یا تو انڈر پاس بنے گا یا overhead bridge بنے گا۔ جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں اس میں تبدیلی کر دیتا ہوں یہ اس قرارداد کو منظور کر لیں۔

جناب سپیکر، جی شکرہ: آپ تشریف رکھیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،
 ”یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی عداش کرتا ہے کہ چونکہ یتیم خانہ میں
 overhead bridge تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔“

(تحریک نامعلوم ہوئی)

اب آؤں آف ٹرن قرارداد take up کرتے ہیں اور یہ قرارداد جناب رانا مناء اللہ خان صاحب کی
 طرف سے ہے۔

وزیر مال، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی روکزی صاحب!

وزیر مال، جناب سپیکر! تموزی جنی عرض کرنی اسے جی۔ سر اسمبلی وچ کوئی روٹی دائیم وی وچ
 دتا کرو۔ اسی صبح توے کے شام تک بیٹھے آن کوئی وچ ایناں وقفہ وی دتا کرو کہ گھروں جلے
 روٹی ای کھا آئے۔

قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور 115

کو معطل کرنے کی تحریک

جناب سپیکر، جی شکرہ۔ رانا مناء اللہ خان صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بت
 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور 115 کو معطل کر کے فوری اہمیت کی حامل قرارداد
 پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس قرارداد یا اس تحریک کو پیش کرنے سے پہلے میں یہ
 بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آج بلوچستان کے مسئلے پر قرارداد پیش کرنے سے متعلق
 بات ہوئی تھی اور آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آپ وزیر قانون سے بات کر لیں تو میری ایسی
 وزیر قانون سے بات ہوئی ہے تو میں نے جو اس سلسلے میں قرارداد جس کو ہم نے بیٹیل پاری
 ایم۔ ایم۔ اے اور پی۔ ایم۔ ایل کی طرف سے تیار کی ہے اور یہ میں نے ان کو دکھانی ہے تو انہوں

نے فرمایا کہ آپ اس پر بات کر لیں۔ اس قرارداد میں ہم نے صرف یہ ذیابذ کیا ہے کہ وفاقی حکومت سے یہ سفارش کی جانے کہ وہ بلوچستان کے مسئلے کو اہتمام و تفہیم سے اور سیاسی ڈائیلگ سے حل کرے اور طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ اگر یہ قرارداد آؤٹ آف ٹرن آری ہے تو اس کو لے لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو بات فرمائی ہے میری ان کے ساتھ بات ہوئی ہے اور انہوں نے قرارداد کا مسودہ بھی دکھایا ہے تو میں نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ آج کے اعلانات میں بھی یہ بات بھی ہے کہ اسی سلسلے میں فیڈرل کینٹ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا اور یہ طے ہوا ہے کہ اس مسئلے کو سیاسی طور پر اہتمام و تفہیم سے حل کیا جائے۔ اس سلسلے میں پہلے بھی میں اس معزز ایوان میں گزارش کر چکا ہوں کہ خصوصی کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے جو دھری شجاعت حسین صاحب کی سرکردگی میں کام کر رہی ہے اور اس کی متعدد meetings بھی ہو چکی ہیں۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہو رہا ہے کہ بلوچستان کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے وفاقی حکومت کو کوشش کر رہی ہے اور خصوصی کمیٹی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے علاوہ سیاسی لوگ بھی کام کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے پر کوئی قرارداد پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں وفاقی حکومتوں کی کوشش کا انتظار کرنا چاہیے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وفاقی حکومت کی کوششیں باور ملت ہوں گی اور اس مسئلے کو سیاسی طور پر اہتمام و تفہیم سے ساتھ حل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، شکر یہ جی رانا صاحب!

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! اصل میں بات یہ ہے کہ جو بات ہم نے اس قرارداد کے ذریعے کہنے کی کوشش کی ہے بعینہ اسی بات کی تاکید وزیر قانون صاحب نے کی ہے کہ یہ پہلے سے ہی ہو رہا ہے۔ اگر یہ پہلے سے ہی ہو رہا ہے اور اس میں اگر ہماری آواز شامل ہو جائے گی تو آپ خود دیکھ لیں

کہ کیا اس میں صوبے اور صوبے کی عوام کا نامہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس سلسلے میں پہلے سے ہی کام ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں ان کی آواز شامل ہے اور جس کمیٹی کو میں نے refer کیا ہے اس میں بلوچستان کی اکثریت کے ساتھ نمائندگی موجود ہے اور ایوزیشن کی نمائندگی بھی موجود ہے تو یہ مسئلہ انہماں و تقسیم سے حل ہو رہا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب یہ انہماں و تقسیم کا عمل جاری ہے اگر اس میں اس ایوان کی آواز شامل ہو جانے کی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے اور صوبے کی عوام کے لئے بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں اس تحریک کو out of turn لینے کی اجازت نہیں دیتا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے تو oppose بھی نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ پیش ہی نہیں ہوئی oppose تو تب ہو گی جب میں اجازت دیتا میں نے اس کی اجازت ہی نہیں دی۔ اب آپ اپنی اس تحریک کو پڑھیں میں اس کو out of turn take up کر رہا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ وقایع سے متعلق ہے اور وزیر قانون بھی راضی ہیں بلکہ انہوں نے کہا کہ ایسے ہی ہو رہا ہے اور وہ oppose بھی نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ اہمی پیش ہی نہیں ہوئی اور میں اس کی اجازت بھی نہیں دے رہا ہوں تو وہ کیسے oppose کریں گے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا وہ اس کو پیش کرنے پر oppose کرتے ہیں؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! برائے مہربانی آپ اس تحریک کو پڑھیں جو میں نے یک اپ کی ہے۔ اب اس کی ٹرن ہے۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میں اسے باقاعدہ طور پر دے دیتا ہوں یہ اگلے سیشن میں آبلے گی آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا ان کو اس پر اعتراض ہے؟
جناب سپیکر، وہ تو کہہ چکے ہیں کہ اعتراض ہے۔

رانا مناء اللہ خان، انہوں نے یہ نہیں کہا۔

جناب سپیکر، انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جی 'وزیر قانون' اور وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جب یہ پیش کریں گے اور جب آپ in order قرار دیں گے تو پھر oppose کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ حل رہا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میں اس کو ریگور طریقے سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کر دیتا ہوں، آپ کی اجازت سے میں اسے آپ کے پاس جمع کر دیتا ہوں۔
جناب سپیکر، یہ یہاں نہ دیں اس کو آفس میں جمع کروائیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بہتر یہ ہے کہ میں اس کو آپ کے پاس ہی جمع کرادوں۔
جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کر رہا ہوں اور آج ایوان کا ماحول کچھ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان اٹھ کر بے خیالی میں ہی oppose کر دیتے ہیں اور اس کے بعد ان کا No کہنا مجبوری بن جاتی ہے تو اس سلسلے میں 'میں یہ گزارش کروں گا کہ اس قرار داد کے ذریعے جو سرکاری ملازمین ہیں ان کے لئے جو ہاؤس ریکوزیشن کی سولت ذیمانہ کی گئی ہے وہ ایک آئینی تقاضا ہے کیونکہ ہاؤس ریکوزیشن کی سولت وفاق حکومت پہلے ہی دے چکی ہے۔
صوبہ سندھ صوبہ سرحد بھی پہلے ہی دے چکا ہے اور جتنی بھی multiple corporations ہیں وہ تمام اپنے ملازمین کو ہاؤس ریکوزیشن کی سولت دے رہی ہیں۔ اس لئے اسے oppose کرنے سے پہلے وہ بے خیالی میں oppose نہ کر دیں یہ معاملہ اتہائی اہمیت کا حامل ہے اور سرکاری

ملازمین جو اس سلسلے میں بہت زیادہ پریشانی کا شکار ہیں یہ ان کے مفاد سے متعلق ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور قاعدہ 115 کو مطلق کر کے فوری اہمیت کی حامل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور قاعدہ 115 کو مطلق کر کے فوری اہمیت کی حامل قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

MINISTER FOR FINANCE:- I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، وزیر خزانہ اسے oppose کرتے ہیں۔ جی رانا مناء اللہ خان صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، نوائی صاحب Point of Order پر ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! رانا صاحب نے اپنی ایک تحریک ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت چاہی ہے کہ اس کو out of turn ہاؤس میں پیش کیا جائے تو کیا پہلے اس کی اجازت ہونی چاہیے یا۔۔۔؟

جناب سپیکر، نہیں پہلے ان کا موقف سن کر پھر وزیر صاحب کا موقف سن کر پھر ہی ہاؤس اجازت دے گا۔ ان کا پہلے موقف سن کر پھر اجازت دی جائے گی۔ جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو قرارداد میں پیش کرنی چاہ رہا ہوں اگر ہاؤس نے اجازت

دے دی۔۔۔

جناب سپیکر، اجازت کا تو ابھی فیصلہ ہونا ہے۔

رانا منیا اللہ خان، لیکن میں جانتا ہوں کہ اس کے اوپر ان کی رائے آجائے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سرکاری ملازمین کو ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت کے لئے اقدامات

رانا منیا اللہ خان، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ،

"وفاقی حکومت اور دیگر صوبائی حکومتوں کے precedent کے پیش نظر صوبائی

حکومت پنجاب بھی اپنے سرکاری ملازمین کو ہاؤس ریکوزیشن سہولت دینے کے

لئے فوری اقدامات کرے۔"

اس میں گزارش یہ ہے کہ جو ہاؤس ریٹ دیا جاتا ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ

گریڈ 1 کا اس وقت ہاؤس ریٹ -/414 روپے ہے، اس کے بعد گریڈ 16 کا -/844 روپے ہے،

گریڈ 17 کا -/1292 روپے ہے اور گریڈ 22 جس میں سب سے زیادہ ہاؤس ریٹ ہے وہ بھی

-/3634 روپے ہے۔ اب اس میں آپ خود اندازہ کر لیں کہ اتنے مہینوں میں تو اب لاہور جیسے شہر

میں یا کسی آپ دور افتادہ شہر کی بھی بات کریں تو وہاں پر اتنے میں تو ایک کرہ بھی کرانے پر

نہیں ملتا اور اب گریڈ 22 یا گریڈ 17 کے لوگ جن کے زیر مشاورت ہمارے وزراء بھی کام کرتے

ہیں تو ان کو جن کو تو سرکاری گھر مل گیا ہے وہ تو ٹھیک ہے کہ انہیں ہر قسم کی سہولت مہیا ہو

گئی لیکن جن لوگوں کو گھر نہیں ملتا ان لوگوں کو جو اس وقت ہاؤس ریٹ ملتا ہے اس میں تو ان

کو قطعی طور پر کسی جگہ پر بھی یعنی کسی بڑی سے بڑی locality میں بھی جہاں پر کوئی

سہولت نہیں وہاں پر بھی اس قسم کا گھر رہنے کے لئے -/3634 روپے میں بھی نہیں مل سکتا۔

-/892 یا 414 کی تو بات ہی دوسری ہے۔

جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان میں اتنی تنگ نظری سے یہ بات نہیں

کرنی چاہیے۔ جب حکومت سندھ نے اس بارے میں نوٹیفکیشن کر دیا ہے، حکومت سرحد نے اس

بارے میں نوٹیفکیشن کر دیا ہے، وفاقی حکومت نے کر دیا ہے اور یہ آئینی تھا تھا ہے۔ آرٹیکل 25 اور 27 میں یہ درج ہے کہ citizens کو law کے معاملے میں equally treat کیا جانے کا تو وفاقی حکومت اور دوسری صوبائی حکومتوں کے ملازمین کو جب آپ ہاؤس ریکوزیشن کی سولت دے رہے ہیں پاکستان میں مل رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس آئینی تقاضے کے خلاف بھی یہ بات جاتی ہے کہ صرف پنجاب حکومت اپنے ملازمین کو اس بات کی اجازت نہ دے اور پھر یا تو یہ ہے کہ یہ پھر آپ اس چیز کو سب پر لاگو کر دیں۔ دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ ہمارے منسٹر صاحبان اس کو اب oppose کریں گے اور سب سے کہیں گے کہ اس کو تنہا کیا جانے ان کا ہاؤس رینٹ پہلے 15000/- روپے تھا، 15000/- روپے کو سمجھا گیا کہ یہ ناکافی ہے اور پھر 2002 میں اسے 20,000/- روپے کر دیا گیا۔ اب 20,000/- روپیہ بھی ان کو تھوڑا لگ رہا ہے اور 20,000/- روپے سے اب اسے 35,000/- روپے کرنے کی سمری in process ہے۔ وہ ایک دفتر ہاؤس میں پیش کی گئی تھی تو یہاں پر اس کی مخالفت ہوئی اور اس کو پھر اب دوبارہ process کیا جا رہا ہے تو جب ایک منسٹر تقریباً اس قسم کے گھر میں ہی رہتا ہے جس قسم کے گھر میں سوہنہ سترہ یا اکیس بائیس گریڈ کے لوگ رہتے ہیں تو جب اس کو اس شہر میں 35000/- روپے سے کم کا مکان نہیں ملتا اور کیانی صاحب ہمیشہ بڑا زور لگاتے ہیں کہ 20,000/- روپے میں کہاں سے مکان ملتا ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، I am sorry، میرا یہ ساتھی میرے قریب بیٹھتا ہے اور lot of things باتیں کرتے رہتے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ان کو interrupt نہ کیا جائے۔ یہ بات شروع کہاں سے ہوئی اور پھر اب وزیروں پر آگئی۔ (قلع کلامیں)

اوہ بھائی! ادھر دیکھو! کم از کم آدمی Cabinet تو بیٹھی ہے اپنا حال دیکھ لو۔ یہ تو seriousness ہے۔ اگر کوئی کام کرنا ہے، کسی کے لئے غریبوں کے لئے تو اچھے طریقے سے پیش کرو یہ کیا

مطلب ہے کہ وزیر میں ہزار میں آپ کا تائدہ رہے گا؟
What you want to do?
جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، نہیں جناب ایک منٹ۔

Then he said we are working under Secretaries; we are not working under any one. You prove it to me. He wants to equate us with grade 16 and 17

ہمارے لئے اپنے ساتھیوں کی اتنی بے عزتی مت کرایا کریں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جن لوگوں سے یہ پوری تیاری کر کے اس ایوان میں جوابت دینے کے لئے آتے ہیں اور وہ اگر ان کی تیاری میں تھوڑی بہت کمی رہ جائے تو ایک ہی ضمنی سوال اگر تھوڑا سا ادھر ادھر ہو جانے تو ان کو یہاں پر پتا کچھ نہیں ہوتا کہ جواب کیا دینا ہے؟ پھر وہاں گیزی سے ان سے چٹیں منگواتے ہیں اور اب یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ان کے برابر کریں۔ یعنی اوہ بھی انسان ہیں۔ ان کے برابر کرنے والی کیا بات ہے؟ وہ بالکل ہمارے برابر ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! انسانیت کی تو بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، کیانی صاحب! محمودی! چلنے دیں۔ جی، رانا صاحب! آپ اپنی تحریک پر آئیں۔ اپنی تحریک پر بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ ان کو انسانیت کی بات بری لگتی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بیٹھیے ذرا رانا صاحب! مجھے بھی بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر، کیانی صاحب! محمودی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، نہیں، جناب! یہ نہیں۔

This must be sorted out once for all that the government of Pakistan has given grade 1,2,3,4,5. I have never treated any body as a low grade.

خواہ چیز اس آئے، کوئی بھی آئے، گے گا کرتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سیکر، کیانی صاحب! اس کا جواب متعلقہ وزیر کی طرف سے آجائے گا۔ آپ انہیں اپنی تحریک پر بات کرنے دیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکر! کیانی صاحب جو فرما رہے ہیں کہ [*****]

جناب سیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا صاحب! پلیر آپ اپنی تحریک پر بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکر! انسانیت میں میں سمجھتا ہوں کہ ایک جو peon ہے اس کا جو بھی یعنی اس کا standard of living ہے اسے اس کے مطابق رہنے کے لئے گھر ملنا چاہیے۔ اگر اسے گورنمنٹ سرکاری گھر مہیا نہیں کر سکتی تو اسے پھر کم از کم اتنے پیسے ضرور ملنے چاہئیں کہ جو اس کے living standard کو گھر touch کرتا ہے اس جتنے اسے پیسے ملنے چاہئیں۔ اب 414/- روپے میں لاہور میں، فیصل آباد میں، ملتان میں یا پنڈی سے کیانی صاحب کا تعلق ہے یہ خود on oath بتادیں، اب یہ بات تو ان کو بڑی اچھی لگتی ہے کہ بیس ہزار میں آپ کا فائدہ رہے گا۔ بیس ہزار میں کیا ملتا ہے؟ فیک ہے، یعنی نہیں ملتا بیس ہزار میں، ایک ایسا گھر جو منسٹر کے living standard پر پورا اترتا ہو وہ بیس ہزار میں نہیں ملتا لیکن یہ مجھے حلفاً بتادیں کہ ایک ایسا گھر جس میں ایک peon کے living standard کو touch کرتا ہو وہ 414/- روپے میں ملتا ہے؟ گریڈ 16 اور 17 میں جو فرسٹ کلاس آفیسر ہیں جو ان کے living standard کو meet

* حکم جناب سیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کرتا ہے وہ -/892 روپے میں ملتا ہے؛ گریڈ 21 یا 22 کے آدمی کو -/3634 روپے میں ان تینوں چاروں شہروں میں یا کسی اور شہر کا آپ نام لے لیں گھر ملتا ہے؛ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ منسٹر کو یا کسی عوامی نمائندے کو اس کے living standard کے مطابق گھر ملنا چاہیے۔ آپ ساہیوال لے لیں وہاں پر -/3400 روپے میں اسے گھر ملے گا؛ تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب منسٹر یا کسی عوامی نمائندے کو اس کے living standard کے مطابق گھر ملنا چاہیے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جی -/20,000 روپے میں نہیں ملتا اسے -/35,000 روپے دینے جائیں، ٹھیک ہے دینے جائیں لیکن بات یہ ہے کہ وہی کارمولا آپ ان پر بھی apply کریں۔ آپ یہ بتادیں کہ 414/892/3634 روپے میں کوئی گھر ملتا ہے؛ ٹھیک ہے ان کی میں یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ایک وزیر کو جس قسم کا ٹھکانہ گھر چاہیے وہ ایک pcon کو نہیں چاہیے۔ کیونکہ ایک وزیر کے حقوق عام انسانوں سے مختلف ہوتے ہیں، وہ عام گھروں میں پورے نہیں ہو سکتے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جب آپ وزیر بنیں گے تو پھر پوچھیں گے۔

رانا مناء اللہ خان: پلیس مجھ سے اس وقت پوچھ لینا۔ تو چونکہ ان کے معاملات مختلف ہوتے ہیں انہوں نے بہت سے لوگوں سے ملنا ہوتا ہے۔ کسی سے open ملنا ہوتا ہے [*****] جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ کسی سے لان میں بیٹھ کر ملنا ہوتا ہے اور کسی کو پھیلے کرے میں لے جا کر ملنا ہوتا ہے۔ تو ان کے لئے بڑے گھر چاہئیں۔ تاکہ یہ رنگین قسم کی زندگی وہاں پر گزار سکیں۔ ٹھیک ہے ایسے گھر -/20,000 روپے میں نہیں ملتے یہ 35,000 روپے کی سمری لے آئیں اور -/35,000 روپے لے لیں۔ جناب والا ایک عام انسان کے لیے انہوں نے -/3634 روپے، -/892 روپے اور 414 روپے مقرر کئے ہونے ہیں کیا اتنے بیسیوں میں گھر ملتا ہے؛ اگر ملتا ہے تو پھر کہیں کہ میری قرارداد درست نہیں ہے۔ مجال کے طور

* محکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پر ایک ٹکے یا صوبائی حکومت کے ملازمین کی تعداد 100 ہے تو ان میں سے جن 10 ملازمین کو سرکاری گھر مل گئے ہیں انہیں تو پوری سوت مل گئی ہے۔ اب جو دوسرے ملازمین ہیں ان غریبوں کی تو آدمی سے زیادہ تنخواہیں کرایوں میں چلی جاتی ہیں باقی تنخواہ بلز میں چلی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس باقی کیا بچتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کا بیٹ پال سکے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ آپ انہیں house requisition صبح ہی دے دیں۔ ہم نے کہا ہے کہ اس بات آپ اقدامات کریں، سوچیں اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے کریں۔ آپ گریڈ کے حساب سے کوئی fix کر لیں کہ گریڈ 16/17 کی اتنی cealing ہوگی، گریڈ 4 سے نیچے تک یہ ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ چلیے آپ اگر یہ نہیں چاہتے کہ آپ انہیں سو فیصد house requisition کریں تو آپ فی الحال 60/50 فیصد سے شروع کر دیں۔ 892/- روپے تو 50% بھی نہیں ہے۔ جناب والا یہ ایک غیر مساویانہ بات ہے کہ کچھ لوگوں کو تو گھر ملے ہوئے ہیں، ان کو پوری طرح سے سوت مل رہی جبکہ کچھ کو بالکل نہیں مل رہی۔ لہذا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بچانے اس کے کہ اسے آپ اندھا دھند oppose کر دیں، reject کر دیں، بہتر ہو گا کہ آپ اس بات غور کریں۔ اسے reject کر دینے سے تمام ملازمین جن پر پورے صوبے کا حکومت کا دارومدار ہے وہ discourage ہوں گے۔ اگر اس میں کوئی technicalities ہیں تو آپ اسے pending فرمائیں، اسے کمیشن کے سپرد کر دیں تاکہ اس پر غور ہو سکے۔ براہ کرم آپ اس دروازے کو for ever بند نہ کریں یہ ملازمین کی ایک اشد ضرورت ہے۔ جب اس ضرورت کو دوسری صوبائی حکومتوں نے حسوس کیا ہے، وفاقی حکومت نے ضروری سمجھا ہے تو پھر یہاں نہ کیا جانا اتہائی غلط بات ہوگی۔ اس سے لوگوں میں reaction develop ہوتا ہے۔ جب ہم خود اپنے لئے تنخواہیں بڑھائیں گے، کرائے بڑھائیں گے لیکن ان کے لئے ہم وعدہ بھی نہیں کریں گے، ان کے لئے ہم اس بات پر بھی نہیں آئیں گے کہ ہم غوری کر لیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہے۔ میں اب بھی محترم ذرا۔۔۔ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو وہ اس انداز میں oppose نہ کریں۔ اس پر وہ غور کا وعدہ فرمائیں۔ ہم بھی ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ اس پر لازماً غور ہونا چاہیے کیونکہ یہ اتہائی بنیادی اہمیت کا معاملہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو بحث یہاں پر ہوئی، رانا صاحب نے بھی ظاہر ہے کہ اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے، وزیر صاحب نے بھی بہت ساری باتیں کی ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو class differentiation کی گئی ہے یہ بڑا غلط طریقہ کار ہے۔ اب یہ ہے کہ کوئی وزیر بن گیا ہے، کوئی افسر بن گیا ہے اور اس حوالے سے بڑے بڑے گھرانے کو درکار ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ الحمد للہ اس ایوان کے اندر بہت سارے دوستوں کو عمرہ اور حج کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ کیا یہ جب وہاں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرتے ہیں تو دیکھتے نہیں ہیں کہ اس کا رقبہ کتنا ہے؟ میں نے تو پیمائش نہیں کی ہے لیکن اہل عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ "جب ہم سید سے لیت جاتے تھے تو سر اس دیوار سے اور پیر اس دیوار سے ٹکرایا کرتے تھے" یعنی اس صاحب سے اگر آپ اس کی پیمائش کر لیں تو جو شخصیت دونوں جہان کی سردار ہے، جس کے اوپر میری، آپ سارے ایوان کی عزت و جہان قربان ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ انھوں نے ساری زندگی پانچ چھ مربع فٹ کے ایک گھر کے اندر گزارا ہے۔ وہی dining, living, sitting and eating room تھا یعنی سب کچھ وہی تھا۔ اب ہم نے یہ جو اس قسم کے standard چنا نہیں کہاں سے پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک ایسا vicious circle استحقاق کا شروع ہو جاتا ہے جو کہیں ختم ہونے میں نہیں آتا۔ آپ Westernise world کو دیکھ لیں۔ اس وقت پاکستان کا وزیر اعظم ہاؤس 122 ایکڑ میں ہے جبکہ نیشنل گھر 18 ایکڑ کے اندر ہے۔ اسی طرح ہماری پریزیڈنسی 68 ایکڑ کے اندر ہے اور پھر ان کو maintain کرنے کے لئے -lavish اخراجات کئے جاتے ہیں جو کہ اس غریب عوام پر بوجھ ہیں۔ میں یہ اتنا ہی کروں گا کہ براہ مہربانی ہم اپنی روایات کی طرف چلیں۔ یہ جو مصنوعی standards بنے ہوئے ہیں یہ قوم پر، غریب عوام پر ایک بوجھ ہے۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب والا! معزز رکن نے سرکاری ملازمین کو house requisition کی سہولت دینے کا مطالبہ کیا ہے اور حکومت سے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر اس معاملے پر اقدامات کرے۔ اس میں انھوں نے باقی صوبوں اور وفاقی کی بھی مثال دی ہے۔ باقی صوبوں میں حکومت بلوچستان ایک ایسی حکومت ہے جو house requisition کی سہولت نہیں دے رہی۔ ایک اور چیز جس کے لئے وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتیں کوشش کرتی رہی ہیں کہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کم کریں اور وسائل کو زیادہ سے زیادہ ترقیاتی اخراجات کی طرف divert کیا جائے۔ اس وقت ہم house requisition کی شکل میں سرکاری ملازمین کو جو رقم دے رہے ہیں وہ 46 ارب 46 کروڑ روپے ہے۔ یہ 2004-05ء کے ٹھیکریتا رہا ہوں اور جس طرح موصوف فرما رہے ہیں کہ یہ رقم actuals کے basis پر دی جانی چاہئیں تو یہ خرچ تقریباً 28 ارب 43 کروڑ روپے in addition بڑھ جائے گا۔ 28 + 46 ارب بہت ہی زیادہ بظہیر رقم بنتی ہے۔ جناب والا! ایک ایسا صوبہ جس میں تقریباً 100 روپے میں سے 70 روپے غیر ترقیاتی اخراجات کی طرف جاتے ہیں اور صرف 30 روپے یعنی 30 فیصد اپنے وسائل ہم development پر خرچ کرتے ہیں تو ہم قطعی طور پر موجودہ حالات میں ان اقدامات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ ترقیاتی اخراجات کو مزید کم کیا جائے۔

جی ہاں! ان کی ضرورت بالکل justified ہے جس کو ہم out of the box thinking کے ذریعے پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب پنجابی واقعہ ہیں کہ سرکاری ملازمین کے لئے ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں حکومت اپنے تمام ملازمین کو سرکاری گھر دے گی اور اس میں سرکاری ملازمین cost خود برداشت کریں گے، حکومت پنجاب کی طرف سے صرف سرکاری زمین اگر حکومت کی اپنی ہے تو وہ مہیا کی جائے گی اگر اپنی نہ ہے تو وہ حکومت پنجاب خرید کر دے گی۔ اس میں پہلے سوچ یہ تھی کہ ریٹائرڈ ملازمین کو یہ گھر دینے جائیں گے اور اب کچھ تبدیلی کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی حاضر سروس ملازم بھی ممکن لینا چاہے تو اسے بھی دیا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

رانا منار اللہ خان: جناب سیکرٹری! اس میں ایک تو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ ضرورت justified ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ضرورت justified ہے اور اس میں صرف 28-ارب کی رقم involve ہے تو پھر یہ سولت ملازمین کو لازماً ملنی چاہیے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ بجٹ کا 70 فیصد پتلے ہی non-development side پر جا رہا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ اگر مزید 28-ارب روپے non-development side میں چلے جائیں گے تو اس کی بجٹ میں ratio کیا بنتی ہے؟ میرے خیال میں یہ اعتبار یہ کچھ پوائنٹس بنتی ہوگی اور اس سے پورے صوبے میں کتنے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ہم بات کرتے ہیں کہ poverty alleviation ہونی چاہیے، غربت دور ہونی چاہیے تو پھر یہ وہی غریب ہیں اگر آپ ان کی مدد کریں گے تو یہ بات ان لوگوں کو جو کہ poverty line سے نیچے رہ رہے ہیں اور پر اٹھانے کے لئے سہارا بنے گی۔ جہاں تک موصوف یہ بات کرتے ہیں کہ جی ہم ہاؤسنگ سوسائٹی بنا رہے ہیں۔ پتلے ریٹائرڈ ملازمین کو گھر دینے تھے اب حاضر سروس ملازمین کو بھی دینے جائیں گے۔ جناب سیکرٹری! یہ تو سارا لینڈ مافیا کا چکر ہے۔ یہ وہ کہیں قصور کے پاس جا کر کوئی سرکاری قلعہ دکھیں گے، وہاں پر جا کر ان کی کالونی بنا دیں گے اور اس کے ارد گرد لینڈ مافیا پتلے ہی زمین خرید لے گا۔ یہ مافیا اس وقت تو پانچ لاکھ روپے کا ایک ایکڑ خریدے گا لیکن جب وہ کالونی آباد ہو جائے گی تو اس کے بعد یہی مچاس لاکھ کا ہو جائے گا کیونکہ جب وہ کالونی آباد ہوگی تو وہاں پر سڑک بھی جائے گی، بجلی بھی جائے گی، سونے گیس بھی جائے اور اس علاقے میں ساری سہولتیں پہنچ جائے گی۔ نام ہو گا ان غریب کا ملازمین کا لیکن کروڑوں اور اربوں روپے لینڈ مافیا کمانے گا۔ یہ تو سارے منصوبے ہی وہ ہیں جو کہ لوگ پتلے ہی لوٹ مار کر کے اس ملک کی ہر چیز ہزپ کر چکے ہیں ان کو مزید مضبوط کیا جائے کہ شہر سے چالیس میل دور ایک قلعہ اراضی لے لیا جائے اور پھر وہاں پر کوئی صحافی کالونی بنا دی جائے اور کوئی ملازمین کے لئے بنا دی جائے۔ ہر سولت وہاں پر پہنچا دی جائے۔ آپ کسی کالونی کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ ارد گرد کا سارا رقبہ لینڈ مافیا خرید لے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیزیں ان غریبوں کے فائدے کے لئے نہیں ہیں۔ آپ سارا کچھ ایک ہی جگہ پر ایک ہی کلاس پر اکٹھا کرتے جائیں کیونکہ اس کے results بہت برے ہوں گے۔ آپ مہربانی کریں یہ کوئی اتنی زیادہ رقم نہیں ہے۔ ایک

طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا پیسا ہے کہ ہم خرچ کر رہے ہیں لیکن خرچ نہیں ہو رہا۔ اسے sources آگئے ہیں خزانہ پورا ہو گیا ہے اور کتے بلین ڈالرز ہمارے خزانے میں پڑے ہیں۔ چلیے اگر آپ یہ 28- ارب کی رقم یکمشت خرچ کرنا برداشت نہیں کر سکتے تو آپ اسے تین سالوں میں کر لیں۔ آپ پہلے گریڈ ایک سے گریڈ سوڑ تک کے لوگوں کو دے دیں اس کے بعد اوپر والوں کو دے دیں۔ آپ اس کا break up کر لیں لیکن اس طرح سے نہ کریں کہ 28- ارب کی رقم ہے لہذا ہم دے ہی نہیں سکتے۔ جب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ضرورت justified ہے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ کسی قسم کی یقین دہانی کرانیں کہ یہ کسی یول پر ان غریب ملازمین کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہونے اس معاملے پر غور کریں گے تو ٹھیک ہے میں اسے پریس نہیں کرتا۔ لیکن یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ ضرورت تو justified ہے لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ تو میں گزارش کروں گا کہ وزیر خزانہ اس بارے میں وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، شکریہ جناب سپیکر! جہاں تک گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کا تعلق ہے۔ تمام سرکاری ملازمین نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس اقدام کو بے پناہ خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی طرف سے اس قسم کی ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ اس فاؤنڈیشن کے لئے لاہور میں موبنوال اور فیصل آباد میں جو زمین لی گئی ہے وہ دور ہے۔ جہاں تک دوسرا معاملہ ہے تو بے پناہ ایسی ضرورتیں ہیں جو justified ہوتی ہیں ہم اسی ضرورت کو مد نظر رکھ کر ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی شکل میں سرکاری ملازمین کو مکانات دے رہے ہیں۔ اگر وسائل ہی نہ ہوں تو ضرورتیں خواہ کتنی زیادہ ہوں وہ پوری نہ ہو پائیں گی۔ اس لئے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں وسائل کو ضرور مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، رانا صاحب! کالی بات ہو چکی ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! جو میں نے عرض کیا ہے وہ اس کا جواب ہی نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر، وہ مرحلہ تو ابھی آگے آنے کا۔ ابھی تو صرف پیش کرنے کی اجازت ملنی ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! اب نل کرنا تو ان کی مجبوری ہے۔ جب یہ نل کریں گے تو

سب نے ہی نل کرنی ہے لیکن وہ میری اس بات کو ہاؤسنگ فاؤنڈیشن سے tie up کر رہے ہیں۔

ہاؤسنگ فاؤنڈیشن تو بالکل مختلف چیز ہے۔ یہ جو ملازمین اس وقت آپ کے پاس خدمات سر انجام

دے رہے ہیں یہ تو ان کے ہاؤس رینٹ کے متعلقہ بات ہے۔ اس کا تو اس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن سے

کوئی تعلق ہی نہیں ہے لیکن یہ اس کو اس کے ساتھ tie up کر رہے ہیں کہ ہم ہاؤسنگ فاؤنڈیشن

جا رہے ہیں اور کسی ملازم نے شکایت نہیں کی۔

جناب سپیکر، اگر اس کی اجازت ملتی ہے تو اس پر تفصیل سے بحث ہو جائے گی ابھی تو وہ

مرحلہ نہیں آیا۔

"یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی

پنجاب بات 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 27 اور 115 کو مطلق کر

کے فوری اہمیت کی حامل قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامعلوم ہوئی)

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد پر نل کی

مجبوری تھی ویسے صرف وزیر اجموز کر جو تمام اراکین بیٹھے ہیں ان سب کے ضمیر اس قرار داد کے

ساتھ تھے۔ اس لئے صرف ایک Minister نے ڈیک پر ہاتھ مارا ہے باقی کسی نے اس پر react

نہیں کیا۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

جناب سپیکر، گلبرگ۔ آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا اور اب میں گورنر صاحب کے آرڈر پڑھتا ہوں۔

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt General (Rtd) Khalid Maqbool**, *Governor of the Punjab* hereby prorogue the Assembly w.e.f. January 18, 2005 on the conclusion of sitting on that day.

	Issue No.	Page No.
W		
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
ADJOURNMENT MOTION regarding --		
-Death of a landlord by Police in Wandoo District Gujranwala	6	631
BILL -		
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	893
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	653
QUESTION regarding-		
-Problem of shifting vegetable market from Bahawalpur City (<i>Question No 5461*</i>)	8	844
RESOLUTION regarding-		
-Establishment of Atomic Electricity House in the Punjab	8	916
Z		
ZAHID IQBAL SANDHU, CH (REPLACED CH FAKHAR IQBAL SANDHU)		
QUESTION regarding-		
-Detail of allocated funds and expenditures for payment of water courses in PP-28 and PP-30, Sargodha (<i>Question No. 3334*</i>)	8	806
ZAHIDA SARFRAZ, MRS		
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	676
ZAHID-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTION regarding-		
-Particulars of Chairman, Administrators of Market Committee, Multan and detail of income and expenditures (<i>Question No 2755*</i>)	8	776
ZAHID PERVAIZ, CH.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of illegal industries in Gujranwala and economic and medical problems of labourers (<i>Question No. 2477*</i>)	7	725
-Detail of vacancies of officers, posted officers and promotions in Directorate of Agricultural Information Lahore (<i>Question No. 5001*</i>)	8	840
-Medical problem of industrial labourers of Gujranwala and registered institutions under social security (<i>Question No. 2215*</i>)	7	722

	Issue No.	Page No.
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTION regarding-		
-Administrative structure of Punjab Seed Corporation and detail of provided seeds (<i>Question No. 4106*</i>)	8	823
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Provision of facilities to labourers of carpet industry in Lahore according to labour laws (<i>Question No. 5256*</i>)	7	736
SHAHREEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of cases registered against ladies in Lahore during January 2002 to June 2004 (<i>Question No. 268</i>)	6	622
SHAHNAZ SALEEM, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of robberies by Bogtli robbers and Police encounters in Rojhan District, Rajanpur (<i>Question No. 2699*</i>)	6	616
SHAHREENA ASAD, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of old age benefit to the widows of labourers of registered industrial institutions (<i>Question No. 1511*</i>)	7	717
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitments in Punjab Seed Corporation, Lahore since 2003 (<i>Question No. 4835*</i>)	8	837
T		
TAHIRA MUNIR, MRS.		
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	666
TALIB HUSSAIN CH. MR.		
-Leave of absence	8	858
TALLAT YAQOOB, MISS.		
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT OF -		
-Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs	6	641
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of vegetable and grain markets situated in District Jhelum (<i>Question No. 2291*</i>)	8	796
-Particulars and service record of A.S.I. Police Station, Civil Lines, Gujranwala (<i>Question No. 2331*</i>)	6	601
-Provision of Government vehicle in laboratory for soil and water analysis (<i>Question No. 3092*</i>)	8	805
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
BILL-		
-The Punjab Canal and Drainage (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	889
QUESTIONS regarding-		
-Government steps for control over impure agricultural medicines in District Gujrat (<i>Question No. 3495*</i>)	8	807
-Number of market committees of District Gujrat, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3494*</i>)	8	791
RESOLUTION regarding-		
-Re-embursement of medical bills of retired Government servants	8	914

	Issue No.	Page No.
RESOLUTIONS (In The Public Interest) regarding		
-Construction of over-head bridge at Yateem Khana Chowk	8	926
-Establishment of Atomic Electricity House in the Punjab	8	916
-Establishment of Degree College for Men & Women in Fort Manroo	8	921
-Posting of a lady as Family Judge	8	906
-Re-imbursment of medical bills of retired Government servants	8	914
-Steps for facility of house requisition to Government servants	8	934
RIAZ AHMAD, RAJA		
ADJOURNMENT MOTION regarding—		
-Purchase of land by the Government at cheaper rate for making Faisalabad Textile City	6	636
S		
SABHA BEGUM, MRS.		
-Leave of absence	8	857
SAEED AKBAR KHAN, MR. (Minister for Prisons)		
ANSWER TO THE QUESTION regarding—		
-Arrangement for bails of prisoners of bailable offences (Question No. 1100*)	6	574
SAGHIRA ISLAM, MS.		
QUESTION regarding—		
-Use of local weighing scale in food grain market Sheikhpura and steps of Government upon it (Question No. 91)	7	747
SAM ULLAH KHAN, MR.		
DISCUSSION ON—		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	658
QUESTIONS regarding—		
-Position of implementation upon Labour Laws in Millat Tractors Limited Sheikhpura Road (Question No. 2210*)	7	721
-Stopage of educational scholarships to the children of industrial labourers (Question No. 3811*)	7	733
SAMIA ANJAD, DR.		
DISCUSSION ON—		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	662
QUESTION regarding—		
-Establishment of Government depots for supply of standard agricultural medicines and seeds (Question No. 306)	8	850
SAMINA NAVEED, MISS.		
DISCUSSION ON—		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	670
QUESTION regarding—		
-Eradication of discriminatory laws and fee for issuance of arms license (Question No. 2727*)	6	620
SANA ULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding—		
-Sale of land by Board of Revenue to M/s Koh-e-Noor at lower rate by receiving heavy bribery	8	880
MOTION regarding—		
-Suspension of rules 27 and 117 and rule 234 of Rules of Procedure, Provincial Assembly of the Punjab 1997	8	929
POINT OF ORDER		
-Boycott by the journalists	8	759
QUESTION regarding—		
-Problem of promotion and arrears of work-charge Moonshes in Agricultural Engineering Department (Question No. 3838*)	8	812
RESOLUTION regarding—		
-Steps for facility of house requisition to Government servants	8	934

	Issue No.	Page No.
-Detail of vehicles, their expenditures and staff of head office Social Security (<i>Question No. 2769*</i>)	7	726
-Establishment of BHIU in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3217*</i>)	7	731
-Establishment of handicraft school in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3248*</i>)	7	732
-Medical problem of industrial labourers of Gujranwala and registered institutions under social security (<i>Question No. 2215*</i>)	7	722
-Number of E.C.G and other machines and their performance in Social Security Hospital, Multan Road, Lahore (<i>Question No. 4060*</i>)	7	734
-Number of labour colonies and detail of allottees (<i>Question No. 986*</i>)	7	704
-Number of labour courts in the province and detail of cases and challans of short measurement of petrol (<i>Question No. 146</i>)	7	748
-Offices of employment exchange and performance thereof (<i>Question No. 326*</i>)	7	703
-Payment of wages to labourers of brick factories according to notification (<i>Question No. 2408*</i>)	7	723
-Performance, aims and objectives of Labour & Human Resources Department Okara (<i>Question No. 1199*</i>)	7	708
-Position of implementation upon Labour Laws in Millat Tractors Limited Sheikhpura Road (<i>Question No. 2210*</i>)	7	721
-Problem of privacy in flats of Khyber Block, Allama Iqbal Town (<i>Question No. 987*</i>)	7	706
-Problems of employees of employment exchange and steps of Government thereto (<i>Question No. 5346*</i>)	7	744
-Provision of basic facilities to plots No.560 to 572 of Ammar Block Nishtar Colony, Lahore (<i>Question No. 3244*</i>)	7	729
-Provision of facilities to labourers of carpet industry in Lahore according to labour laws (<i>Question No. 5256*</i>)	7	736
-Provision of information at website of Labour and Human Resources Department (<i>Question No. 1971*</i>)	7	720
-Stopage of educational scholarships to the children of industrial labourers (<i>Question No. 3811*</i>)	7	733
-Use of local weighing scale in food grain market Sheikhpura and steps of Government upon it (<i>Question No. 91</i>)	7	747
PRISONS DEPARTMENT		
-Arrangement for hauls of prisoners of bailable offences (<i>Question No. 1400*</i>)	6	573
QUORUM -		
-Indication of, on 17 th January, 2005	7	750

R

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 14 th January 2005	6	569
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 17 th January 2005	7	693
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 18 th January 2005	8	755

REHANA JAMEEL, BEGUM

QUESTIONS regarding-

-Detail of Government funds spent by S.H.O. Ravi Road, Police Station, Lahore (<i>Question No. 2113*</i>)	6	599
-Detail of officers, Government vehicles and expenditures thereof in Punjab Seed Corporation (<i>Question No. 4836*</i>)	8	839
-Particulars and service record of S.H.O. Police Station, Ravi Road, Lahore (<i>Question No. 2112*</i>)	6	598

	Issue No.	Page No.
-Detail of cases registered in Police Station Langrana Tehsil Chitrot during June, July 2003 (Question No. 2690*)	6	615
-Detail of cases registered in Police Station Sharaqpur Sharif, Sheekhupura (Question No. 2644*)	6	613
-Detail of deaths of Police employees and criminals in Police Encounters (Question No. 2527*)	6	606
-Detail of duties of District and Traffic Police and other problems (Question No. 2639*)	6	611
-Detail of Government funds spent by S.H.O. Ravi Road, Police Station, Lahore (Question No. 2113*)	6	599
-Detail of Government steps for provision of speedy and cheap justice (Question No. 2715*)	6	618
-Detail of illegal housing society established by D.P.O Faisalabad (Question No. 2445*)	6	577
-Detail of complete and incomplete projects out of Police Welfare Fund (Question No. 1549*)	6	589
-Detail of inquiries of Police Officers in district Lahore (Question No. 569*)	6	570
-Detail of members and sessions of Peace Committee, Stalkot (Question No. 1999*)	6	593
-Detail of robberies by Bhatti robbers and Police encounters in Rohian District, Rajanpur (Question No. 2699*)	6	616
-Details of thefts and other crimes in the Province during 1999 to 2002 (Question No. 2714*)	6	618
-Radication of discriminatory laws and fee for issuance of arms license (Question No. 2727*)	6	620
-Increasing crimes in Defense area Lahore and steps of the Government (Question No. 2584*)	6	609
-Particulars and service record of A S I Police Station, Civil Lines, Gujranwala (Question No. 2331*)	6	601
-Particulars and service record of M.P.O. Special Branch, Lahore (Question No. 2561*)	6	607
-Particulars and service record of S.H.O. Police Station, Ravi Road, Lahore (Question No. 2112*)	6	598
-Powers of District Police to check registration and driving licenses (Question No. 2363-A*)	6	604
-Problem of promotion of A.S.Is. and S.Is. recruited during 1993 to 1997 in Bahawalpur range (Question No. 235)	6	621
-Quota of minorities in Government Departments and detail of minorities Police employees (Question No. 2271*)	6	600
-Quota for minorities in Police Department and detail of recruitments according to it (Question No. 1936*)	6	591
-Quota for minorities in Punjab Police Training School (Question No. 1911*)	6	592
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT		
-Checking of petrol pumps (Question No.31*)	7	702
-Conditions of allotment of flats to industrial labourers in Khyber Block Allama Iqbal Town, Lahore (Question No. 4755*)	7	735
-Detail of illegal industries in Gujranwala and economic and medical problems of labourers (Question No. 2477*)	7	725
-Detail of industrial units in Lahore and facilities available to workers thereof (Question No. 1970*)	7	719
-Detail of old age benefit to the widows of labourers of registered industrial institutions (Question No. 1511*)	7	717
-Detail of registered and unregistered brick factories in the Province (Question No. 2409*)	7	724
-Detail of sessions of Punjab Workers Welfare Board (Question No. 1033*)	7	707

	Issue No.	Page No.
-Detail of regular teams of Water Management in the Province and paved and unpaved water-courses in Pakpattan (<i>Question No. 3798*</i>)	8	810
-Detail of Research Institutes affiliated with Agriculture University, Faisalabad (<i>Question No. 4705*</i>)	8	835
-Detail of state agricultural farms (<i>Question No. 483*</i>)	8	763
-Detail of vacancies of officers, posted officers and promotions in Directorate of Agricultural Information Lahore (<i>Question No. 5004*</i>)	8	840
-Detail of vegetable and grain markets situated in District Jehlum (<i>Question No. 2291*</i>)	8	796
-Detail of water courses paved in district Sheikhpura during 2001-2003 (<i>Question No. 3836*</i>)	8	811
-Establishment of Government depots for supply of standard agricultural medicines and seeds (<i>Question No. 306</i>)	8	850
-Government action upon manufacturing and sale of counterfeit agricultural medicines and steps to control it (<i>Question No. 3676-A*</i>)	8	809
-Government steps for control over impure agricultural medicines in District Gujrat (<i>Question No. 3495*</i>)	8	807
-Government steps for eradication of wild pigs (<i>Question No. 3312*</i>)	8	782
-Number of water courses paved during 2002-04 in PP-201, Multan (<i>Question No. 5563*</i>)	8	845
-Particulars of Chairman, Administrators of Market Committee, Multan and detail of income and expenditures (<i>Question No. 2755*</i>)	8	776
-Posting of Assistant Agriculture Engineer (Field) in District Lodhran (<i>Question No. 2701*</i>)	8	798
-Problem of bulldozer unit of Agricultural Engineering Ahpur, Muzaffar Garh (<i>Question No. 4595*</i>)	8	830
-Problem of promotion and arrears of work-charge Moonshes in Agricultural Engineering Department (<i>Question No. 3838*</i>)	8	812
-Problem of shifting vegetable market from Bahawalpur City (<i>Question No. 5461*</i>)	8	844
-Production of Basmati rice and problems in its way (<i>Question No. 321*</i>)	8	758
-Provision of Government vehicle in laboratory for soil and water analysis (<i>Question No. 3092*</i>)	8	805
-Reasons for shortage in production of crops and steps by the government (<i>Question No. 3990*</i>)	8	821
-Recruitment, promotion and other problems of Agriculture Officers (<i>Question No. 3023*</i>)	8	800
AGRICULTURE MARKETING DEPARTMENT		
-Number of market committees of District Gujrat, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3494*</i>)	8	791
-Number of market committees of District Sheikhpura, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3477*</i>)	8	784
HOME DEPARTMENT		
-Arrangements of waiting rooms for accused persons in Courts (<i>Question No. 570*</i>)	6	588
-Behaviour of Police towards Rickshaw-drivers and the same at Wagon Stands in Bowey Wala (<i>Question No. 2456*</i>)	6	604
-Business of gambling and narcotics in jurisdiction of Police Station, Wah Cantt. (<i>Question No. 1399*</i>)	6	589
-Control over crimes at Goga link Road, Kamonki (<i>Question No. 2509*</i>)	6	581
-Detail of attack upon the team for removing encroachments in Johar Town (<i>Question No. 2067*</i>)	6	596
-Detail of cases registered against ladies in Lahore during January 2002 to June 2004 (<i>Question No. 268</i>)	6	622
-Detail of cases registered in Police Station Chiniot during January to June 2003 (<i>Question No. 2689*</i>)	6	614

	Issue No.	Page No.
PARVEEN SIKANDAR GHIL, MS.		
ADJOURNMENT MOTION regarding --		
-Re-construction of roads for embezzlement of funds	8	883
PERVAIZ RAFIQUE, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of registered and unregistered brick factories in the Province (Question No. 2409*)	7	724
-Payment of wages to labourers of brick factories according to notification (Question No. 2408*)	7	723
-Quota of minorities in Government Departments and detail of minorities Police employees (Question No. 2271*)	6	600
POINTS OF ORDER		
-Boycott by the journalists	8	759
-Murder of two sisters in Jhrka Galli, Murree	8	756
-Token walk-out by the Opposition to show unanimity with journalists	7	694
PRISONS DEPARTMENT		
QUESTION regarding-		
-Arrangement for hails of prisoners of bailable offences (Question No. 1400*)	6	573
PROROGATION -		
-Notification of prorogation of 18th session commenced from 6th January, 2005	8	945
Q		
QASIM ZIA, MR. (Leader of the Opposition)		
POINT OF ORDER		
-Token walk-out by the Opposition to show unanimity with journalists	7	694
QUESTIONS regarding-		
AGRICULTURE DEPARTMENT		
-Administrative structure of Punjab Seed Corporation and detail of provided seeds (Question No. 4106*)	8	823
-Analysis of new kinds of rice by Rice Research Institute, Kala Shah Kaku (Question No. 4704*)	8	831
-Artificial shortage of wheat medicines and steps of the government (Question No. 3978*)	8	820
-Detail of allocated funds and expenditures for pavement of water courses in PP-28 and PP-30, Sargodha (Question No. 3334*)	8	806
-Detail of employees of provincial offices of reclamation of Irrigation (Question No. 2099*)	8	775
-Detail of institutions producing counterfeit pesticides and Agricultural medicines and steps of Government (Question No. 5280*)	8	843
-Detail of machinery of Agriculture Department in District Bhakkar (Question No. 283)	8	849
-Detail of new kinds of crops, increase in per acer production and other problems (Question No. 3967*)	8	813
-Detail of officers, Government vehicles and expenditures thereof in Punjab Seed Corporation (Question No. 4836*)	8	839
-Detail of particulars and service record of D.G (Extension) Agriculture (Question No. 5627*)	8	848
-Detail of recruitments in office of D.G (Extension) Agriculture, Lahore since 2002 (Question No. 5618*)	8	846
-Detail of recruitments in Agriculture Department since 2002 in District Bahawalpur (Question No. 4197*)	8	827
-Detail of recruitments in Punjab Seed Corporation, Lahore since 2003 (Question No. 4835*)	8	837
-Detail of recruitments in Agricultural Engineering Wing of Agriculture Department since 2003 (Question No. 4324*)	8	829

	Issue No.	Page No.
-Detail of recruitments in Agricultural Engineering Wing of Agriculture Department since 2003 (<i>Question No. 3324*</i>)	8	829
-Problem of promotion of A.S.Is and S.Is. recruited during 1993 to 1997 in Bahawalpur range (<i>Question No. 235</i>)	6	621
MUHAMMAD MANSHA, CIL		
-Leave of absence	8	858
MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI, MR.		
RESOLUTION regarding-		
-Establishment of Degree College for Men & Women in Fort Manroo	8	921
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA (Minister for Agriculture Marketing)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Number of market committees of District Gujrat, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3494*</i>)	8	792
-Number of market committees of District Sheikhpura, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3477*</i>)	8	784
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
QUESTION regarding-		
-Posting of Assistant Agriculture Engineer (Field) in District Lodhran (<i>Question No. 2701*</i>)	8	798
MUHAMMAD WAQAS, MR.		
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	659
QUESTIONS regarding-		
-Arrangement for bails of prisoners of bailable offences (<i>Question No. 1400*</i>)	6	573
-Business of gambling and narcotics in jurisdiction of Police Station, Wah Cantt (<i>Question No. 1399*</i>)	6	589
-Number of E.C.G. and other machines and their performance in Social Security Hospital, Multan Road, Lahore (<i>Question No. 4060*</i>)	7	734
N		
NAVEED AMMER, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Quota for minorities in Police Department and detail of recruitments according to it (<i>Question No. 1936*</i>)	6	591
-Quota for minorities in Punjab Police Training School (<i>Question No. 1911*</i>)	6	592
NAZIR AHMAD MITTHU DOGAR, DR.		
QUESTION regarding-		
-Behaviour of Police towards Rickshaw-drivers and the same at Wagon Stands in Borey Wala (<i>Question No. 2456*</i>)	6	604
NOTIFICATION OF -		
-Prorogation of 18th session commenced from 6th January, 2005	8	945
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government steps for provision of speedy and cheap justice (<i>Question No. 2715*</i>)	6	618
-Details of thefts and other crimes in the Province during 1999 to 2002 (<i>Question No. 2714*</i>)	6	618
P		
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of institutions producing counterfeit pesticides and Agricultural medicines and steps of Government (<i>Question No. 5280*</i>)	8	843
-Reasons for shortage in production of crops and steps by the government (<i>Question No. 3990*</i>)	8	821

	Issue No.	Page No.
-Detail of duties of District and Traffic Police and other problems (Question No. 2639*)	6	612
-Detail of Government funds spent by S.H.O. Ravi Road, Police Station, Lahore (Question No. 2113*)	6	599
-Detail of Government steps for provision of speedy and cheap justice (Question No. 2715*)	6	619
-Detail of illegal housing society established by D.P.O. Faisalabad (Question No. 2445*)	6	578
-Detail of complete and incomplete projects out of Police Welfare Fund (Question No. 1549*)	6	590
-Detail of inquiries of Police Officers in district Lahore (Question No. 569*)	6	570
-Detail of members and sessions of Peace Committee, Sraikot (Question No. 1999*)	6	594
-Detail of robberies by Bogtli robbers and Police encounters in Rojhan District Rajapur (Question No. 2699*)	6	616
-Details of thefts and other crimes in the Province during 1999 to 2002 (Question No. 2714*)	6	618
-Eradication of discriminatory laws and fee for issuance of arms license (Question No. 2727*)	6	620
-Increasing crimes in Defense area Lahore and steps of the Government (Question No. 2581*)	6	610
-Particulars and service record of A.S.I. Police Station, Civil Lines, Gujranwala (Question No. 2331*)	6	602
-Particulars and service record of M.P.O. Special Branch, Lahore (Question No. 2561*)	6	608
-Particulars and service record of S.H.O. Police Station, Ravi Road, Lahore (Question No. 2112*)	6	598
-Powers of District Police to check registration and driving licenses (Question No. 2363-A*)	6	604
-Problem of promotion of A.S.Is and S.Is. recruited during 1993 to 1997 in Bahawalpur range (Question No. 235)	6	621
-Quota of minorities in Government Departments and detail of minorities Police employees (Question No. 2271*)	6	600
-Quota for minorities in Police Department and detail of recruitments according to it (Question No. 1936*)	6	592
-Quota for minorities in Punjab Police Training School (Question No. 1911*)	6	592
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Boycott by the journalists	8	760
-Murder of two sisters in Jhika Gialli, Murree	8	757
RESOLUTION (Answer) regarding-		
-Posting of a lady as Family Judge	8	906
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTION regarding-		
-Increasing crimes in Defense area Lahore and steps of the Government (Question No. 2581*)	6	609
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTION regarding-		
-Government steps for eradication of wild pigs (Question No. 3342*)	8	782
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	642-680
MUHAMMAD IQBAL, CHANNER, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of recruitments in Agriculture Department since 2002 in District Bahawalpur (Question No. 4197*)	8	827

	Issue No.	Page No.
-Production of Basmati rice and problems in its way (<i>Question No. 321*</i>)	8	758
-Posting of Assistant Agriculture Engineer (Field) in District Lodhran (<i>Question No. 2701*</i>)	8	799
-Problem of promotion and arrears of work-charge Moonshes in Agricultural Engineering Department (<i>Question No. 3838*</i>)	8	813
-Problem of shifting vegetable market from Bahawalpur City (<i>Question No. 5361*</i>)	8	845
-Provision of Government vehicle in laboratory for soil and water analysis (<i>Question No. 3092*</i>)	8	805
-Reasons for shortage in production of crops and steps by the government (<i>Question No. 3990*</i>)	8	822
-Recruitment, promotion and other problems of Agriculture Officers (<i>Question No. 3023*</i>)	8	801
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Number of water courses paved during 2002-04 in PP-201, Multan (<i>Question No. 5563*</i>)	8	845
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CIL		
QUESTION regarding-		
-Conditions of allotment of flats to industrial labourers in Khyber Block Allama Iqbal Town, Lahore (<i>Question No. 4755*</i>)	7	735
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN (Minister For Tourism)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-More expenditures than income of Tourism Department	6	627
MUHAMMAD AYUB KHAN SAIDERA, MR.		
-Leave of absence	8	859
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Death of a landlord by Police in Wandoo District Gujranwala	6	631
-Failure of Police in arresting the accused persons of kidnaping and murder of nine years old child in Gujranwala	6	640
-Incomplete construction of Shah Farid Park Road in PP-150	6	634
-Re-construction of roads for embezzlement of funds	8	884
-Suicide of a young man under custody of Police Station Ghaziabad, Lahore	6	635
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Arrangements of waiting rooms for accused persons in Courts (<i>Question No. 570*</i>)	6	588
-Behaviour of Police towards Rickshaw-drivers and the same at Wagon Stands in Borey Wala (<i>Question No. 2456*</i>)	6	605
-Business of gambling and narcotics in jurisdiction of Police Station, Wah Cantt (<i>Question No. 1399*</i>)	6	589
-Control over crimes at Goga link Road, Kamonki (<i>Question No. 2509*</i>)	6	581
-Detail of attack upon the team for removing encroachments in Johar Town (<i>Question No. 2067*</i>)	6	597
-Detail of cases registered against ladies in Lahore during January 2002 to June 2004 (<i>Question No. 268</i>)	6	623
-Detail of cases registered in Police Station Chiniot during January to June 2003 (<i>Question No. 2689*</i>)	6	614
-Detail of cases registered in Police Station Langrana Tehsil Chiniot during June, July 2003 (<i>Question No. 2690*</i>)	6	615
-Detail of cases registered in Police Station Sharaupur Sharif, Sheikhpura (<i>Question No. 2644*</i>)	6	613
-Detail of deaths of Police employees and criminals in Police Encounters (<i>Question No. 2527*</i>)	6	606

	Issue No.	Page No.
-Detail of vehicles, their expenditures and staff of head office Social Security (<i>Question No. 2769*</i>)	7	726
QUORUM -		
-Intication of, on 17 th January, 2005	7	750
MUHAMMAD ARSHAD KILAN LODHI, MRC (Minister for Agriculture)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Punjab Seed Corporation and detail of provided seeds (<i>Question No. 4106*</i>)	8	824
-Analysis of new kinds of rice by Rice Research Institute, Kala Shah Kaku (<i>Question No. 4704*</i>)	8	832
-Artificial shortage of wheat medicines and steps of the government (<i>Question No. 3978*</i>)	8	820
-Detail of allocated funds and expenditures for pavement of water courses in PP-28 and PP-30, Sargodha (<i>Question No. 3334*</i>)	8	806
-Detail of employees of provincial offices of reclamation of Irrigation (<i>Question No. 2099*</i>)	8	775
-Detail of institutions producing counterfeit pesticides and Agricultural medicines and steps of Government (<i>Question No. 5280*</i>)	8	843
-Detail of machinery of Agriculture Department in District Bhakkar (<i>Question No. 283</i>)	8	849
-Detail of new kinds of crops, increase in per acer production and other problems (<i>Question No. 3967*</i>)	8	814
-Detail of officers, Government vehicles and expenditures thereof in Punjab Seed Corporation (<i>Question No. 4836*</i>)	8	839
-Detail of particulars and service record of D.G (Extension) Agriculture (<i>Question No. 5627*</i>)	8	848
-Detail of recruitments in Agriculture Department since 2002 in District Bahawalpur (<i>Question No. 4197*</i>)	8	828
-Detail of recruitments in Agricultural Engineering Wing of Agriculture Department since 2003 (<i>Question No. 4324*</i>)	8	830
-Detail of recruitments in office of D G (Extension) Agriculture, Lahore since 2002 (<i>Question No. 5618*</i>)	8	847
-Detail of recruitments in Punjab Seed Corporation, Lahore since 2003 (<i>Question No. 4835*</i>)	8	838
-Detail of regular teams of Water Management in the Province and paved and unpaved water-courses in Pakpattan (<i>Question No. 3798*</i>)	8	810
-Detail of Research Institutes affiliated with Agriculture University, Faisalabad (<i>Question No. 4705*</i>)	8	836
-Detail of state agricultural farms (<i>Question No. 483*</i>)	8	763
-Detail of vacancies of officers, posted officers and promotions in Directorate of Agricultural Information Lahore (<i>Question No. 5004*</i>)	8	841
-Detail of vegetable and grain markets situated in District Jehlum (<i>Question No. 2291*</i>)	8	796
-Detail of water courses paved in district Sheikhupura during 2001-2003 (<i>Question No. 3836*</i>)	8	812
-Establishment of Government depots for supply of standard agricultural medicines and seeds (<i>Question No. 306</i>)	8	851
-Government action upon manufacturing and sale of counterfeit agricultural medicines and steps to control it (<i>Question No. 3676-A*</i>)	8	809
-Government steps for control over impure agricultural medicines in District Gujrat (<i>Question No. 3495*</i>)	8	808
-Government steps for eradication of wild pigs (<i>Question No. 3342*</i>)	8	782
-Number of water courses paved during 2002-04 in PP-201, Multan (<i>Question No. 5563*</i>)	8	845
-Particulars of Chairman, Administrators of Market Committee, Multan and detail of income and expenditures (<i>Question No. 2755*</i>)	8	777
-Problem of bulldozer unit of Agricultural Engineering Alipur, Muzaffar Garh (<i>Question No. 4595*</i>)	8	831

	Issue No.	Page No.
-Problems of employees of employment exchange and steps of Government thereto (Question No. 5346*)	7	744
-Provision of basic facilities to plots No.560 to 572 of Ammar Block Nishtar Colony, Lahore (Question No. 3244*)	7	729
-Provision of facilities to labourers of carpet industry in Lahore according to labour laws (Question No. 5256*)	7	736
-Provision of information at website of Labour and Human Resources Department (Question No. 1971*)	7	720
-Stoppage of educational scholarships to the children of industrial labourers (Question No. 3811*)	7	733
-Use of local weighing scale in food grain market Sheikhpura and steps of Government upon it (Question No. 91)	7	747
LEADER OF THE OPPOSITION		
-See under Qasim Zia, Mr.		
LEAVE OF ABSENCE OF -		
-Abida Javid, Mrs	8	857
-Arshad Mehmood Baggu, Mr	8	856
-Imran Ashraf, Mr	8	856
-Memona Nabeel, Mrs	8	855, 859
-Muhammad Ayub Khan Saldera, Mr.	8	859
-Muhammad Marsha, Ch	8	858
-Sabha Begum, Mrs.	8	857
-Tahib Hussain Ch. Mr	8	858
M		
MEMONA NABEEL, MRS.		
-Leave of absence	8	855, 859
MINISTER FOR AGRICULTURE		
-See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr		
MINISTER FOR AGRICULTURE & MARKETING		
-See under Muhammad Qasim Noon, Rana		
MINISTER FOR FOOD		
-See under Muhammad Iqbal, Chaudhry		
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE		
-See under Akhtar Hussain Rizvi, Syed		
MINISTER FOR LAW		
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.		
MINISTER FOR PRISONS		
-See under Saeed Akbar Khan, Mr		
MINISTER FOR REVENUE		
-See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr.		
MINISTER FOR TOURISM		
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian		
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE		
RESOLUTION regarding-		
-Posting of a lady as Family Judge	8	906
MOTION regarding-		
-Suspension of rules 27 and 115 under rule 234 of Rules of Procedure, Provincial Assembly of the Punjab 1997	8	929
MUHAMMAD AFZAL, MR.		
QUESTION regarding-		
-Particulars and service record of M.P.O. Special Branch, Lahore (Question No. 2561*)	6	607
MUHAMMAD AJASAM SHARIF, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of complete and incomplete projects out of Police Welfare Fund (Question No. 1519*)	6	589

	Issue No.	Page No.
KHALID MEHMOOD, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of water courses paved in District Shekhupura during 2001-2003 (<i>Question No. 3836*</i>)	8	811
-Number of market committees of District Shekhupura, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3477*</i>)	8	784
KHALIDA MANSOOR, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of duties of District and Traffic Police and other problems (<i>Question No. 2639*</i>)	6	611
KHIZAR ILYAS VIRK, CH		
QUESTIONS regarding-		
-Analysis of new kinds of rice by Rice Research Institute, Kala Shah Kako (<i>Question No. 4704*</i>)	8	831
-Detail of Research Institutes affiliated with Agriculture University, Faisalabad (<i>Question No. 4705*</i>)	8	835
L		
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding		
-Checking of petrol pumps (<i>Question No. 31*</i>)	7	702
-Conditions of allotment of flats to industrial labourers in Khyber Block Allama Iqbal Town, Lahore (<i>Question No. 4755*</i>)	7	735
-Detail of illegal industries in Gujranwala and economic and medical problems of labourers (<i>Question No. 2477*</i>)	7	725
-Detail of industrial units in Lahore and facilities available to workers thereof (<i>Question No. 1970*</i>)	7	719
-Detail of old-age benefit to the widows of labourers of registered industrial institutions (<i>Question No. 1511*</i>)	7	717
-Detail of registered and unregistered brick factories in the Province (<i>Question No. 2409*</i>)	7	724
-Detail of sessions of Punjab Workers Welfare Board (<i>Question No. 1033*</i>)	7	707
-Detail of vehicles, their expenditures and staff of head office Social Security (<i>Question No. 2769*</i>)	7	726
-Establishment of BHIU in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3247*</i>)	7	731
-Establishment of handicraft school in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3248*</i>)	7	732
-Medical problem of industrial labourers of Gujranwala and registered institutions under social security (<i>Question No. 2215*</i>)	7	722
-Number of E.C.G. and other machines and their performance in Social Security Hospital, Multan Road, Lahore (<i>Question No. 4060*</i>)	7	734
-Number of labour colonies and detail of allottees (<i>Question No. 986*</i>)	7	704
-Number of labour courts in the province and detail of cases and challans of short measurement of petrol (<i>Question No. 146</i>)	7	748
-Offices of employment exchange and performance thereof (<i>Question No. 326*</i>)	7	703
-Payment of wages to labourers of brick factories according to notification (<i>Question No. 2408*</i>)	7	723
-Performance, aims and objectives of Labour & Human Resources Department Okara (<i>Question No. 1199*</i>)	7	708
-Position of implementation upon Labour Laws in Millat Tractors Limited Shekhupura Road (<i>Question No. 2210*</i>)	7	721
-Problem of privacy in flats of Khyber Block, Allama Iqbal Town (<i>Question No. 987*</i>)	7	706

	Issue No.	Page No.
BILL -		
-The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	887
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	650
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements of waiting rooms for accused persons in Courts (Question No 570*)	6	588
-Checking of petrol pumps (Question No. 31*)	7	702
-Detail of inquiries of Police Officers in district Lahore (Question No. 569*)	6	570
-Detail of state agricultural farms (Question No 483*)	8	763
-Number of labour courts in the province and detail of cases and challans of short measurement of petrol (Question No. 146)	7	748
-Offices of employment exchange and performance thereof (Question No 326*)	7	703
-Production of Basmati rice and problems in its way (Question No 321*)	8	758
IMRAN ASHRAF, MR.		
-Leave of absence	8	856
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
ADJOURNMENT MOTION regarding -		
-Incomplete construction of Shah Farid Park Road in PP-150	6	633
RESOLUTION		
-Construction of over-head bridge at Yateem Khana Chowk	8	926
ISHTIAQ AHMED MIRZA, MR.		
QUESTION regarding-		
-Powers of District Police to check registration and driving licenses (Question No 2363-A*)	6	604
J		
JAVAJD AHMED, CH.		
QUESTION regarding-		
-Detail of regular teams of Water Management in the Province and paved and unpaved water-courses in Pakpattan (Question No. 3798*)	8	810
JAVED AKBAR DILLON, ENGR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of particulars and service record of D G (Extension) Agriculture (Question No 5627*)	8	848
-Detail of recruitments in office of D G (Extension) Agriculture, Lahore since 2002 (Question No. 5618*)	8	846
JEHANZEB RAO, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of cases registered in Police Station Sharapur Sharif, Sheikhpura (Question No. 2644*)	6	613
K		
KANWAL NASEEM, MS.		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of BHL in Kalcem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (Question No 3247*)	7	731
-Establishment of handicraft school in Kalcem Shaheed Colony No 1 & 2 Faisalabad (Question No 3248*)	7	732
-Government action upon manufacturing and sale of counterfeit agricultural medicines and steps to control it (Question No. 3676-A*)	8	809

	Issue No.	Page No.
-Detail of cases registered against ladies in Lahore during January 2002 to June 2001 (<i>Question No. 268</i>)	6	622
-Detail of cases registered in Police Station Chimot during January to June 2003 (<i>Question No. 2689*</i>)	6	614
-Detail of cases registered in Police Station Langrana Tehsil Chimot during June, July 2003 (<i>Question No. 2690*</i>)	6	615
-Detail of cases registered in Police Station Sharaqpur Sharif, Sheikhupura (<i>Question No. 2644*</i>)	6	613
-Detail of deaths of Police employees and criminals in Police Encounters (<i>Question No. 2527*</i>)	6	606
-Detail of duties of District and Traffic Police and other problems (<i>Question No. 2639*</i>)	6	611
-Detail of Government funds spent by S.H.O. Ravi Road, Police Station, Lahore (<i>Question No. 2113*</i>)	6	599
-Detail of Government steps for provision of speedy and cheap justice (<i>Question No. 2715*</i>)	6	618
-Detail of illegal housing society established by D.P.O Faisalabad (<i>Question No. 2445*</i>)	6	577
-Detail of complete and incomplete projects out of Police Welfare Fund (<i>Question No. 1549*</i>)	6	589
-Detail of inquiries of Police Officers in district Lahore (<i>Question No. 569*</i>)	6	570
-Detail of members and sessions of Peace Committee, Stalkot (<i>Question No. 1999*</i>)	6	593
-Detail of robberies by Bogthi robbers and Police encounters in Rojhan District, Rajanpur (<i>Question No. 2699*</i>)	6	616
-Details of thefts and other crimes in the Province during 1999 to 2002 (<i>Question No. 2714*</i>)	6	618
-Eradication of discriminatory laws and fee for issuance of arms license (<i>Question No. 2727*</i>)	6	620
-Increasing crimes in Defense area Lahore and steps of the Government (<i>Question No. 2584*</i>)	6	609
-Particulars and service record of A.S.I. Police Station, Civil Lines, Gujranwala (<i>Question No. 2331*</i>)	6	601
-Particulars and service record of M.P.O. Special Branch, Lahore (<i>Question No. 2561*</i>)	6	607
-Particulars and service record of S.H.O. Police Station, Ravi Road, Lahore (<i>Question No. 2112*</i>)	6	598
-Powers of District Police to check registration and driving licenses (<i>Question No. 2363-A*</i>)	6	604
-Problem of promotion of A.S. Is. and S. Is. recruited during 1993 to 1997 in Bahawalpur range (<i>Question No. 235</i>)	6	621
-Quota of minorities in Government Departments and detail of minorities Police employees (<i>Question No. 2271*</i>)	6	600
-Quota for minorities in Police Department and detail of recruitments according to it (<i>Question No. 1936*</i>)	6	591
-Quota for minorities in Punjab Police Training School (<i>Question No. 1941*</i>)	6	592

I

HISAN ULLAH WAQAS, SYED

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Death of three persons in a Police encounter in allegation of selling narcotics in Lahore	6	638
-Suicide of a young man under custody of Police Station Ghaziabad, Lahore	6	634

	Issue No.	Page No.
D		
DISCUSSION ON -		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	642
E		
EHISAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MR.		
QUESTION regarding-		
-Problem of bulldozer unit of Agricultural Engineering Alipur, Muzaffar Garh (<i>Question No 4595*</i>)	8	830
EJAZ AHMED SAMMA, CIL		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding -		
-Failure of Police in arresting the accused persons of kidnaping and murder of nine years old child in Gujranwala	6	639
-Suicide attack in Zebbia Mosque Sialkot	6	632
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT OF -		
-Standing Committee on Home Affairs	6	625
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS OF -		
-Standing Committee on Home Affairs	6	625
-Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs	6	641
F		
FAZAL AHMED RANJHA, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of new kinds of crops, increase in per acer production and other problems (<i>Question No 3967*</i>)	8	813
G		
GUL HAMEED KHAN ROKHTI, MR (Minister for Revenue)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Illegal acquisition of state land	8	869
H		
HAFEZ ULLAH KHAN, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of machinery of Agriculture Department in District Bhakkar (<i>Question No 283</i>)	8	849
HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTION regarding-		
-Detail of cases registered in Police Station Langrana Tehsil Chiniot during June, July 2003 (<i>Question No. 2690*</i>)	6	615
HOME DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Arrangements of waiting rooms for accused persons in Courts (<i>Question No 570*</i>)	6	588
-Behaviour of Police towards Rickshaw-drivers and the same at Wagon Sunda in Borcy Wala (<i>Question No 2456*</i>)	6	604
-Business of gambling and narcotics in jurisdiction of Police Station, Wah Cantt (<i>Question No 1399*</i>)	6	589
-Control over crimes at Goga link Road, Kamonki (<i>Question No 2509*</i>)	6	581
-Detail of attack upon the team for removing encroachments in Johar Town (<i>Question No 2067*</i>)	6	596

	Issue No.	Page No.
-Stopage of educational scholarships to the children of industrial labourers (<i>Question No 3811*</i>)	7	733
-Use of local weighing scale in food grain market Sheikhpura and steps of Government upon it (<i>Question No 91</i>)	7	747
ALI ABBAS, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Control over crimes at Goga link Road, Kamonki (<i>Question No 2509*</i>)	6	581
-Detail of sessions of Punjab Workers Welfare Board (<i>Question No 1033*</i>)	7	707
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of cases registered in Police Station Chniot during January to June 2003 (<i>Question No. 2689*</i>)	6	614
AMIR FIDA PARACHA, MR.		
POINT OF ORDER		
-Murder of two sisters in Jhka Gialli, Murree	8	756
ANJUM SULTANA, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Performance, aims and objectives of Labour & Human Resources Department Okara (<i>Question No. 1199*</i>)	7	708
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR.		
-Leave of absence	8	856
QUESTIONS regarding-		
-Detail of employees of provincial offices of reclamation of Irrigation (<i>Question No. 2099*</i>)	8	775
-Detail of members and sessions of Peace Committee, Sialkot (<i>Question No 1999*</i>)	6	593
-Problems of employees of employment exchange and steps of Government thereto (<i>Question No 5346*</i>)	7	744
-Provision of basic facilities to plots No.560 to 572 of Anmar Block Nishlar Colony, Lahore (<i>Question No. 3244*</i>)	7	729
-Recruitment, promotion and other problems of Agriculture Officers (<i>Question No. 3023*</i>)	8	800
ASAD ASHRAF, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of industrial units in Lahore and facilities available to workers thereof (<i>Question No 1970*</i>)	7	719
-Provision of information at website of Labour and Human Resources Department (<i>Question No. 1971*</i>)	7	720
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
DISCUSSION ON --		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	667
AZMA ZAHID BOKHARI, MS.		
DISCUSSION ON --		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	674

B

BILLS -

-The Punjab Canal and Drainage (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	889
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	893
-The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 (moved for introduction in the House)	8	887

	Issue No.	Page No.
AGRICULTURE MARKETING DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Number of market committees of District Gujrat, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3494*</i>)	8	791
-Number of market committees of District Shekhupura, detail of income and expenditures and Chairman thereto (<i>Question No. 3477*</i>)	8	784
AHAD MALIK, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Number of labour colonies and detail of allottees (<i>Question No. 986*</i>)	7	704
-Problem of privacy in flats of Khyber Block, Allama Iqbal Town (<i>Question No. 987*</i>)	7	706
AKHTAR HUSSAIN RIZVI, SYED (Minister for Labour & Human Resource)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Checking of petrol pumps (<i>Question No. 31*</i>)	7	702
-Conditions of allotment of flats to industrial labourers in Khyber Block Allama Iqbal Town, Lahore (<i>Question No. 4755*</i>)	7	736
-Detail of illegal industries in Gujranwala and economic and medical problems of labourers (<i>Question No. 2477*</i>)	7	726
-Detail of industrial units in Lahore and facilities available to workers thereof (<i>Question No. 1970*</i>)	7	719
-Detail of old age benefit to the widows of labourers of registered industrial institutions (<i>Question No. 1511*</i>)	7	718
-Detail of registered and unregistered brick factories in the Province (<i>Question No. 2409*</i>)	7	725
-Detail of sessions of Punjab Workers Welfare Board (<i>Question No. 1033*</i>)	7	707
-Detail of vehicles, their expenditures and staff of head office Social Security (<i>Question No. 2769*</i>)	7	727
-Establishment of BIIU in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3217*</i>)	7	731
-Establishment of handicraft school in Kaleem Shaheed Colony No. 1 & 2 Faisalabad (<i>Question No. 3248*</i>)	7	732
-Medical problem of industrial labourers of Gujranwala and registered institutions under social security (<i>Question No. 2215*</i>)	7	723
-Number of L.C.G. and other machines and their performance in Social Security Hospital, Multan Road, Lahore (<i>Question No. 4060*</i>)	7	734
-Number of labour colonies and detail of allottees (<i>Question No. 986*</i>)	7	705
-Number of labour courts in the province and detail of cases and challans of short measurement of petrol (<i>Question No. 146</i>)	7	748
-Offices of employment exchange and performance thereof (<i>Question No. 326*</i>)	7	704
-Payment of wages to labourers of brick factories according to notification (<i>Question No. 2488*</i>)	7	724
-Performance, aims and objectives of Labour & Human Resources Department Okara (<i>Question No. 1199*</i>)	7	709
-Position of implementation upon Labour Laws in Midlat Tractors Limited Shekhupura Road (<i>Question No. 2210*</i>)	7	721
-Problem of privacy in flats of Khyber Block, Allama Iqbal Town (<i>Question No. 987*</i>)	7	706
-Problems of employees of employment exchange and steps of Government thereto (<i>Question No. 5316*</i>)	7	745
-Provision of basic facilities to plots No 560 to 572 of Ammar Block Nishar Colony, Lahore (<i>Question No. 3244*</i>)	7	730
-Provision of facilities to labourers of carpet industry in Lahore according to labour laws (<i>Question No. 5256*</i>)	7	737
-Provision of information at website of Labour and Human Resources Department (<i>Question No. 1971*</i>)	7	720

	Issue No.	Page No.
-Detail of employees of provincial offices of reclamation of irrigation (Question No 2099*)	8	775
-Detail of institutions producing counterfeit pesticides and Agricultural medicines and steps of Government (Question No. 5280*)	8	84.
-Detail of machinery of Agriculture Department in District Bhakkar (Question No 283)	8	849
-Detail of new kinds of crops, increase in per acer production and other problems (Question No. 3967*)	8	813
-Detail of officers, Government vehicles and expenditures thereof in Punjab Seed Corporation (Question No 4836*)	8	839
-Detail of particulars and service record of D G (Extension) Agriculture (Question No 5627*)	8	848
-Detail of recruitments in office of D G (Extension) Agriculture, Lahore since 2002 (Question No 5618*)	8	846
-Detail of recruitments in Agriculture Department since 2002 in District Bahawalpur (Question No 4197*)	8	827
-Detail of recruitments in Punjab Seed Corporation, Lahore since 2003 (Question No 4835*)	8	837
-Detail of recruitments in Agricultural Engineering Wing of Agriculture Department since 2003 (Question No. 4324*)	8	829
-Detail of regular teams of Water Management in the Province and paved and unpaved water-courses in Pakpattan (Question No 3798*)	8	840
-Detail of Research Institutes affiliated with Agriculture University, Faisalabad (Question No 4705*)	8	835
-Detail of state agricultural farms (Question No 483*)	8	763
-Detail of vacancies of officers, posted officers and promotions in Directorate of Agricultural Information Lahore (Question No 5004*)	8	840
-Detail of vegetable and grain markets situated in District Jhelam (Question No 2291*)	8	796
-Detail of water courses paved in district Sheikhpura during 2001-2003 (Question No 4836*)	8	811
-Establishment of Government depots for supply of standard agricultural medicines and seeds (Question No. 306)	8	850
-Government action upon manufacturing and sale of counterfeit agricultural medicines and steps to control it (Question No. 3676-A*)	8	809
-Government steps for control over impure agricultural medicines in District Gujrat (Question No 3495*)	8	807
-Government steps for eradication of wild pigs (Question No. 3342*)	8	782
-Number of water courses paved during 2002-04 in PP-201, Multan (Question No 5563*)	8	845
-Particulars of Chairman, Administrators of Market Committee, Multan and detail of income and expenditures (Question No 2755*)	8	776
-Posting of Assistant Agriculture Engineer (Field) in District Lodhran (Question No 2701*)	8	798
-Problem of bulldozer unit of Agricultural Engineering Alipur, Muzaffar Garh (Question No 1595*)	8	830
-Problem of promotion and areas of work-charge Moonshies in Agricultural Engineering Department (Question No. 3838*)	8	812
-Problem of shifting vegetable market from Bahawalpur City (Question No 5461*)	8	844
-Production of Basmati rice and problems in its way (Question No 321*)	8	758
-Provision of Government vehicle in laboratory for soil and water analysis (Question No. 3092*)	8	805
-Reasons for shortage in production of crops and steps by the government (Question No. 3990*)	8	821
-Recruitment, promotion and other problems of Agriculture Officers (Question No 3023*)	8	800

INDEX

	Issue No.	Page No.
A		
ABDUL GHAFUOR KHAN, CHAUDHRY		
QUESTION regarding -		
-Detail of attack upon the team for removing encroachments in Johar Town (Question No. 2067*)	6	596
ABIDA JAVID, MRS.		
-Leave of absence	8	857
QUESTION regarding-		
-Detail of deaths of Police employees and criminals in Police Encounters (Question No. 2527*)	6	606
ADJOURNMENT MOTIONS regarding -		
-Death of a landlord by Police in Wandoo District Gujranwala	6	631
-Death of three persons in a Police encounter in allegation of selling narcotics in Lahore	6	638
-Failure of Police in arresting the accused persons of kidnaping and murder of nine years old child in Gujranwala	6	639
-Illegal acquisition of state land	8	869
-Incomplete construction of Shah Farid Park Road in PP-150	6	633
-More expenditures than income of Tourism Department	6	627
-Plan of land mafia to snatch land from Government employee allottees of Avenue-I	8	878
-Purchase of land by the Government at cheaper rate for making Faisalabad Textile City	6	636
-Re-construction of roads for embezzlement of funds	8	883
-Sale of land by Board of Revenue to M/s Koh-e-Noor at lower rate by receiving heavy bribery	8	880
-Suicide attack in Zenbia Mosque Sialkot	6	632
-Suicide of a young man under custody of Police Station Gujranwala, Lahore	6	634
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding -		
-Plan of land mafia to snatch land from Government employee allottees of Avenue-I	8	878
DISCUSSION ON		
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2003	6	646
QUESTIONS regarding-		
-Artificial shortage of wheat medicines and steps of the government (Question No. 3978*)	8	820
-Detail of illegal housing society established by D.P.O. Faisalabad (Question No. 2445*)	6	577
AGENDA-		
-For the session held on 14 th January 2005	6	567
-For the session held on 17 th January 2005	7	691
-For the session held on 18 th January 2005	8	753
AGRICULTURE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Punjab Seed Corporation and detail of provided seeds (Question No. 4106*)	8	823
-Analysis of new kinds of rice by Rice Research Institute, Kala Shah Kaku (Question No. 1704*)	8	831
-Artificial shortage of wheat medicines and steps of the government (Question No. 3978*)	8	820
-Detail of allocated funds and expenditures for pavement of water courses in PP-28 and PP-30, Sargodha (Question No. 3334*)	8	806